TEXT CUT WITHIN THE BOOK ONLY

UNIVERSAL
LIBRARY

OU_224239

UNIVERSAL
LIBRARY

جلد ۲

# گردش آفاق

## حیرت انگیز سوشل ناول

اس سلسلہ میں حسب ذیل بھی ملاحظہ فرمایئے

فسانہ اندھ (سلسلہ اول و دوم) نظارہ پرستان خونی تلوار وغیرہ

مصنف — جارج ڈبلیو۔ ایم رینالڈس

مترجم — تیرتھ رام فیروزپوری


لال برادرس

۷۔ پارسنز روڈ۔ نولکھا لاہور

(انقلاب پریس لاہور میں باہتمام ہوکر دین محمد پرنٹر چھپا اور روشن لال اینڈ برادرز نے چھپوا کر شائع کیا)

# قواعد خریداری

اس سلسلہ کی مستقل خریداری کی سالانہ قیمت مبلغ ہے۔ جو خواہ بذریعہ منی آرڈر یا وی پیشگی آنی چاہیئے۔ سابقہ شاہی گاہکوں کا کوئی حساب نہیں۔ جو اصحاب ہمارے سرقہ کے ناولوں کے بھی مستقل خریدار ہیں۔ ان سے بطور رعایت صرف سالانہ لیا جا وصول شدہ روپیہ کسی حالت میں واپس نہ ہوگا +

خریداری کسی ایک جلد سے شروع ہو سکتی ہے۔ لیکن قیمت بہر حال ایک سال کی اکٹھی وصول کی جائیگی۔ اور اس کے عوض بارہ ماہوار پرچے (یا اُن پرچوں کے مجموعے) مہیا کئے جائیں گے +

سابقہ ادا کردہ قیمت کا حساب ختم ہونے پر اگر نئی قیمت کے آغاز سے پہلے خریدار کی طرف سے یہ اطلاع موصول نہ ہو کہ وہ آئندہ اس سلسلہ کی خریداری جاری رکھنا نہیں چاہتا۔ تو اس کو بونا فائیڈ آرڈر سمجھ کر نیا پرچہ مزید سالانہ قیمت کے لئے وی پی روانہ خدمت ہوگا۔ جس کو وصول کرنا ہر ایک خریدار کا اخلاقی فرض سمجھا جائیگا۔

ہر ایک پرچہ بالعموم مہینہ کے وسط تک شایع ہو جاتا ہے۔ اور تمام خریداروں کے نام باقاعدہ اور بڑی احتیاط کے ساتھ روانہ ہوتا ہے ممکن ہے چند پرچے رستہ میں ضائع ہو جائیں لیکن اس صورت میں عدم رسیدی کی اطلاع اسی مہینہ کے اندر اندر آجانی چاہیئے۔ بہترین صورت یہ ہے کہ مہینہ کی ۲۰ تاریخ تک انتظار کر کے اگر اس وقت تک پرچہ وصول نہ ہو تو ایک اطلاعی خط اس دفتر کے نام روانہ کر دیا جائے۔ اس مہینہ کے گذر جانے پر عدم رسیدی کی شکایت قابل قبول نہ ہوگی۔ سوائے غیر ملکی خریداروں کے جو آئندہ ماہ کی پانچ تاریخ تک شکایت روانہ کر سکتے ہیں (باقی دیکھئے سرورق صفحہ ۳)

جملہ حقوق بحق مالکہ نرائن دت سہگل محفوظ ہیں

حیرت انگیز سوشل ناول

# گردشِ آفاق

بیسویں جلد ۲۰

جارج ڈبلیو ایم رینالڈس کی زبردست تصنیف

## جوزف ولمٹ

کا دلکش ترجمہ

## تیرتھ رام فیروزپوری

مترجم فسانہ لندن۔ نظارہ پرستان۔ انصاف وغیرہ


## لال برادرس

۷۰ پارسنز روڈ ٹو لکھا لاہور

انقلاب سٹیم پریس لاہور میں باہتمام ملک دین محمد پرنٹر چھپوا اور لالہ نرائن دت سہگل پبلشر نے شائع کیا

# حیرت انگیز جاسوسی ناولوں کا سلسلہ

اس دفتر سے نیا لڈس کے ناولوں کے علاوہ ایک اور سلسلہ بہترین جاسوسی ناولوں کے ترجمہ بھی شائع ہوتا ہے اس مطلب کے لئے دنیا کے بہترین مصنفوں کی بہترین کتابیں انتخاب کی جاتی ہیں اور ان کا ترجمہ خاص اہتمام سے کیا جاتا ہے اس صیغہ کے مترجم بھی منشی تیرتھ رام صاحب فیروزپوری مترجم گردش آفاق وغیرہ ہیں پس اگر آپ کو عہد حال کے بہترین جاسوسی ناول دیکھنے کا شوق ہو تو ہمارے اس سلسلہ کی بھی مستقل خریداری قبول فرمائیے اس وقت تک اس سلسلہ میں حسب ذیل ناول شایع ہوئے ہیں۔ جو طلب کئے جا سکتے ہیں۔

| | | | |
|---|---|---|---|
| خونی ہیرا | انقلاب یورپ | شریف بدمعاش | چلتا پرزہ |
| خونی چراغ | نقلی نواب | منزل مقصود | بحر فنا |
| سراب زندگی | آتشی کتا | سنہری بچھو | ڈاکٹر ٹنکو |
| انمول ہیرا | انصاف | شاہی خزانہ | تلاش اکسیر |
| نولکھا ہار | گمنام مسافر | مطلبی دنیا | گور ظلمات |
| ہیروں کا بادشاہ | لعل شب چراغ | نازک کٹار | تبدیل قسمت |
| خنجر بیداد | قاتل ہار | کارنامجات شرلاک ہومز | مصری جادوگر |
| مہر خموشی | آزادی | سنہری لاش | کارنامجات آرسین لوپن |
| مقدس جوتا | کرنی کا پھل | خونی چکر | زہری پان |

اس سلسلہ کا اگلا ناول چڑیا کی تکی خصوصیت سے قابل دید ہوگا اور اس کے بعد اور ناول پیلا ہیرا۔ خونی پتلا ستارہ یورپ وغیرہ سلسلہ وار شائع ہوں گے۔

مخفی نہ رہے کہ یہ اونے قسم کے ایک یا دو پیسے قیمت کے لچر ناولوں کے ترجمے نہیں بلکہ دنیا کے بہترین مصنفوں کی بہترین تصنیفوں کا چوڑ ہیں۔

ضرور آپ اس سلسلہ کی قدر دانی کریں

مجسٹریٹ کے دفتر سے بلا کر اپنے فیصلہ سے آگاہ کر دوں گا۔ اور اب ازراہ عنایت
وہ بٹوہ جو آتشدان پر رکھا ہے۔ ذرا مجھ کو دیجئے"
ترجمان نے اس آدمی کی طرح جو جانتا ہو۔ کہ عنقریب اسے انعام دیا جانا ہے
مودبانہ سلام کیا اور میں نے مقبول انعام اس کو پیش کیا۔ اس کے چلے جانے کے
بعد جب گھڑی دیکھی تو گیارہ کا عمل ہو چکا تھا۔ اس وقت نرس داخل ہوئی
اور میں نے شکستہ اطالوی زبان میں اس سے کہا۔ کہ ہوٹل کا فلاں نوکر
میرے پاس بھیجدیا جائے۔

---

# باب ۱۱۲

## آفت ناگہانی

جس نوکر کو میں نے طلب کیا وہ فرانسیسی اچھی طرح بول سکتا تھا۔ اور اسی مصلحت سے
میں نے اس کو بلایا تھا۔ اس کے علاوہ وہ پہلے بھی میرا کام کر چکا تھا۔ اور اسکی
عادات کو جانتے ہوئے مجھ کو اچھی طرح معلوم تھا۔ کہ آدمی طبعاً نیک ہے اور
جہاں تک ممکن ہو۔ اوروں کے معاملات میں بے جا دخل اندازی نہیں کرتا۔
"ایک اشد ضروری کام مجھ کو درپیش ہے" میں نے اس سے کہا۔ "اور ہر
طرح کی روکاوٹوں کے باوجود میں اسے ضرور کرنا چاہتا ہوں... نہ بس اعتراض
کی حاجت نہیں کیونکہ میں اس کام کو کسی حال میں بھی ملتوی نہیں کر سکتا۔
اس کے بعد نوکر کو تعمیل ارشاد پر مجبور ہو جانا پڑا۔ میں نے لباس بدلا
اور جو بازو کمزور تھا اس کو سہارا دینے کے لئے گلے میں پٹی باندھ لی اس سے
فارغ ہو کر نوکر کو کرایہ کی گاڑی لانے کا حکم دیا چنانچہ وہ جلدی ہی یہ اطلاع

لیکر حاضر ہوا کہ گاڑی دروازہ پر منتظر ہے۔ اتنے میں نرس بھی اندر آگئی اور اس نے پرجوش اطالوی لفظوں میں اعتراضات کی بھرمار شروع کی مگر میں نے اشارہ سے اُسے روک دیا اور سیڑھیوں سے اترنے لگا اپنی موجودہ نقاہت کی وجہ سے لئے دوقدم چلنا بھی محال تھا۔ تاہم جس طرح ممکن ہوا دیواروں کا سہارا لے کر بڑی آہستگی کے ساتھ اترا رستہ میں ہوٹل کے دو نمبین نوکر ملے جو سب حیرت آمیز نظروں سے میرے منہ کو تکنے لگے میں نے ان کو آپس میں باتیں کرتے سُنا۔ وہ ایک دوسرے سے کہہ رہے تھے کہ شاید آپ صاحب مجسٹریٹ کی عدالت کو جارہے ہیں اس سے مجھ کو نیا بہانہ مل گیا۔ اب میں باہر جانے کا یہ مقصد ظاہر کرنا چاہتا تھا کہ شب گذشتہ کے واقعہ کے متعلق شہادت دینے کچہری جاتا ہوں گاڑی کے اندر بیٹھ کر میں نے کوچبان سے کہا کہ صاحب مجسٹریٹ کے دفتر کی طرف لے چلو مگر جب اس کے بعد گاڑی چلنے لگی۔ تو میں نے یہ معلوم کرنے کے لئے کھڑکیوں سے ادھر ادھر دیکھا۔ کہ کوئی آدمی چھپ کر میری نقل و حرکت تو نہیں دیکھتا؟ لیکن آس پاس کوئی فرد واحد جس کی موجودگی شک انگیز ہوتی نظر نہ آیا۔ بعد ازاں جب گاڑی دو تین بازاروں سے گذر چکی تو میں نے رسّی کھینچکر گاڑیبان کو روکا۔ اور اس سے کہا۔ کہ میں نے اپنا ارادہ بدل لیا ہے۔ میں فی الحال کچہری نہ جاؤں گا۔ تم مجھ کو فلاں محلہ میں لے چلو اور میں نے اس گلی کا نام بتایا۔ جس میں لیڈی انٹونیا کھڑی تھی ایولینو کے ساتھ میرا جو انتظام قرار پایا تھا۔ اس کے مطابق فیصلہ ہوچکا تھا۔ کہ ہوٹل سے آتی دفعہ میں تین چار دفعہ گاڑی بدلوں اور رستہ میں کئی جگہ پھر کاٹوں تاکہ اگر کوئی آدمی جاسوسی کرنا چاہے بھی تو نہ کرسکے۔ مگر یہ فیصلہ اس وقت ہوا تھا جب میری صحت اچھی تھی۔ حالانکہ اب حالت بالکل ہی مختلف تھی اول تو میرے

وقت کا ایک ایک لمحہ قیمتی تھا۔ دوسرے بدن میں اتنی قوت نہ تھی۔ کہ جگہ جگہ گاڑیاں تبدیل کرتے پھرتا پس توکل برخدا اسی گاڑی پر بیٹھ کر سیدھا اس مقام کی طرف ہو لیا جہاں انٹونیا رہتی تھی۔

چونکہ میں نے از روئے احتیاط کوئی خاص پتہ نہ بتایا تھا۔ اس لئے گاڑی اس محلہ کے پاس پہنچکر کھڑی ہو گئی۔ میں نے اتر کر معقول انعام کے ساتھ کرایہ ادا کیا اور گاڑیبان کو رخصت کر دیا پھر ایک بار میں نے چاروں طرف دیکھا مگر کوئی آدمی آس پاس نظر نہ آیا صرف دو یا تین آدمی اس وقت گلی سے گذر رہے تھے اور وہ شکل و صورت کے اعتبار سے ہرگز جاسوس نہ تھے۔ سب سے پہلے میں دوا ساز کی دوکان پر گیا۔ اور اس جگہ دم لینے کے لئے بیٹھتے ہوئے کوئی مفرح عرق طلب کیا۔ جب اسے پی کر جان میں جان آئی۔ تو میں نے دوبارہ گلی میں نظر ڈالی۔ بہت کم آدمی ادھر ادھر آجا رہے تھے اور وہ سب اپنے کام دھندوں میں مشغول تھے۔ پس میں بے خوف چلتا اس مکان کے دروازہ پر پہنچا۔ جس میں انٹونیا مقیم تھی بلنچرڈ کے کمرہ میں داخل ہوا تو اس کی بی بی اپنے شوہر کے لئے کھانا تیار کر رہی تھی۔ اور وہ خود کام پر گیا ہوا تھا۔ مسز بلنچرڈ نے جب میری زرد رنگت دیکھی۔ اور میرا ہاتھ اس کو پٹی میں بندھا ہوا نظر آیا۔ تو حیرت اور خوف کی ملی ہوئی چیخ بے اختیار اس کے منہ سے نکل گئی۔ میں نے مختصر لفظوں میں کچھ حالات بیان کر کے اس کا اطمینان کرایا۔ اور اس کے بعد پراسرار خاتون کے بارہ میں سوالات پوچھے کیونکہ مسز بلنچرڈ کو اب تک لیڈی انٹونیا کا نام معلوم نہ تھا۔ اور میں بھی اس وقت میں اس کو صحیح حالات سے واقف کرنا نہ چاہتا تھا۔ جواب میں مجھ کو

بتایا گیا۔ کہ ایک ہفتہ کے عرصہ صحت میں اس کی حالت میں بہت اصلاح واقع ہو گئی ہے حتےٰ کہ ڈاکٹر بھی اس کی بدلی ہوئی حالت دیکھ کر حیرت زدہ ہو گیا تھا۔ پھر یہ بھی مجھ کو معلوم ہوا۔ کہ وہ میری آمد کا بے چینی سے انتظار کر رہی ہے۔ اور اس وقت مجھ سے ملنے کو تیار بیٹھی ہے۔ اس پر میں نے مسٹر بلیچرڈ سے درخواست کی کہ نرس کو کسی بہانہ سے باہر بلا کے مجھے اس کے کمرہ میں لے چلو وہ فوراً آمادہ ہو گئی۔ اور ہم آگے پیچھے اس کمرہ میں داخل ہوئے۔

لہکتی آگ کے پاس لیڈی انٹونیا ایک آرام کرسی پر بیٹھی تھی۔ میں نے ایک ہی نظر دیکھ کر معلوم کر لیا۔ کہ حال کی بیماری نے اس کی خوبصورتی میں کوئی کمی نہیں کی مجھ کو آتا دیکھ کر اس کے رخساروں پر جو بیش کی سرخی چھا گئی جس سے اس کی خوبصورتی میں اور اضافہ ہو گیا۔ اس کے لمبے سیاہ بال شانوں اور پشت پر لہراتے ہوئے اس طرح بکھرے تھے گویا کوے کے لاتعداد پروں کا ایک خوشنما سرہانہ اس کے پس پشت رکھا ہو۔ اس نے وہی معمولی لباس پہنا ہوا تھا جس میں وہ میرے ساتھ گاڑی پر سفر کرتی رہی تھی۔ کیونکہ اس وقت تک اس کے لئے نئے پارچات مہیا کرنے کا موقعہ ہی نہ ملا تھا۔ مگر جس طرح چاند کی خوشنمائی سیاہ بادلوں کی پشت پر بھی زائل نہیں ہوتی۔ اسی طرح اس ادنےٰ لباس میں اس کی خوبصورتی پاک اور بے داغ تھی اس کی موٹی سیاہ آنکھوں میں وہی دلکش حلاوت پائی جاتی تھی۔ جو میں نے پیشتر دیکھی تھی ہونٹ سرخ اور مرطوب تھے اور مجھ کو دیکھ کر ان پر ویسا ہی خوشگوار تبسم نمودار ہوا جیسا کسی بابت بھن کے ہونٹوں پر اپنے عزیز بھائی کو آتا دیکھ کر ہو سکتا ہے مگر یہ کیفیت

صرف ایک لمحہ رہی اس کے بعد آن واحد میں وہ مسکراہٹ اور خوشنما سرخی بھی جو اس کے رخساروں پہ چھائی تھی زائل ہوگئی اور اس کا سارا بدن اس طرح تھرا گیا۔ گویا دہشت کی تیز لہر اس میں پھر گئی معلوم ہوا اس نے میرے چہرہ کی غیر معمولی زردی اور ہاتھ کی بندھی ہوئی پٹی دیکھ لی تھی میں نے سرسری لفظوں میں اس حادثہ کی نوعیت بیان کی جو مجھ کو پیش آیا تھا۔ گو ایسا کرتے ہوئے اس بات کو چھپائے رکھا کہ یہ حادثہ تعمد پیش آیا تھا۔ جب میں فرانسسکو ایولینو کو چھوڑ کر اپنے ہوٹل کو واپس جا رہا تھا درحقیقت میں اس خاتون کی حال کی بیماری کو مدنظر رکھتے ہوئے کوئی بات ایسی نہ کہنا چاہتا تھا۔ جو اس کے دل کو صدمہ پہنچانے والی ہو بلکہ ہر ایک اطلاع میں جو میں اسے پہنچانا چاہتا تھا بڑی احتیاط سے کام لینے کی ضرورت تھی۔

اس کے بعد مسز بلیچرڈ کھڑکی کے پاس بیٹھ گئی۔ اور میں لیڈی انٹونیا کے بالمقابل کرسی پر جا بیٹھا۔ اس نے اپنا نازک ہاتھ میرے ہاتھ میں دیدیا اور پریشان نظروں سے میرے منہ کو تکتے ہوئے کہنے لگی۔ "خدا کرے آپ کا زخم تکلیف دہ ثابت نہ ہو" پھر رکتے ہوئے بولی "مگر صاحب اس طرح کی حالت میں آپ کو یہاں تک آنے کی کیا حاجت تھی؟ بہت مناسب ہوتا کہ آپ اپنے کمرہ میں آرام کے ساتھ لیٹے افسوس میری خاطر کتنی تکلیف آپ نے اٹھائی۔ میں دیکھتی ہوں آپ کی فیاضی اتنی ہی عظیم ہے جتنی میری خود غرضی۔۔"

"سینورا" میں نے کہا "آپ میرے بارہ میں کسی فکر و تشویش کو دل میں جگہ نہ دیں میرے بازو پر زخم بے شک آیا تھا۔ تاہم اب میں اتنا کمزور نہیں ہوں کہ مکان پر لیٹ رہنے کی حاجت ہوتی میں نے آج کے لئے آپ سے

ملنے کا وعدہ کیا تھا اور اس وعدہ کو پورا کرنا میرا فرض تھا۔ مگر اطمینان فرمائیے کہ ایسا کرتے ہوئے مجھے اپنی تکلیف کے بڑھنے کا بالکل احتمال نہیں ہے چونکہ معاملہ اشد ضروری تھا۔ اس لئے میں حاضر ہوئے بغیر نہیں رہ سکا۔"

خاتون نے اس طرح کی معنی خیز نظروں سے میری طرف دیکھا۔ گویا وہ محسوس کرتی تھی کہ میرے لہجہ اور نگاہ میں ضرور کوئی خاص راز مخفی ہے اس ڈر سے کہ مبادا اسے غلط فہمی ہو۔ میں نے جلدی سے عرض کیا "میں سمجھ رہا مجھے آپ کے معاملات سے اتنی ہی دلچسپی ہے جتنی کسی بھائی کو اپنی عزیز بہن کی باتوں سے ہو سکتی ہے اس دنیا میں ایک اور جان ایسی ہے جو مجھ کو اپنے آپ سے بڑھ کر عزیز ہے بالفرض اس کو خطرات کا سامنا ہوتا اور مشورہ اور امداد کی ضرورت پیش آتی ..."

"آہ میں سمجھ گئی ضرور آپ کے لفظوں کی تہ میں کوئی خاص معنی پوشیدہ ہیں" یہ کہتے ہوئے پھر ایک بار ہلکی تھرتھری اس کے بدن میں پیدا ہوئی اس نے شرما کر آنکھیں جھکا لیں اور اس کے رخساروں پر نئے سرے سے سرخی پھیل گئی "کیا یہ ممکن ہے کہ آپ میرے راز سے پوری طرح یا کسی حد تک واقف ہو گئے ہیں؟"

"بانو میں درخواست کرتا ہوں۔ کہ اپنے جی کو سکون دیں" میں نے محتاط اور نرم لہجہ میں کہا "بعض عجیب اتفاقات نے مجھے کئی ایسے شخصوں سے ملایا ہے ... گو میں آپ کو یقین دلانا چاہتا ہوں کہ ذاتی طور پر میں نے کبھی آپ کے متعلق بے جا استعجاب کو دل میں جگہ نہیں دی نہ میں نے آپ کے بارہ میں دریافت حال کی کوشش کی ہے ..."

"مسٹر ولمٹ" اس نازنین نے اپنے جوش پر قابو پانے کی کوشش کرتے

ہوئے ہلکی تھراہٹ کے لہجہ میں قطع کلام کر کے کہا "معلوم ہوتا ہے آپ میرے صحیح حالات سے واقف ہیں... شاید اس سے بھی زیادہ میرے بارہ میں آپ کو معلوم ہو چکا ہے..."

"بانو نہ گھبرائیے" میں نے جلدی سے کہا "میری طرف سے آپکو اندیشہ و اخفال سے بہت زیادہ امید کو دل میں جگہ دینی چاہیئے۔ اس کے ساتھ ہی میں عرض کرنا چاہتا ہوں۔ کہ اس طرح کے جوش کو جی میں نہ آنے دیجئے جس کا اثر باعث تکلیف ہو بیشک یہ صحیح ہے کہ میں سب حالات سے واقف ہوں اور مجھے آپ سے یہ کہتے ہوئے بے حد خوشی ہوتی ہے۔ کہ جس سے آپ کو محبت ہے وہ واقعی اس قابل ہے۔ کہ آپ اس کے تصور کو دل میں جگہ دیں اور اس کی وفا کی قدر کریں..."

انٹونیا تھوڑی دیر کچھ نہ کہہ سکی تاہم اس کی نگاہ سے پایا جاتا تھا کہ میرے لفظوں نے کتنی بڑی خوشی اس کے دل میں پیدا کی ہے۔ اس کے چہرہ سے یہ بھی ظاہر ہوتا تھا۔ کہ وہ میری برادرانہ خدمت گذاری کی بے حد ممنون ہے آخرکار ناقابل بیان راحت کی گہری آہ اس کے سینہ سے نکلی آنسوؤں کے چند قطرے جو اس کی دلی خوشی کے مظہر تھے رخساروں پر بہنے لگے۔ دونوں ہاتھ بے اختیار جڑ گئے اور ہونٹوں سے عالم خاموشی میں دعا کا اظہار ہونے لگا۔ وہ نظارہ بے حد موثر تھا مسٹر بلینچرڈ نے اندازہ سے معلوم کیا کہ میں نے کوئی خاص بات اس خاتون سے کہی ہے گو وہ اس کی نوعیت سے واقف نہ ہو سکی کیونکہ وہ فرانسیسی زبان کو جس میں ہم گفتگو کر رہے تھے بالکل نہ سمجھ سکتی تھی تاہم جب میں نے اسے مشتاق نظروں سے تکتے ہوئے دیکھا تو میں اس سے یہ کہے بغیر نہ رہ سکا۔ کہ کل میں جب اسجگہ آیا تھا۔ اسوقت کے بعد کچھ

حالات ایسے معلوم ہوئے ہیں۔ جن کی بنا پر میں اس خاتون کو ایک بہت بڑی خوشخبری سنانے کے قابل ہو گیا ہوں۔

"صاحب میں نہیں جانتی آپ کے احسانات کا شکریہ کس منہ سے ادا کروں" آخر کار لیڈی انٹونیا نے کہا اور اس کی آواز خاصلہ پر بجتے ہوئے ستار کی مانند خوشگوار اور ہم آہنگ میرے کانوں میں آئی "شروع سے آخر تک آپ میرے بہترین مشفق ثابت ہوئے ہیں۔ میں اگر ساری عمر بھی آپ کی عنائتوں کا شکریہ ادا کرتی رہوں۔ تو آپ کے بار احسان سے سبکدوش نہیں ہو سکتی"

"اپنی طرف سے میں بھی اس خیال سے کچھ کم خوش نہیں ہوں" میں نے جواب دیا "کہ حالات نے مجھے اس خاتون کی خدمت گذاری کے قابل بنا دیا۔ جس سے میرے دوست فرانسسکو ایولینو کی راحتیں وابستہ ہیں۔ لیکن فی الحال میں اس سے زیادہ کچھ اور بھی عرض کرنا چاہتا ہوں اگر آپ اپنے جی کو سکون دے سکیں تو۔۔۔ لیکن دیکھئے اس کے لئے انتہائی ضبط کی حاجت ہو گی۔ مختصر لفظوں میں کہا۔ اگر میں مناسب انتظامات عمل میں لا سکوں تو آپ اس سے۔۔ میرے دوست سے آج ہی یا۔۔۔ کل کسی وقت مل سکتی ہیں؟"

"اوہ کیا پوچھنے کی بات ہے" انٹونیا نے پرشوق لہجہ میں کہا "آپ کو اپنا بھائی جانتے ہوئے میں بغیر شرم کے کہہ سکتی ہوں۔ کہ فرانسسکو کو دیکھ کر۔۔۔ اور اسے ملکر میری صحت اور طاقت از سر نو بحال ہو جائیگی میرے اندر خوشی کی نئی طاقت پیدا ہو گی۔ لیکن ایک لفظ میں اور آپ سے کہنا چاہتی ہوں" اور یہ کہتے ہوئے اس کے چہرہ پر غم کی اداسی چھا گئی "کیا میرے باپ۔۔۔ یا بھائی کو۔۔۔؟"

"بانو آپ نے میرے لفظوں سے معلوم کیا ہوگا۔ کہ میں ان سے واقف ہوں؟ میں اس سلسلہ میں وہ حالات بھی بیان کرنا چاہتا تھا۔ جن میں ہماری دوستی کا خاتمہ ہوا مگر یہ سوچکر کہ اس کو پریشان کرنا یا غیر ضروری باتوں میں وقت گنوانا مناسب نہ ہوگا۔ میں نے گفتگو کا رُخ بدلتے ہوئے جلدی سے کہا۔ "وہ دونو خوش و خرم ہیں"

"مگر میں یہ دریافت کرنا چاہتی تھی کیا ان کو میرے خانقاہ سے بھاگ آنے کا علم ہے؟" انٹونیا نے فکرمند لہجہ میں پوچھا۔ "بے شک اس کی اطلاع ضرور ان کو مل گئی ہوگی۔ میں جانتی ہوں کہ اس خانقاہ کی منتظم عورت نے نہ صرف ادائے فرض کے خیال سے بلکہ مجھ پر اپنا غصہ نکالنے کی خاطر بھی ضرور میرے فرار کی اطلاع والد کو بھیج دی ہوگی۔۔۔"

"نیز اس ذکر کو جانے دیجئے" میں نے قطع کلام کرتے ہوئے کہا۔ "فی الحال میں کچھ خوشی کی باتیں عرض کرنا چاہتا ہوں۔ کل آپ سے جدا ہوکر میں اپنے دوست ایولینیو سے ملنے گیا تھا۔ اس کے مکان پر مجھے ایک تصویر دیکھنے کا اتفاق ہوا۔ کیا یہ بیان کرنے کی حاجت ہے کہ وہ کس کی تصویر تھی اور اسے دیکھ کر کس طرح آن واحد میں سارے حالات کا علم مجھ کو ہوگیا؟ اور اب لیڈی انٹونیا اس بات کا اختیار آپ کو حاصل ہے کہ جب آپ حکم دیں میں اپنے دوست فرانسسکو کو منٹوں میں آپ کے روبرو حاضر کرسکتا ہوں"

ان لفظوں کو سنکر خوشی کی ایسی تیز چمک کونٹ آف ٹولی کی دختر کے خوشنما چہرہ پر نمودار ہوئی جس کی صحیح کیفیت لفظوں میں بیان نہیں ہوسکتی۔ یہ اس بات کی علامت تھی کہ اس کا جواب صورت اثبات میں ہے پس اس کے لفظوں کا انتظار کئے بغیر میں فوراً اٹھکر کھڑا ہوگیا اور لیڈی انٹونیا کو ضبط و سکون کی ہدایت کرکے کمرہ سے رخصت ہوا۔ مسز بلنچرڈ بھی میرے پیچھے باہر آگئی اور جب

نرس کو دوبارہ کمرہ کے اندر بھیجا جا چکا۔ تو میں نے بڑھئی کی بی بی کو مخاطب کر کے کہا "یہ موقعہ اس قسم کا نہیں ہے۔ کہ میں سارے حالات آپ سے بیان کر دوں۔ اس کے باوجود میں چونکہ جانتا ہوں۔ آپ نے اس معاملہ میں شروع سے آخر تک سب کام لائق تعریف طریقہ پر کیا ہے۔ اس لئے میں کوئی بات آپ سے چھپانا نہیں چاہتا۔ پس۔ اطمینان رکھیئے۔ کہ مناسب وقت گذر جانے پر میں پورے حالات ضرور آپ سے بیان کروں گا۔ فی الحال میں جاتا ہوں چند منٹ کے عرصہ میں ایک اور صاحب یہاں آئیں گے اور آپ دیکھیں گی کہ ان کے آنے سے مریضہ میں گویا نئی جان پڑ جائیگی"

اتنا کہہ کر میں تیز چلتا باہر آ گیا اور حالت جوش میں اپنی کمزور حالت کو بھی بھول کر بازار میں تیزی رفتار سے چلتا اس قہوہ خانہ کی طرف ہو لیا۔ جس میں مجھے ایولینو سے ملنا تھا۔ اس وقت پہلی مرتبہ خیال آیا کہ میں نے عالم اضطراب میں یہ معلوم کرنے کی بھی کوشش نہ کی کہ کوئی آدمی میری نقل و حرکت کی جاسوسی تو نہیں کرتا۔ خیال کے آتے ہی میں نے جلدی سے پیچھے مڑ کر دیکھا مگر کوئی ایسا آدمی جس کی صورت مشکوک ہوتی دور و نزدیک کہیں نظر نہ آیا۔ قہوہ خانہ میں داخل ہوا تو ایک نوکر مجھے اس کمرہ میں لے گیا جسمیں فرانسسکو ایولینو بے چینی سے میری آمد کا انتظار کر رہا تھا۔ لیکن جب اس نے میری حالت دیکھی تو لاتعداد سوالات پوچھنے شروع کر دیئے۔ حتےٰ کہ جوش ہمدردی میں وہ انٹونیا کے متعلق کوئی بات دریافت ہی نہ کر سکا۔ اس کے سوالات زیادہ تر اس بارہ میں تھے۔ کہ آپ کچھ اپنی موجودہ حالت میں باہر نکلنے سے نقصان تو نہ پہنچیگا؟ آپکے زخم کے بارہ میں ڈاکٹر کی کیا رائے ہے اور کیونکر اس نے فی الحال آپکو باہر آنیکی اجازت دیدی؟ میں نے سب باتوں کے متعلق اسکو اطمینان کرا دیا اور اس کے تھوڑی دیر بعد اکٹھے ہم قہوہ خانہ سے رخصت ہوئے

کوئی مشتبہ آدمی آس پاس نظر نہ آتا تھا۔ اور ہم بے کھٹکے اس مکان پر پہنچ گئے۔ جس میں لیڈی انٹونیا مقیم تھی سیڑھیوں پر چڑھ کر ہم اس کمرہ میں داخل ہوئے جس میں مسز بلنچرڈ رہتی تھی۔ اور اسے نرس کو باہر بلا لانے کے لئے کہا چنانچہ جب وہ باہر آ گئی تو میں نے اپنے دوست کو یہ کہہ کر اندر بھیجدیا کہ "جائیے۔ یہ شریف عورت آپ کو آپ کی محبوبہ کے پاس لے جائے گی۔ اور میں یہیں بیٹھ کر آپ کی واپسی کا انتظار کروں گا"

ایولینو نے انداز ممنونیت سے میرا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے کر دبایا اور اس کے بعد مسز بلنچرڈ کے ساتھ پاس والے کمرے کی طرف گیا مریضہ کے کمرہ کا دروازہ کھلنے کی آواز سنائی دی۔ خوشی کے الفاظ قریباً ایک ساتھ عشاق کے منہ سے نکلے اور ان کی خوشگوار آواز سن کر میں اپنے جی میں یہ سوچے بغیر نہ رہ سکا۔ کہ ایسی ہی ناقابل بیان راحت اسوقت میرے اپنے دل کو حاصل ہوگی جب میں اپنی جان سے پیاری انیبل سے ملوں گا۔۔۔"

لیکن خیال دل میں پیدا ہوا ہی تھا۔ کہ ہنگامہ کی ناخوشگوار آوازیں کانوں میں آنے لگیں کئی آدمیوں کے زینہ پر چڑھنے کی آواز سنائی دی۔ جس کو سنکر مجھے اپنا دل بے اختیار سینہ میں بیٹھتا معلوم ہوا۔ میں فوراً ہی کمرہ سے باہر نکلا۔ تو میرے بدترین اندیشوں کی تصدیق ہو گئی۔ کیا دیکھتا ہوں۔ کہ انٹونیا کا باپ اور بھائی تین چار سپاہیوں کو ساتھ لئے سیڑھیوں پر چڑھے آتے ہیں!

"شکر ہے ہم نے تم دونو بدمعاشوں کو پا لیا" وائیکونٹ نے جلدی سے آگے بڑھ کر میری طرف جھپٹتے ہوئے کہا۔

"مائی لارڈ سنبھلیئے" میں نے گردن اٹھا کر انداز نخوت سے کہا۔ ورنہ

اپنی زخم خوردہ حالت میں بھی میں وہ سلوک آپ سے کروں گا۔ جس سے اگلی مارکی یاد آپ کے دل سے محو ہو جائے گی۔"

عین اس وقت انٹونیا کے کمرہ کا دروازہ کھلا اور فرانسسکو ایولینو جس نے پیروں کی آہٹ اور گفتگو کی آوازیں سن لی تھیں دروازہ میں نمودار ہوا اس کی رنگت لاش کی طرح زرد تھی گہری سنجیدگی کے عالم میں اس نے چند الفاظ اطالوی زبان میں کونٹ آف ٹوولی سے کہے جن کا مطلب بعد اناں مجھ کو معلوم ہوا۔ یہ تھا۔ کہ اگر آپ اس گھر میں ہنگامہ برپا کریں گے۔ تو یاد رکھئے وہ آپ کی عزیز بیٹی کے حق میں مہلک ثابت ہوگا۔ کیونکہ وہ حال کی شدید اور خطرناک بیماری سے ابھی پوری طرح صحت یاب نہیں ہوئی اس خلاف امید اطلاع کو پاکر کونٹ آف ٹوولی کے دل کو بھاری صدمہ پہنچا۔ چنانچہ تھوڑی توقف کے بعد اس نے اسی زبان میں فرانسسکو سے چند الفاظ کہے جو بظاہر سخت تھے اور جو سرد مہری کے لہجہ میں کہے گئے تھے مگر جن میں ضبط کی انتہائی کوشش کے باوجود ہلکی تھراہٹ پائی جاتی تھی ایولینو کے چہرہ پر آثار اضطراب نمودار ہوئے اور اس نے میری طرف دیکھا میں نے اندازہ سے ان کی گفتگو کا مطلب سمجھ کر کونٹ آف ٹوولی سے کہا۔ "میں سب حال جان گیا۔ چونکہ اس گھر میں ہنگامہ پیدا کرنا کسی حال میں ہم کو منظور نہیں۔ اس لئے ہم دونو بلا مزاحمت سپاہیوں کے ساتھ چلنے کے لئے تیار ہیں۔"

فرانسسکو نے میرا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے کر بڑبڑاتے ہوئے کہا "آہ میرے جان سے بڑھ کر عزیز اور فیاض دوست تمہاری نیکیاں ایسی ہیں۔ کہ میں عمر بھر اُن کو نہ بھولوں گا۔"

اتنے میں سپاہیوں میں سے ایک نے کونٹ آف ٹوولی سے چند سوالات

پوچھے بظاہر وہ دریافت کرنا چاہتا تھا کہ اب اس معاملہ میں ہم کو کیا کرنا چاہیئے کونٹ نے جواب دینے سے پہلے ایک لحظہ تامل کیا اسکے بعد فوری فیصلہ کر کے کہنے لگا "تم ان دو کو کارڈینیل انٹونیا گریونیا کے محل کی طرف لے چلو"

"مائی لارڈ" فرانسسکو نے اس خیال سے انگریزی میں گفتگو کرتے ہوئے کہا۔ کہ میں بھی اس کا مطلب سمجھ لوں "میں اور میرا دوست مسٹر ولمٹ اس بات کا وعدہ کرنے کے لئے تیار ہیں۔ کہ ہم براہ راست کارڈینیل کے مکان پر پہنچ جائیں گے میں امید کرتا ہوں۔ کہ آپ ہمیں سپاہیوں کی حراست میں اسجگہ تک لے جا کر بلاوجہ ہماری بے عزتی کرنا پسند نہ کریں گے"

"والد میں درخواست کرتا ہوں کہ آپ ان بدمعاشوں کے وعدوں پر بھروسہ نہ کریں" وائیکونٹ نے جلدی سے کہا۔

"چپ! خاموش! کونٹ آف ٹولی نے بیٹے کی طرف مڑ کر سختی سے کہا بہت اچھا سینیر ایولینو اور مسٹر ولمٹ میں آپ کا وعدہ قبول کرتا ہوں اور گو مجھے آپ دونوں کے برخلاف بہت غصہ ہے تاہم میں اس معاملہ میں اتنا پسند بننا نہیں چاہتا۔ اسی لئے میں نے آپ کو صاحب مجسٹریٹ کے روبرو لے جانے کی بجائے سپاہیوں کو حکم دیا ہے کہ وہ آپ کو کارڈینیل کے محل کی طرف لے جائیں۔ چلئے مجھے آپ پر بھروسہ ہے پولیس کے سپاہی آپ کے پیچھے پیچھے آجائیں گے"

"مائی لارڈ" ایولینو نے کونٹ آف ٹولی کو مخاطب کر کے کہا "میرا خیال ہے کہ آپ تھوڑی دیر لیڈی انٹونیا سے گفتگو کرنے اسجگہ ٹھہریں گے۔ پس میں درخواست کرتا ہوں۔ کہ آپ اس سے کسی طرح کی سختی کا برتاؤ نہ کریں ورنہ یاد رکھیئے آپ ہاتھ ملتے رہ جائیں گے اور وہ بیٹی جس پر آپ فی الحال سختی کرنا چاہتے ہیں ہمیشہ کو آپ کے پاس سے جاتی رہے گی"

کونٹ آف ٹولی نے نخوت سے منہ پھیر لیا۔ اور ایولینو کے ان لفظوں کا جو لہجہ التجا میں کہے گئے تھے جواب دینے کی پروا نہ کی ایولینو نے رومال سے آنکھیں پونچھیں۔ میرا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے لیا۔ اور میرے ساتھ ساتھ سیڑھیوں سے اترنے لگا۔ اپنے دوست کو غم کی الجھن میں پھنسا ہوا دیکھ کر میں قصداً خاموش رہا۔ اور ہم چپ چاپ بازار میں چلنے لگے۔ خواہش رکھتے ہوئے بھی میں تسلی کا کوئی لفظ اس سے نہ کہہ سکا۔ اس کے تھوڑی دیر بعد ایک خالی کرایہ کی گاڑی مل گئی اور ہم اس پر سوار ہو کر گرینیا پیلیس کو روانہ ہوئے۔

"خدا ہی اس خوفناک آزمائش میں غریب انٹونیا کا سہارا ہو۔" آخر کار فرانسسکو نے مہر سکوت توڑتے ہوئے کہا۔ اس کی آواز غم انگیز اور مایوسی سے پُر تھی۔ اور اتنا گہرا اثر اس کے لفظوں کا میرے دل پر ہوا کہ آنسوؤں کے قطرے بے اختیار میرے رخساروں پر بہ نکلے "یہ مصیبت اتنی حوصلہ شکن اور صبر آزما ہے کہ بڑی سے بڑی مضبوط طاقت بھی بمشکل اس کا مقابلہ کر سکتی ہے۔"

"مگر کیا لیڈی انٹونیا کو معلوم ہو گیا تھا کہ اس کا باپ اور بھائی آ گئے ہیں؟" میں نے یکایک پوچھا۔

"ہاں" ایولینو نے جواب دیا۔ "مگر اس موقعہ پر اس نے دلیری اور استقلال کا وہ حیرت انگیز ثبوت دیا۔ جس کی ایک ایسی ذکی الحس نازک خاتون سے بہت کم امید ہو سکتی ہے خصوصاً اس حالت میں کہ وہ حال میں خطرناک بیماری سے اٹھی ہے۔ مگر افسوس اس کی یہ دلیری دیرپا ثابت نہ ہو گی وہ اس صدمہ عظیم کا بمشکل مقابلہ کر سکے گی۔ یاس کے مراجعانہ اثرات عنقریب

# باب ۱۱۳

## کارڈینل کے روبرو

بے شک میں نے کتابوں میں پڑھا تھا۔ انکوئی زیشن کی خوفناک عدالت ابتک سرزمین اٹلی میں پائی جاتی ہے۔ مگر اس کا خیال مدت گذری میرے ذہن سے اتر گیا تھا۔ چنانچہ اٹلی میں وارد ہونے پر شہر روما میں آنے کے بعد کبھی کسی موقعہ پر بھی یہ خیال میرے دل میں پیدا نہ ہوا تھا۔ کہ وہ خود مختار مطلق السنان کچہری جس کا نام ہی رگوں میں خون منجمد کرنے والا تھا۔ حقیقتاً اب بھی اس سرزمین میں موجود ہے۔ اتنا مجھ کو معلوم تھا۔ کہ اس طرز کی پرانی عدالتوں کی مانند موجودہ انکوئی زیشن میں عذاب واذیت کے وہ طریقے موجود نہیں جن کا ذکر ہی لرزہ براندام کرنے کے لئے کافی ہے تاہم ان کوئی زیشن کا نام ایسا نہ تھا۔ کہ میں اسے سن کر ضبط وسکون قائم نہ رکھ سکتا۔ یہی وجہ تھی۔ کہ یہ نام سنکر اسی طرح کی عدالتوں کے متعلق وہ سارے حالات جو پیشتر میں نے پڑھے تھے نظروں کے سامنے پھر گئے یعنی کس طرح ملزموں کو باندھکر ان کا ایک ایک عضو توڑا جاتا تھا۔ کس طرح ان کے بدن کو شکنجہ میں کستے اور پیروں پر لوہے کے تنگ بوٹ چڑھایا کرتے تھے کس طرح لکڑی کے سخت گیند ہم آہنگی کے ساتھ ملزم کے سر پر آکر لگتے تھے اور کس طریقہ پر بدنصیب ملزموں کو سیدھا لٹا کر منہ کی راہ سے اتنا پانی ان کے پیٹ میں بھر دیا جاتا تھا کہ وہ قریب المرگ ہو جاتے تھے۔ یہ ساری تفصیلات اور ملزموں کو زندہ جلانے پر آخر میں ان کا منہ بھننے کی ساری کیفیتیں جو قرون وسطیٰ

ان کوئی زیشن کے نام سے وابستہ ہیں میرے ذہن میں تازہ ہو گئیں اور گو مجھ کو معلوم تھا کہ اس زمانہ تہذیب میں یہ بربادی عمارتیں قائم نہ رہی ہونگی۔ تو بھی اتنا میں آسانی سمجھ سکتا تھا۔ کہ طرموں کو تنگ و تاریک کوٹھڑیوں میں بند کرنے اور تاریست ان میں قید رکھنے کے طریقے اب بھی قائم ہونگے یہی وجہ تھی۔ کہ اس ہیبت انگیز نام کو سنکر میرے بدن میں بے اختیار لرزہ آگیا۔

"کیا واقعی آپ کا خیال ہے"۔ میں نے آخر کار بولنے کے قابل ہو کر سہمی ہوئی آواز میں پوچھا "کہ کونٹ آف مونٹی اپنی بیٹی کے مطلق العنان دھرم پتا کی معرفت ہمارے لئے کوئی ایسی ہی خوفناک سزا تجویز کرانا چاہتا ہے"

"میرے عزیز دوست" فرانسسکو نے ایک آہ سرد کھینچتے ہوئے جواب دیا۔ "اگر ان لوگوں کا ارادہ مجھے ہمیشہ کے لئے لیڈی انٹونیا سے جدا کر دینے کا ہے۔ تو بلا سے وہ کہیں مجھ کو رکھیں۔ میرے لئے اپنی زندگی کا بقیہ عرصہ قید خانہ کی تنہائی میں بسر کرنا ویسا ہی ہوگا۔ جیسا آزادانہ کر زندگی گذارنا۔ اس لئے مجھے اپنا غم بالکل نہیں اس کی مجھے ذرہ بھر پریشانی نہیں کیونکہ میں نہیں چاہتا آپ حاتم میری وجہ سے مصیبت مول لیں۔ مجھ پر اور میری انٹونیا پر لاتعداد احسانات کئے ہیں اور وہ قادر مطلق یقیناً اتنا سنگدل اور بے رحم نہ ہوگا۔ کہ آپ کی نیکیوں کا بدلہ عذاب عاذیت کی صورت میں دے۔ اس کے علاوہ فرانسسکو نے دفعتاً کسی نئے خیال کے زیر اثر خوش ہو کر کہا اور اس کے ساتھ ہی اس کے چہرہ پر امید کی چمک پیدا ہو گئی "عجب نہیں کہ ہم پر مقدمہ چلا تو ساری حقیقت از خود واضح ہو جائیگی کیونکہ میرا اپنا خیال یہ ہے کہ انٹونیا نے پہلے سے ہی سب حال اپنے والد سے بیان کر دیا ہوگا۔ یعنی کس طرح آپ نے انٹونیا سے شرافت

اور فیاضی کا سلوک کیا اور کس طرح اس کی بیماری اور مفلسی کے زمانہ میں مجاہدہ اس کی امداد کرتے رہے ان حالات میں تغیر ممکن ہے کہ آپ کے لئے کوئی سخت سزا تجویز ہو۔ میں کونٹ آف ٹولی کو اچھی طرح جانتا ہوں مذہبی تعصبات کی کمزوریوں کے باوجود وہ طبعاً نہایت شریف ہے۔ پس میرے دل کو یہ سوچکر اطمینان ہوتا ہے کہ جہاں تک آپ کی ذات کا تعلق ہے وہ لوگ کوئی سختی آپ پر نہ کریں گے۔ رہ گیا میں تو بلا سے جو سلوک وہ میرے ساتھ چاہیں کریں انٹونیا سے جدائی ہی میرے لئے اتنی کڑی سزا ہے کہ اس سے بڑھ کر کوئی اذیت تجویز نہیں ہو سکتی۔"

جس غم انگیز لہجہ میں یہ آخری الفاظ کہے گئے تھے وہ خوشی اور امید کے اس لہجہ سے بالکل مختلف تھا جس میں فرانسسکو نے میرے بچاؤ کے متعلق امید ظاہر کی تھی۔ اور اس امید پر خوش ہونا اس کی طبعی فیاضی کی دلیل تھا "مگر کس لئے آپ مایوسی کو دل میں جگہ دیتے ہیں؟" میں نے اپنے دوست کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیتے ہوئے کہا "کیا آپ بھول گئے کہ اس سے پہلے ہمیشہ آپ نے پورے استقلال کا ثبوت دیا ہے۔ چنانچہ آپ کی سرگذشت جو میں نے سنی تھی اس کا ہر ایک واقعہ اس بات کی دلیل ہے۔ کہ آپ ہمت ہارنا نہیں جانتے اس کے علاوہ بہت دیر نہیں گذری آپ نے خود اپنے منہ سے کہا تھا۔ کہ میں لیڈی انٹونیا کی مثال کو مدنظر رکھ کر ساری مشکلات کا مقابلہ ہمت و جرات کے ساتھ کروں گا۔ شاید میری باتیں آپ کو ناخوشگوار معلوم ہوں تاہم ایک دوست کی حیثیت میں میں اپنا فرض فنظور کرتا ہوں..."

"میرے عزیز محسن" فرانسسکو نے ان لفظوں سے حوصلہ پاکر "آپ کا

کا کہنا بالکل صحیح ہے بے شک اس کڑی آزمائش میں ہمت برقرار رکھنا میرا فرض ہے۔ افسوس میں آپ کی وہ ساری نصیحتیں بھول گیا۔ جو کچھ عرصہ پیشتر آپ نے کی تھیں اور جن میں بتایا تھا۔ کہ انسان کو عارضی تکلیفوں اور مصیبتوں سے گھبرا کر ہمت نہ ہارنی چاہیئے بلکہ اس کو ہمیشہ اس کارساز حقیقی پر بھروسہ رکھنا چاہیئے جو عجیب و پراسرار طریقہ پر لوگوں کی تقدیروں پر حکومت کرتا ہے میں آپ کی بے غرضانہ نصیحتوں کی قدر کرتا ہوں اور میرے دل کو آپ کے واقعات زندگی سے حوصلہ ہونے لگا ہے۔ پس میں اپنی کمزوری کی معافی مانگتا ہوا۔ اقرار کرتا ہوں۔ کہ دوبارہ آپ کو اس قسم کی فہمائش کا موقعہ نہ دونگا"

اس کے بعد قریباً ایک گھنٹہ گذر گیا۔ اور اس عرصہ میں ہم دونوں اس کمرہ میں بیٹھے انتظار کرتے رہے آخر ایک گھنٹہ کے بعد محل کا ایک نوکر ہمیں مکان کے دوسرے حصہ میں لے گیا۔ جس کمرہ میں ہم کو پہنچایا گیا۔ وہ بے حد پرتکلف اور آراستہ تھا۔ اور کھڑکیوں کے آگے بھاری پردے لٹک رہے تھے جن میں دبیز سنہری جھالریں لگی تھیں۔ یہی باعث تھا کہ دن کی روشنی اس کمرہ میں بہت کم داخل ہوتی تھی۔ اور اس کا بیشتر حصہ تاریکی میں چھپا ہوا تھا کمرہ میں داخل ہوکر میں اور ایولینو مودبانہ کھڑے ہوگئے۔ ہمارے بالمقابل ایک صوفے پر کوئی شخص جس کے بارہ میں ہم نے اندازہ سے معلوم کیا کہ کارڈنیل ہے نیم دراز کی حالت میں لیٹا تھا۔ جیسا کہ ناظرین کو معلوم ہے۔ مجھے اس سے پیشتر اپنے علم کے مطابق کارڈنیل کو دیکھنے کا موقعہ نہ ملا تھا۔ اس لئے غیر ممکن تھا کہ میں اسے دیکھ کر پہچان لیتا پس میرے کہنے کا یہ مطلب ہے کہ کچھ تو اس خیال سے کہ ہمیں کارڈنیل کے روبرو ہی لایا گیا ہوگا۔ اور کچھ اس لئے بھی کہ جس شخص کو ہم نے لیٹے ہوئے دیکھا۔ اس کا لباس کلیسائی طرز کا

تھا میں نے جانا کہ ہم کارڈینیل کے روبرو ہی کھڑے ہیں ایک شخص اور بھی اس کمرہ میں موجود تھا۔ جس کے بارہ میں معلوم ہوا کہ کونٹ آف ٹولی ہے وہ کارڈینیل کے پاس ایک آرام کرسی پر بیٹھا تھا البتہ اس تاریکی میں جو کمرہ کے اس حصہ میں پھیلی ہوئی تھی۔ یہ معلوم کرنا مشکل تھا۔ کہ اس کے چہرہ کا اظہار کیسا ہے کارڈینیل کے خط و خال بالکل اندھیرے میں پوشیدہ تھے کیونکہ جس صوفے پر بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے عین اوپر ایک بھاری شامیانہ تنا تھا۔ اور اس کے اطراف میں پردے لٹکے ہوئے تھے۔

"بیٹھ جایئے" کونٹ آف ٹولی نے ہم دونوں کو فرانسیسی میں مخاطب کر کے کہا اور بعد ازاں اس گفتگو کے دوران میں یہی زبان استعمال ہوتی رہی کیونکہ یہی ایک ایسی بولی تھی جسے ہم سالے آدمی سمجھ سکتے تھے میں اطالوی سے نابلد تھا اور کارڈینیل گریونیا انگریزی سے۔

میں اور فرانسسکو اسی دروازہ کے پاس جس کی راہ سے ہم داخل ہوئے تھے کرسیوں پر بیٹھ گئے۔ اور ایک منٹ سے زیادہ عرصہ کے لئے گہری خاموشی چھائی رہی۔ جو قدرتی طور پر ہم دونوں کے لئے سخت تشویش کا باعث تھی آخرکار کونٹ آف ٹولی نے یہ کہہ کر مہر سکوت توڑی

"مجھے حال میں اپنی بیٹی سے ملنے کا اتفاق ہوا ہے"۔ اس کی آواز رنجیدہ مگر غمناک تھی لیکن چونکہ مجھے اپنے معزز دوست کارڈینیل گریونیا کا مشورہ حاصل کرنے اس جگہ آنا تھا۔ اس لئے وہ ملاقات لازمی طور پر مختصر تھی۔ انٹونیا کی زبانی مجھے سارا حال معلوم ہو گیا ہے۔ اور میں اس کے بیان کے کسی حصہ کو غلط نہیں سمجھ سکتا۔ کیونکہ اپنے دوسرے کیسوں کے باوجود اس کی راست گوئی کا مجھ کو پورا یقین ہے۔ مسٹر ولمٹ اس کی [illegible] کو معلوم

ہو چکا ہے کہ آپ کن حالات میں اس کو رہا میں لائے تھے۔ احباب ان حالات کو جاننے کے بعد میں یہ کہنے پر مجبور ہوں تھا کہ میں نے آپ پر واقعی بیجا سختی کی۔ مگر میرے دل میں جو شبہات پیدا ہوئے تھے قدرتی تھے۔ اور میری بجائے کوئی بڑے سے بڑا دور اندیش آدمی بھی ہوتا تو ضرور مبتلائے غلط فہمی ہو جاتا۔ اس سلسلہ میں میں بعض حالات اور بھی بطور تفصیل بیان کرنا چاہتا ہوں۔ جس وقت مجھ کو اطلاع پہنچی۔ کہ میری بیٹی اس خانقاہ سے فرار ہو گئی ہے جہاں قریباً ایک سال پیشتر میرے معزز دوست کارلٹ نے اس کو داخل کرایا تھا۔ تو میں نے اس کے فرار کے متعلقہ حالات کے بارہ میں تحقیقات شروع کی مگر کوئی خاص بات دریافت نہ کر سکا۔ اس کے بعد میں نے جدوجہد جاری رکھی تو آخر کار ایک گھوڑ سوار کی زبانی جس کے گھوڑے آپکی گاڑی میں جتے تھے معلوم ہوا کہ اپنے سفر کی آخری منزلوں میں ایک نوجوان عورت آپ کے ساتھ تھی۔ جو نہیں چاہتی تھی کہ کوئی اسے دیکھے یا پہچانے۔ رفتہ رفتہ اس بات کا پتہ چل گیا کہ وہ نوجوان لڑکی میری اپنی بیٹی انٹونیا ہی تھی۔ اس طرح معلوم ہوا۔ کہ آپ اسے اس شہر میں اپنے ساتھ لائے تھے۔ مگر یہ معلوم نہ ہو سکا۔ کہ آپ اسے کہاں لے گئے یا کہاں لے جا کر رکھا۔ قدرتی طور پر میں نے یہ نتیجہ اخذ کیا کہ سنیور ایولینو سے آپ کا دوستانہ دراصل اس سے بہت پرانا ہے جتنا آپ نے ظاہر کیا تھا۔ پھر یہ بھی میں نے سوچا کہ آپ نے ہی میری بیٹی کو خانقاہ سے فرار ہونے میں مدد دی ہے اور میرے ہاں آپ کی آمد و رفت محض اس لئے ہوتی ہے۔ کہ آپ حالات سے واقف رہ کر ساری خبریں سنیور ایولینو کو پہنچاتے رہیں۔ یہ میرے

خیالات تھے اور ان کا میرے دل میں پیدا ہونا قدرتی تھا۔ یہی وجہ تھی
کہ میں چپ چاپ آپ کے پاس سے بازار میں گذر گیا۔ لیکن بعد ازاں میرے
بیٹے نے آپ سے جو نامناسب سلوک کیا اور آپ کے مقدمہ کو جو التوا
تک پہنچایا اس کا میرے جی کو سخت صدمہ ہوا۔۔"

اتنا کہکر کونٹ آف ٹولی چند منٹوں کے لئے خاموش ہو گیا۔
اس کے بعد سلسلہ تقریر جاری رکھ کر کہنے لگا۔

"میرے لئے یہ جاننا غیر ممکن تھا۔ کہ جس جگہ میری بیٹی کا قیام ہے۔
وہیں سینیر ایولینو کی آمد و رفت جاری ہوگی۔ یہی وجہ تھی۔ کہ آپ کا خیال
چھوڑ کر میں نے پولیس کے سپاہی سینیر ایولینو کی نقل و حرکت کی نگرانی
کے لئے مقرر کئے مگر میرے خیال میں یہ تفصیلات لمبی اور غیر ضروری
ہیں اور میں ہرگز ان کو بیان نہ کرتا۔ اگر یہ خیال دامنگیر نہ ہوتا۔ کہ جو غیر
منصفانہ سلوک میری طرف سے آپ کے ساتھ ہوا ہے میں اس کی بہتر
عذر خواہی کر سکوں میری بیٹی نے سارا حال مجھ سے بیان کر دیا ہے یعنی کن
حالات میں اس کو اس شہر میں لایا گیا۔ کس طرح وہ پردہ راز میں پوشیدہ
رہی کس قدر اچھا سلوک آپ نے اس سے کیا۔ کس طرح مصیبت اور
بیماری کے دنوں میں آپ اس کے مددگار بنے اور سب سے بڑھ کر یہ بات
کہ کل تک آپ اس حقیقت سے لاعلم تھے۔ کہ وہ کون ہے۔ کوئی معقول
پسند اور منصف مزاج آدمی اس بات کو داخل جرم نہیں سمجھ سکتا۔ کہ جب
بعد ازاں آپ کو اس بات کا علم ہوا کہ سینیر ایولینو کو میری بیٹی سے محبت
ہے تو آپ نے جیسا تقاضائے بشریت تھا۔ اپنے دوست کی مدد شروع
کی۔ غرض سارے پہلو دیکھ کر مجھ کو تسلیم کرنا پڑتا ہے۔ کہ اس معاملہ میں شروع

سے آخر تک آپ سے کوئی خطا سرزد نہیں ہوئی۔ بلکہ مجھ سے اور میرے بیٹے کی طرف سے ہی غیر منصفانہ برتاؤ ہوا ہے۔ میں تہ دل سے آپ کا ممنون ہوں کہ آپ نے میری بیٹی سے شروع سے آخر تک شرافت اور انسانیت کا سلوک کیا۔ پس میں اس ذرا سی بات کو کہ آپ نے اس معاملہ میں سینیر اولیفو کی امداد کی آپ کے خلاف نہ سمجھتے ہوئے مقدمہ سے دست بردار ہوتا ہوں۔ میں امید کرتا ہوں کہ آپ سارے واقعات کو جو پیش آئے ہیں ازراہ عنایت بھلا دیں گے۔ کم از کم میں اپنے دل میں کوئی کدورت آپ کے برخلاف رکھنا نہیں چاہتا۔"

"مائی لارڈ مجھے اس بات کی بے حد خوشی ہے۔ کہ آپ ناقابل گذشتہ کو بھول جانے کے لئے تیار ہیں۔" میں نے اس خیال سے خوش ہو کر کہا کہ اب میں کونٹ کی نظروں میں مشکوک نہیں رہا۔

"سینیر اولیفو" کونٹ آف ٹولی نے میرے دوست کو مخاطب کر کے کہا "اپنی بیٹی کی زبانی سارے حالات سننے کے بعد میں آپ کے طریق عمل کو بھی بہتر روشنی میں دیکھنے لگا ہوں۔ مجھ کو معلوم ہو گیا ہے کہ آپ لیڈی انٹونیا کے فرار کے محرک تھے۔ نہ اس کے مددگار۔ نہ بلکہ کل تک مجھ کو اس کے فرار کا علم بھی نہ تھا۔ پس اب کوئی عداوت آپ سے مجھ کو نہیں ہے حتے کہ جس خیال کو مدنظر رکھ کر میں نے پولیس کے سپاہیوں کو آپ کی جاسوسی پر مقرر کیا تھا۔ اس کو بھی میں اپنے دل سے نکال چکا ہوں۔ میں یہاں تک کہنے کے لئے تیار ہوں کہ آپ کے لئے اس خاتون سے ملاقات کرنے کی خواہش قدرتی تھی جس سے آپ کو محبت ہے اور جو آپ کی خاطر ہر طرح کے خطرے جھیل کر اس خانقاہ سے بھاگی جہاں اس کو رکھا

گیا تھا۔ لیکن اب میں مختصر لفظوں میں ان حالات کا ذکر کرتا ہوں۔ جن میں مجھے آپ کو اور آپ کے دوست مسٹر ولمٹ کو اسکاٹ لانے کی ضرورت محسوس ہوئی مجھے بالکل معلوم نہ تھا۔ کہ کیا آپ کی میری بیٹی سے حقیقی طور پر شادی ہو چکی ہے یا نہیں۔ میں فی الحقیقت اس وقت تک رازدارے حالات سے لاعلم تھا جتنے کہ پولیس کے مخبروں نے اس گمنام محلہ میں آپ کا سراغ لگایا۔ اور اس طرح مجھے اپنی بیٹی سے ملنے کا موقعہ نصیب ہوا۔ جس اتفاق سے جب پولیس کے آدمی اس سراغ کی اطلاع دے کر میرے مکان پر گئے تو میں اور ڈیکوفٹا گھر پر ہی تھے۔ جاسوسوں نے خیال کیا کہ آپ ایک قہوہ خانہ میں چھپے بیٹھے ہیں۔ اور مسٹر ولمٹ کو بھی اس محلہ میں پھرتے دیکھا گیا ہے۔ ان دو باتوں کو مدنظر رکھ کر پولیس کے آدمیوں نے رائے قائم کی۔ کہ آپ کا سراغ پانا بہت مشکل نہ ہوگا۔ چنانچہ میں اپنے بیٹے کو ساتھ لے کر اس طرف روانہ ہوا۔ لیکن میں پھر ایک بار کہتا ہوں کہ اپنی بیٹی کے منہ سے سارے حالات سننے کے وقت تک مجھے بالکل معلوم نہ تھا۔ کہ حالات کی صحیح کیفیت کیا ہے یہی وجہ تھی۔ کہ میں نے آپ دونوں کی گرفتاری کا حکم دیا۔ اسی لئے سپاہیوں سے کہا گیا کہ وہ آپ کو اس جگہ لے آئیں کیونکہ میں نے اپنے جی میں فیصلہ کر لیا تھا کہ جو رائے سرے معزز دوست کارڈیل کی ہوگی اسی کے مطابق عمل کیا جائیگا۔ ان سارے حالات کو سن کر امید ہے آپ لوگ مجھے بری سمجھ گئے ہوں گے۔ کہ آپ کے یہاں لائے جانے کی ضرورت کس لئے پیش آئی اور یہ بھی آپ کو معلوم ہو گیا ہوگا کہ سانپ کے مقابلہ میں کیوں میں اب آپ کی زیادہ عزت کرتا ہوں۔ فی الحقیقت میں یہ ماننے پر مجبور ہوں۔ کہ سب سے بڑا قصور میری اپنی بیٹی کا ہے۔ کچھ شک نہیں

اسی نے وہ قدم اٹھایا جو ہمارے نام نیک پر خاک ڈالنے والا تھا۔ مگر مجھ کو تسلیم کرنا پڑتا ہے۔ کہ اس نے آپ کے حق میں زبردست التجائیں کی ہیں اور بہت آنسو بہائے ہیں۔ میں یہ بھی جانتا ہوں کہ اسے آپ کے ساتھ وہ پختہ اور ناقابل فنا محبت ہے جسے کوئی واقعہ تلف نہیں کر سکتا۔ اور اس کی خوشی اس بات سے وابستہ ہے کہ اس کی شادی آپ کے ساتھ کر دیجائے۔ یہ سب باتیں ہیں ایک باپ اور مرد دنیا دار کی حیثیت میں کھٹنا چاہوں۔ اور ذاتی طور پر میں اپنی بیٹی کی حالت دیکھ کر اس تعصب کو بھی نظر انداز کرنے کے لئے تیار ہوں۔۔۔"

"لیکن یہ تعصب ہرگز نہیں ہے"۔ کارڈنیل انٹونیا گریونیا نے اس لمبی ملاقات میں جسمیں قریباً ایک گھنٹہ صرف ہو چکا تھا۔ پہلی مرتبہ بولتے ہوئے کہا۔

"آپ نے میرے معزز دوست کارڈنیل کا فرمان سن لیا" کونٹ آف ٹولی نے غم انگیز لہجہ میں کہا" اور اس سے یہ بھی آپ کی معلوم ہو گیا کہ میری طرف سے اب آپ کی شادی میں کوئی روکاوٹ نہیں اعتراض کچھ ہے تو میرے معزز دوست کارڈنیل کو ہے۔ پس اس وقت کے بعد نہ آپ اور نہ مسٹر ولمٹ مجھے سخت آدمی سمجھیں۔ کیونکہ جہاں تک میری ذات کا تعلق ہے۔ میں شادی کی منظوری دینے کے لئے تیار ہوں" یہ کہتے ہوئے کونٹ کی آواز جوش سے تھرا گئی۔ "لیکن میں چونکہ قول ہار چکا ہوں۔ کہ انٹونیا کی شادی اس کے دھرم پتا کی اجازت اور منظوری ہی سے ہو گی۔ اس لئے میری اپنی خواہش اس معاملہ میں کوئی اثر نہیں رکھتی میں نے کارڈنیل صاحب کو بہت سمجھایا ہے۔ ان کی منت سماجت بھی کی ہے۔ مگر افسوس میں ان کو اپنا ہم خیال بنانے سے قاصر رہا ہوں۔ تو بھی چونکہ انہوں نے اس بات کی اجازت

دیدی تھی۔ کہ یہ ملاقات ان کے روبرو ہو۔ اس لئے میں اس اُمید کو دل سے خارج نہ کر سکا کہ ممکن ہے وہ اپنی طبعی فیاضی سے کام لے کر اب بھی نرم ہونا منظور کریں۔ اور شادی کی اجازت دیدیں بس میں اس سے زیادہ اور کچھ نہیں کہنا چاہتا۔ البتہ آپ سینیر الیولینو اگر اپنی تقریر سے ان کی منظوری حاصل کر سکیں تو بڑی مبارک بات ہے ..."

"نہیں!" کارڈینل گریونیلے نے سخت لہجہ میں قطع کلام کرتے ہوئے کہا "میں اس معاملہ کی نسبت سینیر الیولینو کے منہ سے ایک لفظ تک سننا نہیں چاہتا۔ بے شک میں نے اس بات کی اجازت دی تھی۔ کہ یہ ملاقات میری موجودگی میں ہو۔ اور میں ساری باتیں اپنے کانوں سے سننا چاہتا تھا تو بھی معلوم ہوتا ہے کونٹ آف ٹوولی نے اس معاملہ میں میرا دلی مدعا نہیں سمجھا میں ان آدمیوں میں سے نہیں ہوں۔ جو کوئی بات ماننے یا نہ ماننے کے لئے منت سماجت کرانا پسند کرتے ہیں درحقیقت میں نے آپ لوگوں کو محض اس خیال سے اس جگہ بلایا تھا۔ کہ کسی کے دل میں یہ بدگمانی نہ رہے۔ کہ اس معاملہ میں کونٹ آف ٹوولی کی سختی کو کچھ دخل ہے۔ جب میرے عزیز کونٹ نے یہ کہدیا۔ کہ اسے شادی کی منظوری دینے میں تامل نہیں تو پھر مجھ پر لازم آیا۔ کہ اس معاملہ کی ذمہ واری اپنے سر پر لے لوں۔ پس میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ اس معاملہ کی نسبت جو فیصلہ صادر کیا جاتا ہے وہ میرا فاتی ہے اور اگر اس میں کسی طرح کی سختی بیرحمی یا جبر و تشدد کا اثر موجود ہے تو اس کے لئے بھی میں بذات خود ذمہ دار ہوں۔ میرا آخری فیصلہ یہ ہے کہ لیڈی انٹونیا کو دوبارہ اس خانقاہ میں بھجوا دیا جائے۔ جہاں سے وہ آئی ہے اور یہ دونو جوان یہاں سے رخصت ہو جائیں۔ بس میں اس فیصلہ

کے برخلاف ایک لفظ تک سننا نہیں چاہتا!"

"اوہ مائی لارڈ کارڈینل!" فرانسسکو نے پرجوش تھرائی ہوئی آواز سے کہنا شروع کیا "میں منت عرض کرتا ہوں..."

"خاموش!" انٹونیا گریونیا نے سخت لہجہ میں کہا "میں اپنے فیصلہ کے برخلاف کبھی کسی کی اپیل نہیں سنا کرتا!"

معجانے دیجئے" کونٹ ہنوفل نے اب اپنی جگہ سے اٹھ کر میرے اور ایولینو کے پاس آتے ہوئے کہا "اس بحث کو لمبا کرنا لمبے سودا اور اس کے ساتھ ہی نامناسب ہے میرے معزز دوست کے فیصلہ کا میرے اپنے دل کو بے حد قلق ہے تاہم میں اسے ماننے پر مجبور ہوں کارڈینل کا حکم ہر حال میں مقدم ہے اور ہم سب کو اس کی متابعت کرنی چاہیئے۔ مگر آج سے ہمارے درمیان کوئی غلط فہمی... کوئی کدورت باقی نہ رہنی چاہیئے ایولینو تم اور مسٹر ولمٹ، آپ بھی مجھ سے ہاتھ ملائیے یہ گویا اس بات کا ثبوت ہے کہ ہم پھر دوست بن گئے... آہ! آپ اپنا بایاں ہاتھ پیش کرتے ہیں!" کونٹ نے چونک کر دو قدم پیچھے ہٹ کے تخوت سے گردن اٹھاتے ہوئے کہا۔

"مائی لارڈ میں آپ سے دلی معافی چاہتا ہوں" میں نے عذر خواہی کرتے ہوئے کہا "لیکن چونکہ میرا دایاں بازو زخمی ہے..."

"آہ۔ بے شک یاد آگیا میں نے آپکا دایاں بازو بندھا ہوا دیکھا تھا" کونٹ نے جلدی سے تسلیم کیا "لیکن معاملہ میرے ذہن سے اتر گیا..."

"میں نے اس سے پہلے بھی جب آپ کے کمسن صاحبزادے نے مجھ کو دھمکانا شروع کیا تھا تو یہی الفاظ کہے تھے"

"بے شک بے شک مجھے یاد ہے" کونٹ نے قطع کلام کرتے ہوئے کہا "تاہم یہ بتایئے آپ کا بازو کہ کر زخمی ہوا۔ اور کیا زخم بہت گہرا تو نہیں ہے؟"

"مائی لارڈ بات دراصل یہ ہے" میں نے کہنا شروع کیا "کل رات ایک تنگ تاریک گلی میں چند آدمی ایک شخص پر وار کر رہے تھے۔ کہ میں اس کی مدد کے لئے دوڑا گیا۔ اس وقت ..."

"آہ! کارڈ نیل نے دفعتاً اس گفتگو میں دلچسپی لیتے ہوئے سیدھا بیٹھ کر کہا" کیا وہ تم ہی تھے ... تم جوزف ولمٹ ... لیکن مجھے اس سے پہلے اس بہادر نوجوان کے نام سے واقف نہ کیا گیا تھا۔ جس نے اسوقت اپنی جان پر کھیل کر میری حفاظت کی ..."

"اوہ کیا یہ ممکن ہے ... کیا آپ ہی تھے جس کی امداد میں نے کی تھی! اور اس کے بعد ایک فوری خیال کے زیر اثر میں جلدی سے دو قدم آگے بڑھا۔ اور کارڈ نیل گرینیا کے روبرو ایک زانو کے بل بیٹھتے ہوئے میں نے کہا" مائی لارڈ کارڈ نیل میں ایک درخواست آپ سے کرتا ہوں۔ جسے امید ہے آپ قبول کریں گے ... جس کو قبول کرنا آپ کا اخلاقی فرض ہے ..."

"درخواست ... کیسی درخواست"؟ کارڈ نیل نے اس خیال سے پریشان ہو کر پوچھا کہ بے خبری میں اس سے وہ راز ظاہر ہو گیا۔ جس کو اس نے ابتک چھپائے رکھا تھا۔ اور جس سے یہ بات بھی ظاہر ہو گئی کہ وہ میں ہی تھا۔ جس نے کل رات اس کی جان بچائی تھی۔

"مائی لارڈ اپنا وعدہ یاد کیجئے آپ نے مجھ کو منہ مانگی مراد دینے کا جو وعدہ کیا تھا۔ اسی کے سلسلہ میں میں نے یہ درخواست آپ سے کی ہے"

"مسٹر ولمٹ کیا آپ دیوانے ہوئے ہیں" ڈنٹ آف ڈولی نے جو اس معاملہ کی حقیقت سے بالکل ہی ناواقف تھا قطع کلام کرتے ہوئے

کہا "معلوم ہوتا ہے۔ آج کے واقعہ پر خروش نے آپکی بدنی کمزوری کے ساتھ ملکر آپ کے دماغ پر کچھ ایسا اثر پیدا کیا ہے ..."

"مائی لارڈ میں پاگل نہیں ہوں نہ میرا دماغ کسی واقعہ سے متاثر ہوا ہے آپ اپنے معزز دوست کارڈنیل صاحب سے پوچھیئے وہ ہرگز انکار نہ کریں گے ..."

"یہ بالکل صحیح ہے" کارڈنیل نے آہستہ سے تسلیم کیا۔ "یہ نوجوان جو کچھ کہتا ہے اس کی صداقت میں کلام نہیں کل رات کی واردات کو میرے ہی ایسا سے جہاں تک ممکن تھا دبانے اور پوشیدہ رکھنے کی کوشش کی گئی تھی مگر اس کی ایک خاص وجہ تھی جس کو میں آپ سے بیان کرتا ہوں میں انکوئری زیشن کی عدالت سے جہاں ایک خاص مقدمہ درپیش تھا۔ پیدل چلا آرہا تھا۔ کوئی نوکر میرے ساتھ نہ تھا۔ اور میں نے لباس بدلا ہوا تھا۔ رستہ میں مجھے ایک تنگ و تاریک گلی سے گذرنے کا اتفاق ہوا جو ہمیشہ سے بدنام چلی آتی ہے۔ وہیں مجھ پر ناگہاں حملہ کیا گیا۔ اور اس موقع پر اس نوجوان نے اپنی جان کی پروا نہ کرکے میری امداد کی یہی وہ موقعہ تھا۔ جب اس کو زخم آیا۔ اب آپ بخوبی سمجھ سکتے ہیں کہ کس لئے میں نے اس معاملہ کو پوشیدہ رکھنے کی کوشش کی ہے اور کس لئے مسٹر ولٹ کو اب تک اس آدمی کا نام معلوم نہ ہو سکا جس کی اس نے امداد کی اور شاید کبھی نہ ہو سکتا اگر یہ واقعہ خاص پیش نہ آتا"

"کیا سچ مچ آپ کو اس شخص کا نام معلوم نہ تھا جس نے آپ کی مدد کی"؟ کوئٹ آف ٹوری نے سارا حال سنکر انداز حیرت سے کارڈنیل سے پوچھا۔

"نہیں! اس وقت تک وہ نام مجھ کو بتایا ہی نہیں گیا" کارڈینل نے جواب دیا۔ البتہ آج رات میں کسی وقت اس کی اطلاع عنزہ مجھ کو اس ذریعہ سے مل جاتی جس کا حال مسٹر ولسٹ کو معلوم ہے... میرے عزیز کونٹ" کارڈینل نے کونٹ آف ٹولی کو مخاطب کر کے سلسلہ تقریر جاری رکھتے ہوئے کہا" آپ اس کا برا نہ مانیں کہ میں نے اس واقعہ کو آپ سے پوشیدہ رکھا جو دراصل یہ تھی۔ کہ کچھ عرصہ سے کلیسا کے قائمقاموں کو بعض ایسی مشکلات کا سامنا کرنا پڑا ہے۔ کہ جتنی بھی احتیاط برتی جائے کم ہے۔ اس کے علاوہ یہ اندیشہ دامنگیر تھا۔ کہ شاید میرے بیان کی صحت پر شک کیا جائے..."

"معاف فرمائیے کم از کم میں اس پر شبہ نہ کر سکتا تھا" کونٹ آف ٹولی نے جس کے دل کو کارڈینل کی مذہبی اعتقادی کی وجہ سے بھاری صدمہ پہنچا تھا۔ کسی قدر تلخ لہجہ میں کہا" آپ کی سیرت اتنی بلند ہے کہ کوئی شخص بدگمانی کر نہیں سکتا۔ آپ کے منہ سے نکلا ہوا صرف ایک لفظ ہر شخص کا اطمینان کرنے کے لئے کافی ہے"

"میرے عزیز ان الفاظ کے لئے میں تمہارا شکریہ ادا کرتا ہوں" کارڈینل نے گرمجوشی سے کہا" اپنا ہاتھ مجھے دو اور ناراضگی کا خیال دل سے نکالدو" پھر ذرا سی دیر رک کر" آپ یہ بھی واضح ہو گیا ہوگا۔ کہ کس لئے میں نے آپ لوگوں سے اس اندھیرے کمرہ میں ملاقات کی۔ دراصل کل رات کا زخم اب تک میری پیشانی پر موجود ہے۔ اور میں اسے پٹی باندھ کر چھپانے پر مجبور ہوں..."

"اوہ مائی لارڈ اگر مجھے اس کا حال معلوم ہوتا۔ تو میں یقیناً اس وقت آپ کو تکلیف نہ دیتا" کونٹ آف ٹولی نے معذرتی لہجہ میں کہا" تاہم

فرمایئے آپ مسٹر ولمٹ کو کیا جواب دیتے ہیں وہ آپ کے فیصلہ کا منتظر ہے"

"مسٹر ولمٹ" کارڈینل نے کہا "میں اپنے وعدہ کو بھولا نہیں ہوں اور نہ میں ایسا آدمی ہوں کہ اپنے کئے ہوئے وعدہ کو کسی حال میں توڑ دوں۔ بے شک جو درخواست تم کرنا چاہتے ہو کہ اپنی عزت اور وقار کو مد نظر رکھ کر مجھے اس کی منظوری سے کبھی انکار نہ ہوگا"

"مائی لارڈ" میری درخواست نہایت معمولی ہے۔ اور آپ اس کو آسانی قبول کر سکتے ہیں" میں نے جواب دیا "میری درخواست محض یہ ہے کہ آپ میرے دوست فرانسسکو الولینو اور کونٹ آف ٹوولی کی دختر نیک اختر کی شادی کی منظوری صادر کریں"

"میرے نوجوان دوست" انٹونیا گریونیا نے جوش آمیز لہجہ میں کہنا شروع کیا "تم نے لاعلمی میں میری جان بچانے کو اپنی زندگی خطرہ میں ڈالی پس انکاری فیصلہ دے چکنے کے بعد میں تمہاری درخواست قبول کرنے سے انکار نہیں کر سکتا۔ جاؤ اسی طرح ہوگا جس طرح تمہاری خواہش ہے اور اب تم سینیر الولینو میرے پاس آکر دو زانو ہو کہ میں تم کو برکت دوں"

جب میں اٹھ کر سیدھا کھڑا ہوا۔ اور فرانسسکو میری جگہ دو زانو ہونے کے لئے آگے بڑھا تو اس نے ایک ثانیہ کے عرصہ خفیف کے لئے میرا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے کر گرمجوشی سے دبایا پھر وہ کارڈینل کے روبرو زانو کے بل بیٹھ گیا۔ اور کارڈینل نے ہر طرح کی کدورت دل سے نکال کر اس کے حق میں دعائے خیر کی۔

# باب ۱۱۴

## خوشی کا دَور

اس واقعہ پر جوش کے پانچ منٹ بعد میں کونٹ آف ٹولی کی اپنی گاڑی پر سوار اس مکان کی طرف جا رہا تھا جس میں انٹونیا مقیم تھی۔ میں اس گاڑی میں اکیلا تھا اور میرا دل مارے خوشی کے بلیوں اچھل رہا تھا۔ کیونکہ میں ایک نہایت نیک اور دل خوش کن فرض انجام دینے کے لئے جا رہا تھا میں نے گاڑی اس محلہ کے سرے پر رکوا دی کیونکہ اس کو مکان کے دروازہ تک لے جانا نامناسب اور مصلحت سے بعید تھا۔ میں اگر اس کو اندر تک لے جاتا تو اس سے یا تو وہ راز جس کو میں رفتہ رفتہ ظاہر کرنا چاہتا تھا فوراً منکشف ہو جاتا۔ یا انٹونیا کو یہ تشویش لاحق ہوتی۔ کہ گاڑی اسے لے جانے کے لئے آئی ہے اور اس کو اس کے پیارے ڈالسکو سے ہمیشہ کے لئے جدا کیا جانے لگا ہے۔

خیر میں گاڑی سے اتر کر مکان کی طرف گیا۔ اور سیڑھیوں پر چڑھ کر بیفرڈ کے کمرہ میں پہنچا دونو میاں بی بی اس جگہ بیٹھے اس واقعہ پر غم انگیز لہجہ میں باتیں کر رہے تھے جو وہ گھنٹہ پیشتر واقع ہوا تھا۔ اب ان کو معلوم ہو چکا تھا۔ کہ نوجوان خاتون کون ہے اور وہ کن حالات میں اس جگہ مقیم ہوئی تھی۔ ان کو میں نے بالفاظ مختصر وہ خوشخبری سنائی جو میں انٹونیا کے لئے لایا تھا۔ اور اس طرح ہر قسم کے اندیشے ان کے دل سے نکال دیئے ان کی زبانی معلوم ہوا کہ جب انٹونیا کا باپ اس سے رخصت ہوا تو

وہ سخت فکر و تشویش کی حالت میں تھی اور اب بھی اپنے کمرہ میں اسی حالت میں بیٹھی ہے۔ کیونکہ گو اس کا باپ اس کی زبانی سارا حال سننے کے بعد کافی نرم ہو گیا تھا۔ تاہم رخصت ہوتے وقت اس نے اس بارہ میں کوئی بات اس سے نہ کہی تھی۔ کہ آئندہ اس کا طرز عمل کیا ہوگا جیسا ناظرین کو معلوم ہے وہ کارڈنیل کی رائے لئے بغیر کوئی بات اپنے ذمہ واری پر نہ کر سکتا تھا پس اس اندیشہ کے زیر اثر گو نہ معلوم کارڈنیل کا آخری فیصلہ کیا ہو۔ وہ اپنی بیٹی سے کوئی اس قسم کا وعدہ نہ کرنا چاہتا تھا جو شاید بالآخر پورا نہ ہو سکے۔

میں نے مسز بلنچرڈ سے درخواست کی کہ مجھے اپنے ساتھ لیڈی انٹونیا کے کمرہ میں لے چلو وہ بدستور آرام کرسی پر بیٹھی تھی۔ لیکن مجھے آتا دیکھ کر اس کی خوشنما آنکھوں میں جوش مسرت کی چمک پیدا ہو گئی اس نے اٹھنے کی کوشش کی مگر الفاظ اس کے منہ سے نہ نکل سکے وہ اپنی جگہ سے اٹھ کر کھڑا بھی ہونا چاہتی تھی۔ مگر اتنا اضطراب اسے لاحق تھا۔ کہ ذرا سا اونچا اٹھنے کے بعد فوراً اس جگہ بیٹھ گئی۔ تاہم میں نے دیکھا۔ کہ اس کی نگاہ میں اندیشہ سے بہت زیادہ امید کا اثر غالب تھا۔ کیونکہ ایک تو جب اس نے مجھے آزاد دیکھا تو سمجھ گئی۔ کہ ضرور کوئی خاص ہی واقعہ پیش آیا ہوگا۔ جس نے کونٹ نے اسے آزادی دی دوسرے میرے چہرہ کی حالت بھی اس قسم کی نہ تھی۔ کہ اس کے دل میں فکر و تشویش پیدا کرنے کا ذریعہ ثابت ہوتی۔

"بانو خوش ہو جائیے" میں نے اندر آ کر کہا "میں آپ کے والد سے درگذر اور معافی کا وعدہ لے کر آیا ہوں۔ میں آپ کو یہ خوشخبری سنانے آیا ہوں۔ کہ آئندہ آپ اس گھر میں جو درحقیقت آپ کا ہے آرام و اطمینان کے ساتھ رہیں گی

اور... اور... لیکن مہربانی سے اپنے جی کو صبر و سکون دیجئے..."

"اوہ مسٹر ولمٹ جو کچھ آپ کہنا چاہتے ہیں کہہ جائیے" انٹونیا نے بے تابانہ کہا "میرے لئے حالت تشویش ناقابل برداشت ہے۔ کیا والد واقعی مجھے معافی دے چکے..."

"اس سے بھی زیادہ وہ آئندہ آپ کی راحت اور خوشی کا ہر وقت خیال رکھیں گے" میں نے کہا۔

"اوہ کیا ممکن ہے!" وہ بڑبڑاتے ہوئے بولی "کیا میں اس طرح کی ناقابل یقین امید کو دل میں جگہ دے سکتی ہوں...!"

"بالکل آپ بہترین امیدوں کو دل میں جگہ دیجئے" میں نے جواب دیا۔ "اور اطمینان فرمائیے کہ آپ کی مشکلات اور مصیبتوں کا زمانہ گذر گیا"

"مسٹر ولمٹ کیا آپ کے کہنے کا یہ مطلب ہے... اوہ۔ کیا آپ یہ کہنا چاہتے ہیں...!"

"سینورا میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں۔ کہ اب کوئی بات آپ کی خوشی میں حائل نہ ہوگی۔ غم و اندوہ کے بادل جو آپ کے سر پر چھائے ہوئے تھے منتشر ہو گئے اور آپ کے والد اور لارڈ کارڈینل نے... میں جو کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں اس کو سکون کے ساتھ سنئے... انہوں نے اپنی منظوری صادر کر دی ہے اور آپ کی خوشی میں اب کوئی رکاوٹ باقی نہیں رہی"

انٹونیا نے دونوں ہاتھ انداز شکر گزاری سے ملا لئے ایک لحظہ کے لئے خوشی کی تھرتھری اس کے بدن کے ہر حصہ میں پھرتی معلوم ہوا پھر وہ بے حرکت ہو گئی اور اس کی جھکی ہوئی آنکھوں سے آنسوؤں کے قطرے رخساروں پر بہنے لگے۔ جس کا مطلب یہ تھا۔ کہ وہ اپنے آپ کو حد سے زیادہ امید دینا نہ چاہتی تھی۔ بظاہر

دل ہی دل میں کہہ رہی تھی۔ مگر مجھے اس موقعہ پر ضبط و سکون رکھنا چاہیئے۔ تاکہ میں رفتہ رفتہ اس خوشی کی عادی ہو جاؤں جو فی الحال اتنی عجیب معلوم ہوتی ہے کہ میں اسے فرضی سمجھنے پر مجبور رہوں وہ اسے ایک اس قسم کا خواب راحت بخش سمجھے ہوئے تھی جسے کوئی نہایت معمولی حرکت کوئی آہ یا بے خبری میں منہ سے نکلی ہوئی کوئی آواز بھی زائل ہو سکتی تھی۔

چند منٹ سکوت رہا آخر کار میں نے سوچا۔ کہ مجھے اس مہر خاموشی کو توڑ کر رفتہ رفتہ اس خاتون کو اس بات کا یقین دلانا چاہیئے۔ کہ جو کچھ وہ دیکھ رہی ہے محض خواب نہیں بلکہ اس طرح کی حقیقی اور ناقابل بیان خوشی ہے جو تھوڑی دیر پہلے اس کو بعید از حصول نظر آتی تھی۔

"لیڈی انٹونیا" میں نرم اور محتاط لفظوں میں کہا۔ آپ کے والد محترم نے مجھے اس مبارک پیغام کا حامل بنا کر میری عزت افزائی کی ہے انہوں نے ازراہ کرم فرمایا تھا۔ کہ یہ تمہاری خدمتوں کا انعام ہے۔ اور میں آپ کو یقین دلانا چاہتا ہوں کہ جو فرض میں اس وقت ادا کر رہا ہوں اس سے بڑھ کر خوشی کا کام کبھی میرے سپرد نہیں ہوا۔

انٹونیا نے اپنا ہاتھ آگے نکالا اور میں نے اسے اپنے ہاتھ میں لیکر ہونٹوں سے لگا لیا۔ کیونکہ یہ امر واقعہ ہے۔ کہ مجھ کو اس خاتون نے برادرانہ محبت تھی جس طرح اس کا دل ایوکینو کے تصور سے پر تھا اسی طرح اسپیل کی تصویر میرے اپنے سینے میں بستی تھی ان حالات میں میرے لئے کونٹ آف ٹولوی کی دختر کو اس بہن کی حیثیت میں سمجھنا۔ جس کی بہتری ہر حال میں مجھ کو منظور تھی۔ قدرتی جانا جا سکتا ہے اب میں نے رفتہ رفتہ وہ سارے واقعات اس سے بیان کئے جو قصر گرینیا میں پیش آئے

تھے اور اس نے میری باتوں کو گہری توجہ کے ساتھ سنا میں نے اس سے درخواست کی۔ کہ آپ اپنے والد کے مکان پر چلنے کو تیار ہو جائیں۔ گو میری اپنی رائے میں بہتر ہو کہ آپ کل تک اس جگہ ٹھہریں۔ تاکہ رفتہ رفتہ آپ کے مزاج میں سکون پیدا ہو سکے اور کسی مزاحمانہ اثر کا اندیشہ باقی نہ رہے وہ اس پر رضامند ہو گئی پھر میں نے اس کو بتایا۔ کہ آپ کے والد ایک دو گھنٹہ کے لئے آپ کے پاس آئیں گے اور کل آپ کو قصر ٹولی میں پہنچانے کے معاملہ کا فیصلہ کریں گے وہ بار بار میرا شکریہ ادا کرنے لگی۔ آخر کار میں جب رخصت ہونے کے لئے اٹھا۔ تو وہ رکتے ہوئے کہنے لگی "مسٹر بلمٹ کیا بات ہے آپ نے اب تک میرے بھائی کا ذکر بالکل نہیں کیا"

آنسوؤں کے قطرے پھر ایک بار اس کے رخساروں پر بہنے لگے تھے تھوڑے وقفہ کے بعد وہ سلسلہ تقریر جاری رکھ کر کہنے لگی "والد کے ساتھ وہ بھی یہاں آیا تھا۔ اور اس نے مجھے سختی سے نہ جانے کی بڑی مشکل سے والد نے اسے چپ کرایا۔ بلکہ انہوں نے یہ کہکر اسے رخصت کر دیا کہ تم گھر چلو میں سارا حال سننے کے بعد آؤں گا۔ آہ مسٹر بلمٹ میری خوشی اس وقت تک مکمل نہ ہوگی جب تک کہ میرا بھائی بھی اس معاملہ میں رضامند ہو اور وہ فرانسسکو سے بدسلوکی کرنا چھوڑ دے"

"ابو کسی اندیشے کو دل میں جگہ نہ دیجئے" میں نے کہا آپ کے والد قصر گرمونیا سے سیدھے اپنے مکان پر گئے تھے۔ تاکہ سارے حالات آپ کے بھائی سے بیان کریں۔ میں آپ کے بھائی کی طبیعت کو اچھی طرح جانتا ہوں اس میں جوش بے حد ہے ... مگر میں آپ سے معافی چاہتا ہوں۔ کہ میں نے

آپ کے بھائی کا ذکر ان لفظوں میں کیا۔۔"

"اوہ مسٹر ولمٹ یہ جو کچھ آپ کہتے ہیں بالکل بے جا نہیں" انٹونیا نے کہا۔ "بھائی کی طبیعت میں بے شک خوش غالب ہے۔ لیکن یہی وجہ ہے کہ میں بارہا خیال کرنے لگتی ہوں کہ شاید وہ اس معاملہ میں فیاضی سے کام لے۔۔"

"مگر بانو خواہ کچھ ہو اس کو بہرحال اپنے والد کی مرضی کے تابع ہونا پڑیگا" اور جب اس کو معلوم ہوگا۔ کہ کونٹ ایک معاملہ خاص کی نسبت مصمم ارادہ کر چکے ہیں تو وہ اپنے آپ سمجھ لیگا۔ کہ اب مقابلہ جاری رکھنا لاحاصل اور بے سود ہے پس میں آپ کو یقین دلانا چاہتا ہوں کہ جب آپ کے محترم والد سر شام آپ سے ملنے کے لئے آئیں گے تو ضرور آپ کو ان کی زبانی کئی دل خوش کن باتیں معلوم ہوں گی"

اس کے تھوڑی دیر بعد میں وہاں سے رخصت ہو کر سیدھا اپنے ہوٹل میں پہنچا اس جگہ فرانسسکو ایولینو پہلے سے میرا انتظار کر رہا تھا۔ میں حال کے پرخروش واقعہ کے بعد اس قدر تھکا ماندہ تھا۔ کہ اپنے کمرہ میں جاتے ہی پلنگ پر لیٹ جانا پڑا اور وہیں میرے پہلو میں بیٹھ کر ایولینو نے وہ ساری باتیں سنیں جو مجھ کو انٹونیا کے متعلق بیان کرنی تھیں اس طرح باتیں کرتے کرتے میری آنکھ لگ گئی اور میں بڑی دیر تک بے خبری کی نیند سویا دوبارہ آنکھ کھلی تو دیکھا۔ کہ فرانسسکو بدستور میرے پہلو میں بیٹھا ہے چنانچہ وہ رات تمام وہیں بیٹھا میری خبر گیری کرتا رہا آخر بڑی مشکل سے میں نے یہ کہہ کر اسے رخصت کیا۔ کہ اب نرس میری خبر گیری کے لئے موجود ہے تم جا کے آرام کرو۔

دوسرے روز میں دن بھر چارپائی پر لیٹا رہا۔ کیونکہ ڈاکٹر کو اصرار تھا

کہ کل کی دھوپ نے آپ کی صحت کو کافی نقصان پہنچایا ہے۔ اور اگر اب بھی آرام نہ کروگے تو ممکن ہے نتیجہ خراب ہو۔ ایولینو کئی بار مجھ سے ملنے کیلئے آیا۔ مگر ڈاہنی اور سالٹ کوٹ کو کسی نہ کسی بہانے سے باہر سے ٹالدیا جاتا تھا۔ معلوم ہوا کہ لیڈی الٹونیا کی صحت اب اس قابل ہوگئی ہے۔ کہ اسے قصر ٹوڈلی میں لے جایا جائے چنانچہ سہ پہر کو دو اور تین بجے کے درمیان وہ پھر ایک بار اپنے والد کے مکان پر چلی گئی یہ بھی مجھ کو معلوم ہوا۔ کہ نوجوان وائیکونٹ نے خلاف معلوم حسن اخلاق سے کام لیا چنانچہ اس نے خود ایولینو سے ملکر عذر خواست کی کہ جو کچھ پیش آچکا ہے۔ اسے رفت گذشت سمجھا جائے۔ یہ بیان کرنا لاحاصل ہے کہ ایولینو فوراً اس پر آمادہ ہوگیا۔

اس کے دوسرے دن چونکہ میری حالت میں کافی اصلاح ہوچکی تھی۔ اس لئے ڈاہنی کلیک مینین اور مسٹر سالٹ کوٹ کے علاوہ کونٹ اور وائیکونٹ آف ٹوڈلی سے بھی ملنے کا اتفاق ہوا کونٹ تو مجھ سے مل کر اس طرح بغلگیر ہوا گویا وہ مجھے اپنا فرزند عزیز تصور کرتا تھا چنانچہ اس نے کہا "آپ ہی کی بدولت خدا نے میرے گھر کو میرے سر سے راحت بخشی ہے اور مجھ سے اپنی بیٹی کے متعلق جس سختی کا اظہار ہوا تھا اس کی غلطی کا بھی مجھ کو کافی احساس ہوگیا ہے" اس موقع پر وائیکونٹ کا سلوک ایسا مخلصانہ تھا۔ کہ مجھے اس کی کسی بات پر قطعاً شبہ نہ ہوسکا۔ چنانچہ جو بات اس نے ایولینو سے کہی تھی وہی مجھ سے بھی کہی یعنی یہ کہ عہد ماضی کو جہاں تک ممکن ہو بھلا دینا ہی بہتر ہوگا باپ بیٹا قریباً ایک گھنٹہ میرے پاس رہے اور چلتے وقت کہہ گئے کہ اگر کل تک آپ کو خدا نے شفائے کامل دی تو قصر ٹوڈلی میں ہم سے مل کر کھانا کھائیے گا میں آپ کے آنے کو اپنی گاڑی بھیج

دوں گا۔ شام کو ایولینو پھر ایک بار آیا۔ اور میں کہہ سکتا ہوں۔ کہ میری اس بیماری کے زمانہ میں کبھی کسی بھائی نے اس تندہی سے خدمت گذاری نہ کی ہوگی جس طرح اس نے کی اس کی زبانی معلوم ہوا کہ کونٹ آف ٹولی نے اپنی فیاضی اور سخاوت سے اسّی روپیہ پنچر ڈوا اور اس کی بی بی کو دیدیا ہے کہ وہ دونوں آئندہ آرام و اطمینان کی زندگی بسر کر سکیں گے۔ اور یقیناً وہ اس دن کو ہمیشہ یاد رکھیں گے۔ جب انہوں نے از راہ فیاضی اس نوجوان خاتون کی امداد کی جس کی فرشتگانہ آمد اور موجودگی نے بالآخران کے حالات میں اصلاح عظیم پیدا کر دی۔

"اور اب میرے عزیز دوست ولمٹ" ایولینو نے آخر کار کہا "میں آپ کے ان لفظوں کو یاد کئے بغیر نہیں رہ سکتا جن کے دوران میں آپ نے کہا تھا کہ بارہا وہ مصیبتیں جو انسان کو ظاہرا پریشان کرنے والی ثابت ہوتی ہیں درحقیقت خدا کی اپنی حکمت کا طرح سے فائدہ مند صورت اختیار کر لیتی ہیں۔ میرے عزیز دوست جو تکلیفیں آپ نے اٹھائیں وہ انجام کار میرے لئے ذریعہ راحت ثابت ہوئی ہیں کیونکہ جو زخم آپ نے کارڈینل گریونیا کو بچاتے ہوئے کھایا یہ اسی کا معجزانہ اثر ہے کہ انتہائی مایوسی میں بھی خدا نے میرے لئے باب امید کھولدیا"

تھوڑی دیر تک ہم میں اسی طرح باتیں ہوتی رہیں۔ کیونکہ ہمارے سینے خوشیوں سے معمور تھے۔ اور دلوں کو پورا اطمینان حاصل تھا۔

اس سے اگلے دن چونکہ میری صحت پوری طرح بحال ہو گئی تھی۔ اس لئے ڈاکٹر نے مجھے قصر ڈولی جانے کی اجازت دیدی نوجوان وائیکونٹ اپنے باپ کے باغات سے پھول اور پھل لے کر مجھ سے ملنے آیا۔ مگر جس

خوشنمائی سے گلدستے بندھے ہوئے تھے اس کو دیکھ کر میں جلسے بغیر نہ رہ سکا کہ انٹونیا کا اپنا نازک ہاتھ ان میں کام کرتا ہے یہ انٹونیا کی شکرگذاری کا بین ثبوت تھا اور مجھے اس کے بھائی کی زبانی یہ معلوم کرکے بے حد خوشی ہوئی کہ وہ اب پوری طرح صحت یاب ہے جسوقت وائیکونٹ میرے کمرہ میں بیٹھا تھا۔ ڈامنی کلیک منین اور مسٹر سالٹ کوٹ بھی وہیں آپہنچے وائیکونٹ نے دیکھتے ہی پہچان لیا۔ کہ یہ وہی حضرات ہیں جو عدالت مجسٹریٹی میں میرے ضامن بننے کو تیار تھے اس نے بڑے تکلف سے ان سے ہاتھ ملایا اور جب وہ رخصت ہونے کے لئے اٹھے تو انہیں باہر تک چھوڑنے ساتھ گیا۔

پونے چھ بجے میں شام کے کپڑے پہن کر تیار ہوگیا۔ لیکن میرا بازو اب تک پٹی میں بندھا ہوا تھا۔ ہوٹل کے ایک نوکر نے اطلاع دی کہ کونٹ آف ٹودلی کی گاڑی باہر کھڑی ہے۔ جب میں اس پر سوار ہوا۔ تو مجھے یہ دیکھ کر بڑی حیرت ہوئی۔ کہ وہ صاحب پہلے سے اس میں سوار ہیں اس سے پہلے کہ میں ان کو پہچان سکتا ایک نے "بالکل صحیح! بالکل ٹھیک" کا معروف فقرہ کہا۔ اور دوسرے نے بڑے زور کا قہقہہ لگایا۔ جس سے مجھکو فوراً معلوم ہوگیا۔ کہ دونو حضرات کون ہیں معلوم ہوا کہ وائیکونٹ نے ان کو بھی دعوت دے کر قصر ٹودلی میں چلنے پر آمادہ کیا تھا۔ چنانچہ جب ان کی ہوا بندی کا یہ قصہ سنایا جا چکا۔ تو مسٹر سالٹ کوٹ نے پھر ایک بار پر زور قہقہہ لگایا اور ڈامنی کلیک منین کو بھی بیوہ گلن بکٹ کے متعلق کوئی تازہ قصہ یاد آگیا۔

گاڑی قصر ٹودلی کے دروازہ پر پہنچ گئی ہر چند مسٹر سالٹ کوٹ کی عادت تھی کہ وہ ہمیشہ گہرے رنگ کا سوٹ پہنا کرتا تھا۔ تاہم آج اس نے سیاہ

لباس پہن رکھا تھا۔ اور ڈامنی نے بھی سیاہ ریشمی جرابیں پہنی ہوئی تھیں نوکر ہمیں ایک آراستہ اور روشن کمرہ میں لے گیا۔ جہاں کونٹ اور اس کے صاحبزادہ نے ہمارا پرتپاک خیر مقدم کیا ایولینو بھی اسجگہ موجود تھا اور اسٹونیا میری امید سے بہت بڑھ کر حسین اور صحت ور نظر آئی۔ گو اس کے بدن میں کمزوری اور نقاہت کے آثار اب تک باقی تھے اس وقت کی راحت اور خوش آہنگی کا حال کیا کہنا۔ کونٹ آف ٹولی اخلاق مجسم بنا ہر شخص کے ساتھ بڑی توجہ سے پیش آتا تھا۔ ڈامنی کے ناتمام افسانوں اور مسٹر سالٹ کوٹ کی بیان کردہ پلم پڈنگ کی داستان نے اور بھی جی خوش کر دیا۔ اور سب آدمی خوب کھل کھلا کر ہنسے۔ نوجوان وائیکونٹ کے بارہ میں مجھے افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے۔ کہ اس میں طبعی فیاضی کا جوہر موجود نہ تھا۔ تاہم اس موقعہ پر اس نے بھی حسن اخلاق کا ثبوت دیا بہرحال اس کیحالت میں یہ اصلاح بھی اس کی خود غرضی اور خود پسندی کا نتیجہ سمجھی جا سکتی ہے۔ اس کی طبیعت میں جوش کا عنصر غالب تھا اگر کسی کے برخلاف کوئی تعصب اس کے دل میں جاگزین ہو جائے تو پھر وہ اسی کے زیر اثر کام کرتا تھا۔ اس کا بہترین ثبوت اس کے اس برتاؤ میں ملتا ہے جو اس نے فرانسسکو ایولینو سے روا رکھا۔ لیکن اگر حالات ایسے پیش آتے کہ اسے اس کے برعکس رویہ اختیار کرنا پڑتا۔ تو پھر وہ اس کے لئے بھی خوشی سے آمادہ ہو جاتا تھا۔ چنانچہ جس وقت اس نے دیکھا کہ حالات میں انقلاب پیدا ہو گیا۔ اس کی بہن کو معافی دے جا چکی عنقریب ایولینو سے اس کی شادی کر دی جائے گی۔ اور کونٹ نے مجھ سے بھی از سر نو دوستانہ عہد کر لیا، تو نوجوان وائیکونٹ نے فوراً محسوس کر لیا۔ کہ اب ایک طرف ہٹ

کر کھڑے رہنا یا باپ کے منشا کے برخلاف چلنا نامناسب ہوگا چنانچہ حالات سے مجبور ہو کر وہ نہ صرف مصالحت پر آمادہ ہو گیا۔ بلکہ بدلی ہوئی فضا کے مطابق ہر کام میں خوش خوش حصہ لینے لگا۔ سجالت موجودہ وہ ہم سے بڑے اخلاص و محبت سے پیش آتا تھا۔ بلکہ یوں کہنا چاہیئے۔ جتنی عداوت پیشتر اس کو اپنی بہن سے نیز ایولینو اور مجھ سے تھی اسی قدر عنایت کا سلوک وہ ہم تینوں سے کرنا چاہتا تھا۔ مگر میں جو بات ناظرین پر واضح کرنا چاہتا ہوں یہ ہے کہ اس نوجوان کی حالت میں اس کے رویہ کی تبدیلی کو اس کی عالی حوصلگی یا طبعی بلند نظری سے منسوب نہیں کیا جا سکتا۔ بلکہ اس تبدیلی کی وجہ محض یہ تھی کہ وہ جانتا تھا۔ اس سے مختلف اختیار کرنے میں اس کا اپنا نقصان ہے۔

بعد ازاں موقع پاکر کونٹ آف ٹوولی مجھے تنہائی میں لے گیا۔ اور پر اعتماد لہجہ میں تقریر کرتے ہوئے کہنے لگا۔

"میرے عزیز مسٹر ولمٹ فقر گریونیا کے واقعات کے فوراً بعد میں نے سوئٹیا وکشیا میں اپنے ایک دوست کے نام خط لکھا تھا۔ اور اس سے سینیر ایولینو کے بارہ میں کچھ حالات دریافت کئے تھے اس کا مطلب یہ نہیں۔ کہ مجھے اس کے اپنے بیان پر کسی طرح کا شبہ تھا تو بھی جیسا کہ تم اچھی طرح سمجھ سکتے ہو انٹونیا کے باپ کی حیثیت میں میرا یہ فرض تھا۔ کہ ایولینو کو فرزندی میں قبول کرنے سے پیشتر اس بات کا پورا اندازہ کر لیا جاتا۔ کہ جو حالات اس نے بیان کئے وہ کس حد تک صحیح ہیں چنانچہ اس خط کا جواب آج ہی صبح آیا ہے اور میرے خیال میں اس بات کا اندازہ کہ اس جوابی خط میں کیا لکھا تھا۔ تم نے اس سلوک سے جو میں

نے ایولینو سے کیا ہے بخوبی کر لیا ہوگا۔ کچھ شک نہیں کہ فرانسسکو نے اپنے باپ کے قرضہ کی ادائیگی سے انتہائی شرافت کا ثبوت دیا وہ اگر چاہتا تو اپنے باپ کی بدنامی کا خیال نہ کر کے خود اپنے لئے دولت جمع رکھتا۔ مگر اس نے خود مفلس بننا قبول کیا۔ مگر باپ کے نام پر کوئی داغ دھبہ نہ رہنے دیا مجھے بے حد افسوس ہے کہ میں نے امیری کے تعصب میں اس کی اعلیٰ خوبیوں کو نظر انداز کر دیا۔ مگر اس دنیا میں انسان تجربہ حاصل کر کے ہی عقلمند بنتا ہے۔ اور بارہا ایسا ہوتا ہے کہ بڑے سے بڑے سیانے آدمی بھی ٹھوکر کھا جاتے ہیں ...."

"مائی لارڈ مجھے یہ دیکھ کر بے حد خوشی ہوتی ہے۔ کہ آپ میرے دوست ایولینو کے بارہ میں ایسی اچھی رائے رکھتے ہیں" میں نے خوش ہو کر کہا۔

"میرے خیال میں مسٹر بلمٹ" کونٹ آف ٹولی نے فاخرانہ لہجہ میں کہنا شروع کیا۔ "میں اس بات کی کوشش کروں گا۔ کہ جو مالی نقصان فرانسسکو کو اپنے باپ کے قرضخواہوں کے حساب کی بے باقی سے برداشت کرنا پڑا ہے اس کی پوری تلافی کر دی جائے یعنی میں انٹونیا کو اپنی دولت اور شان امارت کے مطابق بھاری جہیز دوں گا ... لیکن ہاں یاد آ گیا۔ کارڈینل گریونیا نے میری معرفت ایک پیغام آپ کو بھیجا تھا۔ انہوں نے کل دو بجے آپ کو اپنے محل پر بلایا ہے وہ کوئی خاص بات آپ سے کہنا چاہتے ہیں۔ مجھ کو امید ہے آپ وقت مقررہ پر اس جگہ پہنچ جائیں گے"

میں نے ایسا کرنے کا وعدہ کیا۔ اور شام کا باقی حصہ بڑے خوشگوار طریقہ پر بسر ہوا

اس کے دوسرے دن عین وقت مقررہ پر لینی پورے دو بجے میں قصر گرینیا میں پہنچ گیا۔ مجھے فوراً ہی کارڈینل کے روبرو پہنچایا گیا۔ جو ایک چھوٹے سے خوشنما آراستہ کمرہ میں جو خلوت گاہ کا درجہ رکھتا تھا تشریف فرما تھے وہ بالکل اس قسم کا کمرہ تھا۔ جیسا امرا کے مکانات پر لیڈیوں کے لئے مخصوص ہوا کرتا ہے۔ اور جس میں نہایت قریبی دوستوں کو ہی آنے دیا جاتا ہے۔ کارڈینل گرینیا بڑے تپاک کے ساتھ ملے اور میری اس بر وقت امداد کا جو میں نے انہیں حملہ کی رات کو دی تھی پھر ایک بار شکریہ ادا کرنے لگے اس کے تھوڑی دیر بعد لنچ کا وقت ہو گیا۔ کھانا بے حد نفیس اور عمدہ تھا اور کارڈینل گرینیا۔ اس طرح پیش آئے گویا وہ میرے برسوں کے عنایت فرما تھے بڑے نازک پیرایہ میں انہوں نے یہ بھی مجھ سے پوچھا کہ کیا کوئی کام اور بھی ایسا ہے جو میں آپ کے لئے کر سکوں؟ مگر میں نے ان کو بتایا کہ آپ نے لیڈی انٹونیا ڈی ٹورنلی کی فرانسسکو ایولینو سے شادی کی اجازت دیکر جو احسان مجھ پر کیا ہے۔ وہ بجائے خود اتنا بھاری ہے۔ کہ میں کبھی اس سے سبکدوش نہیں ہو سکتا۔

"میں ان لوگوں میں سے نہیں ہوں" کارڈینل نے اس پر کہا۔ "جو کسی کام کو شروع کر کے اہ ہورا چھوڑ دینا پسند کرتے ہیں مختلف حالات میں شاید میں اس شادی کی ہرگز اجازت نہ دیتا۔ اس لئے میں یہ ظاہر کرنا نہیں چاہتا کہ میں نے اس معاملہ میں آپ پر یا ایولینو پر کوئی خاص احسان کیا ہے۔ لیکن ایک بار اجازت دیدینے کے بعد میں اپنے طرز عمل سے یہ ثابت کر دینا چاہتا ہوں۔ کہ مجھے نوجوان دولھا دولھن کی بہتری کس حد تک منظور ہے میں نے عرصہ دراز سے اس بات کا فیصلہ

کر رکھا تھا۔ کہ میرے بعد انٹونیا میری جائداد کی وارث ہو میرے پاس
مال و دولت کی کمی نہیں اس دنیا میں میری زندگی کا عرصہ اب قریب الختم ہے
اور جو کچھ مجھے آخر کار انٹونیا کو دینا ہے۔ اس کا کچھ حصہ میں اسوقت
بھی بخوشی اس کو دے سکتا ہوں یوں تو انٹونیا کا باپ بھی اسے بھاری
جہیز دے گا۔ مگر چونکہ نامناسب ہے کہ کوئی شوہر محض اپنی بی بی کے
ذریعہ سے مالدار بنے پس میں نے فیصلہ کیا ہے کہ جو کچھ میں انٹونیا کو
دینا چاہتا ہوں وہ براہ راست فرانسسکو ایولینو کو دوں اس پلندہ میں
بعض ایسی دستاویزات ہیں جن سے پایا جائیگا۔ کہ میں نے ایک معقول
رقم ایولینو کے نام منتقل کر دی ہے اس کے ساتھ ہی میں یہ دوسرا پیکٹ
آپ کو دیتا ہوں جس پر سینٹ پیٹر کی کنجیوں اور تاج کلیسا کی پاپائی
مہر لگی ہے مگر میں چاہتا ہوں اس دوسرے پیکٹ کی حقیقت آپ سے
بیان کر دوں۔ آپ کو معلوم ہے بلکہ میری رائے میں آپ اپنے تجربہ
سے بھی اچھی طرح دیکھ چکے ہوں گے کہ ملک اٹلی میں عموماً اور شہر روما میں
خصوصاً امرا اور عوام میں کتنا امتیاز برتا جاتا ہے اور کس طرح خطاب
یافتہ عمائد عام لوگوں کو نظر حقارت سے دیکھتے ہیں لیکن یہ اختلاف
فوراً زائل ہو جاتا ہے جب آخری طبقہ کے کسی آدمی کو خطاب امارت
حاصل ہو جائے ان حالات میں گو آپ کے دوست ایولینو کو کسی خطاب
کی پروا نہیں تو بھی میں چاہتا ہوں۔ کہ آئندہ کے لئے اس کو کونٹ کا
خطاب حاصل ہو تاکہ درجہ مساوات قایم رہے۔ اس لئے میں نے تقدس
مآب پوپ سے درخواست کر کے آپ کے دوست کے لئے یہ خطاب
حاصل کیا ہے اور میں چاہتا ہوں کہ آپ یہ دونو دستاویزات اپنے

دوست کو پہنچا دیں"

"مائی لارڈ میں بڑی خوشی سے اس فرض کی انجام دہی پر آمادہ ہوں" میں نے جواب دیا۔ "فی الحقیقت مجھے ایسا کرتے ہوئے بے حد خوشی حاصل ہوگی اور میں آپ کا ممنون احسان ہوں کہ اس قسم کا مبارک فرض آپ نے میرے سپرد کیا"

الفاظ میرے منہ سے نکلے ہی تھے کہ دروازہ کھلا اور ایک عجیب شکل و صورت کا آدمی نمودار ہوا عمر اس کی اسی سال کے قریب تھی ایک چوڑی کلیسائی ہیٹ اس کے ہاتھ میں اور سر پر سیاہ ریشم کی ایک اور چھوٹی سی ٹوپی تھی جس کے کناروں کے نیچے سے اس کے باریک سپید بال اس طرح منڈھے تھے گویا اس سیاہ ٹوپی کے گرد چاندی کی تاروں کی جھالر لگی ہوئی ہو اس نے ایک خاص طرز کا سیاہ کلیسائی لباس پہن رکھا تھا۔ قد اس کا متوسط بدن فربہی مائل اور گو تقاضائے عمر سے کمر میں خم آگیا تھا تاہم اس کی چال میں کسی طرح کی کمزوری یا نقاہت کے آثار نہ پائے جاتے تھے۔ اس کے چہرہ کی رنگت گندمی پیشانی پر اور آنکھوں اور ہونٹوں کے گرد گہری لکیریں تھیں خط و خال اب تیکھے تھے۔ مگر اس بات کا اندازہ کرنا دشوار نہ تھا۔ کہ عہد شباب میں یہ آدمی ضرور قبول صورت ہوگا اسکے بشرہ سے سختی حکومت اور اس کے ساتھ ہی انکسار کی جھلک پائی جاتی تھی۔ اگر ان چیزوں کی آمیزش کا تصور ناظرین قائم کر سکیں تو میرے خیال میں نو وارد شخص کی تصویر ان کی نظروں میں پھر جائے گی۔

یہ آدمی بغیر کسی تکلیف کے چپ چاپ اندر آگیا معلوم ہوتا تھا۔ اس کو کارڈینل کے پاس آنے کا خاص حق حاصل ہے۔ لیکن جب اس نے مجھے

دیکھا۔ اور معلوم کیا۔ کہ ایک شخص اور بھی کارڈینل کے پاس بیٹھا ہے۔ تو میں دروازہ کے پاس ٹھٹک گیا۔ مگر کارڈینل نے اٹھ کر مودبانہ سلام کیا جس سے میں یہ اندازہ قائم کرنے پر مجبور ہوا کہ ضرور وہ کوئی معزز آدمی ہوگا۔ اسی لئے کارڈینل نے اسقدر عزت اور تپاک سے اس کا خیر مقدم کیا۔ پس میں بھی سر و قد کھڑا ہو گیا۔ نووارد نے رسمی طریق پر کارڈینل کو دعا دی پھر کارڈینل نے اطالوی زبان میں چند الفاظ کہے۔ جن کا مطلب میں نے یہ سمجھا۔ کہ وہ مودبانہ طریق پر اس سے بیٹھنے کی درخواست کرتا ہے اس کے بعد سن رسیدہ آدمی ایک کرسی پر بیٹھ گیا یہ حالت دیکھ کر میں رخصت کے لئے اٹھا چاہتا تھا۔ مگر کارڈینل نے مجھے اشارہ سے بیٹھ رہنے کے لئے کہا۔ کھانا اب تک میز پر رکھا تھا۔ کارڈینل گریونیا نے نووارد کو شریک طعام ہونے کی دعوت دی اور ایسا کرتے ہوئے اس کو یور ایمی نینس کے خطاب سے مخاطب کیا جو کارڈینل طبقہ کیلئے مخصوص ہے اس سے مجھ کو یہ سوچکر بڑی حیرت ہوئی کہ یہ آدمی کون ہوگا کارڈینل کو مودبانہ سلام کرتے دیکھ کر میں نے پہلے سمجھا تھا۔ کہ شاید یہ آدمی بذات خود پوپ ہے۔ لیکن پھر خیال آیا۔ کہ پوپ کا لباس ایسا نہیں ہوتا۔ اس کے علاوہ پوپ کے لئے یور ہولی نس کا خطاب استعمال کیا جاتا ہے۔ تو ہی میرے لئے یہ معلوم کرنا بہت مشکل نہ تھا۔ کہ یہ شخص کارڈینل نہیں کیونکہ اس کا لباس کارڈینل طبقہ کے لوگوں سے مختلف تھا۔ پس میں سوچ میں پڑ گیا کہ یہ آدمی آخر کون ہے۔

کارڈینل گریونیا کی دعوت پر اجنبی نے مرغ کا ایک چھوٹا سا ٹکڑہ توڑ کر منہ میں ڈال لیا پھر ایک گلاس سرد پانی کا پیا بظاہر وہ حرف انکار سے اپنے

میزبان کی دل شکنی نہ چاہتا تھا۔ اس لئے اس نے یہ ذرا سا کھانا قبول کیا کارڈینل گریونیا نے فرانسیسی زبان میں گفتگو جاری رکھی تاکہ میں بھی ساتھ کا ساتھ مطلب سمجھتا جاؤں اور عام معاملات پر باتیں ہونے لگیں میں نے دیکھا۔ کہ جتنی شخص بڑی روانی سے فرانسیسی زبان بول سکتا تھا۔ گو میں نے جان لیا کہ وہ فرانسیسی نہیں ہے۔ اس کا لہجہ اور انداز خلیقانہ تھے اور اس کی ہر بات سے گہری سنجیدگی ظاہر ہوتی تھی۔ جب اس کو میرے باشندہ انگلستان ہونے کا حال معلوم ہوا۔ اور اس کو بتایا گیا۔ کہ میں صرف سیر و تفریح کے لئے اس شہر میں وارد ہوا ہوں تو شخص نکد نے جسے کارڈینل گریونیا کبھی یور ایمی نینس اور کبھی محترم باپ کے نام سے مخاطب کرتا تھا۔ انگریزی میں گفتگو شروع کر دی۔ اور مجھے یہ دیکھ کر بڑی حیرت ہوئی۔ کہ اس زبان میں بھی اس کو بڑی روانی حاصل تھی۔ مجھ کو حیرت زدہ دیکھ کر پھیکا تبسم اس کے باریک لبوں کے گرد نمودار ہوا اور اس نے نرم لہجہ میں بغیر کسی نمایش کے مجھ کو بتایا کہ میں مہذب دنیا کی کم و بیش آٹھ زبانیں اسی روانی کے ساتھ بول سکتا ہوں۔ مگر میری سکونت ملک ہالینڈ کی ہے اس نے مجھ سے دریافت کیا کہ آپ نے اس شہر میں کون کونسی عمارتیں اور مقامات تفریح دیکھے ہیں پھر میرا جواب پاکر جو کچھ اس نے کہا اس سے پایا جاتا تھا۔ کہ وہ بطور خود نقاشی مصوری اور صناعی پر بہترین معلومات رکھتا ہے۔ مجھے اس سے باتیں کر کے بے حد خوشی ہوئی تو بھی میں یہ معلوم کئے بغیر نہ رہ سکا۔ کہ ان معاملات پر تبادلہ خیالات کرتے ہوئے بھی اس کے لہجہ میں انتہائی انکسار پایا جاتا تھا یہ ملاقات قریباً ایک گھنٹہ رہی اس کے بعد مرد ضعیف رخصت ہونے کے لئے اٹھا مجھ کو دعائے خیر دیتے ہوئے اس نے میرے سر پر ہاتھ

رکھنا اور جہازاں کارڈنیل گریونیا اس کو ورمانہ تک چھوڑنے ساتھ گیا۔
دوبارہ واپس آنے پر کارڈنیل نے مجھ سے کہا "مسٹر ولٹ میں نے قصداً آپ کو جانے سے روکا تھا۔ تاکہ آپ کو اس آدمی کے حالات معلوم کرنے کا موقعہ دوں جو زمانہ حال کی غیر معمولی شخصیت ہے کسی ملک کا بادشاہ نہ ہوتے ہوئے بھی اس کے اختیارات بادشاہوں سے کم وسیع نہیں ہیں نامعلوم اور ناقابل محسوس طریقہ پر وہ اپنے اختیارات کو وزیروں کی کونسلوں اور بادشاہوں کے دربار دل تک میں بخوبی منوا سکتا ہے اس کے وفادار کارکن جو ہر کام میں اندھا دھند اس کی متابعت کرتے ہیں رہتے زمین پر ہر جگہ پائے جاتے ہیں وحشی اور مہذب ملکوں میں ہر جگہ اس کا راج ہے کسی بادشاہ کو بھی اپنی رعیت پر وہ اثر حاصل نہیں جتنا اس کو ہے مختلف مقامات میں اس کے نائب اور نمائندے موجود ہیں اور ان کی وساطت سے لاتعداد شخصوں پر روحانی حکومت کر رہا ہے۔ اس کے باوجود وہ کسی محل کے اندر نہیں رہتا۔ بلکہ ایک نہایت معمولی کمرہ میں سکونت رکھتا ہے۔ جیسا کسی مرد پارسا کا حجرہ تاریک ہو سکتا ہے وہ عمدہ اور نفیس کھانے بھی نہیں کھاتا اس کی خوراک کی کمی اور سادگی کا اندازہ آپ نے حال کے واقعہ سے خود ہی کر لیا ہوگا۔ لاتعداد دوست رکھتے ہوئے بھی اس قسم کی زندگی ہے جو وہ بسر کرتا ہے"

"لیکن مائی لارڈ" میں نے اس لمبی تقریر کو سن کر اندازِ حیرت سے پوچھا "کیا میں دریافت کرنے کی جرات کر سکتا ہوں کہ آخر یہ صاحب کون ہیں جنکو اتنے عظیم اور پراسرار اختیارات حاصل ہیں جن کو سوچکر دہشت کا احساس ہوتا ہے"

"ان کا نام فادر رومن ہے۔ کارڈنیل گریونیا نے جواب دیا اور یہ جیسوٹ فرقہ کے جنرل ہیں"

# باب ۱۱۵

## خوالات کی ملاقات

قصر گریونیلے سے چلکر میں سیدھا سینیر ایولینو کے مکان کی طرف ہو لیا اور وہ دو نوں معزز اشخاص جو کارڈینل نے مجھے دیئے تھے اپنے ساتھ لے گیا۔ جو پیغام اس سلسلہ میں مجھ کو زبانی دیا گیا تھا۔ وہ بھی میں نے اپنے دوست کو پہنچا دیا۔ مگر میری تقریر ختم ہونے پر فرانسسکو تھوڑی دیر گہری سنجیدگی کے عالم میں کچھ سوچنے میں مشغول رہا۔ اور اس نے فوراً ہی کچھ جواب نہ دیا۔ اس سے میں یہ سوچنے پر مجبور ہوا۔ کہ شاید یہ پیغامات اس کے لئے ناخوشگوار ہیں اور سچ پوچھئے تو یہ خیال پہلے میرے اپنے دل میں بھی پیدا ہوا تھا۔ کہ جو تجویز کارڈینل گریونیانے میرے دوست ایولینو کو خطاب امارت دینے کے متعلق پیش کی ہے۔ ضرور اس کو نا مطبوع ہوگی یہ خیال گو اسوقت میرے دل میں پیدا نہ ہوا تھا جب کارڈینل نے دونوں افراد میرے سپرد کرتے ہوئے زبانی پیغام مجھ کو دیا تھا تاہم اس کے بعد رفتہ رفتہ اس موقعہ پر جب میں ایولینو کے مکان کی طرف جا رہا تھا۔ تو وہ پیدا ہونے لگا۔ لیکن میری تشویش جلدی ہی رفع ہو گئی۔ کیونکہ فرانسسکو کے چہرہ پر کسی فوری خیال کے زیر اثر دوبارہ رونق آگئی اور آثار مسرت نے سنجیدگی کی جگہ لے لی۔

"میرے عزیز دوست میں تم سے معافی چاہتا ہوں۔ کہ فوراً ہی کچھ جواب نہ دے سکا"۔ آخر کار اس نے کہا "میرے لئے یہ سوچنا باعث رنج و تشویش تھا۔ کہ لیڈی انٹونیا سے شادی کے قابل سمجھا جانے سے پیشتر میرے

لئے خطاب یافتہ ہونا ضروری ہے اس کا مطلب دوسرے لفظوں میں یہ ہے کہ جو شخص خطاب نہ رکھتا ہو وہ اپنی ساری خوبیوں کے باوجود اس قابل نہیں ہو سکتا کہ لیڈی انٹونیا سے عشق کی جرات کرے۔"

"عزیز دوست ڈرانسمکو" میں نے اس پر کہا "یہ بات سوچنے کے قابل ہے کہ اس تجویز کے محرک نہ تو کونٹ آف ٹوریلی اور نہ ان کے کوئی قریبی رشتہ دار ہیں بلکہ یہ تجویز کارڈینل گریونیا کی طرف سے پیش ہوئی ہے ..."

"یہی خیال میرے اپنے دل میں پیدا ہوا ہے" ایولینو نے جواب دیا "اور میں یہ سوچنے پر مجبور ہوں کہ اگر کارڈینل گریونیا دنیاوی خیال سے میری بہتری کو پیش نظر رکھ کر یہ تجویز پیش کرتے ہیں تو میرا انکار کرنا ان کی دلشکنی اور آزردگی کا موجب ہوگا موجودہ مجلسی نظام کو مدنظر رکھتے ہوئے، وہ یہ سوچنے میں ہر طرح حق بجانب ہیں کہ اس خاتون کی شادی جس کو انہوں نے اپنی بیٹیوں کی طرح پالا ہے ایک مرد خطاب یافتہ سے ہونی چاہیئے پس میرے لئے اس عزت کو قبول کرنے سے تامل کرنا نامناسب اور غلط ہوگا پھر کارڈینل گریونیا کی یہ کتنی بڑی فیاضی ہے کہ وہ میرے مالی حالات کو پیش نظر رکھ کر مجھے اپنی دولت کا حصہ دینا چاہتے ہیں خیر یہ ایسی باتیں ہیں جن کو تم بذات خود اچھی طرح سمجھ سکتے ہو اور میں آخر کار اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ کارڈینل گریونیا مالی اور مجلسی حیثیت سے جو فیاضانہ سلوک مجھ سے کیا چاہتے ہیں مجھے اس کی قبولی سے انکار کرنا چاہیئے"

"اس کا مطلب ہوا کہ آپ ان کی دونو تجویزیں منظور کرتے ہیں؟" میں نے پوچھا۔

"ہاں شکریہ کے ساتھ" ایولینو نے جواب دیا "ساتھ ہی میں تمہارا بھی

کچھ کم ممنون احسان نہیں ہوں کہ تم ان پیغامات کے حامل بنے ہو
"خیر تو یہ بات طے ہو جانے کے بعد سب سے پہلے میں اپنے عزیز
دوست کو کونٹ آف ایو لینو کے نام سے مخاطب کر کے مبارک باد دیتا
ہوں"

نو خطاب یافتہ امیر نے میرا ہاتھ گرمجوشی سے اپنے ہاتھ میں لے کر
ہلایا اور اس کے تھوڑی دیر بعد ہم ایک دوسرے سے جدا ہوئے وہ
اپنی پیاری انٹونیا سے ملنے قصر ٹورلی کی طرف ہو لیا اور میں ہوٹل کو روانہ
ہوا۔ اس جگہ جا کر دیکھا تو وہی مجسٹریٹی کا ترجمان جس کا ذکر پیشتر کیا جا چکا
ہے میری واپسی کا منتظر بیٹھا تھا۔ اور میں یہ سوچکر حیرت زدہ ہوئے بغیر
نہ رہ سکا۔ کہ وہ اب کیا چاہتا ہے۔ اس نے جلدی ہی معاملہ کی طرف آتے
ہوئے کہا۔

"صاحب آپ کو معلوم ہے کہ جن دو بدمعاشوں نے رات کے وقت
آپ پر حملہ کیا تھا وہ اب حوالات میں ہیں۔ ان کے مقدمہ کی سماعت کے
دوران میں صاحب مجسٹریٹ نے ایک موقعہ پر کہا تھا۔ کہ جو صاحب تمہارے
ہاتھوں زخمی ہوئے ان کا نام مسٹر جوزف ولمٹ ہے اس پر دو نوآدمی
حیرت زدہ نظر آنے لگے اور جب ان سے سختی سے استفسار کیا گیا۔ تو مان
گئے۔ کہ یہ نام ان کا پہلے کا جانا ہوا ہے..."

"بدمعاش! پاجی!" میں نے غصہ میں بھر کر کہا۔ "بھلا میرا ان جرم پیشہ ڈاکوؤں
سے کیا واسطہ؟..."

"مگر سننے تو میں جو عرض کرتا ہوں اس کو پوری طرح سن لیجئے" شخص
مذکور نے کہا۔ "ان لوگوں کے کہنے کا مطلب یہ نہیں۔ کہ آپ ان کے دوست

یا ساتھی ہیں بہرحال وہ بہ منت درخواست کرتے ہیں کہ آپ حوالات میں ان سے ملیں۔ کیونکہ وہ ایک اشد ضروری معاملہ کی نسبت آپ سے کچھ عرض کرنا چاہتے ہیں"۔

پہلے میرا ارادہ صاف انکار کر دینے کا تھا۔ کیونکہ میں نے سوچا وہ محض اس لئے ملنا چاہتے ہیں کہ منت سماجت کر کے مجھے اس بات پر آمادہ کر سکیں کہ میں ان کے حق میں کچھ سفارش کروں لیکن پھر خیال آیا کہ ممکن ہے۔ وہ کوئی خاص ہی بات کہنا چاہتے ہوں۔ گو میرے لئے فی الحال یہ جاننا مشکل تھا کہ وہ کیا بات ہوگی تاہم میں نے سوچا۔ کہ ان سے مل لینے میں کسی طرح کا حرج نہ ہوگا۔

"بہت اچھا" میں نے سوچ لینے کے بعد زبان سے کہا۔ مجھے ان کی درخواست منظور کرنے سے انکار نہیں۔ لیکن سوال یہ ہے مجھے ان سے کس جگہ ملنا چاہیئے"۔

"فی الحال ان کا مقدمہ صاحب مجسٹریٹ کے روبرو پیش ہے۔ یہ شخص مذکور نے جواب دیا۔ لیکن اس کی سماعت ختم ہونے پر ان کو عدالت کی حوالات میں رکھا جائے گا۔ پس اگر آپ میرے ساتھ تشریف لے جا سکیں تو وہیں ان سے ملاقات ہو سکے گی"۔

میں رضامند ہو گیا۔ اسی وقت ایک کرایہ کی گاڑی طلب کی گئی اور ہم اس پر سوار ہو کر اس عمارت کی طرف روانہ ہوئے۔ جس میں صاحب مجسٹریٹ کا دفتر واقع تھا۔ پہنچکر معلوم ہوا۔ کہ مقدمہ کی سماعت ہو چکی اور دو نو آدمی حوالات میں بند ہیں۔ یہ جگہ کمرہ عدالت سے قریباً پچاس گز کے فاصلہ پر تھی۔ پس ہم پیدل ہی اس طرف کو روانہ ہوئے محکمہ پولیس کا ایک

افسر جگہ متعین تھا۔ اس سے ترجمان کی کچھ باتیں ہوئیں بعد ازاں اس شخص نے میرا پرتپاک خیر مقدم کیا اور مجھے اپنے ساتھ لے چلا ایک چھوٹے صحن سے گذر کر ہم اس مقام پر پہنچے جہاں دو پہرہ دار بندوقیں کندھوں پر رکھے پہرہ دے رہے تھے قریباً چھ سات دروازے پاس ہی پاس بنے تھے جن کے مضبوط کواڑوں میں بھاری میخیں لگی تھیں اور جن کی پشت پر حوالات کی کوٹھڑیاں بنی تھیں افسر مذکور نے ایک پہرہ دار کے پاس جا کر اس سے کچھ کہا پھر ترجمان سے ان دونوں کی کچھ باتیں ہوئیں۔

"مسیو" آخر کار ترجمان نے مجھ سے مخاطب ہو کر کہا۔ "میں عرض کر لینا چاہتا ہوں کہ جن دو شخصوں سے ملنے آپ آئے ہیں وہ مسلمہ مجرم اور بدمعاش ہیں اور گو ان کو پابزنجیر رکھا گیا ہے۔ تاہم افسر حوالات اور سنتری دونوں یہ کہنا چاہتے ہیں۔ کہ ایسے آدمیوں سے تنہائی میں ملاقات کرنا خطرہ سے خالی نہیں ہو سکتا"

"تو کیا مجھے تنہا اندر جانا ہوگا؟" میں نے سرکاری ترجمان سے پوچھا۔ "میرا خیال تھا۔ کہ آپ ان لوگوں کی گفتگو سمجھانے کے لئے میرے ساتھ چلیں گے کیونکہ وہ غالباً ملک اٹلی کی زبان کے سوا اور کسی زبان میں گفتگو نہیں کر سکتے"

"جی نہیں اس کے برعکس وہ فرانسیسی زبان نہایت روانی سے بول سکتے ہیں"۔ ترجمان نے جواب دیا "پھر ان کو یہ بھی معلوم ہے کہ آپ فرانسیسی بولتے ہیں۔ اور ان کو اس بات پر اصرار تھا۔ کہ یہ ملاقات تنہائی اور علیحدگی ہی میں ہو اس کے علاوہ میں ۔۔۔ ار ۔۔۔ میرا خیال ہے کہ میں کوئی خاص مدد بھی آپ کو نہ دے سکوں گا ۔۔۔"

"میں ان لوگوں سے ڈرتا نہیں ہوں" میں نے فیصلہ کن لہجہ میں جواب دیا "اور اگر واقعی ان کو پابہ زنجیر رکھا گیا ہے..."

"تاہم خیال فرمایئے اگر ان میں سے کوئی اپنی ہتھکڑی یا بیڑی توڑنے میں کامیاب ہو گیا۔ تو ممکن ہے وہ انہی چیزوں سے آپ پر حملہ کرے" ترجمان نے سہمی ہوئی آواز سے جواب دیا "اگر تیج مج ان کو آپ سے کوئی کدورت ہے..."

"مہربانی سے آپ افسر پولیس سے درخواست کریں کہ وہ دو بھرے ہوئے پستول مجھے دیدے" میں نے قطع کلام کر کے کہا "پھر مجھے کسی بات کا کھٹکا نہیں ہے"

یہ درخواست فوراً قبول کر لی گئی اور دونوں ہاتھوں میں ایک ایک پستول لئے میں اس کوٹھڑی کی طرف چلا جس کے متعلق بیان کیا گیا تھا۔ کہ وہ نو قیدی اس میں بند ہیں مجھے نظر رہے کہ میرا زخم اب اچھا ہو گیا تھا۔ اور میں نو قیدیوں سے بخوبی کام لے سکتا تھا۔ میں کوٹھڑی میں داخل ہوا تو پہرہ دار نے دروازہ کھلا رہنے دیا تاہم اس کو بند یا مقفل کرنے کی ضرورت نہ سمجھی اور میں نے باہر کی آہٹ سے معلوم کیا کہ پہرہ دار بھی پاس ہی کھڑا ہے تاکہ ضرورت پیش آنے پر مدد کر سکے اس کا مطلب یہ تھا کہ ان بدمعاشوں کے برخلاف اگر کسی طرح کا کینہ ان کے دلوں میں باقی ہو۔ ہر ضروری احتیاط عمل میں لائی ضروری سمجھی گئی۔

اندر جا کر دیکھا تو ایک لمبی اور تنگ کوٹھڑی تھی جس کی چھت میں لوہے کا صرف ایک چھوٹا سا تابدان بنا تھا اور اتنی مدھم روشنی اس کی راہ سے داخل ہوتی تھی کہ کوٹھڑی میں اجالا کرنے کی بجائے وہ اس کی تاریکی کو اور نمایاں کرتی

تھی مجھے اس کوٹھڑی کے دور افتادہ حصہ میں دو انسانی صورتیں پاس ہی پاس بیٹھی نظر آئیں مگر میرے لئے ان کے چہروں کو شناخت کرنا عملی طور پر ناممکن تھا۔ اس کے باوجود میرا خیال ہے کہ جب وقت میں دروازہ کھول کر داخل ہوا تو انہوں نے باہر سے آنے والی روشنی میں میری صورت دیکھ لی ہوگی کیونکہ میرے اندر جاتے ہی انہوں نے ایک ساتھ میرا نام لیا۔

"چونکہ تم لوگوں نے مجھ کو بلایا تھا۔ اس لئے میں تم سے ملنے کے لئے آگیا ہوں" میں نے فرانسیسی میں ان سے کہا۔ "لیکن میرا وقت قیمتی ہے اس لئے میں چاہتا ہوں کہ جو کچھ تمہیں کہنا ہو بہت جلد کہہ ڈالو"

"صاحب ہم کو معلوم ہے۔ کہ آپ بڑے بے باک اور بہادر ہیں" قیدیوں میں سے ایک نے کہنا شروع کیا۔ "اور ایک مانی ہوئی بات ہے۔ کہ بہادر آدمی ہمیشہ ایماندار ہوتا ہے۔ پس ہم آپ پر بھروسہ کر کے اپنے بارہ میں ایک چھوٹا سا راز آپ پر ظاہر کرتے ہیں۔ جس کے بعد ہم ایک ایسی بات آپ سے کہیں گے۔ جو خود آپ کی ذات سے تعلق رکھتی ہے اس کا مطلب یہ ہوگا کہ اگر ہماری مہتیا کی ہوئی واقفیت آپ کے لئے فائدہ مند ہو تو آپ بھی پوری ایمانداری سے اس کے عوض ہم پر کچھ احسان کریں"

"خیر جو کچھ تمہیں کہنا ہے کہہ جاؤ" میں نے جواب دیا۔ اور اس کے ساتھ ہی اپنے دماغ پر بوجھ ڈال کر سوچنا شروع کیا کہ کہیں یہ آواز اس سے پہلے میری سنی ہوئی ہے۔

"اچھا تو سنیئے" اسی آدمی نے تقریر جاری رکھتے ہوئے کہا۔ "ہم دونو ڈاکو سردار مارکو اوبرٹی کی جماعت کے آدمی ہیں جو درحقیقت آپ ہی کی کوششوں سے منتشر ہوئی تھی ..."

"آہ!" میرے منہ سے بے اختیار نکلا اور اس کے ساتھ ہی مجھے ان کی زنجیروں کی جھنکار سنائی دی "لیکن خبردار اگر تم اس سلسلہ میں مجھ کو ایذا پہنچانا چاہتے ہو تو یاد رکھو تمہارے حق میں اچھا نہ ہوگا۔ کیونکہ میرے دونوں ہاتھوں میں ایک ایک پستول ہے اور اگر تم نے یہ سوچ رکھا ہے کہ فوراً جست کر کے مجھ پر حملہ کرو۔۔۔"

"معاف کیجئے ہمارا ہرگز یہ منشا نہیں ہے" شخص مذکور نے جواب دیا۔ "اس کے علاوہ ہم کان رکھتے ہیں اور ہم کو معلوم ہے کہ دروازہ بند اور مقفل نہیں محض بھڑا ہوا ہے۔ آپ جب چاہیں اسے کھول سکتے ہیں باہر مسلحہ پہرہ دار آپ کی امداد کے لئے موجود ہے۔۔۔"

"تو اگر تم لوگ کوئی فاسد ارادہ نہیں رکھتے تو بڑی مبارک بات ہے" میں نے اس پر کہا۔ "اگرچہ اپنے سابقہ تجربات کی بنا پر اور تمہاری خون آشام طبیعتوں کا حال جانتے ہوئے مجھے تمہارے وعدوں پر بہت کم بھروسہ ہو سکتا ہے۔ تاہم جیسا تم نے کہا ہے میں ہر طرح مسلحہ اور محتاط ہو کر آیا ہوں اور اب جو کچھ تم کو بیان کرنا ہو صاف صاف کہہ دو اتنا مجھ کو معلوم ہو گیا ہے۔ کہ تم مارکوا دبرٹی کی جماعت کے آدمی ہو اور میں نے تم کو پہچان بھی لیا ہے کیونکہ اس عرصہ میں میری آنکھیں رفتہ رفتہ اندھیرے میں دیکھنے کی خوگر ہو چکی تھیں۔"

"بس تو یہی وہ راز تھا جو ہم اپنے بارہ میں آپ پر ظاہر کرنا چاہتے تھے" ڈاکوؤں میں سے اس نے جواب تک بولتا رہا تھا کہا۔

"مگر اس میں راز کی کیا بات ہے" میں نے ان شکوک کے زیر اثر پوچھا جو اب تک میرے دل میں باقی تھے۔ "جو الزام تم پر لگایا گیا ہے اس کی سزا موت ہے۔ پس اگر کسی کو یہ معلوم بھی ہو گیا۔ کہ تم مارکوا دبرٹی کی جماعت

کے آدمی ہو تو جو سزا پہلے تم کو دی جانی تھی۔ اس میں اضافہ نہیں ہو سکتا۔ اس کے علاوہ یہ رومی علاقہ ہے اور تمہارے سابقہ جرموں کا تعلق ملک لسکنی سے ہے اس لئے وہاں کے جرموں کی سزا اسجگہ تم کو دی بھی نہیں جا سکتی۔"

"اس کا جواب میں عرض کرتا ہوں" اس قیدی نے جواب تک بولتا رہا تھا لہجہ انکسار میں دیا کوئی خاص وجہ ایسی ہے جس کو مد نظر رکھ کر حکام کوشش کر رہے ہیں کہ اس معاملہ کو الم نشرح ہونے سے روکا جائے ہماری رائے میں اس کا سبب یہ ہوگا۔ کہ وہ بڈھا آدمی جس پر حملہ کیا گیا تھا۔ کوئی صاحب حیثیت آدمی ہے اور وہ اس معاملہ کو لوگوں کی نظروں میں آتے دیکھنا نہیں چاہتا۔"

"خیر وجوہات کو چھوڑو اور آگے کہو" میں نے بے صبری سے تحریک کی "جیسا میں عرض کر رہا تھا۔ اب تک ہمارے مقدمہ کی تحقیقات اور سماعت خفیہ طور پر ہوئی ہے۔ اور اب ہم سے وعدہ کیا گیا ہے۔ کہ اگر ہم ایک کاغذ پر دستخط کر کے اپنے جرم کا اقبال کر لیں اور اپنے آپ کو حکام کے رحم پر چھوڑ دیں تو ہماری جانیں بچالی جائیں گی اور ہم کو صرف عرصہ دراز کے لئے سزائے قید دی جائیگی۔ اگر اتنا ہو جائے تو بہر حال غنیمت ہے کیونکہ قید کی مدت تو کبھی نہ کبھی ختم ہو جائیگی اور مرا ہوا آدمی کبھی واپس نہیں آ سکتا لیکن اگر ان لوگوں کو معلوم ہو گیا۔ کہ ہمارا تعلق مادہ کو اور برٹی کی جماعت سے ہے تو وہ کسی طرح ہم سے چھٹکارا پانے کے لئے ہمیں سیدھا فلارنس بھیج دیں گے۔ کیونکہ ہر دو اضلاع میں جرموں کی حوالگی کا معاہدہ ہو چکا ہے اور اگر واقعی ہم کو لسکنی بھیج دیا گیا۔ تو پھر کوئی طاقت ہمیں اس سزا سے بچا نہ سکے گی جو مارکو اور برٹی فلپو اور ہمارے دوسرے ساتھیوں کو دی گئی تھی۔"

"یہ جو کچھ تم کہتے ہو صحیح ہوگا" میں نے تسلیم کیا "تاہم میری سمجھ میں نہیں آتا کہ تم نے یہ ساز کس مصلحت سے مجھ پر ظاہر کیا ہے؟"

"اس لئے کہ ہمیں آپ کی ایمانداری پر بھروسہ ہے"

"تو بھی کوئی بات بلا مدعا ظاہر نہیں کی جاتی ضرور اس کی تہ میں کوئی مقصد پوشیدہ ہوگا۔۔۔"

"مگر یہ تو پہلے ہی عرض کیا جا چکا ہے" قیدی نے بیان کرنا شروع کیا۔ کہ ہم ایک راز آپ کے متعلق ظاہر کرنا چاہتے ہیں اور اس کا اظہار اسی صورت میں ممکن تھا۔ کہ سب سے پہلے ہم اپنا راز ظاہر کریں۔ کیونکہ اگر ہم ایسا نہ کرتے تو یہ بات آگے چلکر خود بخود ظاہر ہو جاتی اس لئے کہ ہمیں جن شخصوں کا حال آپ سے کہنا ہے ان کے بیان کے سلسلہ میں آپ خود ہی سمجھ جاتے۔ کہ ہم کون ہیں"

"اب میں تمہارا مطلب کچھ کچھ سمجھنے لگا ہوں" میں نے کہا "لیکن اگر وہ واقعیت واقعی اس قابل ہے۔۔۔ یا ٹھیرو پہلے میں یہ معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ جن کا تم ذکر کرنا چاہتے ہو وہ کون ہیں"

"آپ اپنے ملک کے رہنے والے ایک آدمی ڈوریچسٹر کو جانتے ہیں!"

"کیوں اسے کیا ہوا؟" میں نے جلدی سے پوچھا

"اور ایک اور شخص لینوور کو بھی؟" ڈاکو نے سلسلہ استفسار جاری رکھ کر کہا۔

"ہاں میں ان دونو کو اچھی طرح جانتا ہوں" میں نے اس مرد سیاہ کار کی باتوں سے دلچسپی لیتے ہوئے کہا "بتاؤ تمہیں ان کے بارہ میں کیا حالات معلوم ہیں؟"

"دیکھئے میں عرض کرتا ہوں" شخص مذکور نے جواب دیا "چند دن گذرے یعنی ہمارے شہر روما آنے سے تھوڑا عرصہ پیشتر ہم دونو قصبہ مگلیانو کے پاس ہیرا پھری کرتے پھر رہے تھے۔۔"

"میں سمجھ گیا میگلیانو شہر روما کے بالکل قریب واقع ہے خیر آگے کہو"

"اس دن ہماری حالت بے حد زار تھی" مجرم نے سلسلہ تقریر جاری رکھ کر کہا "صحیح معنوں میں زہر کھانے تک کو پیسہ پاس نہ تھا اور کوئی کام بھی نظر نہ آتا تھا۔ اپنی فکروں میں ڈوبے ہوئے تھے۔ کہ ناگاہ ہماری ملاقات ہمارے پرانے ساتھی ڈورچیسٹر سے ہوگئی۔ جس کے بارہ میں آپ کو یاد ہوگا۔ کہ کوہستان میں مرد عابد و پارسا کے بھیس میں رہتا اور راہ چلتے مسافروں کو ہمارے دام میں پھنسایا کرتا تھا۔ اس کی حالت بڑے مزے کی تھی اور ہمیں یہ سوچکر بے حد خوشی ہوئی۔ کہ اپنی موجودہ حالت میں ہمیں کچھ نہ کچھ امداد ضرور اس سے حاصل ہو سکے گی لیکن جلدی ہی معلوم ہوگیا۔ کہ جو کچھ ہم نے سمجھا غلط تھا امداد کا تو ذکر کیا وہ ایک پائی تک دینے کے لئے تیار نہ تھا۔ اس کے برعکس وہ ہمیں دیکھ کر بڑی اکڑ فوں کرنے لگا۔ اس نے ہم سے بڑی حقارت کا سلوک کیا اور برملا کہہ دیا۔ کہ نہ میرا نام ڈورچیسٹر ہے نہ میں تم سے واقف ہوں اور کیا تم نہیں جانتے ہو کہ ایک مرد شریف کو تنگ کرنا کتنا بھاری جرم ہے۔ ہمارے پاس چونکہ راہداری موجود نہ تھی اس لئے فقیر درویش چپ ہو گئے اس طرح کی حالت میں وار کرنا خود اپنے لئے موجب نقصان تھا۔ اگر پولیس موقعہ پر آجاتی تو ہمیں کو نیچا دیکھنا پڑتا مختصر یہ کہ ہم اپنا سا منہ لے کر چلے آئے۔ مگر جی میں ارادہ کر لیا کہ اس شخص کی پیروی ضرور کرنی چاہیئے کیا عجب وہ کوئی ایسا کام کرنا چاہتا ہو۔ جس کی ٹوہ پانے سے ہمیں بھی فائدہ پہنچے پھر اس کے

علاوہ ہمارے دلوں میں اس کے برخلاف غصہ بھی بہت تھا۔ اور ہم اس کی بدسلوکی کا بدلہ لینا چاہتے تھے۔"

"میں تمہارا مطلب سمجھ گیا۔ آگے کہو" میں نے بے صبری سے کہا۔

"ہم نے اپنے آپ کو چھپا کر ڈوریچیسٹر کا پیچھا جاری رکھا حتیٰ کہ آخر کار وہ قصبہ کی حدود کے باہر گھنڈرات کے ایک ڈھیر کی طرف ہو لیا ہم بھی چھپ چھپا کر اس کے ساتھ ساتھ چلتے گئے ناگاہ کیا دیکھتے ہیں وہی بدنما کبڑا لینور ایک چکردار رستہ سے انہی کھنڈرات کی طرف چلا آتا ہے! اب ہم نے جانا کہ یہ ملاقات بے معنی نہیں ہو سکتی۔ فضول تفصیلات میں داخل نہ ہوتے ہوئے ہم محض اتنا بتا دینا چاہتے ہیں۔ کہ ان کھنڈرات میں ایک جگہ اس قسم کی تھی جہاں پوشیدہ رہ کر ہم سارا حال بآسانی دیکھ سکتے تھے وہاں سے وہ دونو ہماری نظروں کے سامنے تھے اور ہم ان سے پوشیدہ ..."

"مگر یہ بتاؤ اس ملاقات کا انجام کیا ہوا؟" میں نے جلدی سے پوچھا کیونکہ منگل اور سنیچر کے اس میل کا اثر نیک تو ہرگز نہ ہو سکتا تھا۔

"ان میں بڑی دیر تک باتیں ہوتی رہیں" ڈاکوؤں نے بیان کیا "مگر چونکہ ان کی گفتگو اپنی زبان میں ہوتی تھی اس لئے ہم اس کا مطلب پوری طرح نہ سمجھ سکے۔ ہاں کچھ نام ہمارے سننے میں آئے جن کا ذکر وہ بار بار کرتے تھے"

"اور وہ نام کس کس کے تھے؟" میں نے بے تابانہ پوچھا۔

"سب سے پہلے آپ کا اور میں کہہ سکتا ہوں کہ وہ دونو ڈوریچیسٹر اور لینور خصوصاً آخر الذکر بڑے غصہ اور جوش سے آپ کا نام لیتا تھا"

"میرے علاوہ اور کس کس کا نام انہوں نے لیا تھا؟"

"ایکسمیلیٹن کا اور اس کے علاوہ ..."

"دوسرا ایکلسٹن کا اس ڈاکو نے جواب تک چپ چاپ بیٹھا رہا تھا۔ پہلی بار گفتگو میں حصہ لیتے ہوئے کہا۔

"کسی اور کا بھی؟" میں نے بے صبری سے پوچھا۔

"ہاں ایک عجیب لیکن بہت پیارا نام تھا جسے کبڑے نے اپنی کرخت آواز میں کئی بار دہرایا تھا۔"

"مگر وہ کس کا نام تھا؟" میں نے مضطربانہ پوچھا۔

"دیکھئے میں یاد کر کے بتاتا ہوں" اور وہ سوچ میں پڑ گیا۔

"اینیل کا" دوسرے آدمی نے پھر ایک بار گفتگو میں حصہ لے کر کہا۔

"مجھ کو پہلے ہی خیال تھا۔ آہ یاجی! بدمعاش! لیکن کیا کوئی اور نام بھی ان لوگوں نے لئے تھے؟"

"جہاں تک ہم کو یاد ہے یہی وہ نام تھے جو انہوں نے لئے" ڈاکو نے جواب دیا "لیکن گو ہم ان کی گفتگو کا مطلب نہ سمجھ سکے تاہم ان کے لہجہ پر جوش اور ان کے پراسرار طریق گفتگو سے اتنا ضرور معلوم ہو گیا کہ جن شخصوں کے نام انہوں نے لئے ان کے برخلاف وہ کوئی گہری سازش سوچ رہے تھے۔ پھر جب ہم کو یاد آیا کہ کس طرح لیونورمنے اوبرٹی کی جماعت کو بڈھے ہیلیٹین اور اس کے رشتہ داروں کی گرفتاری پر آمادہ کیا اور آپ نے حیرت انگیز چالاکی سے ان کو چھڑایا تھا۔ پھر اس کے بعد جس جوش و خروش کا اظہار لیونورمنے وہاں پہنچکر کیا تھا۔ ان سب باتوں کو دیکھتے ہوئے ہم نے یہی سمجھا۔۔۔"

"خیر جو کچھ تم نے سمجھا اس کا ذکر جانے دو" میں نے قطع کلام کرتے ہوئے کہا۔ "البتہ اس بارہ میں اگر کچھ اور حالات تم کو معلوم ہوں تو بیان کرو

یعنی کس طرح اس ملاقات کا خاتمہ ہوا..."

"صرف تھوڑے سے حالات اور بیان کرنے باقی ہیں" ڈاکو نے جواب دیا۔ "اس کے بعد میری داستان ختم ہو جائے گی۔ جدا ہونے سے پیشتر لیونور نے قصبہ سوٹیاوکشیا کا نام لیا تھا جو یہاں سے قریب ہی واقع ہے اس کے بعد ڈوچیٹر نے قہقہہ لگا کر فرانسیسی میں اتنا کہا الوداع میرے دوست اب ہم پندرہ دن کے بعد دوشنبہ کو سوٹیاوکشیا ہی میں ملیں گے"

"کوئی اور بات ان کے علاوہ؟"

"نہ بس اور کچھ نہیں" ڈاکو نے جواب دیا۔ "کیونکہ اس کے فوراً بعد ڈوچیٹر اور لیونور جدا جدا راستوں سے شہر کی طرف ہو لئے ہمارا ارادہ اس وقت ڈوچیٹر پر حملہ کرنے کا تھا لیکن عین اس موقع پر سواروں کی ایک جماعت سامنے سے آتی دکھائی دی..."

"اسلئے تم نے اس کو بچکر نکل جانے دیا... اچھا یہ بتاؤ اس سلسلہ میں تم اور کیا کہنا چاہتے ہو؟"

"کچھ نہیں اسی قدر حالات تھے جو ہم نے عرض کر دیئے پھر جب آپ کا پتہ معلوم ہوا..."

"تم کو پورا یقین ہے۔ کہ ڈوچیٹر نے پندرہ دن کے بعد دوشنبہ کو سوٹیاوکشیا میں لیونور سے ملنے کا وعدہ کیا تھا؟"

"جی ہاں اس میں کسی شک و شبہ کی گنجائش نہیں" ڈاکو نے جواب دیا "کیونکہ ڈوچیٹر نے یہ الفاظ فرانسیسی زبان میں کہے تھے۔ جیسا عموماً دیکھا جاتا ہے کہ کوئی شخص اپنی زبان میں گفتگو کرنے کے بعد ایک آدھ فقرہ کسی

غیر ملکی زبان میں بھی کہہ دیا کرتا ہے۔"

"تو اب یہ بتاؤ اس دو شنبہ میں کے دن باقی رہ گئے؟"

"وہی دو شنبہ کا روز ہے جواب آئیگا" ڈاکو نے جواب دیا۔

"آج جمعرات ہے۔ گویا تین چار دن ان کی ملاقات میں باقی رہ گئے" میں نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ "خیر اچھا ہوا مجھے ان کی سازش کی تحقیقات کا کافی وقت مل گیا" اس کے بعد ڈاکو سے "خیر اب بتاؤ تم اس واقفیت کے عوض مجھ سے کیا کام لینا چاہتے ہو؟"

"جناب بات دراصل یہ ہے کہ وہ آدمی عدالت مجسٹریٹی کا ترجمان باتونی بہت ہے آج صبح اس کی سپاہیوں سے گفتگو شروع ہوئی تو اس کے دوران میں آپ کا نام بھی ہمارے سننے میں آ گیا۔ اس سلسلہ میں اس نے کہا تھا۔ ان دنوں آپ اس شہر کے اچھے اچھے شخصوں کے منظور نظر بنے ہیں۔ پھر کہنے لگا۔ کاش میں ان کی جگہ ہوتا۔ پھر اپنے لئے فائدہ حاصل کر کے عمر بھر کی کمائی جمع کر لیتا۔"

"غرض تم نے اس کی باتوں سے کچھ اشارہ پا لیا۔" میں نے کہنا شروع کیا

"وہ اشارہ پا کر" ڈاکو نے بیان کیا۔ "ہم نے اپنے جی میں سوچ لیا۔ کہ اگر آپ سے ملاقات کا انتظام ہو سکے تو کیا تعجب ہماری دی ہوئی واقفیت کی بنا پر آپ ہماری سزاؤں میں کمی کرانے کی کوشش کر سکیں۔"

"اچھا اب جو کچھ میں کہنا چاہتا ہوں دھیان دے کر سنو اس میں شک نہیں۔ تم لوگوں نے یہ واقفیت بہم پہنچا کر مجھ پر بڑا احسان کیا ہے۔ اور میں طبعاً احسان فراموش آدمی بھی نہیں ہوں لیکن اس کے ساتھ یہ بھی امر واقعہ ہے۔ کہ جو ملاقات تم نے بتائے وہ مجھ سے کسی محبت کی وجہ سے نہیں بلکہ تمہاری سب سے بڑی خواہش اس ذریعہ سے اپنے لئے دوہرہ سفارش

حاصل کرنے کی ہے مگر فی الحال میں اتنا ہی وعدہ کر سکتا ہوں کہ مجھ سے جو کوشش ممکن ہوگی کروں گا۔ لیکن نتیجہ میرے اختیارات سے باہر ہے۔"

"صاحب ہمیں آپ پر ہر طرح بھروسہ ہے۔" اس ڈاکو نے جواب تک گفتگو کرتا رہا تھا کہا۔ "اور ہم یقین کرتے ہیں۔ کہ آپ، ہمارے لئے جو کچھ ممکن ہوگا کریں گے۔ ادھر تم بھی آپ سے اس بات کا وعدہ کرتے ہیں۔ کہ اگر ہم زندہ بچ گئے اور دوبارہ آپ سے ملنے کا اتفاق ہوا تو اظہار ممنونیت کے طور پر جو کچھ ہم سے ممکن ہوگا۔ اس سے دریغ نہ کریں گے۔"

"بس تو جیسا میں نے کہا ہے۔ میں اپنی طرف سے کوشش میں کمی نہ کرونگا لیکن اگر میری کوشش سے کوئی نتیجہ نہ نکلا تو یہ نہ سمجھنا کہ میں نے اپنی طرف سے کوئی کمی کی ہے۔"

اتنا کہہ کر میں دروازہ کی طرف مڑا اور اسے کھولکر باہر نکل آیا اسی وقت ایک پہرہ دار اس کو بند اور مقفل کرنے کے لئے آگے بڑھا وہ افسر جس سے میں نے پستول مانگ کر لئے تھے۔ اب موجود نہ تھا۔ پس میں نے دو نو پستول ترجمان کے حوالے کر دیئے اور کچھ زر نقد بھی اس کو دیا۔ اس کے چہرہ پر اس قسم کے آثار نمودار تھے جن سے پایا جاتا تھا۔ کہ وہ مجھ سے سوالات پوچھنا چاہتا ہے مگر میں نے اس پر بالکل توجہ نہ دی اور ایک طرف کو چلدیا جس کرایہ کی گاڑی میں میں جگہ تک آیا تھا۔ وہ اب تک کھڑی تھی اس پر سوار ہو کر میں نے گاڑی بان کو قصر ٹھلی کی طرف لے چلنے کا حکم دیا۔

اس آدھ گھنٹہ کے عرصہ میں جو قصر ٹولی کی طرف جاتے ہوئے گذرا میں نے ان سارے حالات پر غور کر لیا جو ڈاکوؤں نے مجھ سے بیان کئے تھے اس میں کسی شک و شبہ کی گنجائش نہ تھی کہ فینو ور پھر ایک بار میرے۔ سر میتھیو ہیسلیٹین۔ انیبل

اور اس کی ماں کے برخلاف کوئی گہری سازش کر رہا تھا لیکن وہ نئی شرارت کیا تھی اس کے جاننے کا کوئی ذریعہ میرے پاس نہ تھا۔ پھر اس کے علاوہ یہ بات بھی ثابت ہو چکی تھی۔ کہ ڈوروتھی اس کا ساتھی کارکن اور شریک ہے۔ ناظرین کو یاد ہوگا۔ کہ جو کارروائی میں نے مارکوا و برٹی کے برخلاف برج میں پہنچ کر کی تھی اور جس کے ذریعہ سے میں نے بڑھے بیرونٹ اور اس کے متعلقین کو دو ماہ پیشتر رہائی دلا کر لینوور کی ان امیدوں کو جو اسے ایک ہزار پونڈ سالانہ کی وصولی کے بارہ میں لگی ہوئی تھیں خاک میں ملایا تھا اس موقعہ پر میں نے ایک پرزہ کاغذ پر پنسل کے چند حروف لکھ کر بیرونٹ پر یہ بات بھی واضح کر دی تھی کہ کون اس کی گرفتاری کا موجب بنا تھا۔ ان حالات میں یہ سمجھنا بہت مشکل نہ تھا۔ کہ اس دقت کے بعد لینوور نے بیرونٹ کے وصولی زر کی نئی نئی ترکیبیں سوچنے اور کامیابی کی کوئی صورت نظر نہ آنے پر کوئی گہری سازش اپنی مطلب براری کے لئے سوچی تھی ممکن ہے کہ ہماری اس ملاقات کے بعد جو قلارنس میں ہوئی تھی اسے یہ بھی معلوم ہو گیا ہو کہ میں نے کوئی اس قسم کی اطلاع میتھیو میلٹین کو دیدی تھی کیونکہ مخفی نہ رہے اس وقت تک وہ اس بات سے بالکل لاعلم تھا) پس میں ممکن تھا۔ کہ وہ محض اس لئے از سر نو میرا مخالف بن گیا ہو کہ میری دخل اندازی سے وہ بیرونٹ سے روپیہ وصول کرنے کی کوششوں میں ناکام رہا۔ رہ گیا ڈوروتھی تو اس کے بارہ میں یہ سمجھ لینا بہت دشوار نہ تھا کہ اول تو مجھ سے اس کے تعلقات کسی زمانہ میں بھی دوستانہ نہ تھے پھر اس کے علاوہ میں نے کوہستان اپی نائنز میں مارکوا و برٹی کی جماعت کی بیخ کنی کر کے اس کو بے روزگار بنا دیا تھا۔ اس سلسلہ میں ایک خیال اور بھی میرے دل میں پیدا ہوا۔ ڈاکو نے مجھ کو بتایا تھا۔ کہ بیگلیانو کے پاس کھنڈروں کے سایہ میں باتیں کرتے ہوئے لینوور اور ڈوروتھی نے ایگلسٹن کا نام لیا تھا۔ کیا اس کا

مطلب یہ تھا کہ وہ بھی میری ایڈورسائی کے از سر نو درپے ہوا ہے؟ کیا لینوو۔ اسی کی تحریک سے یہ سب کچھ کر رہا ہے یا اپنی مرضی سے میرا مخالف بنا ہے!

"اس میں شک نہیں" میں نے افسردگی کے لہجہ میں اپنے آپ کو مخاطب کر کے کہا۔ "کہ مصیبتوں کے بادل پھر ایک بار میرے سر پر گھرنے لگے ہیں آسمان دھندلا ہوتا جا رہا ہے۔ اور خدا کو ہی بہتر معلوم ہے کہ امن اور اطمینان کا سورج پھر کب چمکنے لگے گا۔ تاہم مجھے ہمت نہ ہارنی چاہیئے وہ زبردست طاقت جو گزشتہ خطرات عظیم میں میری محافظ رہی ہے اور جس نے لاتعداد آفتوں سے مجھ کو بچایا تھا اب بھی میرا ساتھ نہ چھوڑے گی۔ پیاری ایمیل خواہ کچھ ہو اور کیسی ہی خوفناک تجویزیں تیرے برخلاف کیوں نہ سوچی جائیں میں ضرور تجھ کو اور تیرے قریبی رشتہ داروں کو بچانے کی کوشش کروں گا۔ اور جب آٹھ یا نو ماہ کے بعد میں سر میتھیو میلٹین سے تیرے لئے درخواست کرنے آؤں گا۔ تو میری یہ کامیابیاں میرے حق کو مضبوط تر بنانے میں کافی مدد دیں گی؟"

اتنے میں گاڑی قصر ٹولی کے دروازہ پر جا کر ٹھیر گئی تھی۔ اس وقت شام کے پانچ بجے تھے اور چونکہ کھانا کا وقت قریب تھا۔ اس لئے میں ایک لحظہ کے لئے یہ سوچ کر ٹھٹک گیا کہ شاید اس وقت میرا آنا بے جا مداخلت نہ سمجھا جائے۔ لیکن چونکہ معاملہ اشد ضروری تھا۔ اس لئے میں نے تامل دل سے نکال دیا اسی وقت مجھ کو کمرہ نشست میں پہنچایا گیا۔ جہاں کونٹ آف ٹولی وائیکونٹ لیڈی انٹونیا اور کونٹ آف ایولینو جمع تھے۔ سب نے میرا پرتپاک خیر مقدم کیا اور کونٹ آف ٹولی نے اس بات پر اظہار خوشنودی کیا کہ میں آپس کے دوستانہ کو مدنظر رکھ کر خود بخود چلا آیا۔ اسپر میں نے

بیان کیا کہ ایک اشد ضروری کام تھا جس کے لئے حاضر ہونا پڑا اس کے علاوہ مجھے عنقریب عارضی طور پر اس شہر سے رخصت ہونا پڑے گا۔ مارکوا مرہرٹی کے متعلق ڈاکوؤں کا راز ظاہر کئے بغیر میں نے کچھ اور بہانہ اس سفر کے متعلق پیش کر دیا۔

"مگر کب آپ کا ارادہ رخصت ہونے کا ہے؟" کونٹ آف ٹولی نے اسپر پوچھا۔

"آج ہی رات کو۔ میرے خیال میں سوٹیاوکشیا کا فاصلہ یہاں سے تیس میل سے زیادہ نہیں ہوگا..."

"لیکن اگر آپ نے رات کو سفر کیا تو بہت رات گئے اسجگہ پہنچیں گے۔" کونٹ آف ٹولی نے بتایا "اس وقت وہاں جاکر کوئی کام نہ ہو سکے گا۔ اس لئے بہتر ہو آپ کل صبح یہاں سے روانہ ہوں کل جمعہ کا روز ہے اور جن دو شخصوں کا ذکر آپ کرتے ہیں وہ دوشنبہ سے پیشتر اس جگہ نہ پہنچیں گے اس طرح وقت مقررہ سے پہلے آپکو تیاری کا کافی موقع مل جائے گا۔ حسن اتفاق سے اس شہر کا ایک حاکم میرا بہت گہرا دوست ہے۔ اور میں اس کے نام ایک معرفی خط آپ کے لئے لکھ دوں گا۔ آپ نہ صرف اس کے ہاں قیام کریں بلکہ اگر کسی معاملہ کی نسبت کوئی مشورہ درکار ہو تو وہ بھی اس سے لیں تاہم ایک بات میں آپ سے کہتا ہوں" کونٹ نے مسکراتے ہوئے کہا "اس کی بھتیجی بے حد حسین ہے ایسا نہ ہو آپ اپنا دل اس کو ہار بیٹھیں۔ اور اس اثنا میں آج کی رات تو ضرور ہمارے ہاں بسر کریں کل آپ کی روانگی کا انتظام کر دیا جائے گا۔"

میرے لئے انکار کی کوئی گنجائش نہ تھی اس لئے میں رات کا کھانا کھانے لگا ٹھیر گیا۔ کھانے کے بعد میں علیحدگی میں کونٹ سے اس عہد کا ذکر کیا جو میں نے بدقسمت

ڈاکوؤں سے ان کی سزا کی تخفیف کے بارہ میں کیا تھا اور اصل حقیقت ظاہر نہ کرتے ہوئے گول لفظوں میں بتایا۔ کہ انہوں نے اس کام کے متعلق جس کے لئے میں سوٹیا دکشیا جا رہا ہوں ایک ضروری اطلاع مجھے دیکر میری بہت بڑی خدمت کی ہے پس اگر آپ ان کے لئے کچھ کر سکیں تو ازراہ عنایت دریغ نہ فرمایئے۔"

کونٹ نے میرے بیان کو گہری دلچسپی کے ساتھ سنا اس کے بعد کہا "میرے عزیز دوست ولمٹ جو شخص آپ کی خدمت گذاری کرے اس کو مدد دینا میرا فرض ہے۔ کیونکہ میں آپ کو اپنا سچا اور جگری دوست سمجھتا ہوں مانا کہ وہ لوگ قانون کی نظروں میں خطاوار ہیں تاہم میں کارڈینل گریونیا کی معرفت اچھے حق میں ضرور سفارش کراؤں گا اور اطمینان رکھئے کہ جائز طور پر اُن کی سزا میں جو تخفیف ممکن ہوگی کرا دیجئے گی اب مجھے تھوڑی دیر کے لئے اجازت دیجئے کہ میں اپنے کمرہ میں جاکر سینیر پوریٹی سی کے نام جو سوٹیا دکشیا کے بڑے جج ہیں وہ سفارشی خط لکھ دوں جس کا میں نے آپ سے وعدہ کیا ہے۔"

اس کے بعد رات کا بڑا حصہ واقعات آیندہ کے متعلق فکر و تشویش کے باوجود آرام و اطمینان کے ساتھ بسر کر کے میں نے کونٹ آف ٹرولی کا سفارشی خط ان سے لے لیا اور ان کے مکان سے رخصت ہوا

---

# باب ۱۱۶

## خوبصورت یونانی

قصر ٹرولی سے چل کر میرا ارادہ سرائے میں اس گاڑی کا انتظام کرنے کے لئے

جانے کا تھا۔ جو دوسرے دن گجردم مجھ کو سوٹیا دکشیا لے جائے اس میں یہ مصلحت تھی۔ کہ مجھے بہت سویرے گاڑی تلاش نہ کرنی پڑے گی خصوصاً ہونے سے پیشتر میرا ارادہ ڈامنی کلیک منین اور مسٹر سالٹ کوٹ سے ملنے اور الوداع کہنے کا تھا۔ جو اپنے مخصوص طریقہ پر میرے بہت گہرے دوست تھے ہوٹل میں واپس جاکر میں نے سوچا۔ کہ وہ شاید اب تک کافی روم میں بیٹھے کچھ کھا پی رہے ہوں گے پس میں اس طرف کو ہو لیا میرا اندازہ غلط ثابت نہ ہوا اور میں نے اس کمرہ میں جاکر دیکھا۔ کہ دونو نصف شب کا کھانا سامنے رکھے بیٹھے ہیں ان کی پرخوری کا حال اس سے ظاہر ہے۔ کہ صبح دوپہر سہ پہر اور شام کو پیٹ بھر کر کھاتے مگر اس کے باوجود آدھی رات کے لئے کچھ نہ کچھ گنجائش پیدا کر لیا کرتے تھے۔

مگر اس موقعہ پر میں نے دیکھا۔ کہ ان دو کے علاوہ ایک تیسرا آدمی اور بھی موجود تھا۔ عمر اس کی پچیس سال کے قریب تھی اور اپنی زندگی میں جتنے شکیل آدمی میری نظروں سے گذرے ہیں۔ وہ ان سب سے بڑھ کر قبول صورت تھا چہرہ کی ساخت یونانی اور بے عیب خط و خال موزوں بالائی ہونٹ چھوٹا اور اس میں ہلکا خم اور سیاہ رنگ کی بہت باریک مونچھیں تھیں۔ داڑھی یا کلموں کی قسم سے کوئی چیز اس کے چہرہ پر بالکل نہ تھی یعنی چہرہ کا یہ حصہ بالکل صاف تھا۔ سر کے بال بے حد سیاہ گھنے اور لچکیلے کوٹ کے بشتی گریبان پر اور دونو کنپٹیوں کے اطراف میں گھومے ہوئے نظر آتے تھے ابرو کمان اور باریک اور ان کے نیچے اس کی آنکھیں موٹی سیاہ اور بے حد چمکدار تھیں انکی چمک میں بے چینی یا بے تابی کے آثار قطعاً موجود نہ تھے بلکہ ان کا انداز ظاہر کرتا تھا۔ کہ گہرا سکون و اطمینان اس آدمی کے جی کو حاصل ہے جلد بدن

صاف اور زیتونی جس کو دیکھ کر نیز اس کے خط و خال کی موزونیت کو مدنظر رکھ کر میں یہ نتیجہ اخذ کرنے پر مجبور ہوا کہ وہ یونان یا جنائر لیوانٹ کا باشندہ ہے۔ قامت اس کی متوسط بدن چھریرا اور اعضا میں ایک خاص دلفریبی پائی جاتی تھی بدن کی گھریلی ساخت کے باوجود اس کے اعضا میں بید مجنوں کی لچک موجود تھی۔ جس سے ظاہر ہوتا تھا۔ کہ وہ طاقت جسمانی خوب رکھتا ہے۔ اور بوقت ضرورت اس طاقت سے کام لینا بھی جانتا ہے اس نے مذاق سلیم کے مطابق عمدہ لباس پہنا ہوا تھا۔ اور ہر لحاظ سے شائستہ۔ شریف اور باعزت آدمی نظر آتا تھا۔ یہ پہلا موقعہ تھا۔ کہ میں نے اس کو ڈامنی کلیک مینین اور مسٹر سالٹ کرٹ کے پاس بیٹھے دیکھا۔

"بالکل صحیح ہا بالکل ٹھیک" کمرہ میں پیر رکھتے ہی ڈامنی کی آواز کہتے سنائی دی "بھائے دوست ولٹ کے آجانے سے اب چار آدمی ہو گئے۔ جس کے سلسلہ میں یاد آگیا۔ کہ ایسے ہی الفاظ میں نے اپنے دوست شینک سپنڈلز سے اس موقع پر کہے تھے۔ جب ہم گھاس منڈی میں تین آدمیوں کو پھانسی پر لٹکتے دیکھنے گئے تھے... یا شاید وہ شینک سپنڈلز نہ تھا۔ میرا خیال ہے میں نے اس سے یہ کہا ہوگا۔ کہ تم پتے ہو... لیکن خیر..."

"ڈامنی کیا پھر تمہارے دماغ میں خلل آگیا" مسٹر سالٹ کرٹ نے قطع کلام کرتے ہوئے کہا "مسٹر ولٹ آئیے بیٹھئے کھانا تیار ہے..."

"معاف کیجئے میں تو ابھی تھوڑی دیر ہوئی کھانا کھا کر آیا ہوں..." میں نے کہنا شروع کیا۔

"مگر وہ کیا اتنے میں ہضم نہ ہوا ہوگا" سالٹ کرٹ کہنے لگا "میرا اپنا اصول یہ ہے۔ کہ صحت قائم رکھنے کے لئے معدہ کو کبھی خالی نہ چھوڑنا چاہیئے..."

"آپکا اصول صحیح ہوگا" میں نے مسکراتے ہوئے کہا اس حالت میں یہ ست چیزیں آپ کو مبارک ہوں میں تو شکم سیر ہوں..."

"لیکن کچھ نہ کچھ تو کھائیے" مسٹر سالٹ کوٹ نے اصرار کیا "میری عادت ہے نہ صرف آپ کھا کر خوش ہوتا ہوں بلکہ اوروں کو کھاتا دیکھ کر بھی جی کو فرحت ہوتی ہے"

"بالکل صحیح! بالکل ٹھیک" آڈامنی نے کہا "اور اس کے سلسلہ میں مجھ کو یاد آگیا کہ ایک روز میں نے یہی بات بیوہ گلن بکٹ سے کہی تھی تب اس نے بھنی ہوئی بلخ پکائی تھی۔ جو مجھے اتنی لذیذ معلوم ہوئی۔ کہ میں نے اس سے کہا۔ تم اس کا پس خوردہ بھی رات کے لئے رکھ لو۔ مگر بدقسمتی جب میں باورچی خانہ میں گیا تو وہ اس کو اپنے سامنے رکھے بیٹھی تھی... میرے خیال میں وہ بھنی ہوئی بطخ ہی ہوگی یا ممکن ہے سور کا ابلا ہوا دودھ پیتا بچہ ہو لیکن اس کے متعلق...؟"

"یار خدا کے لئے چپ رہو" مسٹر سالٹ کوٹ نے کہا "تمہاری اس بیوہ گلن بکٹ نے تو سچ مچ ناک میں دم کر دیا..."

"بالکل صحیح! بالکل ٹھیک" آڈامنی کلیک مینین نے فوراً کہا "ناک کا ذکر کرنے سے مجھ کو یاد آگیا۔ کہ ایک روز میں نے تم کو اور بیوہ گلن بکٹ کو پاس ہی پاس دیکھا تھا اور تمہاری ناک اس کے چہرہ سے اتنی قریب تھی۔ کہ میں یہ سوچنے پر مجبور ہوا۔ تم اس کی بوسونگھ رہے ہو... اور ہاں اس سلسلہ میں یہ بھی یاد آگیا کہ جب میں نے دروازہ کھولکر دیکھا۔ تو ایک تڑاخے دار آواز بھی میرے کان میں آئی تھی۔ نہ معلوم وہ اس تھپڑ کی آواز تھی جو تم نے اسے لگایا یا اس نے تمہارے کان پر رسید کیا... لیکن نہیں۔ وہ کچھ اور ہی طرح کی آواز تھی جو سسکی کی آواز سے ملتی ہوئی... اس واقعہ کو پندرہ برس ہو گئے اور میں تب سے بارہا سوچا کرتا

ہوں...

"آیئے مسٹر ولیٹ" سالٹ کوٹ نے اپنے دوست کی بے تکی باتوں کو نظر انداز کر کے کہا۔ "آ کر کھانے میں حصہ لیجئے" پھر میری طرف جھک کر اس نے آہستگی سے کہا۔ "یہ آدمی جس کو آپ ہمارے پاس بیٹھا دیکھتے ہیں۔ خاص شخصیت کا مالک ہے بے حد خلیق دوستوں کا دوست اور دل کش حکایتوں کا خزانہ پھر مزیداری یہ ہے۔ کہ دنیا بھر کی زبانوں سے واقف کیا انگریزی فرانسیسی اطالوی۔ جرمن اور یونانی بڑی روانی سے بول سکتا... مگر یونانی جو خود کر کے دیکھئے کتنی مشکل زبان ہے!"

"لیکن وہ تو خود بھی یونان کا رہنے والا نظر آتا ہے" میں نے اسپیز کہا۔

"آپ کا خیال بالکل صحیح ہے وہ اسی ملک کا باشندہ ہے۔ اس کو ہوٹل میں آئے صرف دو گھنٹے گزرے" سالٹ کوٹ نے سلسلہ تقریر جاری رکھ کہا۔ "وہ ٹیپلز سے یہاں تک ایک خاص سفری گاڑی میں آیا اور اب آگے جانا چاہتا ہے کسی شہر کا نام اس نے لیا تھا۔ جہاں وہ کل صبح جانے کا ارادہ رکھتا ہے۔ لیکن فی الحال مجھے وہ نام یاد نہیں رہا اور اس کا اپنا نام بھی... دیکھئے کچھ عجیب سی بات ہے۔ مگر اس میں شک نہیں کہ آدمی بے حد شریف ہے۔ جب وہ یہاں آیا تو ڈاکٹر اسٹی نے اس کو ہلاس کی ڈبیہ پیش کی اس سے گفتگو کا آغاز ہو گیا ہم نے مل کر شراب پی جس کے بعد وہ ہم سے شریک طعام ہونے پر بھی آمادہ ہو گیا"

ادھر سالٹ کوٹ دبی آواز میں مجھ سے یہ باتیں کر رہا تھا اور دوسری جانب اجنبی یونانی حیرت انگیز صبر اور دلکش تبسم کے ساتھ ڈاکٹر منی کے بے جوڑ اور ناتمام قصے سننے میں مشغول تھا۔ میسا ڈاکٹر منی کی عادت تھی۔ اس نے عجیب

وغریب اور نہایت مشکل نام اپنی گفتگو میں شامل کئے مگر اجنبی بڑی دلچسپی سے اس کی باتیں سنتا رہا۔ ایک بار میں نے اس کی طرف دیکھا تو معلوم ہوا کہ وہ تھوڑی دیر کے بعد چھپی نظروں سے میری طرف دیکھنے لگتا تھا۔ اس خیال سے کہ وہ نہ سمجھے میں سالٹ کوٹ سے بطور خود اس کے بارہ میں حالات دریافت کر رہا ہوں (حالانکہ حاشا کلا یہ بات نہ تھی) میں نے اس گفتگو کو ناتمام ہی چھوڑ کر کرسی کھینچ لی اور میز کے پاس بیٹھ گیا

"آپ ہمارے دوست ہیں"۔ اب سالٹ کوٹ نے شکیل یونانی سے میرا تعارف کراتے ہوئے کہا۔ "بہت گہرے دوست مسٹر جوزف ولمٹ آپکا نام ہے..."

"بالکل صحیح! بالکل ٹھیک!" ڈامنی نے کہا۔ "میرا ایک اور دوست جوشوا بھی تھا۔ جس نے ایک بار بھیڑیں چرائی تھیں..."

"خدا کے لئے ڈامنی عقل کے ناخن لو۔ کہاں مسٹر ولمٹ اور کہاں وہ تمہارا بھیڑیں چرانے والا دوست... ہاں تو جیسا میں کہہ رہا تھا۔ آپکے نام مسٹر ولمٹ ہے اور آپ کا سینیر کان... پان... ڈان..."

انتہائی کوشش کے باوجود وہ یونانی کا نام یاد نہ کر سکا۔ تو اس نے التجائی نظروں سے اجنبی کی طرف دیکھا

"کنارس میرا نام ہے"۔ یونانی نے مسکراتے ہوئے کہا۔ "کانسٹائین کنارس"۔ اور اس نے خوش اخلاقی سے جھک کر سلام کیا۔

"کنارس!" میں نے اپنے سینہ میں ایک نئی طرح کا جوش محسوس کرتے ہوئے کہا۔ "یہ تو ایک بہت مشہور اور باعزت نام ہے۔ اور اگر آپ میرے سوال کو گستاخی میں داخل نہ سمجھیں تو میں دریافت کرنا چاہتا ہوں

کیا آپ یونان کے اس مشہور بحری کماندار کے رشتہ دار ہیں...؟"

"میر البحر کنارس میرے چچا ہیں" شکیل یونانی نے فاخرانہ لہجہ میں جواب دیا اور اپنے آپ کو اس مشہور بحری افسر کا عزیز ظاہر کرتے ہوئے اس کی آنکھوں میں جوش کی چمک پیدا ہو گئی۔

اس وقت کے بعد مجھے نوجوان کنارس سے گہرا انس ہو گیا۔ بے اختیار جی چاہتا تھا۔ کہ اس سے دوستانہ پیدا کروں اس غائت کو مدنظر رکھ کر میں کھانے میں بھی شریک ہو گیا۔ جلدی ہی معلوم ہوا کہ میرا نیا دوست زبان انگریزی سے پوری طرح واقف ہے چنانچہ آدھ گھنٹہ کے عرصہ میں میں نے دیکھ لیا۔ کہ اس کی معلومات کا دائرہ بے حد وسیع۔ طبیعت ملنسار اور سیرت انتہا درجے نیک ہے۔ وہ بھی میری ذات سے دلچسپی لینے لگا تھا۔ بلکہ اس سلسلہ میں اس نے یہ کہہ کر افسوس بھی ظاہر کیا کہ مجھ کو کل صبح اس شہر سے رخصت ہو جانا پڑے گا ورنہ آپ لوگوں کے پاس رہ کر۔ بے حد خوشی ہوتی۔

"بالکل صحیح! بالکل ٹھیک" ڈامنی نے کہا اور اس سے یہ بھی یاد آ گیا۔ کہ ایک بار ایسے ہی الفاظ میں نے اپنے معزز دوست لیرڈ آف ٹن ٹوس کو بیش ڈیل سے کہے تھے۔ تب بیلی آؤل ہیڈ میرے ساتھ تھا۔ اور مسٹر آؤل ہیڈ اور جتنے تھے آؤل ہیڈ تھے وہ بھی۔ جن کی کل تعداد گیارہ تھی ہم سب لیرڈ آف ٹن ٹوس کو بیش ڈیل کے مکان پر کھانا کھانے گئے مگر اسے اتنے مہمانوں کی بالکل امید نہ تھی۔ چنانچہ وہ کھانے پر صرف یک جوڑی مٹن چاپ کی پیش کر سکا۔ اس پر میں نے کہا۔ کہ میرے ساتھی آج کا کھانا عمر بھر یاد رکھیں گے اور ہاں اس کے سلسلہ میں یہ بھی یاد

آ گیا..."

"ڈامنی خدا کے لئے چپ رہو" سالٹ کوٹ نے کہا۔ پھر نوجوان کنارس کی طرف مڑ کر اس نے پوچھا "کیا آپ کا ارادہ کل یقینی طور پر چلے جانے کا ہے؟"

"ہاں یہ میرا پختہ ارادہ ہے" یونانی نوجوان نے جواب دیا "گاڑی صبح سات آٹھ بجے تیار ہو کر آ جائیگی..."

"جس سے مجھ کو بھی یاد آ گیا" میں نے اس پر کہا "کہ مجھے بھی کل صبح کے لئے ایک گاڑی کی تیاری کا انتظام کرنا ہے..."

"کیا آپ کو؟" سالٹ کوٹ نے پریشان نظروں سے دیکھتے ہوئے پوچھا "آپ بھی اس شہر سے رخصت ہونا چاہتے ہیں؟"

"میں صرف عرصہ قلیل کے لئے باہر جاؤں گا۔ دراصل مجھ کو سوٹیا وکشیا میں ایک بہت ضروری کام ہے..."

"سوٹیا وکشیا!" سالٹ کوٹ نے اس نام کو عجیب طریقہ پر دوہراتے ہوئے کہا "یہ تو اس جگہ کا نام ہے..."

"جہاں خود مجھ کو جانا ہے" کنارس نے جیسا اس کی عادت تھی مسکراتے ہوئے کہا "میں بھی سوٹیا وکشیا جا رہا ہوں اور مجھے یہ جان کر بے حد خوشی ہوئی ہے کہ آپ بھی مسٹر ڈلسٹ وہیں جانا چاہتے ہیں۔ پس اگر کسی وجہ سے آپ کو میرے ہمراہ چلنے میں تامل نہ ہو۔ تو میں بڑی خوشی سے اپنی گاڑی میں ایک سیٹ آپ کو دے سکوں گا"

"میں اس عنایت کو شکریہ کے ساتھ قبول کرتا ہوں" میں نے جواب دیا "اور چونکہ میرا اپنا ارادہ علی الصبح رخصت ہونے کا تھا اس لئے یہ انتظام نہایت موزوں ہوگا"

"اچھا تو ڈامنی تم نے بھی بہت سویرے اٹھنا" سالٹ کوٹ نے اپنے ساتھی کی طرف مڑ کر کہا "ہم اپنے دوستوں کو رخصت کرنے سے پہلے مل کر ناشتہ کریں گے"

"بالکل صحیح! بالکل ٹھیک!" مسٹر کلیک مینین نے ہلاس کی بڑی سے چٹکی نتھنوں میں ٹھونستے ہوئے کہا۔ "ایسا ہی ایک بار کا ذکر ہے۔ میں بیوہ گلن بکٹ کے ہاں ٹھیرا تھا اور مجھے کسی کام کے لئے بہت سویرے اٹھنا پڑا۔ وہیں میرے پلنگ کے پاس پانی کی ایک ناند تھی۔ اور میں اٹھتے ہی دھڑام سے اس میں جا رہا۔ یا نہیں میرا سر پانی میں گرا تھا یا پاؤں... لیکن میرا خیال ہے کہ پاؤں ہی گرے ہوں گے کیونکہ لوگ صبح سر کے بل نہیں اٹھتے"

اس موقعہ پر مسٹر سالٹ کوٹ نے پھر اس کو فہمائش کی اور اس کے چند منٹ بعد میں اپنے کمرہ میں چلا گیا۔ گو جیسا کہ سمجھا جا سکتا ہے رخصت ہونے سے پہلے میں نے اپنے دونو پرانے اور ایک نئے دوست کو دلی جوش سے شب بخیر کہی۔

مسٹر سالٹ کوٹ اور ڈامنی کلیک مینین نے جو وعدہ بہت سویرے اٹھنے کے بارہ میں کیا تھا۔ اس کو انہوں نے بوجہ احسن پورا کیا۔ چنانچہ دونو نے مجھ سے اور کنارس سے ملکر ناشتہ کیا اتنے میں گاڑی تیار ہو کر آ گئی۔ ہم دونو اس پر سوار ہوئے اور جب گاڑی چلنے لگی تو مسٹر سالٹ کوٹ کے الوداعی آوازے بہت دور تک ہمارے کانوں میں آتے رہے۔

اب جو دن کی روشنی میں مجھے اپنے نئے دوست کنارس کی مکمل و عریاں صورت اچھی طرح دیکھنے کا موقعہ ملا تو جو اندازہ شب گذشتہ کو میں نے کیا تھا۔ وہ ہر لحاظ سے صحیح ثابت ہوا آدمی بے حد شکیل و وجیہ تھا۔ اور خوبصورت

کے دلپر اس کی خوبصورتی کا اثر ہونا قدرتی سمجھا جا سکتا تھا۔ جب تک گاڑی شہر روما کے بازاروں میں کھڑکھڑاتی ہوئی چلتی رہی ہم میں بہت کم باتیں ہوئیں البتہ جس وقت وہ اس فراخ سیدھی سڑک پر ہولی جو سوٹیا وکشیا کو جاتی ہے تو گفتگو کا سلسلہ شروع ہو گیا۔

"مجھے آپ کے دوستوں کی زبانی معلوم ہوا تھا" کنارس نے اثنائے گفتگو میں مجھ سے کہا تھا کہ آپ اس ملک میں محض سیر و تفریح کے لئے آئے ہیں..."

"یہ بے شک صحیح ہے" میں نے تسلیم کیا "لیکن سچ پوچھئے تو میرا یہ سفر سوٹیا وکشیا تک کا تفریح کے لئے نہیں ہے۔ کیونکہ یہاں میں ایک اشد ضروری کام کے سلسلہ میں جا رہا ہوں"

"کیا اس سے پیشتر بھی کبھی آپ کو اس شہر میں چلنے کا اتفاق ہوا ہے؟" میرے ساتھی نے پوچھا۔

"کبھی نہیں" میں نے جواب دیا "تاہم میرے سننے میں آیا ہے۔ کہ بڑی پرفضا جگہ ہے۔ کئی خوشنما پرانی عمارتیں ہیں اور بندرگاہ کی حیثیت میں بھی اس شہر کو خاص اہمیت حاصل ہے غالباً آپ بھی پہلی مرتبہ وہاں تشریف لے جا رہے ہیں؟"

"جی نہیں" کنارس نے جواب دیا "میں اس سے پہلے قریباً چار پانچ ماہ اسجگہ رہ آیا ہوں صرف تین ہفتے گذرے مجھے ایک کام کے لئے ٹیپلز جانا پڑا تھا اب اس سے فارغ ہو کر میں دوبارہ سوٹیا وکشیا کو چلا ہوں"

"تو کوئی خاص کشش اس شہر میں آپ کے لئے ہو گی" میں نے کہا "یا شاید وہاں آپ کا کوئی کاروبار ہو..."

"جی نہیں میری آمد رفت صحیح طور پر کاروبار کے سلسلہ میں نہیں ہے"

کانسٹنٹائن نے مسکراتے ہوئے کہا پھر دوبارہ سنجیدگی کے آثار پیدا کر کے قریباً ایک لمحہ چپ رہنے کے بعد وہ کہنے لگا "درحقیقت میں ناجز نہیں ہوں۔ اس پہلو سے قسمت ہمیشہ مجھ پر مہربان رہی ہے۔ کیونکہ گو میرا ماں باپ بچپن ہی میں فوت ہو گئے تھے۔ تاہم وہ میرے لئے بہت سی دولت چھوڑ گئے تھے۔ اب میں اپنے وقت اور روپیہ کا مالک ہوں اور اپنی زندگی جس طرح جی چاہے بسر کر سکتا ہوں۔"

"گویا کوئی خاص بندش آپ پر نہیں ہے" میں نے سرسری لہجہ میں کہا۔

"نہ خیر ایسا بھی نہیں ہے" کانسٹنٹائن کنارس نے دوبارہ تھوڑی دیر چپ رہنے کے بعد سنجیدگی سے کہا "درحقیقت مسٹر ڈکٹ گو میں دنیاوی پابندیوں سے آزاد ہوں تاہم میرا ... ریشمی زنجیروں سے جکڑا ہوا ہے اور گو وہ زنجیر ... زنجیر ہیں

"آہ اب میں آپ کا مطلب پوری طرح سمجھ گیا" میں نے کہا اور اس کے بعد لہجہ اعتماد میں میں نے اس کو بتایا کہ اس بارہ میں میری اپنی حالت بھی آپ سے مختلف نہیں ہے۔

"گویا آپ کو معلوم ہے۔ کہ محبت کیا چیز ہے" کانسٹنٹائن نے جس کے خوشنما چہرہ پر ایک نئی چمک پیدا ہو گئی تھی جلدی سے کہا اس کے ساتھ ہی اس کی دلکش رو پہلی آواز میں وہ میٹھا آہنگ پیدا ہوا جو اس کی سرزمین قدیم کے اوصاف رزم کا مظہر تھا۔ آپ جانتے ہیں محبت کیا چیز ہے اس صورت میں آپ بخوبی سمجھ سکتے ہیں۔ کہ انسان اپنی ہی پیدا کردہ دنیا میں زندگی بسر نہیں کرتا۔ یعنی اس دنیا میں جو اس عالم سے جس میں ہم رہتے ہیں بالکل مختلف ہے۔ پھر کیا اس طرح کی زندگی بسر کرتے ہوئے صدہا راحتیں آدمی کے دل کو محسوس نہیں ہوتیں! گو اس کے ساتھ ہی" اور یہ کہتے ہوئے اس کی آواز میں

عجیب طرح کی غم انگیزی پیدا ہو گئی جو مجھے حیرت زدہ کرنے والی تھی۔ مختلف قسم کے خیالات میں فکریں اور تشویشیں آدمی کے دل کو پریشان کرنے لگتی ہیں۔ اور اس کو اس خیال سے بدگمانی ہونے لگتی ہیں کہ یہ عرصۂ راحت کب تک قائم رہیگا۔ بارہا ایسا بھی معلوم ہوتا ہے۔ کہ انسان اس خواب راحت سے چونک کر اٹھتا ہے۔ تو دنیا کی غیر یقینی حالت کا نقشہ آنکھوں میں پھر جاتا ہے۔۔"

"یہ جو کچھ آپ فرماتے ہیں بے شک صحیح ہوگا" میں نے جواب دیا۔ "مگر اس میں شک نہیں میری اپنی محبت آپ کی محبت سے بہت زیادہ پر امید ہے میں خود اعتماد کا بندہ ہوں۔ اور جس وقت میں اپنی زندگی کی ناہمواریوں کو دیکھتا ہوں تو یہ خیال از خود میرے دل میں پیدا ہونے لگتا ہے کوئی غیبی طاقت انسان کی مہربری کرنیوالا ضرور موجود ہے۔ یہی باعث ہے کہ میں اپنی محبت کو پر امید تصور کرتا ہوں اور گو اتفاقی حالات ہر انسان کو پیش آتے ہیں تاہم میں نے فیصلہ کن لہجہ میں کہا میں اپنی محبت کی طرف سے مایوس نہیں ہوں"

کنارس نے حیرت اور عجیبی کی نظروں سے میرے منہ کو تکنا شروع کیا اس کا انداز ظاہر کرتا تھا کہ وہ میری حالت کو قابل رشک سمجھتا ہے مگر جلدی ہی اس کی خوشنما پیشانی پر سنجیدہ غم کا بادل چھا گیا۔ اور ایک آہ سرد اس کے سینہ سے نکلی۔

"میری حالت آپ سے مختلف ہے"۔ اس نے پر خیال انداز سے آہستگی کہنا شروع کیا۔ "چونکہ میری طبیعت میں جوش کا عنصر غالب ہے۔ اس لئے بارہا بے بنیاد وہم بیٹھے بیٹھے میرے دل کو پریشان کرنے لگتے ہیں اور اسطرح کے اندیشے ہر محبت کا جزو لازم سمجھے جا سکتے ہیں کم از کم یہ میرا اپنا اعتقاد ہے اور میں خیال کرتا ہوں کہ اگر انسان کو وعدہ وفا بھی حاصل ہو تو وہ اس حقیقت کو نظر انداز نہیں کر سکتا۔ کہ شاید بعض ایسی رکاوٹیں جن کا پیشتر خیال نہ ہو حائل ہو جائیں اور ساری امیدوں کو تلف کر دیں"

"لیکن میرے دوست کیا آپ نے نہیں سنا۔ کہ عشق دراصل امید اعتماد ہی کا دوسرا نام ہے" میں نے جلدی سے کہا "یعنی وہ گہرا اعتماد جو ہر طرح کے اندیشوں کو مغلوب کر سکتا ہے"

یے جو کچھ میں عرض کرتا ہوں اس کو بھی غور کے ساتھ سن لیجئے۔ کنارس نے کہنا
[illegible] ثابت میری نظروں میں کسی دلکش خواب کی طرح ہے یعنی جنت کی ایک عارضی
جھلک ہے۔ کم از کم میں اس کو ایسا ہی سمجھنے پر مجبور ہوں بارہا میں اس کو اس خواب کی
طرح سمجھنے لگتا ہوں جو ہم سوتے میں دیکھتے ہیں۔ کیا کبھی آپ نے حالت خواب میں نہیں دیکھا
کہ آپ کسی خوشنما باغ کی سیر کرتے پھر رہے ہیں جس میں پانی کی چادریں بچھی ہیں آسمان پر سورج چمکتا
ہے سرو کے پیڑ کھڑے ہیں اور قسم قسم کے میوہ دار درختوں کی ٹہنیوں کو جھکائے ہوئے ہیں فضا ایسا معلوم ہوتا
ہے کہ ایک فرشتہ کا صورت سامنے سے آپ کی طرف چلی آتی ہے اس نے صاف و سادہ لباس پہنا ہوا ہے ہونٹوں
پر تبسم اور بالوں پر پھول کی تابش ہے اور اس کے خوشنما چھوٹے پاؤں اس طرح کی لچکیلی چال چلتے ہیں
وہ پھولوں کی کیاریوں کے اوپر اوپر ہوا میں اڑتی چلی آتی ہے اس وقت دل میں محبت اور راحت کی
کشش بے اختیار پیدا ہونے لگتی ہے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ آپ اس نازنین سے ملنے کو بے تاب ہیں
اس کے اپنے مانند آپ کے بغلگیر ہونے کیلئے کھلے ہوئے ہیں لیکن فضا ایسا معلوم ہوتا ہے گویا آپ کے پیر من من
کے بھاری ہو گئے بدن کی سکت جاتی رہی اور انتہائی کوشش کے باوجود پاؤں آگے نہیں اٹھتا۔ وہ خوشگوار
روشنی جو باغ میں چاروں طرف پھیلی ہوئی تھی اندھیرے میں تبدیل ہونے لگتی ہے نظروں کے سامنے
تعرغلیم نمودار ہوتا ہے اور آپ اس فرشتہ کا صورت سے جو کھڈے کے اس پار کھڑی ہے ہمیشہ کیلئے جدا کر دیئے
جاتے ہیں۔ رفتہ رفتہ رات کی تاریکی اس سارے منظر پر چھا جاتی ہے وہ نازنین نہیں غائب ہو گئی آپ بھی اس سے ملنے
اور آپ کی امیدیں بھی ساتھ ہی دفن ہو گئیں اس طرح کے خواب مختلف اوقات میں میرے دیکھنے میں
آئے ہیں مگر میں نہیں جانتا آپ نے بھی کبھی ان کو دیکھا ہے یا نہیں میری سمجھ میں نہیں آتا
کہ ان رنگا رنگ خوابوں کا اس جیتی جاگتی دنیا سے جس میں حسن کشش اور دلاویزی پائی جاتی
ہے کیا تعلق ہو سکتا ہے"

اب میں نے اپنے دوست کے چہرہ کو حیرت آمیز دلچسپی سے تکنا شروع کیا جب تک وہ تقریر کرتا رہا تھا میری آنکھیں ایک پل کے لئے اس کے چہرہ سے نہ ہٹی تھیں اس خوشنما چہرہ سے جس پر غمناک سنجیدگی کے ساتھ ملی ہوئی جوش کی سرخی پائی جاتی تھی میں نہیں جانتا اس اثر کو جو اس کے الفاظ نے میرے دل پر پیدا کیا کن لفظوں میں بیان کروں خصوصاً اس لئے کہ اس کی تقریر شاعرانہ رنگت لیئے ہوئے تھی اور اس کے لفظوں کا بہاؤ دریائے پیکٹوس کے اس مشہور پانی کی روانی کی طرح ہم آہنگ تھا جو افسانہ کے مطابق سونے کے بنے ہوئے ساحلوں کے درمیان بہتا ہے۔ اس کے ساتھ ہی میں اپنے دوست کی حالت پر رحم کھائے بغیر نہ رہ سکا۔ کیونکہ اس کی تقریر نے پوری طرح واضح کر دیا تھا کہ اس کی محبت صرف غیر معمولی جوش کی وجہ سے عام دنیاوی حالات سے بلند و بالا ہے۔ بلکہ اس کے شاعرانہ خیالات نے اس کی حقیقت کو اور بھی زیادہ غیر الصوت بنا دیا ہے۔ میں نے اس کو سمجھانے کی بہت کوشش کی مگر میں نہیں چاہتا اپنی اس لمبی چوڑی تقریر کو اس جگہ درج کر کے ناظرین کا وقت ضائع کروں۔ کانسٹنٹائن میرے لفظوں کو گہری توجہ سے سنتا رہا مگر صاف دکھائی دیتا تھا کہ میری باتیں اس کا اطمینان نہیں کر سکیں گو وہ اپنے جی کو یہ سمجھانے کی بہت کوشش کرتا تھا کہ میرا بیان ہر لحاظ سے صحیح ہے۔

ہماری گفتگو تھوڑی دیر کے لئے رک گئی اس اثنا میں ہم اپنے اپنے خیالات کے الجھن میں پھنسے رہے میری نگاہ تخیل انیل پر لگی ہوئی تھی اس کا دھیان یقیناً اس کی طرف لگا ہوا ہوگا۔ جو اس کے جان و دل کی مالک تھی۔

"کیا آپ کا ارادہ عرصہ دراز تک سوئٹزرلینڈ میں قیام کرنے کا ہے؟" کانسٹنٹائن کنارس نے آخر کار اس طرح چونک کر پوچھا گویا وہ حالت خواب

بیدار ہونے لگا ہو اس کے ساتھ ہی گفت گو کو نئے پہلو پر ڈال کر اس کے دل کو جو اطمینان ہوا اس کی جھلک اس کے خوشنما چہرہ پر نمودار ہو گئی۔

"میں فی الحال کچھ عرض نہیں کر سکتا" میں نے جواب دیا۔ کیونکہ میں جس کام کے لئے جاتا ہوں اس کے انجام کے متعلق فی الحال کوئی رائے قائم کرنا دشوار ہے اور اس کے نتیجہ کا دارومدار حالات پر ہے۔"

جیسا کہ ناظرین سمجھ سکتے ہیں اس خوبصورت یونانی کے ساتھ دوستانہ تعلقات پیدا ہونے کے باوجود اور اس کے خیالات کی غم انگیزی سے واقف ہونے کے بعد میں ذاتی معاملات کو اس کی نظروں میں لانا نہ چاہتا تھا۔ کیونکہ آخر وہ میرے لئے ایک اجنبی ہی تھا اس کے علاوہ اگر میں اس بارہ میں کسی طرح کے حالات بیان کرنے بیٹھتا تو مجھے اپنی زندگی کے بہت سے واقعات کے اعادہ پر مجبور ہونا پڑتا پھر مجھے یہ بھی بیان کرنا پڑتا۔ کہ لیونورا اور ڈور جسٹر کون تھے۔ میری ان سے کیونکر واقفیت ہوئی کیونکر لیونورا میتھیو ہیلیٹین کو مجبور کرنا چاہتا تھا سر جیمز بجائے خود کون تھا۔ اور وہ کون سے حالات تھے جن سے مجھکو سفر پر مجبور ہونا پڑا وغیرہ ذالک حالانکہ یہ سب سطح کی باتیں تھیں جن کو واضح کرنا مجھے نامنظور تھا۔

"خیر امید کرنی چاہیے کہ ہم سوئٹزرلینڈ کشیا میں بارہا ایک دوسرے سے ملیں گے" کانسٹنٹائن کنارس نے آخر کار کہا "اگر آپ کا ارادہ کسی ہوٹل میں قیام کرنے کا ہو۔"

"اس کا دارومدار بھی حالات پر ہے" میں نے جواب دیا کیونکہ گو میرے پاس سوئٹزرلینڈ کشیا کے ایک صاحب کے نام معرفی خط موجود ہے تاہم میں فی الحال اس بارہ میں یقینی طور کچھ نہیں کہہ سکتا کہ کیا میں ان کے مکان پر ٹھیروں گا

مگر الفاظ میرے منہ میں ہی تھے۔ کہ ایک ایسا نظارہ دیکھنے میں آیا جس نے ہماری توجہ کو اپنی طرف کھینچ لیا۔ اس اثنا میں رومانسوٹیا وکٹ یا ٹنگ کا بڑا فاصلہ طے ہو چکا تھا۔ گھوڑے دو تین بار بدلے جا چکے تھے اور منزل مقصود صرف دس میل کے قریب باقی رہی تھی۔ اتنے میں ہماری گاڑی ایک موڑ سے جو گذری تو ہم نے دیکھا کہ ایک سوار اپنے بد کے ہوئے گھوڑے پر قابو پانے کے لئے جان توڑ کوشش کر رہا ہے۔ گھوڑا پچھلی ٹانگوں کے بل سیدھا کھڑا ہو جاتا تھا۔ اور سوار جو تجربے سے بہت زیادہ جرات اور دلیری رکھتا تھا۔ اس کو بے رحمی سے چابک مارتا اور اس کی لگام بڑے زور سے کھینچتا تھا۔ لیکن اس موقعہ پر جب یہ نظارہ ہمکو دکھائی دیا۔ گھوڑا سوار کو ساتھ لے کر فرش زمین پر آ رہا اور سوار کی ایک ٹانگ اس کے نیچے دب گئی۔

اتنے میں ہمارے گھوڑ سوار دل نے اس نظارہ کو دیکھ کر اپنے گھوڑوں کو تھام لیا تھا۔ کنارس اور میں جلدی سے نیچے اترے۔ گھوڑے کو دیکھا تو ظاہرا بے بسی کی حالت میں زمین پر پڑا تھا۔ سوار چیختا چلاتا کسی نامعلوم زبان میں کچھ کہہ رہا تھا۔ جس کا مطلب کنارس نے یہ سمجھا کہ اس کی ٹانگ نیچے دب کر ٹوٹ گئی ہے یہ حالت دیکھ کر ہم اس کو گھوڑے کے نیچے سے نکالنے کے لئے آگے بڑھے۔

بڑی مشکل سے ہم نے سوار کو گھوڑے سے جدا کیا۔ لیکن گھوڑے کو بجائے خود اتنی سخت چوٹ آئی تھی کہ وہ سیدھا کھڑا نہ ہو سکتا تھا۔ چنانچہ کنارس نے جو ایسے معاملات کی نسبت کافی معلومات رکھتا تھا جلدی ہی معلوم کر لیا کہ اس کی ریڑھ کی ہڈی ٹوٹ گئی ہے۔ اسپر میرے دوست نے اسی نامعلوم زبان میں سوار سے کچھ باتیں کیں پھر میری طرف مڑ کر کہنے لگا۔ کہ یہ شخص اس

بارہ میں میرا یہ خیال ہے کہ بدنصیب جانور کی تکلیف کا خاتمہ کر دینا چاہیئے۔ پس میں یہ
فرض ادا کرتا ہوں آپ اتنے میں سامان کی دیکھ بھال کیجئے۔
یہ کہہ کر کنارس نے گاڑی کی سیٹ کے نیچے سے ایک چھوٹا سا صندوقچہ نکالا
جس میں پستول بند تھے پھر ایک نہایت خوشنما اور نفیس پستول اس میں سے نکال کر
جو پہلے سے بھرا ہوا رکھا تھا۔ اس نے بدنصیب حیوان کے سر کے پاس کھڑے ہو کے
گولی چلائی جو اس کے بھیجے کو چیرتی ہوئی نکل گئی آن واحد میں گھوڑا بے جان ہو گیا
پھر وہ میرے پاس آکر اجنبی کی دیکھ بھال کرنے لگا معلوم ہوا اس کی جانگہ پر سخت
چوٹ آئی ہے۔ خیر ہم نے اس کو بڑی احتیاط سے اٹھا کر گاڑی پر سوار کیا اور
مسٹر کنارس اس کے پاس اندر بیٹھ گیا۔ میں گاڑی کے اندر جگہ کم تھی۔ اور زخم
خوردہ شخص کو لٹانا بھی ضروری تھا میں گاڑی کے باہر بیٹھا کنارس کا اس کے پاس
رہنا اسلئے ضروری تھا کہ وہ اس کی بولی سمجھ سکتا تھا۔ حالانکہ میرے لئے اس کے
لفظوں کو سمجھنا یا اس کی کسی بات کا جواب دینا سراسر غیر ممکن تھا۔
اس باب کو ختم کرنے سے پیشتر میں تھوڑا سا حال اس اجنبی کا بھی قلمبند کرنا
ضروری سمجھتا ہوں۔ جو اس طرح کے عجیب و پراسرار حالات میں ہمارے سفر کا ساتھی
بنا۔ کیونکہ اس قصے کے دوران میں اس کا ذکر آگے چلکر پھر بھی آئے گا۔ عمر اس کی
چالیس سال کے قریب تھی۔ مگر چہرہ کے آثار اس قسم کے نہ تھے۔ جو اس کے حق
میں احساس یگانگت پیدا کرنے والے سمجھے جا سکتے سر کے بال سیاہ گچھے دار
اور موٹے تھے سیاہ رنگ کی مونچھیں اور بکاؤ شتی گنجان داڑھی تھی چہرہ کا
رنگ گندمی از زمانہ کے سرد و گرم کے آثار لئے ہوئے تھا۔ اور اس نے اس
قسم کا لباس پہن رکھا تھا۔ جیسا بحری زندگی سے مخصوص ہے قد پستہ بدن فربہ
[illegible] آدمی اس قسم کے طرار گھوڑے کی سواری کے لائق نہ

تھا۔ جو محض اس کی بد انتظامی کی وجہ سے موت کے گھاٹ اترا اس کی عام شکل و صورت ظاہر کرتی تھی کہ گھوڑے کی سواری سے بہت زیادہ وہ مواج سمندر پر سفر کرنے کا عادی ہے۔ اپنے جی میں میں نے یہ رائے قائم کی کہ وہ کسی جہاز کا کپتان یا کوئی اس قسم کا افسر ہے مگر اتنا میں پھر کہوں گا۔ کہ وہ بات جو اہل جہاز میں پائی جاتی ہے اس میں قطعاً موجود نہ تھی ان کی طرح کشادہ دل اور ہنس مکھ نہ ہوتے ہوئے وہ اپنے چہرہ پر جوش اور تندی کے آثار رکھتا تھا۔ لیکن فی الحال وہ زخمی پڑا تھا اور اس حالت میں اس کے برخلاف کسی تعصب کو دل میں جگہ دینے کی بجائے میں اس سے ہمدردی کرنا فرض انسانی سمجھتا تھا۔

---

# باب ۱۱۷

## سوٹیاوکشیا

جس مقام پر یہ حادثہ پیش آیا۔ وہاں سے چلکر سوٹیاوکشیا تک کوئی بڑا گاؤں یا قصبہ رستہ میں نہ آتا تھا۔ وہ نہ اجنبی کی حالت فوری توجہ کی محتاج تھی اور اگر کوئی ڈاکٹر ہمیں رستہ میں مل سکتا تو ہم وہیں اس کو اتار دیتے بحالت مجبوری سوٹیاوکشیا تک سفر جاری رہا اور باقی رستہ مجھ کو کانسٹائن کنارس سے گفتگو کا موقع نہ مل سکا اوقات بعید میں ایک دو بار میرے یونانی دوست نے کھڑکی سے گردن نکالی تو ہم میں چند باتیں زخم خوردہ اجنبی کے بارہ میں ہوئیں اس کے سوا کچھ نہیں ہم جب سوٹیاوکشیا پہنچے تو دوپہر ہو گئی تھی گاڑی شہر کے بازاروں سے گذرتی گئی حتےٰ کہ آخر کار وہ بندرگاہ کی ایک سرائے کے پاس پہنچی اور اس جگہ وہ ان ہدایات کے مطابق جو کنارس نے گھوڑ سواروں کو

دے رکھی تھیں ٹھیر گئی۔ معلوم ہوا زخم خوردہ اجنبی نے اسی سرائے میں قیام کرنا تھا اس لئے یہاں تک گاڑی لانا ضروری سمجھا گیا انتہائی احتیاط کے ساتھ ہم نے سرائے کے ایک دو نوکروں سے مدد لی اس کو گاڑی سے اتارا اور جو کمرہ اس کے لئے مخصوص تھا اس میں لے جاکر چارپائی پر لٹا دیا۔ اس کے تھوڑی دیر بعد ڈاکٹر جن کی طرف آدمی بھیجے گئے تھے آ گئے ان کی زبانی معلوم ہوا کہ چوٹ خطرناک ہے۔ اور جانگھ کی ہڈی ٹوٹ گئی ہے۔ بڑی مشکل سے اس کو ٹھیک ٹھاک کیا گیا اور گو یہ عمل بے حد تکلیف دہ ثابت ہوا تاہم اجنبی نے اس تکلیف کو حیرت انگیز سکون کے ساتھ برداشت کیا۔

جب عمل ہو چکا تو اس نے ملاحوں کی مشہور کشادہ دلی سے اپنا حصہ اندازہ ممنونیت سے پہلے کا لسٹنٹائین کیا اور پھر میری طرف بڑھایا جس سے عارضی طور پر میں اس تعصب کو بھی بھول گیا جو اس کی صورت دیکھ کر میرے دل میں پیدا ہوا تھا۔ اس کی کنار اس سے کچھ باتیں ہوئیں۔ ظاہر وہ دریافت کرنا چاہتا تھا کہ مجھ سے کس زبان میں گفتگو کرنی چاہیئے پھر میرے درست کا جواب پاکر اس نے ٹوٹی پھوٹی فرانسیسی میں اس امداد کے لئے جو میں نے اسکو دی تھی میرا بڑی شکریہ ادا کیا۔

اس اثنا میں مجھے اس کمرہ کی دیکھ بھال کا موقعہ مل گیا تھا جس میں ہم نے زخم خوردہ اجنبی کو لٹایا تھا اس میں کئی کپڑے نظر آئے جو ویسے ہی تھے جس قسم کے ملاحوں کے ہوا کرتے ہیں انہی میں ایک کوٹ نظر آیا جس کے کالر اور کفوں پر سنہری لیس لگی تھی اور ایک پتلون جس کے اطراف میں اسی قسم کی لیس کی دھاریاں لگی تھیں نیز ایک ٹوپی جس کے گرد چوڑا سنہری فیتہ لگا ہوا تھا مجھے اس کمرہ میں دو بہت بڑے اور دو معمولی پستول بھی رکھے ہوئے نظر آئے۔

ایک جانب ایک بھاری کھانڈہ اور پاس ہی ایک تلوار جس کی مجلا چرمی پیٹی پر ویسی ہی طلائی لیس لگی تھی دکھائی دی کمرہ کی میز پر کئی نقشے پڑے تھے ایک قطب نما اور متعدد بحری آلات کی موجودگی ظاہر کرتی تھی کہ وہ اندازہ جو میں نے اس شخص کے کسی جہاز کا کپتان ہونے کے بارہ میں قایم کیا صحیح تھا۔

آخر کار میں اور کنارس اس سے دوسرے دن پھر ملنے کا وعدہ کر کے رخصت ہوئے بازار میں پہنچے تو میرے یونانی دوست نے کہا "ہماری گفتگو کا سلسلہ اس ناگہانی واردات سے بیچ ہی میں رک گیا تھا اس لئے میں آپ کے ارادوں سے لاعلم رہا۔ فرمایئے آپ کہاں قیام کریں گے؟"

"سب سے پہلے میں کسی ہوٹل میں مقیم ہونا چاہتا ہوں"۔ میں نے جواب دیا "بلکہ میرے خیال میں بہتر ہوگا۔ کہ ہم ایک ہی ہوٹل میں ٹھیریں"

"بہت خوب" اس نے کہا چنانچہ گھوڑ سواروں کو ہدایات دینے کے بعد گاڑی پر سوار ہوا اور میں بھی اس کے پہلو میں بیٹھ گیا۔ پھر دوسلسلہ گفتگو جاری رکھ کر اس نے کہا "بالفرض آپ اس دوست کے ہاں نہ ٹھیر سکیں جس کے نام آپ خط لائے ہیں تو آپ دیکھیں گے۔ کہ اس ہوٹل میں ہر طرح کی آسایش موجود ہے"

"اور مجھے بھی آپ کے پاس رہ کر کچھ کم خوشی نہ ہوگی" میں نے کہا "لیکن فرمایئے اس آدمی کے بارہ میں آپ کی کیا رائے ہے جسے ہم کچھوڑ کر آئے ہیں؟"

"ارادہ میں اس کا حال آپ سے بیان کرنا بھول گیا" کنارس نے کہا "اس کا نام لونٹرس ہے اور وہ کسی جہاز کا جو اس بندرگاہ میں ٹھیرا ہوا ہے کپتان ہے"

"کسی تجارتی جہاز کا؟" میں نے پوچھا۔

"میں نہیں جانتا وہ کس قسم کا جہاز ہے"۔ کانسٹائین نے جواب دیا "لیکن میرے خیال میں تجارتی ہی ہوگا۔ جیسا کہ آپ سمجھ گئے ہوں گے یہ شخص

یونانی ہے اور گو میرا ہم قوم ہے تاہم میں اس کی ذات اپنے ملک کے لئے قابل
فخر نہیں سمجھ سکتا۔"

"لیکن وہ اگر کسی تجارتی جہاز کا کپتان ہے" میں نے اس پر کہا "تو پھر
اس خوشنما وردی کا کیا مطلب ہوا اس کے کمرہ میں پڑی تھی؟"

"آہ۔ بے شک میں نے بھی وہ وردی پڑی دیکھی تھی" کنارس نے تسلیم کیا
"لیکن بات دراصل یہ ہے کہ ان تجارتی جہازوں کے بعض کپتان جو لیوانٹ اور
اٹلی کے درمیان آتے جاتے رہتے ہیں یا جن کی بحیرہ اسود میں آمد و رفت
ہے وہ بارہا اس طرح کی وردی پہنا کرتے ہیں۔ ان کو بھی باقی آدمیوں کی
طرح نمود و نمائش کا شوق ہے لیکن میں جو بات آپ کو بتانا چاہتا تھا یہ ہے
کہ یہ شخص کپتان نوٹرس حال ہی میں بندرگاہ میں اترا تھا۔ اسے گھوڑے
کی سواری کا شوق پیدا ہوا مگر بدقسمتی سے گھوڑا وہ نصیب ہوا جو سب سے زیادہ
اڑیل تھا۔ میں نہیں جانتا کہ یہ شخص ملاحی کے فن میں کیسا ہے تاہم جیسا آپ
نے بطور خود دیکھا شہسواری میں تو وہ بالکل ناقابل ثابت ہوا ہے۔ نتیجہ وہی
ہوا جس کی امید ہو سکتی تھی۔ یعنی گھوڑا اور سوار دونوں گر پڑے ایک کی جان گئی
دوسرے کی ٹانگ میں اتنی سخت ضرب آئی کہ اب وہ کچھ عرصہ کے لئے جہاز
رانی کے قابل نہ رہے گا۔ گویا اس کی تفریح اتنی مہنگی ثابت ہوئی کہ آئندہ عمر
بھر کے لئے کان ہو گئے اور اگر میرا خیال صحیح ہے تو کپتان نوٹرس پھر کبھی
گھوڑے کی پشت پر سوار ہونے کی جرات نہ کریگا۔۔۔ لیکن دیکھئے گاڑی
ہوٹل کے پاس پہنچ گئی۔"

ہم دونوں اتر کھڑے ہوئے ہوٹل کے نوکروں نے ہمارے ٹرنک ڈیوڑھی
میں رکھوا دیئے اور گاڑی رخصت کر دی گئی۔ چونکہ سفر نے ہماری اشتہا تیز

کردی تھی۔ اس لئے فیصلہ کیا گیا۔ کہ کھانا فوراً ہی کھایا جائے دوران طعام میں کئی مضمونوں پر بحث ہوتی رہی۔ اور جب آخر کار کھانا ختم ہوا۔ تو میں نے کہا "اب مجھے رخصت دیجئے۔ کہ جن صاحب کے نام میرے پاس چٹھی ہے میں ان سے مل لوں۔ کیونکہ اس کے بعد ہی میں اپنے آئندہ مشاغل کے بارہ میں کوئی رائے قائم کر سکوں گا"

"اتفاق سے مجھے بھی ایک جگہ جانا ہے" کانسٹنٹائن نے کہا "اس لئے میں آپ ہی کے ساتھ چلتا ہوں۔ اور چونکہ مجھے اس شہر کے اکثر باشندوں کی واقفیت ہے۔ اور آپ یہاں اجنبی ہیں۔ اس لئے آپ کو میرے ساتھ چلنے میں سہولت بھی رہے گی۔ لیکن ہاں یہ تو فرمائیے آپ کن صاحب سے ملنا چاہتے ہیں؟"

"دیکھئے یہ وہ خط ہے جو میں لایا ہوں" اور یہ کہکر میں نے کونٹ آف ٹوولی کی چٹھی پیش کی۔

کیا! سیسیر بوری سی!" کانسٹنٹائن نے حیرت زدہ ہو کر کہا۔ اور ایک لحظہ کے عرصہ خفیف کے لئے اس کے خوشنما چہرہ پر بے چینی کی جھلک پیدا ہوئی پھر وہ سنجیدگی سے کہنے لگا "عجیب اتفاق ہے کہ مجھے بھی سیسیر بوری سی کے مکان پر جانا ہے"

اس حقیقت کا شبہ فوراً میرے دل میں پیدا ہو گیا یہاں تک کہ میرا خیال ہے اس شبہ کا اظہار میری نگاہ سے بھی ہو رہا ہوگا۔ کیونکہ کانسٹنٹائن نے جلدی سے کہا "اب سٹر ولمٹ یہ بھی آپ کو معلوم ہو گیا کہ وہ محبوب کون ہے اور کہاں رہتا ہے۔ جس کا میں رستہ میں آپ سے ذکر کرتا تھا"

تھوڑی دیر کے لئے بے چینی کے ان آثار کو یاد کر کے جو میں نے کانسٹنٹائن

کے چہرہ پر دیکھے تھے میرے جی کو فارسے رنج ہوا کیونکہ اس کا مطلب یہ تھا کہ اس کے دل میں حسد یا جوش رقابت کا احساس میری طرف سے ہوا ہے حالانکہ اس کو یاد رکھنا چاہیئے تھا کہ میں جیسا پیشتر اس سے بیان کر چکا تھا میری محبت پہلے ہی دوسری جگہ قائم تھی۔

یکایک اس نے پھر وہی پہلے کا سا دوستانہ لہجہ اختیار کر کے اور اس کے ذریعہ سے اس عارضی کدورت کو مٹانے کی کوشش کرتے ہوئے ہوا آپس میں پیدا ہونے لگی فرمایا "آیئے چلیں میرا خیال ہے کہ میرے ساتھ آپکی موجودگی اس راستے میں کوئی تبدیلی پیدا نہ کرے گی جو اس خط کو پڑھ کر مسٹر پورٹی سی آپ کے بارہ میں قائم کرتے"

اکٹھے ہم ہوٹل سے نکلے اور بازار میں بازو ڈالے ادھر ادھر سے گذرنے لگے

"مسٹر ولف" میں نے کہنا شروع کیا "یہ نہ خیال فرمایئے کہ مجھے آپ سے حسد ہے کیونکہ میں جانتا ہوں آپ اس سے پہلے دوسری جگہ دل دے چکے ہیں۔ لیکن بالفرض ایسا نہ ہوتا۔ اور میری کیفیت اس سے مختلف ہوتی جیسی کہ درحقیقت ہے تو مجھے یقیناً اس آدمی کی طرف سے ضرور رقابت ہوتی جس کی شکل و صورت کی دلفریبیاں عورت کے دل کو اپنی طرف کھینچنے کا برابر دست ارادہ رکھتی ہیں"

مجھے اس کے لفظوں سے بڑی حیرت ہوئی کیونکہ میں اچھا برا جیسا بھی تھا کالسٹن کا رس بہرحال اس بارہ میں مجھ سے چھپے نہ تھا اور اس طرح میرے برخلاف کوئی اندیشہ اس کے دل کو نہ ہونا چاہیئے تھا۔

"عنقریب آپ دیکھیں گے" اس نے غیر معمولی جوش سے تقریر کرتے کہا۔ "کہ میری لیونورا کتنی خوبصورت اور خیکیل ہے اس میں شک نہیں کہ خلاف آپ کو سب سے زیادہ خوبصورت معلوم ہوتی ہوگی۔ جس سے آپ کو عشق ہے۔ لیکن اگر ایک لحظہ کے لئے آپ اس تصویر پر پردہ ڈال سکیں جو آپ کے سینہ میں بسی ہے تو پھر یقینی طور پر آپ کو تسلیم کرنا پڑے گا کہ لیونورا کے برابر خوبصورت کوئی عورت اس دنیا میں نہیں ہے حسن صورت کے علاوہ اس میں سیرت کی بھی ساری خوبیاں موجود ہیں۔ اس کے عادات و اخلاق حسین ہیں وہ بیحد خوش گفتار ہے مگر اس کے ساتھ ہی اس کی گفتگو میں کوئی کتابی سب نہیں پایا جاتا وہ شرمیلی ضرور ہے۔ لیکن نہ اتنی کہ شرم و حجاب حرکت ہو کسی طرح کا بیجا تکبر نہ رکھتے ہوئے وہ زمانہ وقار سے معمور ہے لیکن میں اس بارہ میں زیادہ کہنا فضول سمجھتا ہوں۔ کیونکہ اس صورت میں آپ میری تعریف کو یکطرفہ خیال کرنے لگیں گے"

"اس کے برعکس" میں نے کہا "میں آپ کی پرجوش محبت کی تعداد سے قدر کرتا ہوں وہ خاتون ہر طرح آپ کے لائق ہے اور آپ کے دل میں اس کے لئے وہ مردانہ عشق بیگانہ ہے جس کی شدت نے ہر زمانہ میں تعریف کی ہے آپ کی گفتگو سے معلوم ہوتا ہے کہ لیونورا بھی اپنے چچا کی منظوری سے آپ کی نذر محبت قبول کر چکی ہے۔ تو پھر میرے سمجھ میں نہیں آتا۔ کہ کس لئے آپ آئندہ راحت کی طرف سے بدگمان ہیں۔ خدا نے آپ کو مال و دولت عطا کی ہے۔ آپ اپنے افعال کے مختار ہیں شکل و صورت میں بھی ماشاء اللہ کوئی عیب نہیں جس سے آپ کو محبت ہے وہ بجائے خود آپ کو چاہتی ہے۔ کوئی رکاوٹ آپ کے میل میں نظر نہیں آتی ان حالات میں جب تک شی

سورج آپ کے سر پر چمک رہا ہے تو کس لئے آپ غمگین ہیں؟ کس لئے آپ اس ساحت کے دوام پر شک کرتے ہیں جو قدرت نے آپ کے لئے مخصوص کی ہے؟"

سکاٹ ٹہلتے ٹہلتے کنارے چلتے چلتے ٹھیر گیا۔ وہ کوٹھی جس میں ہمکو جانا تھا تھوڑے فاصلہ پر واقع تھی اس کے دروازہ پر درخت اگے تھے آس پاس کوئی آدمی بھی موجود نہ تھا۔ ایک لحظہ کے لئے اس نے عجیب طرح کی نظروں سے میری طرف دیکھا پھر اونچی نگاہ کر کے اٹلی کے نکھرے ہوئے آسمان پر نظر ڈالی۔

"میرے عزیز دوست" اسکے بعد اس نے کہا "اس نیلوفری سائبان کی طرف دیکھیئے کیا اسپر بادلوں کا کوئی داغ دھبہ نظر آتا ہے؟ کیا اس کی رنگت شفاف نیلگوں نہیں ہے مگر میں پوچھتا ہوں کیا آسمان کی یہ حالت ہمیشہ اسی طرح رہے گی؟ کیا وہ وقت نہ آئیگا جب بادنددچکر طوفان کے بادلوں کو گھیر لائے گی۔ چاروں طرف تاریکی چھانے لگیگی اور قدرت رعدکی پُر رعب آواز میں بولنے یا برق کی صورت میں چمکنے نہ کرنے لگے گی؟ آہ اگر ایسا ہے تو کیا اس آسمان کو جو فی الحال نکھرا ہوا اور شفاف ہے تقدیر انسانی کا نمونہ نہیں سمجھا جا سکتا جس کی حالت گھڑی میں کچھ ہے اور گھڑی میں کچھ اور یہ نہ سمجھیئے کہ میں ان باتوں کو ذہن میں لانے سے قاصر ہوں یا ان کی جانتے ہوئے انہیں اپنی حالت پر عائد کرنے سے ہچکچاتا ہوں۔"

میں سخت حیران تھا کہ اپنے دوست کی ان باتوں کا کیا جواب دوں اس کے الفاظ صحیح معلوم ہوتے تھے اور ایک لحظہ کے لئے مجھے خود اپنے سینہ میں اس کی گرمی معلوم ہونے لگی گویا کوئی شخص آنیوالی خرابیوں کی پیش بینی کر رہا تھا اس کے

ساتھ ہی جب مجھے یاد آیا کہ ناہنجار لینور میری جان سے پیاری انیبل کے برخلاف ... اس کے امن و راحت کے برخلاف گہری سازش کر رہا ہے اور وہ سازش ایسی ہے جسے میں شاید اپنی انتہائی کوشش کے باوجود تباہ نہ کر سکوں تو قدرتی سمجھا جا سکتا ہے کانسٹنٹائین نے لفظوں نے کتنا عجیب و حیرت انگیز اثر میرے دلپر پیدا کیا۔

"مگر چھوڑیئے" وہ یہ دیکھ کر کہ میں اس کی باتوں سے بہت متاثر ہوا ہوں۔ مسکراتے ہوئے کہنے لگا "ہمیں اس غم انگیز مضمون پر زیادہ بحث نہ کرنی چاہیئے ہم اس مکان کے بالکل قریب آ گئے ہیں اور اس پر تپاک خیر مقدم کو دیکھتے ہوئے جو ہمارا کیا جانا ہے ہمکو چاہیئے کہ رنج و الم کو بھولکر اپنے چہروں پر تبسم پیدا کریں"

جس مکان کی طرف کانسٹنٹائین نے اشارہ کیا وہ شہر کے عین باہر چھوٹی سی بلندی پر واقع تھا مکان بجائے خود بہت بڑا نہ تھا۔ مگر اس کی ساخت دلفریب تھی۔ چاروں طرف ہرے بھرے پودے اگے تھے باہر کی نشیب دیوار پر لوہے کا جنگلا لگا ہوا تھا۔ اور عمارت کی بناوٹ اس قسم کی تھی کہ کمرہ نشست کی دالکونی سے بندرگاہ اور اس کے لنگر انداز جہازوں کا نظارہ بخوبی دیکھا جا سکتا تھا۔ گھاٹ سے آگے جنگلہ تک بچیرہ روم کی نیلگوں پھنائی تھی۔ اگرچہ فروری کا مہینہ تھا تاہم اٹلی کا موسم اتنا ہی خوشگوار تھا جتنا انگلستان میں موسم بہار کا ہوتا ہے جیسا بیان کیا گیا ہے آسمان نکھرا ہوا اور صاف اور نظارہ اتنا خوشگوار تھا گویا عروس زمین آفتاب کے قسم کو دیکھ کر مسکراتی ہو۔

ہم جس وقت کوٹھی کے پاس پہنچے تو کانسٹنٹائین نے میری توجہ باغ میں بنے ہوئے ان چھوٹے چھوٹے شیشہ کے مکانات کی طرف دلائی جن میں نادر و نایاب پودے لگے تھے رنگا رنگ کے پھول کھلے ہوئے اور درختوں کی شاخوں سے فصل کے بہترین میوے آویزاں تھے ان میں سے بعض ملک اٹلی سے مخصوص تھے۔ لیکن کئی منطقہ

علاوہ سے تعلق رکھتے تھے یہ دیکھ کر میں نے اپنے دوست سے کہا "بانو سینیر پوریٹی سی یا ان کی بھتیجی یا ممکن ہے۔ وہ دونو قدرت کی تفریح اور پھلوں پھولوں کا خاص شغف رکھتے ہیں"۔

اس پر کنارس نے جواب دیا "جج صاحب یعنی سینیر پوریٹی سی گو خود بھی اس طرح کا شوق رکھتے ہیں تاہم سب سے زیادہ دلبستگی ان کی بھتیجی سینورا لیونورا کو ہے جسے قدرت نے حسن پرست طبیعت عطا کی ہے اور وہ قدرت کی تفریحوں سے خاص لگاؤ رکھتی ہے"۔

اس طرح کی باتیں کرتے ہوئے ہم کوٹھی کے دروازہ پر پہنچے .....

## بیسویں جلد ختم ہوئی

# قواعد خریداری

۵۔ (بقیہ صفحہ ۲) بعض اصحاب کی حالت میں دیکھا گیا ہے۔ کہ چار پانچ ماہ کے بعد دفعتاً اطلاع دیتے ہیں۔ کہ ہمیں اس دوران میں ایک بھی پرچہ نہیں ملا ایسی شکایتیں کسی بھی حالت میں قابل غور نہیں سمجھی جا سکتیں۔ کیونکہ اتنی مدت کے بعد شکایت کی جانچ کسی طرح نہیں ہو سکتی۔ اس قسم کے موقعوں پر زیادہ سے زیادہ جو بات ہم کر سکتے ہیں۔ یہ ہے کہ زیر شکایت پرچے اگر دفتر میں موجود ہوں تو عام رعایتی قیمت پر دوبارہ مہیا کر دیئے جائیں۔ لیکن یہ ایک اختیاری رعایت ہے۔ جو بغیر کوئی وجہ ظاہر کرنے کے واپس لی جا سکتی ہے +

۶۔ کچھ اصحاب آغاز ماہ سے ہی خطوں کا تار باندھ دیتے ہیں۔ جن کا فرداً فرداً جواب دینا سخت مشکل ہے۔ اس لئے مکرر گذارش ہے کہ عدم رسی کے خط مہینہ کی ۲۰ تاریخ تک انتظار کر کے ہی لکھے جائیں۔ اس سے پہلے لکھے ہوئے خطوں کو قابل اعتنا نہ سمجھا جائیگا +

۷۔ اس سائز کے ایک سو سے لے کر ڈیڑھ سو صفحوں تک مقرر ہے۔ اور بعض حالتوں میں اس سے بھی زیادہ ہو سکتی ہے مگر اس کمی بیشی کا اختیار کلی دفتر کو حاصل ہے +

قابل ترجمہ کتابوں کے انتخاب کا حق رئیس التحریر منشی بیرتھ رام صاحب کو حاصل ہے خریداروں کے مشورے ہر وقت شکریہ کیساتھ سنے جا سکتے ہیں لیکن یہ دفتر اُنپر عمل کرنے کے لئے پابند نہیں۔ اور نہ کوئی صاحب اس بنا پر اعتراض کر سکتے ہیں کہ فلاں کتاب کا ترجمہ کیوں شائع نہیں کیا گیا +

۸۔ ان قواعد سے لاعلمی داخل عذر نہ سمجھی جائیگی +

# جارج ڈبلیو۔ ایم رینالڈس کے ناول

ذیل میں رینالڈس کے ان ناولوں کی فہرست پیش کی جاتی ہے جو قبل ازیں ترجمہ ہو کر شائع ہو چکی ہیں اور طلب کیے جا سکتے ہیں

| کتاب کا نام | انگریزی نام | مترجم | صفحات | قیمت |
|---|---|---|---|---|
| فسانہ لندن (۴ حصے) | مسٹریز آف لندن (سلسلہ اول) | منشی تیرتھ رام صاحب فیروز پوری | ۱۴۰۰ | ۱۴ |
| " (۲۵ " ) | (سلسلہ ثانی) | " | ۲۴۴۱ | ۲۴ |
| نظارہ پرستان (۲۵ " ) | مسٹریز آف دی کورٹ آف لنڈن (آخری سلسلہ) | " | ۲۲۶۸ | ۲۲ |
| خونی تلوار (۲ جلدیں) | میسکر آف گلنکو | | ۸۵۸ | ۸ |
| باپ کا قاتل (۲ حصے) | پیری سائڈ | منشی تسلیم الدین صاحب لاہوری | ۵۱۶ | ۵ |
| شام جوانی (۲ جلدیں) | ینگ ڈچس | منشی نوبت رائے صاحب نظر لکھنوی | ۶۰۰ | ۶ |
| فریب حسن | فاسٹ | خواجہ اکبر حسین صاحب | ۵۵۰ | ۵ |
| شام غربت | پوپ جان | میر کرامت اللہ صاحب امرتسری | ۴۳۹ | ۴ |
| سوز عشق | سمیٹرس | پنڈت بشمبر ناتھ صاحب سہرو | ۵۲۰ | ۵ |
| عمر پارسا | عمر | منشی احمد الدین صاحب بی اے | ۲۸۸ | ۲ |
| شاہ الدین بیلی | بیلی یا سٹیڈ آف منگر ڈیا | منشی محمد امیر حسن صاحب | ۱۰۷۶ | ۱۰ |
| مارگرٹ | مارگرٹ | منشی گوکل چند صاحب بی اے | ۱۴۸ | ۱ |
| لارنس ڈروتھ (۲ جلدیں) | رائی بروس پلاٹ | منشی محمد امیر حسن صاحب | ۱۰۷۶ | ۱۰ |
| سپاہی کی دلہن | سولجر کی وائف | ڈاکٹر لکشمی دت صاحب عابر | ۶۴۴ | ۶ |
| رونز ایمپرٹ (۲ حصے) | رونز انبیرٹ | منشی جے نرائن صاحب ورما اثر لکھنوی | ۳۵۲ | ۳ |
| اسرار | ٹیکر و منسٹر | منشی صدیق احمد صاحب | ۴۶۸ | ۴ |
| دھوکا یا طلسمی فانوس | ماسٹر مسٹیریز آف کیس | مولوی سجاد حسین صاحب مرحوم | ۵۲۴ | ۵ |
| شاہ و گدا | الفرڈ | منشی امجد حسین خلف صاحب | ۲۱۰ | ۲ |
| رینالڈس کی کہانیاں (۱۰ حصے) | متفرق | ... | ۲۸۵ | ۲ |
| اسرار حرم | لزر آف دی حرم | منشی احمد الدین صاحب بی اے مرحوم | ۲۱۰ | ۲ |
| دیگر تصاویر | دیگر وی دھرولف | منشی محمد امیر حسن صاحب | ۶۴۴ | ۶ |
| قدیم لندن کے اسرار (۲ حصے) | اولڈ لنڈن | | ۳۱۲ | ۳ |
| جھیل کی معشوقہ | فشرمین | لالہ دینا ناتھ صاحب | ۸۸ | ۱ |
| سرگذشت (۴ جلدیں) | میری پرائس | سید نوازش علی صاحب | ۱۲۹۵ | ۱۲ |

**لال برادرس ۷ پارسنز روڈ۔ لوئر مال۔ لاہور**

جلد ۲۱

# گردشِ آفاق

## حیرت انگیز سوشل ناول

اس سلسلہ میں حسب ذیل بھی ملاحظہ فرمائیے

فسانہ لندن (سلسلہ اول و دوم) نظارہ پرستان - خونی تلوار وغیرہ

مصنف — جارج ڈبلیو - ایم - رینالڈس

مترجم — تیرتھ رام فیروزپوری


لال برادرس

۷ - پارسنز روڈ - نولکھا لاہور

صرف سرورق سہیلی پرنٹنگ پریس لاہور میں چھپا

# قواعد خریداری

۱۔ اس سلسلہ کی مستقل خریداری کی سالانہ قیمت بھیجہ ہے جو خواہ بذریعہ منی آرڈر یا وی۔ پی پیشگی آنی چاہیئے۔ مابدیا ششماہی کا کوئی حساب نہیں۔ جو اصحاب ہمارے سراغ رسانی کے ناولوں کے بھی مستقل خریدار ہیں۔ ان سے بطور رعایت صرف ۳ سالانہ لیا جائے گا۔ وصول شدہ روپیہ کسی حالت میں واپس نہ ہوگا۔

۲۔ خریداری کسی ایک جلد سے شروع ہو سکتی ہے۔ لیکن قیمت بہرحال ایک سال کی اکٹھی وصول کی جائے گی۔ اور اس کے عوض بارہ ماہوار پرچے (یا ان پرچوں کے مجموعے) دیا کئے جائیں گے۔

۳۔ سابقہ ادا کردہ قیمت کا حساب ختم ہونے پر اگر نئی قیمت کے آغاز سے پہلے خریدار کی طرف سے یہ اطلاع موصول نہ ہو کہ وہ آئندہ اس سلسلہ کی خریداری جاری رکھنا نہیں چاہتا تو اس کو بونا فائڈ آرڈر سمجھ کر نیا پرچہ مزید سالانہ قیمت کے لئے وی۔ پی روانہ خدمت ہوگا۔ جس کو وصول کرنا ہر ایک خریدار کا اخلاقی فرض سمجھا جائے گا۔

۴۔ ہر ایک پرچہ بالعموم مہینہ کے وسط تک شائع ہو جاتا ہے۔ اور تمام خریداروں کے نام باقاعدہ اور بڑی احتیاط کے ساتھ روانہ ہوتا ہے۔ لیکن ہے چند پرچے رستہ میں ضائع ہو جائیں۔ لیکن اس صورت میں عدم رسائی کی اطلاع اسی مہینہ کے اندر اندر آجانی چاہیئے۔ بہترین صورت یہ ہے کہ مہینہ کی ۲۰ تاریخ تک انتظار کر کے اگر اس وقت تک پرچہ وصول نہ ہو۔ تو ایک اطلاعی خط اس دفتر کے نام روانہ کر دیا جائے اس مہینہ کے گزر جانے پر عدم رسائی کی شکایت قابل قبول نہ ہوگی۔ سوائے غیر ملکی خریداروں کے جو آئندہ ماہ کی پانچ تاریخ تک شکایت روانہ کر سکتے ہیں۔

باقی دیکھو سرورق صفحہ ۳

جملہ حقوق بحق لالہ نرائن دت سہگل محفوظ ہیں

حیرت انگیز سوشل ناول

# گردشِ آفاق

اکیسویں جلد

جارج ڈبلیو ایم رینالڈس کی زبردست تصنیف

## جوزف ولمٹ

کا دلکش ترجمہ

نیرتھ رام فیروزپوری

مترجم فسانہ لندن۔ نظارہ پرستان انصاف وغیرہ

لال برادرس

۷۔ پارسنز روڈ نولکھا لاہور

انقلاب سٹیم پریس لاہور میں باہتمام ملک دین محمد پرنٹر چھپا اور لالہ نرائن دت سہگل نے شائع کیا

# حیرت انگیز جاسوسی ناولوں کا سلسلہ

اس دفتر سے رینالڈس کے ناولوں کے علاوہ ایک اور سلسلہ بہترین جاسوسی ناولوں کے ترا
کا بھی شائع ہوتا ہے اس مطلب کے لئے دنیا کی بہترین کتابیں انتخاب کی جاتی ہیں اور ان کا ترجمہ
خاص اہتمام سے کیا جاتا ہے اس سلسلہ کے مترجم بھی منشی تیرتھ رام صاحب فیروزپوری مترجم گردش
آفاق وغیرہ ہیں۔ پس اگر آپ کو عہد حال کے بہترین جاسوسی ناول دیکھنے کا شوق ہو تو ہمارے
اس سلسلہ کی بھی مستقل خریداری قبول فرمایئے اس وقت تک اس سلسلہ میں حسب ذیل ناول
شائع ہوئے ہیں۔ جو طلب کئے جا سکتے ہیں۔

| | | | |
|---|---|---|---|
| خونی ہیرا | انقلاب یورپ | شریف بدمعاش | چلتا پرزہ |
| خونی چراغ | نقلی نواب | منزل مقصود | بحر فنا |
| سراب زندگی | آتشی کتا | سنہری بچھو | ڈاکٹر نکولا |
| انمول ہیرا | انصاف | شاہی خزانہ | تلاش اکسیر |
| نوکھا ہار | گمنام مسافر | مطلبی دنیا | حد ظلمات |
| ہیروں کا بادشاہ | لعل شب چراغ | نازک کٹار | تبدیل قسمت |
| خنجر بیداد | قاتل ہار | کارنامجات شرلک ہومز | مصری جادوگر |
| مہر خموشی | آزادی | سنہری لاش | کارنامجات آرسین لوپن |
| مقدس جوتا | کرنی کا پھل | خونی چکر | زہری بان |

اس سلسلہ کا اگلا ناول چڑیا کی نکی خصوصیت سے قابل دید ہوگا۔ اور اس کے بعد نئی اور
ناول پیلا ہیرا خونی پتلا۔ ستارہ یورپ وغیرہ سلسلہ وار شائع ہوں گے۔

مخفی نہ رہے کہ یہ اونے قسم کے ایک یا دو پیسے قیمت کے لچر ناولوں کے ترجمے
نہیں بلکہ دنیا کے بہترین مصنفوں کی بہترین تصنیفوں کا نچوڑ ہیں
ضرور آپ اس سلسلہ کی قدردانی کریں

# گردش آفاق

## دور ثالث

## اکیسویں جلد

## باب ۱۱۶ - (بقیہ)

سامنے کا دروازہ ایک وردی پوش نے کھولا اور کنارس کو دیکھ کر مودبانہ سلام کیا اس کا لباس صاف ستھرا اور موزوں تھا۔ مگر کسی طرح کی غیر معمولی بھڑک اس میں نہ پائی جاتی تھی جس طریقہ پر اس نے کنارس کا خیر مقدم کیا اس سے معلوم ہوتا تھا۔ کہ آخر الذکر کی اس گھر میں عموماً آمد و رفت رہتی ہے بعد ازاں وہ ہم کو ایک کمرہ نشست میں لے گیا جو اگرچہ غیر معمولی اہتمام سے آراستہ نہ تھا تاہم نفاست اور سلیقہ کے آثار اس کی ہر چیز میں پائے جاتے تھے۔ وہیں ایک جانب پیانو بربط اور اطالوی موسیقی کے بہترین اور عمدہ نمونے رکھے تھے جس سے ظاہر ہوتا تھا۔ کہ وہ نوجوان خاتون جو ان چیزوں سے کام لیتی ہے اس فن میں پوری مہارت رکھتی ہے۔ ایک جانب تصویروں کا مجموعہ بھی دیکھا گیا جس میں چاک پنسل اور آبی رنگوں کی تصویر کشی کے بہترین نمونے شامل تھے۔ کنارس کی زبانی معلوم ہوا کہ یہ سب چیزیں اس خاتون کی تیار کردہ ہیں اور جس فاخرانہ انداز سے کنارس نے اپنی لیونورا کی خوبیوں

اور قابلیتوں کا اظہار کیا۔ اس سے پایا جاتا تھا۔ کہ وہ اس کی ذات پر بے حد ناز کرتا ہے۔ فی الحقیقت جسقدر الفاظ میرے نئے دوست کی زبانی نج صاحب کی بھتیجی کے متعلق سننے میں آئے۔ ان سے پایا جاتا تھا۔ کہ وہ اس سے بہت گہری اور ناقابل بیان محبت کرتا ہے۔

جیسا کہ ناظرین نے میری اس تحریر سے جان لیا ہوگا۔ ہم جسوقت کمرہ نشست میں گئے تو کوئی آدمی اسجگہ موجود نہ تھا۔ مگر اس کے چند ہی منٹ بعد وہ خاتون بھی وہیں آگئی معلوم ہوتا ہے۔ کہ نوکر نے پہلے سے اس کو بتا دیا تھا۔ کہ کانسٹنٹائن کنارس اکیلا نہیں۔ کیونکہ جیسا اس کے شباب کی امنگوں کا تقاضا تھا۔ خوشی سے اچھلتی کودتی کمرہ میں آنے کی بجائے اس طرح کے شرمیلے انداز سے داخل ہوئی۔ جس سے پایا جاتا تھا۔ کہ وہ ایک اجنبی کی موجودگی سے واقف ہے اس کو دیکھتے ہی کانسٹنٹائن جلدی سے آگے بڑھا دونوں کے ہاتھ ایک دوسرے سے اس طرح گرمجوشی سے ملے کہ ثابت ہو گیا۔ ان میں بہت گہری محبت ہے بلکہ میں یہ معلوم کئے بغیر نہ رہ سکا۔ کہ جیسی پرجوش محبت کانسٹنٹائن کنارس کو اس خاتون سے ہے ویسی ہی سینورا لیونورا کو اس سے بھی ہے۔

لیکن وہ حسن ان کے مزاج کی ہم آہنگی اور مطابقت ہی نہ تھی جو میرے دیکھنے میں آئی میں نے ایک ہی نظر دیکھکر معلوم کر لیا کہ حسن و ادا میں بھی وہ ایک دوسرے کا مدمقابل ہیں لیونورا کی رنگت سلونی تھی۔ لیکن جلد بدن صاف یعنی اس اٹلی کے اس گندمی رنگ سے مختلف جو بارہا گرم خون کی گردش کو نظروں میں آنے سے روکتا ہے۔ پھر اس کے علاوہ اس خوشنما سانولی رنگت کو اور زیادہ خوشنما بنانے کے لئے قدرت نے اس کے ہونٹوں

کو بے حد سرخ بنایا تھا۔ اس کے کمان ابرو بالکل سیاہ تھے۔ یہی رنگت آنکھوں کی تھی اور اس کی لمبی موٹی لیکن ریشم کی طرح ملایم پلکیں گہرا آبنوسی رنگ رکھتی تھیں لیکن مخفی نہ رہے کہ گو اس کے ہونٹ پُر تھے تاہم ان میں اس طرح کا بے جا گداز جو بد تماکرنے والا ہوتا موجود نہ تھا وہ نہ چھوٹا اور کسی بت کی حالت میں بالکل بے عیب سمجھا جا سکتا تھا۔ گو بصورت موجودہ وہ اس کے پُر ہونٹوں کی وجہ سے زیادہ نمایاں تھا۔ پھر اس کی آنکھیں کتنی مست اور شرمگیں اور کس طرح کی تیز چمک اپنے اندر رکھتی تھیں! اس میں شک نہیں انکی چمک اتنی تیز نہ تھی جتنی سیزیر کنارس کی آنکھوں کی کیونکہ ان میں نسوانی شرم اور معصومیت پائی جاتی تھی۔ تاہم اس سے ان کی خوشنمائی میں ذرا فرق نہ آتا تھا لیونوناکا قد لمبا بدن چھریرا اور خط و خال کی موزونیت اس طرح کی تھی گویا اساتذہ قدیم کے بنے ہوئے کسی مکمل ترین سنگی بت میں جان ڈال کر اُسے نقل و حرکت کے قابل بنا دیا گیا ہو۔ سر کے بال بے حد سیاہ یہاں تک کہ اندھیری رات سے مشابہ لیکن اس کے ساتھ ہی نرم اور چمکیلے پس پشت یونانی جوڑے کی صورت میں بندھے تھے اور ان کی وجہ سے اس کے خوشنما چہرہ کی بے عیب بیضوی ساخت بڑی خوشنمائی سے واضح ہوتی تھی۔ جسوقت وہ مسکراتی تو شفاف چمکیلے موتیوں کی دو لڑیاں بالکل ہموار اور سپید دکھائی دیتی تھیں اس کی آواز خوشگوار اور ترنم ریز تھی اس کی صورت دیکھ کر میں کانسٹنائن کے ان لفظوں کو یاد کئے بغیر نہ رہ سکا۔ جو اس نے اس بارہ میں مجھ سے کہے تھے کہ اگر میں ایک لحظہ کے لئے اینبل کی تصویر خانہ دل سے نکال کر اس کی یاد پر پردہ ڈال سکوں تو حسن و خوبی کی دنیا میں لیونورا پورٹی سی کی ذات لاثانی نظر آئے چنانچہ اس خاتون کو ایک

ہی نظر دیکھنے کے بعد مجھ کو پورا یقین ہوگیا۔ کہ اس بارہ میں جو الفاظ میرے دوست نے کہے وہ حرف بحرف صحیح تھے۔

سلسلہ داستان جاری رکھنے سے پیشتر میں یہ بھی بیان کر دینا چاہتا ہوں کہ خاتون لیونورا جج صاحب کے بڑے بھائی کی بیٹی تھی اور اس کے والدین کا بچپن ہی میں انتقال ہوگیا تھا۔ لیونورا کا چچا یعنی جج پورٹی سی جس کے پاس وہ رہا کرتی تھی۔ کنوارا تھا اور اس نے شروع سے ہی شادی نہ کی تھی لیونورا کے والدین کے انتقال پر اس نے اسے اپنے پاس رکھا اور بیٹیوں کی طرح پالا وہ اس سے اپنے عزیز بچے کی طرح محبت کرتا۔ اور اس کی صلاح و فلاح کا ہر وقت خیال رکھتا تھا۔ اس کی تعلیم و تربیت کے لئے بہترین معلم و معلمات مقرر کی گئی تھیں اور وہ اس بات کا سختی سے خیال رکھتا تھا۔ کہ کس طبقہ اور کس قماش کے لوگوں سے لیونورا کے دوستانہ تعلقات ہیں گو جیسا کہ سمجھا جا سکتا ہے۔ ایک ایسی باعجبت اور فرمانبردار لڑکی کی حالت میں نہ تو کسی بیجا تشدد کی حاجت تھی اور نہ سینیور پورٹی سی کی طرف سے کوئی ایسی کڑی سختی عمل میں لائی جا سکتی تھی ان سب باتوں کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ اکیس سال کی عمر میں سینورا پورٹی سی ایک اس طرح کی حلیم الطبع شریف اور ترقی یافتہ خاتون تھی۔ جس کی ذات پر ایک رشتہ دار کو جائز فخر ہو سکتا ہے۔ جس کی محبت حاصل کرنے کا شوق ہر مداح کے دل میں پیدا ہوتا ہے اور جس سے شادی کرنے کی خواہش کسی شہزادہ عالم کے لئے بھی باعث فخر ہو سکتی ہے۔ پس میں یہ سوچے بغیر نہ رہ سکا کہ کانسٹانٹن کنارس بڑا خوش نصیب ہے۔ کہ ایک ایسی خاتون کی محبت اس کو حاصل ہوئی۔ جو اس دنیا سے بہت زیادہ عالم بالا کی مخلوق معلوم ہوتی تھی۔ اور جس کی نسبت کبھی گمان

دہو سکتا تھا کہ قادر مطلق خدا اس کی راحت کی تکمیل میں خلل اندازی کا ذریعہ پیدا کر سکتا ہے۔

اس قدر حالات بیان کرنے کے بعد میں پھر ایک بار سلسلہ داستان شروع کرتا ہوں جس وقت لیونورا اور کانسٹانٹین میں محبت آمیز ملاقات ہو چکی۔ تو آخر الذکر نے لیونورا کو فرانسیسی زبان میں مخاطب کر کے جسے وہ بڑی روانی کے ساتھ بول سکتی تھی اور جس میں گفتگو کا سلسلہ اس خیال سے جاری رکھا گیا تھا کہ میں بھی اس کو سمجھ سکوں کہنا شروع کیا "آپ میرے دوست مسٹر ولمٹ ہیں اور میری پیاری لیونورا وہ نہ صرف میری وجہ سے بلکہ اس لئے بھی کہ شہر روما کے ایک ذی اثر رئیس کا معرفی خط لائے ہیں آپ کے اور آپ کے چچا کے گہرے دوست ثابت ہونگے"

"مسٹر ولمٹ کی تشریف آوری مبارک ہے" لیونورا نے اس پیرایہ میں جس سے نہ تو غیر معمولی تکلف اور نہ بے تکلفی ظاہر ہوتی تھی۔ مجھ سے کہا "میرے چچا عنقریب آتے ہوں گے اور آپ سے مل کر بے حد خوش ہونگے"

میں نے اس نے عنایت کے لئے ذاتون موصوف کا شکریہ ادا کیا اور وہ خط جو میں کونٹ ڈوولی کی طرف سے اپنے ساتھ لایا تھا میز پر رکھتے ہوئے کہا "یہ میرے معزز دوست کونٹ نے لکھ کر دیا ہے"

"امیر موصوف میرے چچا کے بہت پرانے اور گہرے دوست ہیں" لیونورا نے اسپر کہا "اور اس چٹھی کی وجہ سے ان کو مسٹر ولمٹ کی خدمت گذاری سے اور بھی زیادہ خوشی ہوگی۔۔۔ایلوردہ خود آ گئے"

یہ الفاظ اس وقت اس کے منہ سے نکلے جب ایک معزز شکل و صورت کا سن رسیدہ آدمی کمرہ میں داخل ہوا۔ سینیور لوئی سی کی عمر ساٹھ سال سے

اوپر تھی۔ مگر اس کی بلند قامت جو عہد شباب کی طرح سیدھی تھی اس کی چال کی مضبوطی چہرہ پر کسی طرح کی جھریوں کا نمودار نہ ہونا اس کی چمکیلی نیلگوں آنکھیں اور مضبوط ہموار دانت ساری باتیں اس باقاعدگی کی علامت تھیں۔ جس سے وہ لوگ اپنی زندگی بسر کرتے ہیں جنھیں قدرت نے قانع اور خوش طبع پیدا کیا ہے اور جو ان معدودے چند تکالیف کو برداشت کرنے کے سوا جو اس دنیا میں ہر انسان کا لازمی حصہ ہیں بے فکری اور اطمینان کی زندگی بسر کرتے ہیں وہ وقار جو کسی اعلیٰ المرتبت افسر میں ہونا چاہیئے ان کی ذات میں موجود تھا۔ لیکن بیجا تکبر کی بو اُن میں بالکل نہ تھی ان کے انداز حلیمانہ اور اخلاص آمیز تھے اس طرح کی ترشی بدگمانی یا وہ چڑچڑا پن جو عمر کی زیادتی کا حصہ سمجھا گیا ہے۔ ان میں قطعاً نہ تھا نہ وہ نوجوانوں کو حقارت یا بدگمانی کی نظروں سے دیکھتے تھے نہ انہیں ان کے طریقوں پر ناپسندیدگی کے اظہار کی عادت تھی۔ بلکہ وہ بردبار شریف اور منصف مزاج تھے لیکن جیسا کہ ناظرین سمجھ سکتے ہیں۔ یہ ساری باتیں میں نے اپنی ملاقات کے ابتدائی چند لمحوں میں معلوم نہ کر لی تھیں گو میرا اپنا اعتقاد یہ ہے۔ کہ ہر انسان میں کچھ نہ کچھ خصوصیت ضرور ایسی ہوتی ہے جس کو دیکھتے ہی اس کی طبیعت کا اندازہ بآسانی کیا جا سکتا ہے۔

جج پورٹی سی نے کانسٹانٹن کنارس کی اس طرح تقدیم کی جس طرح کوئی محبت باپ اس نوجوان کی کرتا ہے جسے وہ اپنی فرزندی میں قبول کرنے کے لئے آمادہ ہو چکا ہو اور جس کو یقین ہو کہ وہ اس کی بیٹی سے بہت گہری محبت کرتا ہے پھر جب اس کو میرا نام بتایا گیا اور یہ اطلاع بھی دی جا چکی کہ میں کونٹ آف ٹوڈلی کی طرف سے ان کے نام ایک خط لایا ہوں تو سینیر پورٹی سی نے میرا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے کر

ہلایا۔ اور اس خیر مقدم کا اعادہ کیا جو حسین و ملنسار لیونورا کی طرف سے ہوا تھا۔ تھوڑی دیر رسمی معاملات پر باتیں ہوتی رہیں۔ اس کے بعد جج صاحب نے اس چٹھی کا مطالعہ کیا جو میز پر رکھی تھی اور جب وہ اُسے پڑھ چکے تو مجھ سے دوسرے کمرہ میں چلنے کے لئے کہا ساتھ ہی مسکراتے ہوئے فرمایا "میرا خیال ہے ان دونوں کو ایک دوسرے سے بہت کچھ کہنا ہوگا اس طرح پران کو بے تکلفانہ گفتگو کا موقعہ بھی مل جائیگا"

لیونورا کے چہرہ پر شرم کی سرخی چھا گئی اور کانسٹنٹائن نے گہری محبت سے اس کی طرف دیکھا۔ اس کے بعد ہم دونوں یعنی میں اور سینیر پورٹی سی آخر الذکر کے کتب خانہ کی طرف ہولئے جو مکان کے دوسری جانب واقع تھا۔ اس جگہ یہ بیان کرنا ضروری ہے کہ سینیر پورٹی سی کی گفتگو اب تک بزبان فرنسیسی ہوتی رہی تھی۔ جس کے متعلق میں اس سے پہلے ایک موقعہ پر بیان کر چکا ہوں کہ سب تعلیم یافتہ اطالوی اسے اچھی طرح بول اور سمجھ سکتے ہیں۔ مجھے ایک کرسی پر بیٹھنے کا اشارہ کرتے ہوئے سینیر پورٹی سی نے کہا "مسٹر ولسٹ کونٹ آف ٹوولی کے خط سے پایا جاتا ہے۔ کہ آپ اس شہر میں ایک غیر معمولی کام کے لئے آئے ہیں یعنی کوئی بڑا نازک معاملہ آپ کو درپیش ہے۔ جس میں عاقبت بینی اور دور اندیشی کی ضرورت ہے میرے لئے یہ بیان کرنے کی حاجت نہیں کہ جو امداد اس سلسلہ میں میری طرف سے ممکن ہوگی۔ اس سے دریغ نہ کروں گا۔ بلکہ میں امید کرتا ہوں کہ اپنے عدالتی اختیارات کی وجہ سے محکمہ پولیس پر اثر رکھتے ہوئے میں اور بھی زیادہ امداد آپ کی کر سکوں گا"

میں نے اس عنایت کے لئے سینیر پورٹی سی کا شکریہ ادا کیا اور خود

سارے حالات ان سے بیان کئے جو مجھ سے اور سر متھیو ہیسلٹین کی دختر اور نواسی نیز مسٹر لینوور اور مسٹر ڈورچیسٹر سے تعلق رکھتے تھے اور اس طریقہ پر ان معاملات کی نوعیت بھی واضح کی جن کی الجھن میں میں ایک بار پیشتر پھنسا تھا اور جن میں اب دوبارہ حصہ لینا چاہتا تھا۔ پھر یہ بھی میں نے بیان کیا۔ کہ کس طرح اس بارہ میں ضروری واقفیت مجھے روما کے قیدی ڈاکوؤں سے حاصل ہوئی تھی اور کس طرح آتے سوموار کو لینوور اور ڈورچیسٹر سوٹیاو کشتیا میں آنے کی امید تھی۔ مخفی نہ رہے کہ جس روز کا یہ ذکر ہے اس دن جمعہ تھا۔ پھر یہ بھی میں نے بیان کر دیا کہ سر متھیو ہیسلٹین اور دو نوٹا فروشوں کی مدد کرتے ہوئے میں پس پردہ رہنا چاہتا ہوں اگرچہ حالات کے زیادہ ناخوشگوار صورت اختیار کرنے کی حالت میں جو طریقہ ضروری معلوم ہوگا میں اسکو عمل میں لانے سے دریغ نہ کرونگا۔

جج صاحب نے میری باتوں کو گہری توجہ کے ساتھ سنا۔ اور جب میں سارا حال بیان کر چکا تو کہا "مسٹر ولٹ آپ مجھ سے اس بات کا اقرار لینا چاہتے ہیں کہ ان حالات کو کسی پر ظاہر نہ ہونے دوں۔ اور میں وعدہ کرتا ہوں۔ کہ اسی طرح ہوگا مگر اس کے ساتھ ہی میں چند سوالات آپ سے پوچھنا ضروری سمجھتا ہوں سب سے پہلے یہ بتایئے کہ اس بات کو کتنی مدت ہوئی۔ کہ آپ نے سر متھیو ہیسلٹین اور ان کے اقارب کو کوہستان اپی نائنز میں ڈاکوؤں سے چھڑایا تھا؟"

"قریباً تین مہینے ہوئے" میں نے جواب دیا۔

"اور جب وہ لوگ وہاں سے رخصت ہوئے" جج صاحب نے پوچھا "تو کیا آپ کو بالکل معلوم نہ تھا۔ کہ وہ کدھر جانا چاہتے ہیں؟"

"جی نہیں"

"گویا آپ اس بارہ میں کوئی رائے ظاہر نہیں کر سکتے۔ کہ ان لوگوں کا ارادہ جنوبی اٹلی کی طرف جانے کا تھا۔ یا اضلاع متوسط کی سمت میں؟ اور نہ بھی معلوم ہے کہ کیا وہ سوٹیا وکشیا اور اس کے گرد و نواح کی سیر کا ارادہ رکھتے تھے"

"افسوس میں اس معاملہ کی نسبت کوئی بات یقینی طور پر نہیں کہہ سکتا" میں نے جواب دیا "تاہم یہ ایک نہایت عجیب بات ہوگی کہ ایک بار سمت شمال میں جانے کے بعد (کیونکہ فلارنس سے وہ اسی طرف گئے تھے اور اسی لئے ان کو کوہستان اپی نائنز سے گذرنا پڑا تھا) وہ پھر سمت جنوب کی طرف چلے آئیں مگر اس میں بھی ایک بات یاد رکھنے کے قابل ہے۔ کہ وہ لوگ اپنے وقت کے مالک تھے پھر سر متھیو ہیسلیٹین کی طبیعت اس قسم کی ہے۔ کہ وہ بغیر سوچے سمجھے جیسا ان کا جی چاہے کر گذرتے ہیں"

"اس صورت میں ہمکو محض قیاسات پر عمل کرنا چاہیئے" جج یوریٹی سی نے قطع کلام کرتے ہوئے کہا "بلکہ ہماری کوشش یہ ہونی چاہیئے کہ کوئی صحیح سراغ لگایا جائے۔ آپ نے بیان کیا ہے کہ جس وقت یہ دونوں آدمی لینوور اور ڈورچسٹر میگلیانو کے کھنڈرات کے قریب ایک دوسرے سے ملے تو انہوں نے ارل آف ایکلیسٹن کا نام بھی لیا تھا اور واقعات گذشتہ کو مدنظر رکھتے ہوئے عین ممکن ہے کہ امیر موصوف آپ کے برخلاف کوئی برا ارادہ رکھتا ہو گو یہ بات میری سمجھ میں نہیں آتی۔ کہ لینوور کی طرف سے جو دباؤ سر متھیو ہیسلیٹین پر ڈالا جا رہا ہے اس سے ارل آف ایکلیسٹن کو کیا دلچسپی ہو سکتی ہے"

"اچھا تو سنیئے اب میں اس معاملہ میں کیا ارادہ رکھتا ہوں" میرے

میزبان نے چند منٹ سوچنے کے بعد کہا۔ "میں فوراً تحقیق کرنے کی کوشش کروں گا۔ کہ کیا سر متھیو ہیسلیٹین اور ان کے رشتہ دار ان نواحات میں ہیں۔ ایسی ہی تحقیقات اول آف انگلیسٹن کے بارہ میں عمل میں لائی جائیگی ساتھ ہی میں حکم جاری کر دونگا کہ محکمہ پولیس کے آدمی پوری طرح نگرانی کرتے رہیں اور جیسے ہی لینوور اور ڈور چیسٹر کے حلیہ کے آدمی سوٹیاوکشیا میں قدم رکھیں اس کی اطلاع فوراً مجھے بھیجدی جائے ان سب باتوں کے علاوہ میرا ارادہ ہے کہ ٹلی کے بڑے بڑے شہر ہیں ان سب کے افسران پولیس کو خط لکھ کر معلوم کروں کہ کیا سر متھیو ہیسلیٹین اور ان کے رشتہ داروں میں سے کسی شہر میں مقیم ہیں مختصر یہ کہ جہاں تک سعی انسانی کا تعلق ہے میری طرف سے کوتاہی نہ ہوگی میں اس خوفناک راز کو بے نقاب کرنے اس گہری سازش کا جو عمل میں لائی جا رہی ہے خاتمہ کرنے اور معاملات کو انجام نیک تک پہنچانے کے لئے انتہائی کوشش کروں گا۔"

میں نے اس عنایت کے لئے جج صاحب کا تہ دل سے شکریہ ادا کیا اور اس کے بعد انہوں نے کہا۔ "اگر حالات اس سے مختلف ہوتے تو میں آپکو اپنے عرصہ قیام میں اپنے مکان پر ٹھیرا کر دلی خوشی محسوس کرتا۔ لیکن فی الحال بڑی مشکل یہ ہے کہ اگر لینوور اور ڈور چیسٹر کو معلوم ہو گیا کہ ہمارا دوستانہ ہے۔ اگر اس بارہ میں کسی طرح کا شبہ بھی ان کے دل میں پیدا ہوا تو وہ فوراً سمجھ لیں گے۔ کہ ہمیں ان کے منصوبوں کی خبر ہو گئی اس صورت میں وہ اور بھی زیادہ احتیاط عمل میں لائیں گے اور ہمارے لئے ان کی نگرانی سخت مشکل ہو جائے گی۔ حالانکہ اگر ان کو ہمارے تعلقات کا علم نہ ہوا تو پھر وہ سوٹیاوکشیا میں آپ کی موجودگی کو سرسری سمجھ کے نظر انداز کر دیں گے اور کسی طرح کا شبہ ان کے دلوں میں پیدا

ہوگا اس کا میں بہر حال آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ ان بدمعاشوں کی طرف سے کوئی گزند آپ کو نہ پہنچنے دیا جائیگا۔ پس میں آپ کو صلاح دیتا ہوں کہ آپ سر دست کسی ہوٹل میں قیام کریں بلکہ اس بات کو مدنظر رکھتے ہوئے کہ سینیر کنارس کا میرے یہاں عموماً آنا جانا رہتا ہے۔ زیادہ بہتر ہو کہ آپ ان کے پاس نہ ٹھیریں اور کسی مختلف ہوٹل میں رہنے کا انتظام کریں یاد رکھئے اس معاملہ میں جتنی بھی احتیاط برتی جائے کم ہے۔"

میں نے اس بے غرضانہ مشورہ کے لئے جج صاحب کا شکریہ ادا کیا اور ان کی ہدایت پر عمل کرنے کا وعدہ بھی کیا۔

"ہاں ایک بات اور بھی یاد رکھئے" دفعتاً سینیر پورٹی سی نے کہا "چونکہ یہ باتیں جو ہم میں ہوئی ہیں نجی اور ذاتی ہیں۔ اس لئے میں چاہتا ہوں کہ آپ اپنے نئے دوست سینیر کنارس سے بھی ان کا ذکر نہ کریں اور چونکہ اس کو اس بات پر ضرور تعجب ہوگا کہ آپ نے اس کے پاس رہنا منظور نہ کیا۔ بلکہ ممکن ہے وہ اس سے کچھ ناراضگی بھی محسوس کرے اس لئے آپ یہ بات میرے ذمہ چھوڑ دیں کہ اس بارہ میں جو کچھ اس سے کہنا ہے میں خود ہی کہہ دوں۔"

میں نے اس تجویز سے بھی اتفاق کیا۔ جس کے بعد ہم دونو پھر اس کمرہ میں چلے گئے جہاں کنارس اور سینورا لیونورا بیٹھے تھے چونکہ موسم خوشگوار تھا اس لئے سب کھڑکیاں کھلی تھیں۔ چنانچہ جج صاحب نے مجھ سے کہا کہ آپ بالکونی پر کھڑے ہو کے دیکھیں کیسا اچھا نظارہ ہے انہوں نے اس پاس بنی ہوئی کئی کوٹھیاں مجھ کو دکھائیں بندرگاہ میں جو لاتعداد جہاز لنگر انداز تھے ان کی طرف بھی اشارہ کیا۔ پھر ایک

دوربین ہاتھ میں لے کر دیر تک اس نظارہ کو دیکھتے رہے بعد ازاں وہ دوربین انہوں نے مجھ کو دیدی۔

"میرے خیال میں یہ سب تجارتی جہاز ہیں" میں نے تھوڑی دیر ان کو دیکھتے رہنے کے بعد کہا۔

"ہاں" سینیر پورٹی سی نے جواب دیا۔ "پشتیر آسٹریا کا ایک فوجی جہاز لنگر انداز تھا اور میں یہ معلوم کرنے کی کوشش کر رہا تھا کہ کیا وہ اب تک یہیں موجود ہے مگر وہ فی الحال کہیں نظر نہیں آتا"

"میں فن جہاز رانی کا ماہر تو نہیں ہوں" میں نے تھوڑے وقفہ کے بعد کہا "لیکن ایک نہایت خوشنما جہاز جس کا پیندا سیاہ ہے مجھے اپنے سامنے دکھائی دیتا ہے بہ حیثیت مجموعی وہ ایک بہت نفیس جہاز ہے اور اس کے مستولوں اور بادبانوں کی صفائی کو دیکھتے ہوئے کہنا پڑتا ہے کہ باقی جہازوں کے مقابلہ میں وہ خاص امتیاز رکھتا ہے"

"ہاں میں نے بھی اس جہاز کو دیکھا ہے" جج صاحب نے تسلیم کیا "قریباً ایک ہفتہ گذرا میں نے اس جہاز کو بندرگاہ میں آتے دیکھا تھا اس کے بعد کئی بار جی میں آئی کہ معلوم کروں یہ کس ملک کا جہاز ہے۔ لیکن معاملہ ہر بار ذہن سے اتر گیا"

"آخر کس ملک کا جھنڈا اس پر لگا ہے میں تو اسے پہچان نہیں سکتا"

"اس کا جواب آپ کا دوست کانسٹائن بہتر دے سکتا ہے"

جج صاحب نے مسکراتے ہوئے کہا "کیونکہ یہ اسی طرح کا جھنڈا ہے جیسا اس کے چچا..."

"آہ میں سمجھا" میں نے اس پر کہا "یہ ملک یونان کا جھنڈا ہے۔ مجھ

پہلے ہی جان لینا چاہیئے تھا۔ کہ وہ تجارتی جہاز نہیں۔ فی الحقیقت اگر اس پر انگریزی جھنڈا ہوتا تو میں خیال کرتا کہ وہ کسی امیر کا ذاتی جہاز ہے۔ ممکن ہے وہ گورنمنٹ یونان کا سرکاری جہاز ہو۔"

"نہیں"۔ جج صاحب نے جواب دیا "کیونکہ اس صورت میں ایک اور نشان اسپر موجود ہوتا جو فی الحال نہیں ہے کنارس میرے عزیز"

سیئیر پورٹی سی نے اپنی بھتیجی کے منگیتر کو بلاتے ہوئے کہا "کیا تم کو یہ بات تحقیق کرنے کا موقعہ ملا ہے۔ کہ یہ خوشنما جہاز جس پر تمہارا قومی جھنڈا لہراتا ہے کس کا ہے؟"

"شاید یہ آپ بھول گئے" نوجوان یونانی نے مسکراتے ہوئے کہا "کہ میں پورے تین ہفتہ کی غیر حاضری کے بعد ابھی نیپلز سے آیا ہوں"

"یہ بالکل صحیح ہے" جج صاحب نے تسلیم کیا "اور اس جہاز کو یہاں آئے آٹھ یا دس دن گذرے ہیں دیکھنا کتنا دیدہ زیب جہاز ہے؟"

اب کانسٹنٹائن نے دوربین اپنے ہاتھ میں لے لی اور تھوڑی دیر اس جہاز کو غور سے تکتا رہا "کچھ شک نہیں اس کی بناوٹ بے حد نفیس ہے" آخر کار اس نے کہا "اور اگر میرا اندازہ بالکل ہی غلط نہیں۔ تو وہ ان تجارتی جہازوں میں سے ایک ہے جو بحیرہ اسود میں آیا جایا کرتے ہیں مجھے یاد ہے چچا نے ایک روز مجھ سے کہا تھا۔ کہ بحیرہ اسود میں آمدورفت رکھنے والے جہاز ایک خاص طرز کے بنائے جاتے ہیں کیونکہ اس سمندر میں آندھیاں بہت چلتی ہیں پس میں یقین کے ساتھ ہوں کہ کہ یہ انہی جہازوں میں سے ایک ہے"

اتنے میں لیونورا بھی وہیں بالکونی پر ہمارے پاس آگئی تھی۔ تھوڑی دیر ہم میں باتیں ہوتی رہیں اس کے بعد جج صاحب نے تجویز پیش کی۔ کہ ہم ان پودوں کو دیکھنے چلیں جو شیشہ کے مکانات میں اگے ہوئے تھے۔ پھر مجھ سے کہا کہ آپ اب کھانا کھانے کے وقت تک یہیں ٹھیریئے۔

"مسٹر ولمٹ میں آپ کو رات سے پہلے واپس نہ جانے دوں گا" سنیئر پورٹی سی نے علیحدگی میں مجھ سے کہا "اس کے بعد جب آپ کے معاملہ کا حسن و خوبی سے فیصلہ ہو گیا۔ جیسا کہ مجھے قوی امید ہے ہو جائے گا تو پھر میں آپ کو مہمان بنا کر پوری طرح خاطر مدارات کروں گا۔ یعنی جو خدمت میں فی الحال نہیں کر سکا۔ اس کی کسر پوری کر دیجائے گی"

"مگر سنیئر کیا آپ کو پورا یقین ہے" میں نے جج صاحب کے لفظوں سے حوصلہ پاکر کہا۔ کہ ہمیں اس معاملہ میں ضرور کامیابی ہو گی؟"

"دیکھئے میں بغیر سوچے کسی طرح کا وعدہ نہیں کر سکتا" جج پورٹی سی نے کہا "تاہم اتنا ضرور کہوں گا۔ کہ آپ کو ہمت نہ ہارنی چاہیئے"

وہاں سے چلکر ہم شیشہ کے مکانات کی طرف گئے اور رات تک ان کی سیر کرتے رہے کھانے کے دوران میں مجھ کو لیونورا کی ذہنی خوبیوں سے واقف ہونے کا بہتر موقعہ مل گیا۔ کیونکہ گفتگو جو پیشتر ایک طرف اس خاتون اور سنیئر کنارس اور دوسری جانب میرے اور جج پورٹی سی کے درمیان ہوتی رہی تھی۔ اب عام ہو گئی میں پیشتر بیان کر چکا ہوں کہ لیونورا بڑی روانی سے فرانسیسی بول سکتی تھی۔ اب میں نے جلدی ہی معلوم کر لیا کہ جو تعریف کانسٹنٹائن نے اس کی ذہنی خوبیوں کی کی تھی اس میں کسی مبالغہ آرائی کو بالکل دخل نہ تھا نہ بحیثیت مجموعی وہ بے حد خلیق اور ملنسار

خاتون تھی اور گو اس میں وہ طبعی جوش پایا جاتا تھا جو اٹلی کے باشندوں سے مخصوص سمجھا گیا ہے۔ تاہم اس کے ساتھ وہ نیکی اور پاکیزگی کا مجسمہ تھی اس کی عمر ابھی ۱۷ برس تھی اور اس قدر پرجوش ہوتے ہوئے بھی اس کے مزاج میں دنیاوی اثرات بالکل نہ پائے جاتے تھے نے الحقیقت اس خوبصورت جوڑے کو پہلو بہ پہلو دیکھ کر دل کو بے حد خوشی ہوتی تھی۔ کیونکہ جہاں ایک طرف کانسٹانٹائن گنارس یونانی خوبصورتی کا مجسمہ تھا وہاں مقابلہ میں لیونورا ملک اٹلی کی دلفریبیوں کا بہترین مرقع تھی۔

اس طرح رات کے دس بج گئے اور اس وقت میں اور کنارس اکٹھے وہاں سے رخصت ہوئے پھاٹک کے پاس جج صاحب نے مجھ سے مصافحہ کرتے ہوئے کہا "مسٹر ولمٹ آئندہ اس معاملہ کی نسبت جو بات مجھے آپ سے کہنی ہو اس کی اطلاع میں کسی نہ کسی ذریعہ سے آپ کو کر دوں گا۔ مگر میں دعا کرتا ہوں۔ کہ وہ دن جلد آئے جب آپ دشمنوں پر غالب ہو کر خدم و مسرور دوبارہ یہاں کھلم کھلا آسکیں"

---

# باب ۔ ۱۱۸

## پُراسرار خام

جج صاحب کی کوٹھی سے رخصت ہو کر کنارس اور میں قریباً دو تین منٹ چپ چاپ چلتے رہے کنارس کے خیالات یقینی طور پر ان باتوں کی طرف لگے ہوئے تھے جو اس کے اور لیونورا کے درمیان ہوئی تھیں۔ میں اپنے

دل میں یہ سوچ رہا تھا۔ کہ مسٹر لینوور کی نئی شیطانی سازشوں پر غالب آنے کی کونسی ترکیب ممکن ہوگی۔ آخر کار کنارس نے اس دوستانہ اخلاص کے لہجہ میں جس سے وہ پیشتر کام لیتا رہا تھا مجھ سے کہا "سینیر پورٹی سی کی زبانی معلوم ہوا ہے کہ بعض وجوہات سے آپ اس ہوٹل کو چھوڑ کر جس میں ہمارا قیام تھا دوسری جگہ تشریف لے جانا چاہتے ہیں ساتھ ہی اشارتاً یہ بھی انہوں نے کہا تھا۔ کہ کچھ عرصہ تک ہمارا آپس میں بہت کم میل جول ہوگا۔ خیر اس معاملہ کی نسبت جو کچھ میں عرض کرنا چاہتا ہوں اس کو بھی سن لیجئے ہر چند میری عمر چھوٹی ہے تاہم میں کافی دنیا دیکھ چکا ہوں اور مجھ کو معلوم ہے کہ دوسروں کے معاملات میں کسی طرح کا بیجا استعجاب کبھی ظاہر نہ کرنا چاہیئے۔ پس اگر حالات کی مجبوری سے آپ دوسری جگہ تشریف لے جانا چاہتے ہوں تو میں اس کا مزاحم نہیں ہوتا۔ تاہم میں عرض کر دینا چاہتا ہوں کہ اگر حالات ایسے پیش آئیں۔ کہ آپ کو کسی دوست کی ضرورت ہو تو خواہ کوئی کام کتنا ہی مشکل کیوں نہ ہو کانسٹانٹن کنارس ہر وقت آپ کی مدد کے لئے تیار ہے۔ اور وہ دلی شوق سے آپ کی خدمت گذاری کرے گا"

میرے دل پر اپنے دوست کے عنایت آمیز لہجہ کا بہت اثر ہوا۔ اور میں نے اس کے وعدہ امداد کا تہ دل سے شکریہ ادا کیا۔ لیکن اس نے جلدی ہی گفتگو کا رُخ اور باتوں کی طرف بدل کر پوچھا کہ میری لیونورا کے بارہ میں اب آپ کی صحیح رائے کیا ہے؟ کیا جو کچھ میں نے اس کے حسن و خوبی کے بارہ میں کہا تھا صحیح ہے یا آپ نے میرے بیان میں کسی طرح کی مبالغہ آمیزی دیکھی ہے؟ جواب میں میں نے کہا ہے۔ کہ

مجھے سینورالیونورا سے مل کر بے حد خوشی ہوئی ہے اور میں ایمانداری کے ساتھ کہتا ہوں کہ قدرت نے حسن صورت و سیرت کی وہ ساری خوبیاں جو کسی عاقل میں ہونی چاہئیں بدرجہ اتم اس میں پیدا کی ہیں بلکہ مجھے اس بات کی خوشی ہے کہ اس سے آپ کو ایسی پاک محبت ہوئی کیونکہ آپ کا جوڑا قدرت نے ایک دوسرے کے لئے بنایا ہے سچ کہئے کیا آپ اس محبت پر دلی خوشی محسوس نہیں کرتے اس نے بصورت اثبات جواب دیا اور اس کے منہ سے ہاں کا لفظ غیر معمولی جوش کے ساتھ نکلا تاہم جب اس کے ساتھ ایک ہلکی دبی ہوئی آہ کی آواز میرے کانوں میں آئی تو میں چونکے اور متعجب ہوئے بغیر نہ رہ سکا وہ اس طرح کی آہ تھی جسے انسان روکنا اور دبانا چاہتا ہے لیکن دبا نہیں سکتا نہ وہ آہ خوشی کی تھی بلکہ صاف معلوم ہوتا تھا کہ اس میں فکر پریشانی اور اندیشہ کی آمیزش ہے گویا وہ خوشی کا لفظ جو ایک لحظہ پہلے اس کے منہ سے نکلا تھا یہ آہ اس کا ذریعہ تردید تھی اس آہ کو سن کر مجھے واقعی بڑی حیرت ہوئی اور اپنے نئے دوست سے مجھ کو گہری ہمدردی ہو گئی جسے اپنی خوش نصیبی پر مسرور ہونا چاہیئے تھا۔ مگر جو فکر و بدگمانی اور اندیشہ و تشویش کی الجھنوں میں پھنسا ہوا تھا۔

ہوٹل میں پہنچکر ہمنے عارضی طور پر ایک دوسرے کو الوداع کہی سینیر پورٹی سی نے ایک اور جگہ کا نام مجھ کو بتایا تھا۔ جہاں میں آرام و آسایش کے ساتھ رہ سکتا تھا۔ چنانچہ میں اس رات اس نئے ہوٹل میں اٹھ گیا۔ کیونکہ میں نے جج صاحب کے نیک مشورہ پر عمل کرنے کا مصمم ارادہ کر لیا تھا اور جو تجویزیں میں نے سوچ رکھی تھیں ان کی تکمیل کے لئے ضرورت بھی اس بات کی تھی۔ کہ انتہائی احتیاط عمل میں لائی جائے۔

اس کے دوسرے دن سنیچر کا روز تھا۔ اور میں صبح کے ناشتہ سے فارغ

ہوکر چہل قدمی کرنے بازار جانا چاہتا تھا۔ کہ ناگاہ ہوٹل کا ایک نوکر یہ اطلاع لے کر آیا کہ ایک آدمی تلاش ملازمت میں آپ کو ڈھونڈتا پھر رہا ہے۔

چونکہ میں نے کسی سے کسی نوکر کے بارہ میں بالکل ذکر نہ کیا تھا۔ اس لئے اس اطلاع کو پاکر بڑا تعجب ہوا اور حیرت کا کلمہ بے اختیار میرے منہ سے نکلا چاہتا تھا۔ کہ میں نے کچھ سوچکر اسے ضبط کیا اور خاموش رہا۔ اس پر ہوٹل کا نوکر سلسلہ تقریر جاری رکھ کر کہنے لگا "اس آدمی کا بیان ہے۔ کہ آپ ہی کے ایک دوست نے اس کو زبردست سفارش کے ساتھ اس جگہ بھیجا ہے"

خیر میں نے اس سے کہا "تم اسے میرے پاس بھیجدو" چنانچہ چند منٹ کے عرصہ میں ایک متوسط العمر آدمی شکل وصورت سے نیک اور شریف۔ مگر جس کے چہرہ کے انداز سے دل کا حال جاننا سخت مشکل تھا داخل ہوا۔ ہوٹل کا نوکر اس کو میرے پاس چھوڑ کر رخصت ہوگیا تو اس آدمی نے جو ملازمت تلاش کرنے آیا تھا سب سے پہلے احتیاط کے ساتھ دروازہ بند کیا پھر فرانسیسی زبان میں مجھ سے کہنے لگا۔ "میں پولیس کی خفیہ پارٹی نے مجھے آپ کے پاس بھیجا ہے۔ اور وہ چاہتے ہیں کہ میں فی الحال آپ کی خدمت میں حاضر رہا کروں"

"ان کی سفارش سے زیادہ اور کسی چیز کی حاجت نہیں" میں نے اسے کہا۔ "غالباً تم..."

"جی ہاں خفیہ پولیس کا آدمی ہوں" شخص مذکور نے پر معنی آواز سے کہا۔ "میرا پہلے ہی یہ خیال تھا۔ مگر اس صورت میں سوال پیدا ہوتا ہے کہ اس شہر کے اکثر آدمی تمہاری جان پہچان ہوں گے اور وہ ضرور تم کو شناخت کرلیں گے پس کیا یہ بات عجیب نہ سمجھی جائے گی..."

"مسٹر ولمٹ" خفیہ پولیس کے آدمی نے قطع کلام کرتے ہوئے کہا۔ "اطمینان

فرمائیے۔ کہ میں نے ان ساری تفصیلات میں انتہائی احتیاط کو مدنظر رکھا ہے سب سے

پہلی بات تو یہ ہے کہ میں اس شہر کا رہنے والا نہیں ہوں۔ اور مجھ کو یہاں آئے صرف چند روز گذرے ہیں اس شہر میں سینیر پوپٹی سی یا آپ کے علاوہ اور کسی کو معلوم نہیں۔ کہ میں کون ہوں میں دراصل قصبہ اوسیٹیا کا باشندہ ہوں جو دریائے ٹائبیر کے دہانہ پر واقع ہے میں ایک خاص کام کے سلسلہ میں اس جگہ آیا تھا جس کی پوری تفصیل میں سردست عرض نہیں کرسکتا۔ لیکن کل رات آپکے جج صاحب کی کوٹھی سے چلے آنے کے بعد جب میری ان سے ملاقات ہوئی۔ تو انہوں نے فرمایا۔ کہ تم فی الحال مسٹر ولمٹ کے ساتھ رہا کرو۔ اسمیں دوگونہ مصلحت ہوگی ایک تو یہ کہ میرے ذریعہ سے ان کا آپ کے ساتھ تبادلہ خیالات ہوتا رہیگا دوسرے اس سازش کے سلسلہ میں جس کا حال آپ کو معلوم ہے اگر کوئی خطرناک واقعہ پیش آیا تو میں آپ کی مدد کے لئے موجود ہوں گا۔ کاسمو میرا نام ہے۔ مگر میں درخواست کرتا ہوں کہ آپ میری صحیح شخصیت کو بھلا کر مجھ سے ویسا ہی سلوک کریں جو مالک اپنے نوکر سے کیا کرتا ہے تاکہ ہوٹل والوں کے دلوں میں کسی طرح کا شبہ نہ ہونے پائے آخر میں صرف ایک بات اور ہے جو میں آپ سے عرض کرنا چاہتا ہوں۔ اگر رات کو آپ کہیں جانے پر مجبور ہوں تو مجھ کو ضرور مطلع کر دیا کریں۔ تاکہ میں مناسب فاصلہ پر آپ کے ساتھ ساتھ چلتا رہوں اور ضرورت پیش آنے پر آپ کی مدد کرسکوں"

"میں ان مشوروں پر پوری طرح عمل کروں گا" میں نے جواب دیا" اور اطمینان رکھئے کہ ان خدمات کا معاوضہ میں کھلے دل سے دوں گا"

کاسمو نے جھک کر سلام کیا۔ اس کے بعد کہنے لگا" میں جس کام کے سلسلہ میں اس شہر میں وارد ہوا ہوں اس سے مجھے آپ کی خدمت گذاری کے لئے

کافی مہلت ملیگی۔ مطلب یہ ہے کہ اس طرح ایک پنتھ دو کاج ہوتے ہیں گے اور کیا تعجب کہ میں خود آپ سے اس کام کے سلسلہ میں جو مجھ کو درپیش ہے کچھ امداد بھی حاصل کر سکوں"

"اوہ کیا واقعی" میں نے حیرت زدہ ہو کر کہا "آخر کس طرح؟"

"معاف کیجئے میں نے الحال تفصیلی حالات بیان نہیں کر سکتا" کاسمو نے جواب دیا "ابھی آپ کا عہد شباب ہے..."

"اور تم خیال کرتے ہو کہ میں دور اندیش نہیں ہوں" میں نے کسی قدر تلخ لہجہ میں قطع کلام کرتے ہوئے کہا۔ اس کے ساتھ ہی مجھے اپنے رخسار غصہ سے سرخ ہوتے معلوم ہوئے۔

"مسٹر ولمٹ اطمینان فرمائیے۔ کہ آپ کو ناراض کرنا مجھے ہرگز منظور نہ تھا" کاسمو نے ادب آمیز لہجہ میں جواب دیا "جب آپ مجھ سے بہتر واقف ہو جائیں گے تو آپ کو معلوم ہوگا۔ کہ جو احتیاط میں نے اس معاملہ میں برتی ہے وہ کس قدر ضروری تھی۔ لیکن ہاں یاد آگیا۔ میں جب حاضر ہوا تو آپ شہر کو جانے کے لئے تیار تھے پس اجازت دیجئے۔ کہ میں بھی آپ کے ساتھ ساتھ چلوں۔ چند چیزیں دیکھنے کے لائق ہوگی وہ میں آپ کو دکھاتا جاؤں گا چونکہ مطلع ابر آلود ہے اس لئے بارش سے بچنے کو آپ کا اوورکوٹ اور چھتری بھی لیتا چلوں گا؟"

میں نے جلدی ہی معلوم کر لیا۔ کہ وہ بڑا دور اندیش پرسکون اور واقف حال آدمی ہے جو بات کہتا اس کی تہ میں کوئی نہ کوئی مصلحت ضرور ہوتی پھر یہ بھی میں نے معلوم کیا کہ اگر وہ کسی کام پر آمادہ ہو جائے تو کسی کے ٹالے نہیں ٹلتا تھا۔ بلکہ اس کو ایسے طریقہ پر استقلال کے ساتھ جاری رکھتا۔ کہ کامیابی یقینی ہوتی سینیر پوٹی سی کا ایک آدمی کو اپنی سفارش کے ساتھ میرے

پاس بھیجنا اس بات کی دلیل تھا کہ وہ بڑا ذہین - لائق اور ایماندار ہے پھر میں یہ دیکھے بغیر نہ رہ سکا کہ اس میں حکم کرنے کی عادت پائی جاتی ہے اور ایک بار میرے معاملہ کو ہاتھ میں لینے کے بعد وہ اس بات کا مصمم ارادہ رکھتا ہے۔ کہ ہر بات اس کی منشا اور ہدایت کے مطابق ہوتی رہے مجھے اس خیال سے رنج تو بہت ہوا کہ کاسمو کی رائے میں میری قوت فیصلہ بہت کمزور ہے تاہم میں نے حالات کی مصلحت سے اپنی بات پر اڑنا بہتر نہ جانا معلوم ہوتا تھا۔ کہ اپنے بارہ میں مزید حالات بیان کرنے سے پہلے وہ مجھے پوری طرح واقف ہونا ضروری سمجھتا ہے۔ اس کے انداز میں ادب کے ساتھ ملی ہوئی حکومت کی بو پائی جاتی تھی۔ چنانچہ اس کے میرے ساتھ چلنے کی آمادگی میں بھی کوئی راز پوشیدہ تھا خیر جیسا میں نے بیان کیا ہے حالات پیش آمدہ میں بھی بہتر معلوم ہوا کہ میں اس کو اس کی مرضی کے مطابق چلنے دوں اور اپنی ضد کی وجہ سے اس سازش کے انسداد کی کوشش میں کوئی رکاوٹ نہ ڈالوں جو لینوور اور اس کے ساتھی میرے برخلاف کر رہے تھے۔

میں جب ہوٹل سے چلا تو کاسمو میری چھتری اور اوورکوٹ لے کر نوکر کی طرح پیچھے پیچھے ہو لیا۔ وہ مجھے کئی سرکاری عمارتیں دکھاتا گیا اور اس میں دو تین گھنٹے لگ گئے تھے آخر کار جب ہم اس کام سے فارغ ہوئے تو معلوم ہوا کہ بندرگاہ کے قریب پہنچ چکے ہیں اور وہ سرائے بالکل قریب ہے جس میں کپتان نوٹرس کا قیام تھا اس پر مجھ کو وہ وعدہ یاد آیا جو میں نے یوم گذشتہ کو اسکی مزاج پرسی کے لئے آنے کے بارہ میں کیا تھا لیکن اس کے ساتھ ہی خیال آیا کہ شاید ایسا کرنا مناسب ہو اور کاسٹانٹن کنارس مجھے اس جگہ مل جائے جس میں سینیر پورٹی سی کی ہدایت کے مطابق فی الحال پڑے رہنا

چاہتا تھا۔

اسی کشمکش و پنج میں کھڑا تھا۔ کہ کاسمو نے میرے پاس آکر مودبانہ طریق پر ٹوپی کو ہاتھ لگایا۔ اور کہنے لگا "آپ کسی کام کے کرنے سے تامل فرما رہے ہیں میں سمجھ گیا۔ کہ آپ کے دل میں کیا خیالات گذر رہے ہیں۔ آپ یہ سوچتے ہیں کیا آپکے کپتان نوٹرس سے ملنا چاہیئے یا نہیں"

"تمہارا کہنا صحیح ہے" میں نے جواب دیا۔ مگر اپنے جی میں میں یہ سوچکر متعجب ہوئے بغیر نہ رہ سکا۔ کہ اس شخص کو میرے دل کا حال کیونکر معلوم ہوا

"بات دراصل یہ ہے" کاسمو نے جیسا اس کی عادت تھی لہجہ پر یکساں میں تقریر جاری رکھ کر کہا کپتان نوٹرس کے ٹوٹہ کا ذکر یا تو آپنے یا سینیر کنارس نے سینیر پورٹی سے کیا تھا اور انہوں نے منجملہ اور باتوں کے مجھ سے بھی اس کا حال کہہ دیا۔ خیر میں مشورہ عرض کرتا ہوں کہ آپ بے شک اس سے ملیں کوئی حرج کی بات نہیں"

"بہت اچھا میں اس سے مل لیتا ہوں" میں نے کہا "تم یہاں میری واپسی کا انتظار کرو میں جلدی ہی لوٹ آؤں گا" اتنا کہہ کر میں سرائے کے دروازہ کی طرف جا رہا تھا۔ کہ کاسمو نے میرے بازو پر ہاتھ رکھ کر روکا اور میں نے چونک کر جلدی سے پوچھا "کیوں اب کیا کہتے ہو؟"

"میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں" اس نے جواب دیا "کہ آپ مریض سے یہ کہیں کہ آپ اپنی طرف سے اسکو پھولوں کا گلدستہ یا کوئی پھل یا کوئی اور ایسی چیز جو اس کمرے میں دستیاب نہیں ہوتی۔ مگر آپ کے ہوٹل میں میں مل سکتی ہے اپنی طرف سے پیش کریں گے"

"کیوں یہ کس لئے؟ مجھے ان چیزوں کے پیش کرنے کی کیا حاجت ہے؟" میں نے بیحد حیرت کے ساتھ پوچھا۔

"محض دوستانہ کے طور پر" کاسمو نے جواب دیا۔ مگر ساتھ ہی اس نے پر معنی

انداز سے میری طرف دیکھا۔ جس سے میں یہ نتیجہ نکالے بغیر نہ رہ سکا۔ کہ درحقیقت اس کے لفظوں میں کوئی گہرا مطلب پوشیدہ ہے۔

"بہت اچھا جس طرح تم کہتے ہو کر دیا جائیگا" میں نے کہا اور اس کے بعد سرائے میں داخل ہو گیا۔

ایک نوکر مجھے کپتان فوسٹرس کے کمرہ میں چھوڑ آیا۔ جس نے اس سیدھے سادے طریق پر جو ملاحوں سے مخصوص ہے مجھے خوش آمدید کہی۔ مگر اس کا لہجہ چہرہ کی تندی اور آواز کی سختی سے مختلف اور متضاد تھا۔ فی الحال وہ بستر پہ پڑا کراہتا تھا کئی دن کی بڑھی ہوئی داڑھی اور چہرہ کی زردی کی وجہ سے اس کی صورت زیادہ بھیانک اور وحشت انگیز معلوم ہوتی تھی۔ مگر میں نے ہر طرح کے خیالات دل سے نکال کر اپنے جی کو بھی سمجھانے کی کوشش کی کہ ایک مریض کی حیثیت میں وہ میری ہمدردی کا مستحق اور محتاج ہے وہ تھوڑی تھوڑی دیر کے بعد اپنے آپ کو کوستا اور اس حماقت کو یاد کر کے قسمت کو گالیاں دیتا تھا۔ کہ کیوں اس نے گھوڑے کی سواری کا عادی نہ ہوتے ہوئے ایسا کیا لیکن اس کی فرانسیسی زبان اتنی ناقص تھی۔ کہ میں بمشکل اس کے لفظوں کا صحیح مطلب سمجھ سکا۔ پھر میں نے اس سے پوچھا۔ کہ ڈاکٹر نے آج صبح آپ کو دیکھ کر کیا صلاح دی ہے؟ جس کے جواب میں اس نے کہا کہ ڈاکٹر یہی کہتا ہے تم بتدریج اچھے ہو جاؤ گے اور اتنا کہہ کر پھر ایک بار اس نے تقدیر کو کوسنا شروع کر دیا۔ اور جھلائے ہوئے لہجہ میں کہنے لگا۔ افسوس میری شومی قسمت کہ مجھے عین اس موقعہ پر یہاں رہنے پر مجبور ہونا پڑا جب میں ہوا کا رخ دیکھ کر فوراً یہاں سے رخصت ہو جانا چاہتا تھا۔

"کیا آپ کے جہاز کو اس وقت تک بندرگاہ میں رکے رہنا پڑے گا

تھے کہ آپ اس پر سوار ہونے کے قابل ہو سکیں یا وہ آپ کے بغیر بھی جا سکتا ہے؟" میں نے تھوڑی دیر کے بعد اس سے پوچھا۔

"افسوس اس کا دارومدار حالات پر ہے" نوٹرس نے پھر ایک بار قسمت کو کوستے ہوئے کہا۔

"اور کیا میں دریافت کر سکتا ہوں۔ ان میں کونسا جہاز آپ کا ہے؟" میں نے کھڑکی کی طرف جاتے ہوئے پوچھا۔ جس سے بندرگاہ کا نظارہ خوب دکھائی دیتا تھا۔

"آپ ان سارے جہازوں کو دیکھئے" اس نے جواب دیا "اور معلوم کیجئے ان میں سب سے زیادہ خوشنما کونسا ہے۔ خرچ کی پروا نہ کیجئے۔ بلکہ یہ معلوم کرنے کی کوشش کیجئے کہ ان میں سب سے زیادہ سبک رفتار کونسا معلوم ہوتا ہے۔۔۔"

"آہ اگر یہ بات ہے" میں نے قطع کلام کرتے ہوئے کہا۔ "تو پھر مجھے یہ کہنے میں ذرا تامل نہیں کہ وہ کالے پینیے کا جہاز ان سب سے زیادہ خوشنما ہے چنانچہ میں کل ہی اس کی تعریف کر رہا تھا۔ جب میں اپنے دوست۔۔۔"

میں کہتا کہتا رک گیا سینیر پورٹی سی کا نام میرے منہ سے نکلا چاہتا تھا۔ کہ دفعتاً وہ وعدہ یاد آ گیا جو میں نے اس بارہ میں کیا تھا۔ کہ جج صاحب سے اپنی واقفیت کا حال کسی پر ظاہر نہ کروں گا۔ بلکہ یہ بھی میں نے سوچا کہ اس طرح کی ہدایت سینیر کنا بس کو بھی دیدی گئی ہوگی کہ وہ سینیر پورٹی سی سے میری واقفیت کا حال کسی پر ظاہر نہ کرے۔

"بس تو وہی میرا جہاز ہے جس کی آپ اتنی تعریف کرتے ہیں" نوٹرس نے کہا۔ "کیا آپ نہیں دیکھ سکتے وہ کتنا دیدہ زیب ہے اور کس طرح آبی پرندہ

کی مانند پانی پر تیرتا ہے اس کے مستول اور بادبان کتنے خوشنما ہیں حتے کہ مجھ ایسا اکھڑ گنوار بھی اس کو دیکھ کر شاعرانہ کیفیت بیان کرنے پر ہو جاتا ہے"

"صاحب اگر واقعی آپ اس جہاز کے کپتان ہیں تو آپ اس عزت پر جتنا فخر کریں کم ہے" میں نے کپتان نوسٹرس سے کہا "غالباً آپ کا جہاز بحیرہ اسود جایا آیا کرتا ہے"

"ہاں اور اس کے علاوہ کبھی کبھی اٹلی کی بندرگاہوں میں بھی۔ ورنہ وہ آبجگہ کیونکر موجود ہوتا؟"

"کیا سینیر کنارس آج آپ سے ملنے کے لئے آئے تھے؟" میں نے پوچھا "یعنی وہی آپ کے ہموطن جو کل میرے ساتھ تھے"

"کیا سینیر کنارس ان کا نام ہے؟" کپتان نے پوچھا "اس صورت میں شاید وہ اس نام کے اس آدمی کے رشتہ دار ہیں..."

"ہاں اس کے جو مشہور امیر البحر ہے" میں نے جواب دیا "اور وہ اس قرابت پر جتنا بھی فخر کریں بجا ہے"

"نہیں، وہ مجھ سے ملنے کے لئے نہیں آئے" کپتان نے جواب دیا "تاہم میرا خیال ہے کہ وہ عنقریب آ جائیں گے۔ میں سچ آپ سے کہتا ہوں کہ مجھ ایسے مرد آزاد کے لئے جو ہر وقت اپنے جہاز کے صحن پر ٹہلا کرتا تھا اس کوٹھڑی میں بند ہو کر پڑ رہنا سخت ہی باعث تکلیف ہے لیکن کیا کیا جائے قسمت سے پیش نہیں جاتی اور نتیجہ کہ اس لئے پھر ایک بار وہی تباہی بکنا شروع کر دیا۔

"اگر آپ اجازت دیں" میں نے دفعتاً کاسمو کا مشورہ یاد کر کے کہا "تو میں آپ کے لئے خوشنما پھولوں کا گلدستہ کچھ پھل یا کوئی اور ایسی ہی چیز جس سے آپ کا جی

بہل سکے بھیجنا چاہتا ہوں غالباً آپ کو اس کی قبولی سے انکار نہ ہوگا۔"

"میں آپ کی اس مروت کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں" کپتان نے جواب دیا "اور گو واقعہ میں اس طرح کی رسمی پیشکشوں کی مجھے بہت زیادہ پروا نہیں تاہم آپ چونکہ عنایت آمیز طریقہ پر ان کو پیش کرتے ہیں اس لئے میں ان کو لینے سے انکار نہیں کر سکتا۔"

"اچھا تو میں پھر کسی وقت فرصت میں حاضر خدمت ہوں گا" میں نے کہا اور اس کے تھوڑی دیر بعد اس سے رخصت ہو کر چلا آیا۔

کاسمو سے ملا تو اس نے پوچھا "کہئے مریض کا کیا حال ہے؟"

"چونکہ حادثہ کل ہی پیش آیا تھا" میں نے جواب دیا "اس لئے عصبیانی کچھ دن لے گی پھر اس آدمی کا مزاج بہت چڑچڑا ہے۔ اور میں خیال کرتا ہوں کہ یہ بات اسکی صحتیابی میں اور بھی رکاوٹ پیدا کرے گی دیکھو وہ جو سامنے بندرگاہ میں سب سے زیادہ خوشنما جہاز باقیوں سے علیحدہ لنگر انداز ہے۔ وہ اسی کا کپتان ہے۔"

کاسمو نے سرسری طور پر جہاز کی طرف دیکھا اس کے بعد کہنے لگا "فرمائیے جو بات میں نے کہی تھی اس کا ذکر آپ نے اس سے کیا؟"

"وہاں کیا تھا۔ مگر مجھ کو ایسا کرنے کا افسوس ہے" میں نے اپنے ساتھی کو جواب دیا "کیونکہ گو اس نے میرا کہا مان لیا۔ تاہم جس وحشیانہ طریق پر اس نے مجھ کو جواب دیا اس سے۔۔۔"

"خیر آپ اس کی پروا نہ کیجئے" کاسمو نے قطع کلام کر کے کہا "جہاز رانوں کے طریقے ایسے ہی ہوا کرتے ہیں۔ لیکن بعض اوقات وہ دوسرے آدمی کی عنایت کی اس سے بہت زیادہ قدر کرتے ہیں۔ جتنا ان کے الفاظ سے ظاہر ہوتا ہے

آہ مگر آپ اس جہاز کے بہت مداح معلوم ہوتے ہیں۔ آپ کی توجہ اسی کی طرف لگی ہوئی ہے۔"

"میں ایک جہاز راں کی حیثیت میں۔ اس کی خوبیوں سے واقف نہیں ہوں تاہم جہاں تک اس کی بناوٹ کا تعلق ہے جہاز اس میں شک نہیں خوب ہے۔"

"کیا آپ اس پر سوار ہونا چاہتے ہیں؟" کاسمونے پوچھا۔ "اگر ایسا ہو تو ہمارے پاس کافی وقت فرصت ہے۔ کیونکہ میں رات ہونے سے پہلے ایک خاص مکان پر نہ جاؤں گا۔" اس سے اس کا اشارہ سینیر پورٹی سی کے مکان کی طرف تھا۔ "وہ پھول اور میوے جو آپ نے کپتان نوٹرس کو پیش کرنے ہیں وہیں سے لانے پڑیں گے۔"

"تم دریافت کرتے ہو کہ کیا میں اس سبک رفتار جہاز پر سوار ہونا چاہتا ہوں؟" میں نے کہا۔ "اور مجھے اس کے تسلیم کرنے میں عذر نہیں۔ کہ میں واقعی اس کا شوق رکھتا ہوں۔ لیکن ممکن ہے اس کی اجازت نہ مل سکے۔"

"اطمینان فرمائیے کہ ایسا نہ ہوگا۔ کم از کم ہمیں اس بارے میں کوشش ضرور کرنی چاہیئے۔"

اس طرح کی باتیں کرتے ہم ساحل بحر پر پہنچ گئے تھے میرے جواب کا انتظار کئے بغیر کاسمو نے فوراً ایک کشتیبان کو بلایا۔ جو گھاٹ پر پڑی ہوئی لکڑیوں کا گٹھا لئے وقت گزار رہا تھا۔ وہ کشتی لے کر حاضر ہو گیا۔ اور ہم دونوں اس پر سوار ہوئے کشتیبان نے زور زور سے چپو چلانے شروع کر دیئے جس سے وہ ہلکی پھلکی ناؤ تیزی رفتار سے منجدھار کی طرف ہولی جوں جوں ہم اس جہاز کے قریب پہنچے جس کے پاس جانے کا اشارہ میرے ساتھی نے کشتی بان سے کیا تھا میں اس کی خوشنما ساخت اس کی صفائی اور اس کے بادبانوں اور مستولوں کی نفاست

سے زیادہ متاثر ہوتا گیا۔ بندرگاہ کے باقی جہازوں کے مقابلہ میں وہ بہت اعلےٰ اور عمدہ جہاز تھا۔ ناظرین کو یاد رکھنا چاہیئے کہ میرے لئے کسی جہاز کو دیکھنے کا یہ پہلا موقعہ نہ تھا۔ کیونکہ وہ واقعہ اس داستان کے پڑھنے والوں کو نہ بھولا ہوگا۔ جب لیفٹیننٹ ورنے دغا بازی سے مجھ کو تارک الوطنوں کے ایک جہاز پر سوار کرایا تھا۔ اور گو اس بدنصیب جہاز پر میرا قیام صرف چند گھنٹوں تک محدود رہا تھا تاہم وہ ساری باتیں جو جہازی زندگی سے تعلق رکھتی ہیں۔ مجھے اچھی طرح یاد تھیں۔

ہماری کشتی جہاز کے پہلو میں پہنچکر کھڑی ہوگئی۔ جہاز پر بنے ہوئے جنگلے کے پاس ایک ملاح نیلی جاکٹ اور سرخ رنگ کی ٹوپی پہنے کھڑا تھا۔ اس نے نیچے کی طرف جھانک کر ہمیں دیکھا اور اپنی بولی میں کوئی سوال پوچھا کاسمو نے اس کو اطالوی زبان میں جواب دیا۔ جس پر اس نے بصورت انکار سر ہلایا۔ تاہم اشارہ سے کہنے لگا۔ کہ ٹھیریئے پھر وہ ہماری نظروں سے اوجھل ہوگیا۔ لیکن چار پانچ ملاح جنہوں نے ویسے ہی کپڑے پہنے ہوئے تھے۔ جو دراز قد اور شکیل آدمی تھے اور جن کے چہرے سیاہ فام اور آنکھیں چمکیلی تھیں جہاز کے اوپر سے ہماری طرف گھورتی ہوئی نظروں سے دیکھنے میں مشغول رہے میں نے کاسمو سے کہا میرے خیال میں اس جہاز پر ضرور توپیں سجی ہیں۔ کیونکہ گو اس کے بغلی سوراخ بند ہیں تاہم میں اندازہ سے معلوم کر سکتا ہوں کہ ان کو عارضی طور پر مصلحتاً بند رکھا گیا ہے۔

"وہ کیا واقعی!" کاسمو نے اس طرح لاپروائی سے کہا کہ میں گفتگو کا سلسلہ جاری نہ رکھ سکا۔

قریباً ایک منٹ کے عرصہ میں ایک چست و چالاک افسر جنگلے کے

پاس نمودار ہوا اور اس نے ہمیں اطالوی زبان میں مخاطب کیا۔ کاسمو نے میری طرف دیکھتے ہوئے اس کو کچھ جواب دیا۔ جس کا مطلب میں نے یہ سمجھا۔ کہ وہ اس کو بتاتا ہے۔ کہ میرا ساتھی جہاز دیکھنا چاہتا ہے افسر نے تھوڑی دیر تامل کیا گویا وہ نہیں جانتا تھا۔ کہ اسے کیا جواب دینا چاہیئے۔ اسپر کاسمو نے اس کو سمجھایا۔ کہ آپ کپتان ڈٹرس کے دوست ہیں اور حال ہی میں ان سے مل کر آئے ہیں افسر نے پھر بھی منظوری صادر نہ کی بلکہ تھوڑی دیر کسی اور شخص سے جو بظاہر اس کا نائب تھا گفتگو میں مشغول رہا۔ آخر کار اس نے کاسمو سے ایک سوال پوچھا۔ جس کا مطلب میں نے یہ سمجھا۔ کہ آپ بذات خود کون ہیں؟ کاسمو نے جواب دیا۔ کہ میں آپ کا تنخواہ دار نوکر ہوں تھوڑی دیر پھر خاموشی رہی اس کے بعد آخر کار ہم دونوں کو جہاز پر چڑھ آنے کی اجازت دیدی گئی

اس جہاز کی خوبیاں تو میں دور سے ہی دیکھ چکا تھا تاہم اب پاس آنے پر معلوم ہوا۔ کہ وہ بہت بڑا اور کشادہ ہے۔ یعنی اس سے بہت زیادہ جتنا وہ ساحل پاس [illegible] کے مکان سے نظر آتا تھا۔ ایک ہی نظر دیکھنے سے معلوم ہو گیا کہ وہ اندازہ جو میں نے اس کے مسلح ہونے کے بارہ میں کیا تھا۔ صحیح ہے میں نے دیکھا آٹھ چھوٹی توپیں تو اس کے کوارٹر ڈک پر رکھی تھیں۔ چونکہ مجھ کو معلوم تھا۔ کہ مسلح جہازوں پر سپیدرنگ کی لکیر بھری ہوئی ہوتی ہے جو اس جہاز پر بالکل نہ تھی اس لئے مجھے اسکے اسلحہ بند ہونے پر بڑا تعجب ہوا پھر یہ بھی میں نے دیکھا کہ اس پر کسی طرح کا تجارتی مال موجود نہ تھا حتے کہ کسی طرح کا سامان اناج کی کوئی بوری کپڑوں کی کوئی گانٹھ یا شراب کا کوئی پیپہ بھی اس جہاز پر نظر نہ آتا تھا نہ اس پر وہ چہل پہل تھی جو تجارتی جہازوں سے مخصوص سمجھی گئی ہے ہر ایک چیز اس طرح صفائی اور قرینہ سے رکھی تھی۔ جس طرح

کسی جنگی جہاز پر ہوتی ہے صحن جہاز حسب معمول کی طرح دمکتا تھا اور خوش پوش ملاح اس طرح چہل قدمی کر رہے تھے گویا انہیں کوئی دنیاوی مصروفیت پیش نہیں ہے۔ جسوقت میں نے کاسمو کے ساتھ صحن جہاز پر قدم رکھا تو اس افسر نے جس کا ذکر پیشتر کیا جا چکا ہے اور جو بظاہر اس کا موجودہ منتظم تھا۔ مجھ کو مودبانہ سلام کیا۔ لیکن بجائے اس کے کہ وہ مجھے جہاز کے مختلف حصے دکھانے ساتھ لے جاتا۔ اس طرح چپ چاپ کھڑا رہا۔ گویا میری موجودگی سے بھی لاعلم ہے۔ مگر کاسمو ایسا آدمی نہ تھا۔ جو ایک بار کسی بات کا ارادہ کر کے اس سے بآسانی پیچھے ہٹ جاوے اس بات کا عزم مصمم کر چکا تھا۔ کہ میں اس جہاز کو دیکھوں چنانچہ اس نے افسر جہاز سے چند الفاظ اور کہے۔ جسپر آخر الذکر میری طرف مڑ کر کہنے لگا۔ "معلوم ہوا آپ فرانسیسی بول سکتے ہیں۔ آپ کے ذکر کو چاہیئے تھا۔ کہ وہ پہلے سے یہ بات مجھ کو کہہ دیتا۔"

"بے شک میں فرانسیسی بول سکتا ہوں" میں نے اس زبان میں جواب دیا "مگر اندیشہ ہے کہ میرا جہاز دیکھنے کا شوق آپ کے لئے باعث زحمت ہو رہا ہے کیا ایسا تو نہیں ہے کہ اس سے کسی ضابطہ کی خلاف ورزی ہوئی ہو۔"

"صاحب آپ کے ذکر کا بیان ہے کہ آپ انگلستان کے رہنے والے ہیں"۔ افسر مذکور نے قطع کلام کرتے ہوئے کہا۔ "اور محض تفریح کے لئے اٹلی کی سیاحت کر رہے ہیں۔ کیا یہ صحیح ہے؟"

میں نے اس کا جواب بصورت اثبات دیا اور وہ تیز متجسس نظروں سے میری طرف دیکھنے لگا۔

"لارڈ آپ کپتان فوٹرس کو جانتے ہیں"؟ اس نے دوبارہ سلسلہ استفسار

جاری رکھ کر پوچھا۔

"آپ نے اپنے کپتان سے بطور خود دریافت کر سکتے ہیں کہ کیا اس وقت جب اسے حادثہ پیش آیا تو ولسٹ نام کے ایک انگریز نے اس کی مدد کی تھی۔ یا نہیں نے الحقیقت میں ابھی اس سرائے میں ملکر واپس آرہا ہوں۔۔۔"

"کیوں آپ نے اس بارہ میں تحریری اجازت لے لی کہ آپ اس جہاز کو دیکھنا چاہتے ہیں؟" جہازی افسر نے فکرمند لہجہ میں پوچھا۔

"محض اس لئے کہ پہلے مجھ کو جہاز دیکھنے کا خیال ہی نہ آیا تھا" میں نے جواب دیا۔ بعد ازاں اس طرف سے گذرتے ہوئے میں نے سوچا کہ ایسے عمدہ جہاز کو ایک نظر دیکھنا ضرور چاہیئے۔ لیکن" میں نے بڑھتے ہوئے غصہ کے ساتھ کہا اگر میری وجہ سے آپ کو بے آرامی ہوئی ہو۔۔۔"

"بالکل نہیں ہمیں آپ کی آمد سے عین خوشی ہوئی ہے" افسر مذکور نے میرا قطع کلام کرتے ہوئے کہا اور میں نے اس کے لہجہ سے معلوم کیا کہ وہ اپنے طرز سلوک پر بطور خود محجوب تھا۔ "بات دراصل یہ ہے کہ کپتان نوٹرس اس بات کا سختی سے خیال رکھا کرتے ہیں کہ کوئی اجنبی جہاز پر نہ آئے اس میں شک نہیں کہ میں فی الحال اس جہاز کا افسر ہوں تاہم کپتان نوٹرس بہت سخت آدمی ہے۔۔۔"

"گویا آپ کو ڈر ہے کہ جب آپ کے کپتان کو معلوم ہوگا۔ کہ آپ نے مجھے اور میرے نوکر کو جہاز دیکھنے کی اجازت دی تو وہ ناراض ہوگا۔ خیر اگر ایسا ہے تو میں اسی وقت واپس جانے کے لئے تیار ہوں" یہ آخری الفاظ میں نے سرد لہجہ میں کہے۔

"نہیں یہ بات نہیں ہے" افسر مذکور نے جو قریباً پینتیس ۳۵ سال کا شریف

عورت آدمی تھا اور جس کے انداز خلیفانہ تھے نرم ہو کر کہا "میں نے جو کچھ عمل معاوضہ آپ سے عرض کر دیا، اب میں درخواست کرتا ہوں کہ اگر میرے کسی لفظ سے آپ کی دل شکنی ہوئی ہو تو مجھے اس کے لئے معاف کیجیے اور میرے ساتھ ساتھ تشریف لائیے میں آپ کو جہاز کے سب حصے دکھلاؤں گا۔"

اس کا لہجہ اب بے حد نرم تھا۔ اور اس کے طریق عمل سے پایا جاتا تھا کہ وہ ان ناخوشگوار اثرات کو جو اس کی سابقہ گفتگو سے میرے دل پر پڑے تھے اس طریقہ پر زائل کرنا چاہتا ہے۔ ان حالات میں میں فوراً اس کے ساتھ چلنے پر آمادہ ہو گیا۔

"آپ دیکھ سکتے ہیں کہ یہ جہاز توپوں سے مسلح ہے۔" اس نے لاپروائی سے اس مقام کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ جہاں توپیں سجی تھیں۔ "لیکن بدقسمتی سے بے اصول بدمعاشوں کی ایک جماعت ایسی ہے جو ہماری ہم قوم ہونے ہوئے اپنے ہموطنوں پر نیز غیر ملکی لوگوں پر حملہ کرنے سے تامل نہیں کرتی۔"

"کیا آپ کی مراد بحری ڈاکوؤں کی کسی جماعت سے ہے؟" میں نے پوچھا۔

"جی ہاں۔" افسر مذکور نے جواب دیا۔ "اور چونکہ تم لوگ زیادہ تر لیورپول یا لیورپول سے تجارت کرتے ہیں۔۔۔"

میں نے اپنا خیال ظاہر کرتے ہوئے حیرت ظاہر کرتے ہوئے کہا کہ بحری ڈاکوؤں کا زمانہ گزر گیا اور اب بیسویں صدی میں اس قدر انگریزی اور فرانسیسی جنگی جہاز پھرا کرتے ہیں کہ کسی ڈاکو کی مجال نہیں کہ سامنے آنے کی جرأت کر سکتی۔"

"معاف کیجئے یہ امر واقعہ نہیں ہے۔" افسر نے کہا۔ "اس کے علاوہ دساسے یونس کی ترک رہا یا گاہ کوئی مسلح جہاز ہمارے جہازوں پر حملہ کرنے کے لئے بھیجی گئی ہے۔۔۔"

"مگر یہ جو کچھ آپ کہتے ہیں، بے حد حیرت انگیز ہے۔ میرا خیال تھا کہ سلطان
ٹرکی داماد لیے پیٹرس کو جو اس کے ماتحت ہے آپ کے ملک کے ساتھ صلح
کی شرطوں پر عمل کرنے کے لئے مجبور کرتا ہے۔"

"جناب امر واقعہ یہ ہے کہ ترک بحیثیت قوم کبھی یونانیوں کو ان کے
اس فعل کے لئے معاف نہیں کر سکتے کہ انھوں نے ترکوں کی حکومت سے آزادی
حاصل کی۔" افسر مذکور نے کہا۔ "اگر آپ اس کیبن میں تشریف لائیے میں آپ کو
تازہ دم کرنے کے لئے تھوڑی شراب پیش کروں گا۔"

جس سے چھتوں کی بلندی سے ہم اترے وہ بھلا اور صاف لکڑی کی سی تھیں اور
ان کے دونوں طرف پیتل کے سہارے تھے۔ کیبن کے اندر جا بجا خوشنما تصویریں اور
کرسیاں بڑھیا قالین اور پردے لٹکے تھے اگر یہ واقعی کوئی تجارتی جہاز تھا
تو میں اس کی آرائش کے مصارف کو دیکھ کر حیرت زدہ ہوئے بغیر نہ رہ سکا پاس
ہی ایک اور کیبن کا دروازہ کھلا تھا جس میں ایک نہایت نفیس کوچ بچھی تھی
افسر نے مجھے اس کوچ پر بیٹھنے کے لئے کہا۔ اور کاسو کو جو ایک وفادار نوکر
کی حیثیت میں ہمارے ساتھ چلا آیا تھا بیٹھنے کے لئے ایک سٹول پیش کیا۔
اس کی موجودگی کا افسر مذکور نے برا تو نہ مانا تاہم وہ چونکہ اپنی سابقہ سرد مہری کی تلافی
کرنا چاہتا تھا۔ اس لئے آثار اضطراب کو چہرہ سے مٹا دیا۔ اسی وقت شراب کی
ایک بوتل اور ایک چھوٹا سا باسکٹ جس میں کیک رکھے تھے میز پر لایا گیا۔ اور
افسر نے دو گلاس بھرے اور اپنے لئے اور قیصر کا صحت کے لئے پر کیا۔

اس وقت میں نے کیبن کے اندرونی حصہ میں نظر ڈالی تو معلوم ہوا کہ اس سے
ملحق ایک کیبن اور بھی موجود ہے۔ چنانچہ جب میں نے پشت کی جانب دیوار کی
طرف دیکھا تو اس میں ایک دروازہ نظر آیا۔

"ابھی تک میں نے آپ کو آدھا جہاز بھی نہیں دکھایا" افسر نے مسکراتے ہوئے کہا اور ساتھ ہی وہ دروازہ جس کی طرف میری نظر تھی کھولدیا۔

میں اس کے ساتھ ساتھ اندر گیا ایک بہت فراخ کیبن تھی مشرقی نفاست کے بیش قیمت سامان سے آراستہ ایک چھوٹی سی میز پر چاندی کے مجلا برتن رکھے تھے ایک چاندی کا لمپ چھت سے آویزاں تھا۔ اور دیواروں میں تین چھوٹی چھوٹی کھڑکیاں بھی موجود تھیں۔ میں نے اندازہ سے معلوم کیا کہ یہ کھڑکیاں کچھ اور کام بھی دے سکتی ہیں کیونکہ تین پیتل کی بنی ہوئی چھوٹی توپیں جن کی لمبائی بمشکل دو فٹ سے زیادہ تھی اور جن کا دہانہ ان کھڑکیوں میں بخوبی سما سکتا تھا اس میں رکھی تھی ایک بہت بڑا ستول جس دو کو ٹھڑیوں کے بیچ سے اوپر کو اٹھا ہوا تھا اور اس کے گرد بھی بہت سی بندوقیں رکھی تھیں۔

"یہ غالباً اس جہاز کے کپتان کی کیبن ہے" میں نے تعریفی نظروں دیکھتے ہوئے کہا۔

"جی ہاں یہ کپتان صاحب کی کیبن ہے" افسر مذکور نے جواب دیا اور میں سوچے بغیر نہ رہ سکا کہ کپتان نوٹرس جو اپنے جہاز پر اسقدر آرام و آسایش کی زندگی بسر کرتا تھا سرائے کی بدنما کوٹھڑی میں واقعی سخت تکلیف محسوس کرتا ہوگا یہی وجہ غالباً اس کے چڑچڑے پن اور بدمزاجی کی تھی۔

کاسمو ہمارے ساتھ ساتھ اس کیبن میں بھی آگیا تھا۔ مگر میں نے اس کے انداز سے معلوم کیا کہ وہ کسی چیز سے دلچسپی نہیں لیتا چپ چاپ لاپروائی سے ایک جانب کھڑا تھا۔ گویا چیزیں اس جگہ موجود تھیں وہ اس کی نظروں میں کوئی اہمیت نہ رکھتی تھیں افسر جہاز نے مجھے باقی ماندہ حصے بھی دیکھنے کے لئے کہا چنانچہ پھر ایک بار ہم صحن جہاز پر گئے اور وہاں ان مقامات کا معاینہ کیا جن میں ملاح لوگ

رہتے تھے۔ پیشتر میں نے چھ سات ملاح بالائی صحن پر دیکھے تھے اب کوئی بیس پچیس جوان اور یہاں دیکھنے میں آئے اور مجھے اس خیال سے بے حد تعجب ہوا۔ کہ ایک معمولی تجارتی جہاز میں اتنے آدمی کیا کام کرتے ہوں گے معلوم ہوتا ہے۔ کہ افسر جہاز نے میرے خیالات کو بھانپ لیا۔ کیونکہ وہ جلدی سے کہنے لگا "آپ کو یہ بات ملحوظ خاطر رکھنی چاہیئے۔ کہ ہمیں ہر وقت ٹیونس اور یونان کے بحری ڈاکوؤں کے مقابلہ کے لئے تیار رہنا پڑتا ہے"

رخصت ہونے سے پیشتر میں نے جہاز کے ملاحوں کو کچھ انعام دینے کی خواہش ظاہر کی جس کی افسر مذکور نے مسکراتے ہوئے اجازت دیدی مگر ساتھ ہی اس نے کہا۔ کہ اس کی کوئی ضرورت نہ تھی خیر میں نے اسقدر نقدی جو انگلستان کے سکوں میں ایک پونڈ کے برابر ہوتی ایک ملاح کے ہاتھ میں دیدی مگر کسی نے اس کے لئے میرا شکریہ ادا کرنے کی پروا نہ کی ان لوگوں کا انداز انتہائی سرد مہری اور لاپروائی کا تھا خیر اس بدسلوکی کو نظر انداز کر کے میں افسر جہاز کے ہمراہ بالائی صحن پر پہنچا۔ اس اثنا میں مجھے کوئی ایک چیز بھی اس قسم کی دیکھنے کا اتفاق نہ ہوا تھا جس سے معلوم ہوتا۔ کہ یہ تجارتی جہاز ہے پس میں نے اوپر کی طرف جاتے ہوئے افسر مذکور سے کہا۔ "غالباً آپ لوگ سارا مال اتار چکے اور اب نیا مال لادیں گے؟"

"جی ہاں" اس نے کہا "یہ کام ایک یا دو دن کے عرصہ میں ہو جائے گا۔ پھر ہم یہاں سے رخصت کی تیاری کریں گے۔ ہم اس سے پہلے ہی رخصت ہو جاتے اگر کپتان کو یہ افسوسناک حادثہ پیش نہ آتا"

سیڑھیوں پر چڑھتے ہوئے مجھے ایک دو یونانی ملاحوں کے پاس سے گذرنے کا اتفاق ہوا تو دیکھا۔ کہ ان کے چہروں پر غصہ اور جوش کے ڈیرے ہو رہے تھے

تھے وہ چمپی نظروں سے میری طرف دیکھتے تھے لیکن جیسے ہی میں ان سے چار آنکھیں کرتا وہ فوراً منہ پھیر لیتے اور آپس میں ہنسی ٹھٹھا کرنے لگتے تھے۔ میں نے افسر مذکور کا اس کی عنایت آمیز توجہ کے لئے شکریہ ادا کیا اس نے پھر ایک بار اپنے ابتدائی تامل کے لئے معافی مانگی اس کے بعد میں اس سے ہاتھ ملا کر اسی کشتی پر جو جہاز کے ساتھ لگی ہوئی تیر رہی تھی سوار ہو گیا۔

"کہیئے اب اس جہاز کے بارہ میں آپ کی کیا رائے ہے" کاسمو نے اسوقت مجھ سے پوچھا جب ہماری کشتی اس جہاز سے کسی قدر فاصلہ پر پہنچ گئی۔

"اس میں شک نہیں افسر جہاز کا طرز عمل شروع میں عجیب تھا" میں نے جواب دیا "تاہم اس نے چونکہ فوراً معافی مانگ لی اس لئے میں کہہ سکتا ہوں کہ بحیثیت مجموعی مجھے اس جہاز کے معائنہ سے خوشی حاصل ہوئی ہے"

"تاہم آپ نے دیکھا ہوگا کہ کئی توپیں اس پر سجی تھیں" کاسمو نے خشک لہجہ میں کہا۔

"یہ صحیح ہے" میں نے تسلیم کیا "مگر اس کی وجہ افسر مذکور نے خود ہی بیان کر دی تھی"

"ہاں اس کی کیفیت میں نے بھی سنی تھی"

میں نے اپنے ساتھی کے چہرہ کو غور آمیز نظروں سے دیکھا معلوم ہوتا تھا اس کے لفظوں میں کوئی خاص اہمیت پوشیدہ ہے تاہم اس کا چہرہ حسب معمول پرسکون تھا۔ میں نے ایک رخصتی نظر جہاز کی طرف ڈالی جو پراسرار طریقہ پر پانی میں لنگر انداز تھا۔ اور ایک مبہم سا خیال شک آمیز اور فکر انگیز میرے دل میں پیدا ہونے لگا جسے میں اس لئے واضح کرنا نہ چاہتا تھا۔ کہ مبادا اس ذریعہ سے اس جہاز اور اس کے متعلقین سے کسی طرح کی ناانصافی ہو۔ کاسمو بھی سارا رستہ خاموش

۔ہا گھاٹ پر پہنچکر ہم نے کشتی بان کا کرایہ ادا کیا اور ہوٹل کی طرف چلے

# باب ۱۱۹

## لارڈ ایکلسٹن سے ملاقات

ش نے وقت کا سوپیر پورٹی سی سے ملنے گیا۔ اور وہاں سے بہت سے پھل پھول لے کر آیا اس کے علاوہ کھانے کی کچھ چیزیں ہوٹل سے حاصل کی گئیں پھر وہ کر رخصت ہو گیا کہ میں قریب ایک گھنٹے کے لئے باہر جا رہا ہوں اور گو اس نے صاف لفظوں میں ایسا نہیں کہا تاہم اس کا یہ مطلب ظاہر کرنا تھا کہ مجھے اس کی حاضری میں تنہا ہوٹل سے باہر نہ جانا چاہیئے۔ اس کی عدم حاضری میں میں وہیں اپنے کمرہ میں بیٹھ کر تادل خوانی میں وقت گذارنے کی کوشش کرتا رہا۔ لیکن سعی عظیم کے باوجود طبیعت نہ ہم سکی۔ خیالات کی رو کبھی دن بھر کے واقعات کی طرف جاتی اور کبھی اس سازش کی طرف جس کو توڑنے کے لئے میں یہاں آیا تھا۔ میں انہی خیالات میں غرق تھا کہ ایک پہچانی ہوئی آواز دروازہ کے باہر برآمدہ میں سنائی دی جسے سنکر میں بے اختیار چونکا۔ کیونکہ یہ ارل آف ایکلسٹن کی آواز تھی!

پہلے میرے جی میں آئی کہ جلدی سے باہر جا کر ہز لارڈ شپ سے ملوں مگر پھر کچھ سوچکر رہ گیا میں نے سوچا کہ میجر پورٹی سی نے جب کاسمو کو میرے مشورہ اور امداد کے لئے خاص طور پر مقرر کیا ہے۔ تو مجھے اس کے منشاء کے برخلاف کوئی کام نہ کرنا چاہیئے پس نے اپنے کمرہ کا دروازہ بتدریج ایک انچ کھول لیا تاکہ یہ معلوم کرنے کی کوشش کروں کیا ارل کا ارادہ اسی ہوٹل میں قیام کرنے کا

ہے یا وہ محض سرسری اس جگہ آیا ہے۔

اتنے میں اس کی آواز یہ کہتے سنائی دی "میرا کمرہ ہر لحاظ سے اچھا ہے"
پھر اس کی بیگم کی آواز جواب میں کچھ کہتے سنی گئی۔ آخر میں لارڈ ایکلسٹن نے
اپنے نوکر سے مخاطب ہو کر کہا "ٹامس جلدی کرو اور سارا اسباب احتیاط کے
ساتھ رکھا دو"

"بہت اچھا حضور" نوکر نے جواب دیا پھر مجھے پیروں کے ایک طرف ہٹنے
کی آواز سنائی دی۔

بعد ازاں ارل نے اطالوی زبان میں کچھ کہا جس کا مطلب میں نے یہ سمجھا
کہ وہ کھانے کے فوراً میز پر لائے جانے کا حکم صادر کر رہا ہے۔ بعد ازاں بالمقابل
کسی دروازہ کے بند ہونے کی آواز سنائی دی۔ میں اپنی کرسی پر بیٹھ گیا
اور سوچنے لگا۔ صاف ظاہر تھا۔ کہ ارل اور کونٹس آف ایکلسٹن اسی ہوٹل
میں قیام کرنا چاہتے ہیں جس میں میں ٹھیرا ہوا تھا۔ لیکن بڑا سوال جو پیدا
ہوا یہ تھا۔ کیا ہز لارڈ شپ کی آمد محض اتفاقی ہے یا وہ بھی میرے برخلاف
کسی گہری سازش میں حصہ لے رہا ہے سخت حیران کہ کیا رائے قائم کروں
گھڑی نکال کر دیکھی تو صرف آٹھ بجے تھے۔ کاسمو کو کپتان نوٹرس کی طرف گئے
صرف آدھ گھنٹہ گذرا تھا اس کی واپسی میں دیر تھی مگر میری بے تابی اتنی بڑھی ہوئی
تھی کہ میں ایک لحظہ صبر نہ کر سکا۔ اس کے باوجود جس طرح ممکن ہوا میں نے ضبط
کی کوشش کی اسی طرح آدھ گھنٹہ گذر گیا۔ لیکن کاسمو پھر بھی واپس نہ آیا۔ آخر
جب ایک گھنٹہ گذر چکا تو میری بیتابی ناقابل برداشت ہونے لگی سخت پریشانی
کی حالت میں میں نے اس بات کا فیصلہ کر لیا۔ کہ خواہ کچھ ہو مجھے فوراً ارل آف
ایکلسٹن سے ملاقات کرنی چاہیئے۔ یہ سوچ کر میں نے گھنٹی بجائی اور جب ہوٹل

کا نوکر حاضر ہوا تو میں نے اپنا کارڈ دے کر کہا کہ اسے لارڈ ایکلیسٹن کے پاس لیجاؤ اس کے بعد دو تین منٹ گذر گئے اس عرصہ میں کئی طرح کے خیالات میرے جی کو پریشان کرتے رہے آخر کار دروازہ کھلا اور وہی جس کا انتظار تھا یعنی لارڈ ایکلیسٹن میرے کمرہ میں داخل ہوا۔

اس کو دیکھ کر میں سرد قد کھڑا ہو گیا اضطراب اور پریشانی کے آثار اسکے چہرہ پر بھی نمودار تھے۔ پھر جب اس نے میری بدلی ہوئی حالت دیکھی اور سوچا۔ کہ خلاریش کی ملاقات کے بعد میری مجلسی حالت میں کتنی تبدیلی ہو چکی ہے تو اس کے چہرہ پر حیرت کے آثار بھی نمودار ہوئے۔

"جوزف کیا تم مجھ سے کچھ کہنا چاہتے ہو؟" لارڈ ایکلیسٹن نے ظاہری سکون قائم رکھتے ہوئے جلدی سے پوچھا گو اس کے لہجہ کی دبی ہوئی گھبراہٹ سے پایا جاتا تھا۔ کہ وہ دل ہی دل میں سخت پریشان ہے۔

"مائی لارڈ صرف ایک سوال میں آپ سے پوچھنا چاہتا ہوں" میں نے جواب دیا۔ اور اس وقت مارے جوش کے میری اپنی آواز میں بھی لغزش آ گئی "وہ ایک ایسا سوال ہے جو۔۔۔"

"بولو کہو میں سنتا ہوں"۔ ارل نے بے تابانہ کہا "وہ کیا سوال ہے جو تم دریافت کرنا چاہتے ہو؟"

"عہد گذشتہ کے بیشتر تکلیف دہ واقعات کو یاد کرتے ہوئے"۔ میں نے کہنا شروع کیا "میرے جی کو اندیشہ ہو رہا ہے کہ شاید آپ میرے برخلاف اسی اگلے جور و جفا کا سلسلہ آغاز کرنا یا کرانا چاہتے ہیں۔۔۔"

"آہ پھر وہی تہمت۔۔۔ پھر وہی الزام" ارل نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ مگر یہ کہتے ہوئے اس کے خوشنما چہرہ پر سیاہی کی جھلک پیدا ہو گئی تاہم صاف

صاف کہو۔ تم اب کیا کہنا چاہتے ہو؟

"مائی لارڈ میں تفصیل بیان نہیں کر سکتا۔ میں نے جواب دیا۔ "مگر یہ کئی طرح کے شبہات میرے دل میں پیدا ہو گئے ہیں۔"

"کیا میں نے فلارنس سے تم کو خبردار کر دینا کافی نہ سمجھا تھا کہ میری موجودگی میں تمہارے سر کا بال تک بیکا نہ ہو گا۔" ارل نے کانپتی ہوئی آواز میں کہا۔

"ورنائی لارڈ شپ نے جو کچھ اب کہا تھا اور آپ کے ان لفظوں کا میرے دل پر اثر ہی ہوا تھا میں نے جواب دیا۔ "خصوصاً آپ کے ان لفظوں کا کہ فلارنس بیگم صاحب نے بھی پرجوش لفظوں میں کی تھی۔"

"تو پھر چاہتے تم اس سے زیادہ اور کیا چاہتے ہو؟" ارل نے غصہ سے پوچھا۔ اس کے نورانی چہرہ اس کی آنکھوں میں نرمی کا اثر پیدا ہوا اور اس نے بدلے ہوئے لہجہ میں کہا۔ "بولو تمہیں کس نے یہ بیہودا الزام مجھ پر عائد کیا ہے؟ کیا وہ آدمی لیبنوور۔۔۔؟"

جی ہاں مائی لارڈ یا جی ہاں یور لارڈ شپ میں نے بڑھے ہوئے جوش کے ساتھ کہا۔ "وہ تاجر کرسٹوفر لیبنوور نے مجھ پر یہ الزام عائد کیا ہے۔"

"سو جوزف" ارل نے اپنا ہاتھ میرے بازو پر رکھ کر اس طرح کی تیز متجسس نظروں سے میرے منہ کو تکتے ہوئے کہا گویا وہ آئندہ کی ہر ایک تبدیلی کا بغور معائنہ کرنا چاہتا تھا۔ "میں خدا کو حاضر جان کر کہتا ہوں کہ میری نسبت تمہارے یہ شبہات بالکل بے بنیاد ہیں۔ یہ صحیح ہے کہ فلارنس کی ملاقات کے بعد مجھے مسٹر لیبنوور سے دوبارہ ملنے کا اتفاق ہوا ہے چنانچہ تین ہفتے گذرے میں لیگ ہارن میں اس سے ملا تھا۔ لیکن ہماری وہ ملاقات محض اتفاقی تھی۔"

"اور کیوں مائی لارڈ کیا اس موقع پر میرا ذکر بالکل نہ آیا تھا؟" اب میں نے تیز نظروں سے اس کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔

لارڈ ایکلسٹن کی پریشانی میں اور اضافہ ہو گیا اور وہ نمایاں طور پر کانپنے لگا جس سے میرے شبہات زیادہ مضبوط ہونے لگے۔ اور مجھے اپنے رخساروں پر گرمی کا اثر محسوس ہوا لیکن ارل نے جلدی ہی سکون قائم کر کے صاف دلی سے کہا "بے شک تمہارا ذکر آیا تھا۔ مگر میں واقعی سچ کہتا ہوں کہ میں نے کسی طرح کی ہدایات تمہارے برخلاف اس کو نہیں دیں نہ مسٹر لینوور نے ہی کسی فاسد ارادہ کا اظہار کیا تھا۔۔۔"

"مائی لارڈ" میں نے یکایک پوچھا "کیا وہ آدمی درحقیقت میرا ماموں ہے؟"

"کیا وہ بار بار ایسا نہیں کہتا؟" ارل نے الٹا مجھ سے سوال پوچھا۔

"جی وہ بے شک ایسا کہتا ہے" میں نے تسلیم کیا لیکن کوئی خفیہ آواز مجھ سے کہہ رہی ہے کہ وہ درحقیقت میرا رشتہ دار نہیں ہے پھر وہی خفیہ آواز یہ بھی مجھ سے کہتی ہے کہ آپ اگر چاہیں تو اس پردہ راز کو جو میرے حالات پر چھایا ہوا ہے بآسانی چاک کر سکتے ہیں۔"

ارل نے دوسری طرف کو منہ پھیر لیا اور تھوڑی دیر بالکل چپ رہا۔ پھر یکایک میرے منہ کو تکتے ہوئے اس نے کہا "کیا تم بتا سکتے ہو۔ کس بنا پر ابھی ابھی تم نے یہ الزام مجھ پر عائد کیا تھا۔۔۔؟"

"مائی لارڈ" میں نے قطع کلام کرتے ہوئے کہا۔ "آپ نے اب تک مجھ کو نہیں بتایا کہ بیگ ہارن والی ملاقات میں آپ کے اور مسٹر لینوور کے درمیان کیا باتیں ہوئی تھیں؟"

ان لفظوں کو سن کر ارل آف ایکلسٹن نے نخوت سے گردن اٹھائی پھر کہا

مجھ کو معلوم نہ تھا کہ میں اپنے فعلوں کے لئے تمہارے روبرو جواب دہ سمجھا جاتا ہوں؟"

"مائی لارڈ یہ لفظی تکرار لاحاصل ہے" میں نے سرد لہجہ میں کہا۔ "اگر آپ اس معاملہ میں خاموش رہنا چاہتے ہیں تو بے شک ایسا کیجئے مگر آپ ان شبہات کو جو واقعات گذشتہ کی بنا پر میرے دل میں پیدا ہو گئے ہیں رفع نہیں کر سکتے اس کے ساتھ ہی یاد رکھیئے کوئی زبردست طاقت ایسی بھی ہے جس نے اب تک میری حفاظت کی ہے اور جو آئندہ بھی ایسا کرتی رہے گی علاوہ بریں جیسا میں نے فلارنس میں آپ سے کہا تھا میں پختہ ارادہ کر چکا ہوں کہ اگر مسٹر لینوور نے پھر میرے برخلاف کوئی کارروائی عمل میں لانی چاہی..."

"مگر یہ شخص لینوور کہاں ہے؟" ارل نے دفعتاً پوچھا "میں سچ کہتا ہوں مجھے اس کا موجودہ حال بالکل معلوم نہیں۔ تاہم اگر میرا کوئی لفظ... میرے کہنے کا یہ مطلب ہے کہ اگر میرے ذریعہ سے کوئی صورت اس آدمی کو بے ضرر بنانے کی پیدا ہو سکے تو مجھ کو تمہاری امداد سے دریغ نہ ہوگا یہ بتاؤ وہ اسوقت کہاں مل سکتا ہے۔ اور اطمینان رکھو کہ وہ تمہارے سر کا بال بیکا نہ کر سکے گا۔"

میں یہ کہنا چاہتا تھا۔ کہ اگر آپ کو واقعی اس شخص پر اتنے وسیع اختیارات حاصل ہیں تو ضرور وہ آپ ہی کی تحریک پر پیشتر سب کچھ کرتا رہا ہوگا۔ لیکن جب میں نے سارے حالات پر غور کیا تو بہتر معلوم ہوا کہ اس جھگڑے کو لمبا نہ کیا جائے پس میں نے صرف اتنا کہا کہ "مجھے بالکل معلوم نہیں مسٹر لینوور اب کس جگہ رہتا ہے۔"

"سنو میں تم کو ٹھیک ٹھیک بتاتا ہوں کہ کس لئے یہ شخص لیگ ہارن میں مجھ سے ملا تھا۔" ارل نے تھوڑی دیر سوچنے کے بعد کہا "میں دوبارہ تم کو یقین دلاتا

ہوں کہ سب سے پہلے وہ محض اتفاقاً مجھ سے بازار میں ملا تھا۔ پھر وہ ہوٹل میں میرے پاس آیا اور کچھ روپیہ مجھ سے بطور قرض مانگنے لگا چونکہ نقد روپیہ میرے پاس موجود نہ تھا۔ اس لئے میں اس کی مدد نہ کر سکا علاوہ بریں اسوقت گہری شام ہو چکی تھی اور بنک سے روپیہ بھی حاصل نہ ہو سکتا تھا۔ پس میں نے اس کو دوسرے دن تک انتظار کرنے کے لئے کہا مگر وہ ایسا نہ کر سکتا تھا کہنے لگا میں ایک ضروری کام کی وجہ سے دوسری جگہ جانے پر مجبور ہوں مگر اس نے یہ نہ بتایا۔ کہ وہ کیا کام ہے جس کے لئے وہ اتنی جلدی رخصت ہونا چاہتا ہے پس اس نے کسی مقام کا نام مجھ کو بتایا اور کہا کہ اس جگہ روپیہ میرے پاس بھیجدینا... آہ یاد آگیا میگلیانو اس جگہ کا نام تھا؟

"کیا میگلیانو؟" میں نے حیرت زدہ ہو کر کہا "فرمایئے مائی لارڈ آپ اس سے آگے اور کیا کہنا چاہتے ہیں؟"

"محض یہ کہ میں نے اس کی درخواست منظور کر کے وہ روپیہ جو اس نے مانگا تھا میگلیانو بھیجدیا بس اسی قدر حالات مجھ کو معلوم ہیں۔ مگر جوزف" ارل نے گہری سنجیدگی کے لہجہ میں تقریر جاری رکھتے ہوئے کہا "یہ سارے حالات میں نے صرف اس خیال سے بیان کئے ہیں کہ ہر طرح کی بدگمانی میری نسبت تمہارے دل سے رفع ہو جائے اور تم یقین کرنے لگو کہ میرا مسٹر لینوور سے اور کوئی تعلق نہیں ہے"

اثنائے تقریر میں میں نے ارل کے چہرہ کا خود مشاہدہ کیا تھا مگر اس کے آثار میں کوئی بات ایسی نظر نہ آئی جو اس کی صداقت پر شبہ پیدا کرنے والی ہوتی پس میں تھوڑی دیر چپ چاپ سارے حالات پر غور کرتا رہا مجھ کو معلوم تھا کہ لینوور اور ڈوریسٹر کی ملاقات میگلیانو ہی میں ہوئی تھی۔

ارل آف ایکلسٹن کا نام بھی اس موقعہ زیر بحث آیا تھا۔ مگر بعید ممکن تھا کہ یہ ذکر محض اس روپیہ کا روانگی کے سلسلہ میں ہوا ہو جو انہیار کبڑے نے ارل آف ایکلسٹن سے قرض لیا تھا بظاہر کوئی وجہ نظر نہ آتی تھی کہ ارل آف ایکلسٹن سر میتھیو ہیلیٹن کے خلاف مسٹر لینوور کی سوچی ہوئی سازش میں خاص حصہ لے اور اگر ارل کا بیان صحیح تھا کہ وہ آئندہ مجھ پر سختی روا رکھنا نہ چاہتا تھا۔ تو کچھ شک نہیں کہ اس کا وہ بیان جو اس نے لینوور سے اتفاقی ملاقات اور اسے روپیہ قرض دینے کے بارہ میں مجھ کو دیا صحیح ہوگا۔ گو اس میں بھی یہ سوال پیدا ہوتا تھا کہ لینوور کا ارل آف ایکلسٹن پر کیا حق تھا کہ آخر الذکر نے روپیہ قرض دینے کے بارہ میں اس کی درخواست منظور کی۔

"کیوں جوزف کیسہ اب تمہارا اطمینان ہو گیا؟" ارل نے آخر کار پوچھا۔ "کیا میں یقین کر سکتا ہوں کہ ہر طرح کے تعصبات کے باوجود جو میرے برخلاف تمہارے دل میں جاگزین ہیں۔ تم مجھکو ان سختیوں سے جو تم پر کی گئی ہیں بے تعلق سمجھتے ہو؟ اپنی طرف سے میں تم کو دوبارہ یقین دلاتا ہوں کہ نہ صرف اب بلکہ آئندہ بھی..."

وہ کہتا کہتا رک گیا تو میں نے کہا "مائی لارڈ میں اپنے آپ کو اس بات کا یقین دلانے کی بہت کوشش کرتا ہوں کہ جو کچھ آپ کہہ رہے ہیں بالکل صحیح ہوگا..."

"آہ اس سے پایا جاتا ہے۔ کہ تم میری نسبت اپنے دل میں نیک رائے قائم کرنے کی کوشش کرتے ہو" امیر مذکور نے عجیب طرح کی گھبرائی ہوئی آواز میں کہا جس سے پایا جاتا تھا کہ الفاظ بے اختیاری میں اس کے منہ سے نکل رہے ہیں "لیکن یہ تو بتاؤ" اس نے جلدی سے پوچھا "کیا باعث ہے کہ میں تمہیں پہلے کی نسبت بہت زیادہ بہتر حالت میں دیکھتا ہوں؟ یعنی اس طرح کے حالات میں جن میں تمہیں دیکھنے کی توقع ہمیشہ سے آرزو تھی"

"مائی لارڈ میں اس دنیا میں کئی مہربان دوست رکھتا ہوں" میں نے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی کئی طرح کے عجیب اور ناقابل وضاحت خیالات میرے جی میں پیدا ہونے شروع ہوئے جو درحقیقت میرے لئے نئے تھے کیونکہ فلارنس میں ایلیسٹین والوں کی ملاقات کے بعد اسی طرح کے خیالات کئی بار میرے سینہ میں پیدا ہو چکے تھے ان کی وجہ سے ایک نئی طرح کی بے تابی مجھے لاحق ہونے لگی۔ اور میں نے مضطربانہ کہا "وہ مائی لارڈ کیا وہ گہرے اسرار جو مجھے گھیرے ہوئے ہیں کبھی حل نہ ہوں گے؟ کوئی آواز مجھ سے کہتی ہے۔ کہ آپ کے منہ سے نکلا ہوا ایک لفظ ان اسرار کو حل کر سکتا ہے پس مجھ میں نہیں آتا کہ کیوں آپ وہ لفظ منہ سے نہیں نکالتے؟"

جس وقت میں نے یہ پرجوش تقریر شروع کی تو ارل آف ایلیسٹین کے چہرہ کی رنگت پیلی پڑ گئی تھی ساتھ ہی ایک تیز تھرتھری اس کے بدن میں پیدا ہوئی اب وہ انتہائی پریشانی اور سراسیمگی کے انداز سے میرے منہ کو تکنے لگا۔ لیکن جس طرح طوفان عظیم کے بعد یکایک مطلع صاف ہو جاتا یا تیز آندھی دفعتہً چلتے چلتے تھم جاتی ہے اسی طرح ارل آف ایلیسٹین نے فوراً ضبط سے کام لیا اسکے چہرہ پر سرد مہری کے آثار پیدا ہوئے اور اس نے خشک لہجہ میں کہا "جوزف یہ پہلا موقعہ نہیں ہے کہ تم نے اس طرح کا سوال اٹھایا ہے مگر میں تم کو یقین دلانا چاہتا ہوں کہ تم کو غلط فہمی ہوئی ہے"

مایوسی کا احساس پھر مجھ پر طاری ہو گیا دل کو افسردگی ہونے لگی اور آن واحد میں میں یاس عظیم کے سمندر میں غوطے کھانے لگا۔ اس موقع پر ارل نے مرا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے کر ہمدردانہ آواز میں جس کا لہجہ پر ایک بار اثر تھا کہا جوزف اس کے بارہ میں تمہارا (نہ) چاہتا ہوں [illegible]

ہوں ..."

"مائی لارڈ اس عنایت کے لئے میرا دلی شکریہ قبول کیجئے" میں نے کہا اور اسکے بعد ایک نئے خیال کے زیر اثر میں نے یہ بھی کہا "ہاں یہ تو فرمایئے مسٹر اور مسز ہاورڈ اب کہاں اور کس حال میں ہیں؟ میں اس عنایت کو کبھی فراموش نہیں کر سکتا جو آخر الذکر نے اس زمانہ میں مجھ سے کی تھی جبکہ مس ایڈتھ ڈیلمر کھلاتی اور اپنے باپ کے مکان پر رہا کرتی تھی"

"مسٹر اور مسز ہاورڈ" ارل نے سنجیدہ آواز سے جواب دیا۔ "اب ہر طرح مالدار اور خوشحال ہیں"

"مالدار اور خوشحال!" میں نے خوش ہو کر کہا اور وہ دل گرفتگی جو پیشتر مجھ کو ہونے لگی تھی اب یکایک سچی راحت میں بدل گئی۔

"ہاں" ارل نے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے عجیب طرح کی نظروں سے میری طرف دیکھا "مسٹر اور مسز ہاورڈ ڈیلمر میز میں رہتے ہیں۔ اور وہ عمارت انہی کے قبضہ میں ہے جس وقت الیکسٹن کا خطاب مجھ کو ملا۔ اور اسکی جائداد میرے قبضہ میں آئی تو اس کے تھوڑی دیر بعد میں نے ڈیلمر میز کی عمارت ان کے حوالہ کر دی تھی"

میرے منہ سے یہ فقرہ نکلنے کو تھا کہ خدا کا شکر ہے مسٹر ڈیلمر آبجہانی کا ارادہ پورا ہوا اور جو بات انہوں نے لائبریری میں کہی تھی وہ آخر کار ہو کر رہی مگر میں عین وقت پر ضبط کر گیا اور میں نے محض اس بارہ میں خوشی کا اظہار کیا کہ پادری ہاورڈ اور میکدرل ایڈتھ اب ہر طرح خوشحال اور فارغ البال ہیں

"امر واقعہ یہ ہے" ارل نے سلسلہ تقریر جاری رکھ کر کہا "جب میرے بھائی کے انتقال پر مجھ کو خطاب اور دولت حاصل ہوئی تو میں نے اس بات کی کوشش

کی وہ دولینی مسٹر اور مسز ہارڈ بھی اس خوشحالی میں حصہ لیں نہ صرف میں نے ڈیلر کی جائداد ان کے سپرد کر دی بلکہ بہت سا نقد روپیہ بھی ان کو دیا۔ مجھ کو معلوم ہے کہ تم احساس شکر گذاری کی وجہ سے مسٹر اور مسز ہارڈ کے معاملہ میں گہری دلچسپی لیتے ہو اس لئے میں نے خوشی سے یہ سب حالات تم سے بیان کئے ہیں۔"

اس وقت میں یہ سوچے بغیر نہ رہ سکا کہ ارل آف ایلسٹن کا لہجہ اور نگاہ عجیب انداز رکھتے تھے تاہم انتہائی کوشش کے باوجود میں اس کی وجہ معلوم نہ کر سکا ممکن تھا۔ اس کا باعث وہ محبت ہو جو ارل کو مسٹر اور مسز ہارڈ سے تھی گو بعض باتوں کی بنا پر جو پیشتر میرے سننے میں آ چکی تھیں۔ اور جن کا حال ناظرین کو معلوم ہے۔ یہ خیال میرے دل میں جاگزین ہو چکا تھا۔ کہ نوجوان پادری اور اس کی بی بی اپنے عالیقدر رشتہ داروں سے بہت زیادہ مروت کی توقع نہیں رکھ سکتے لیکن پھر میں نے یہ کہہ کر اپنے دل کو تسلی دی کہ ممکن ہے ارل اور کونٹس نے مسٹر اور مسز ہارڈ کے متعلق اپنے خیالات تبدیل کر لئے ہوں جس صورت میں ان کی رائے کی یہ اصلاح ہر لحاظ سے مبارک اور قابل قدر تھی۔

"جو ظرف میں تمہاری بہتری اور ترقی کے لئے دعا کرتا ہوں۔" ارل آف ایلسٹن نے آخر کار کہا۔ "اور دوبارہ تم کو سچے دل سے یقین دلاتا ہوں کہ میری وجہ سے کبھی تم کو گزند نہ پہنچے گا۔ کیا تم نے کونٹس کی جان نہ بچائی تھی۔ کیا میں یا وہ اس واقعہ کو بھول سکتے ہیں؟"

اس نے میرا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے کر ہلایا۔ اور تیز چلتا کمرہ سے رخصت ہو گیا۔ اس کے جانے کے بعد میں ان حالات پر غور کرنے لگا جو پیش آئے تھے لیکن مجھے بہت دیر تک ایسا کرنے کی مہلت نہ ملی کیونکہ دروازہ کھلا اور کاسمو داخل ہوا۔

"ارل اور کونٹس آف ایلسٹن اسی ہوٹل میں ٹھیرے ہوئے ہیں؟" میں نے اس کو دیکھتے ہی کہا۔

"مجھ کو معلوم ہے" کاسمو نے حسب معمول سرسری لہجہ میں کہا "اور میں خود بھی اطلاع آپ کو دینا چاہتا تھا وہ اسوقت یہاں آئے تھے۔ جب میں تحائف لے کر کپتان ٹرس کے پاس گیا ہوا تھا"

"یہ صحیح ہے مگر میں تمہاری عدم حاضری میں ارل سے ملاقات بھی کر چکا ہوں" میں نے تقریر جاری رکھکر کہا "اور مجھے اس بات کا پورا یقین ہو گیا ہے کہ لارڈ ایلسٹن کا موجودہ معاملہ میں لیڈی سے کوئی تعلق نہیں"

"کیا آپ خود ان سے ملے تھے؟" کاسمو نے تحکمانہ لہجہ میں پوچھا۔

"ہاں اس لئے کہ میں بلا تاخیر معلوم کرنا چاہتا تھا..."

"خیر صاحب اس بات کا بہتر فیصلہ آپ خود کر سکتے ہیں کہ لارڈ ایلسٹن کی باتیں کس حد تک قابل یقین ہیں" کاسمو نے سرد لہجہ میں کہا "کیونکہ خود مجھ کو اسکے بارہ میں کسی طرح حالات معلوم نہیں اگر آپ کا اطمینان ہو گیا ہے۔ تو بہتر کیونکہ معاملہ مجھ سے نہیں بلکہ خود آپ سے تعلق رکھتا ہے تاہم مجھے یہ کہنے کی اجازت دیجئے کہ اگر آپ کی اس کارروائی کی وجہ سے کوئی خرابی پیدا ہوئی.."

"بس کاسمو بس" میں نے کسی قدر بے صبری کے ساتھ کہا۔

"عام حالات میں میں تمہارے مشورہ کے بغیر کوئی کام نہیں کرتا مگر ممکن ہے۔ بعض اوقات حالات ایسے پیش آئیں کہ مجھ کو براہ راست کوئی کارروائی کرنی پڑے جیسا کہ موجودہ صورت میں ہوا ہے۔ اگر ایسا ہو تو میں آخر دودھ پیتا بچہ نہیں ہوا... لیکن ہاں یہ تو کہو کیا تم کپتان ٹرس سے ملے تھے؟"

"جی ہاں ملا تھا" کاسمو نے جواب دیا "اور اس نے اپنے مخصوص گنوارنہ طریقہ پر آپ کے بھیجے ہوئے تحائف کے لئے شکریہ ادا کیا"

"کیا اس کو ہمارے جہاز پر جانے کا حال معلوم تھا؟" میں نے پوچھا۔

"جی بے شک تھا" جاسوس نے جواب دیا "تاہم اُس نے اس کے سوا کوئی اور ذکر نہیں چھیڑا۔ کہ آپ نے اس جہاز کو کہاں تک پسند کیا۔ میرا جواب یہی تھا۔ کہ آپ اس جہاز کے معائنہ سے بے حد مسرور ہوئے تھے"

"کیا یہ بھی تم نے کہا تھا۔ کہ ہمارے وہاں جانے سے اہل جہاز کے کاموں میں کوئی خلل واقع نہ ہوا ہوگا"

"جی نہیں میں نے ان لطیف بحثوں میں پڑنا پسند نہیں کیا" کاسمو نے جواب دیا اس کے علاوہ کپتان فوٹرس نے اس معاملہ کو کوئی خاص اہمیت بھی نہیں دی"

اس کے تھوڑی دیر بعد کاسمو میرے کمرے سے رخصت ہوگیا۔ اور میں گہری سوچ میں پڑ گیا۔ جتنا زیادہ میں نے ان باتوں پر جو میرے اور ارل آف ایکسٹن کے درمیان ہوئی تھیں۔ غور کیا اتنا ہی مجھے اس بات کا یقین ہوگیا۔ کہ لینوور کی موجودہ سازش سے اس کا کوئی تعلق نہ ہوگا۔ میں اس واقعہ کو بھولا نہ تھا۔ کہ جب میں نے انفیلڈ کے رجسٹر شادی کا کٹا ہوا ورق ارل کے حوالہ کیا تو کس طرح اس نے ڈورچیسٹر کو برا بھلا کہا تھا۔ پس غیر ممکن تھا کہ وہ اس موقع پر ڈورچیسٹر ہی کو آلہ کار بنانا یا اس کے معاملات میں حصہ لینا قبول کرے گا۔ اس سے میں اس نتیجہ پر پہنچنے کے لئے مجبور ہوا۔ کہ میگلیانو کے پاس کھنڈروں میں جو گفتگو لینوور اور ڈورچیسٹر کی ایک دوسرے سے ہوئی تھی۔ اس میں ارل کا نام محض اس روپیہ کے سلسلہ میں ہی آیا ہوگا۔ جو لینوور نے اس سے قرض لیا تھا اس سے

آگے کچھ اور خیالات بھی مبہم اور غیر واضح میرے دل میں پیدا ہوئے۔ اور وہ بڑی دیر تک میرے جی کو بے تاب کرتے رہے تھے۔ کہ اسی طرح سونے کا وقت آ گیا۔

گیارہ کا عمل تھا۔ کہ میں اپنی خواب گاہ میں سونے کے لئے گیا۔ اور انہی فکروں میں لیٹے لیٹے آنکھ لگ گئی میرے خیالات ان اسرار پر لگے ہوئے تھے۔ جو میری ولادت کے حالات پر محیط تھے اور میں یہ سوچ رہا تھا۔ کہ کیا ان گہرے اسرار کا حل کبھی منتشر ہوگا یا نہیں؟ کیا وہ وقت کبھی آئیگا کہ میں پھر اپنے ماں باپ سے مل سکوں گا! میرا خیال ہے۔ کہ ان خیالات نے بحالت بیداری میرے دل میں پیدا ہوتے رہے تھے۔ خواب کو بھی اسی رنگ میں رنگنا شروع کر دیا۔ کیونکہ جب میری آنکھ لگی تو ایسا معلوم ہوا کہ کوئی عورت میرے اوپر جھکی ہوئی کھڑی ہے اور بڑبڑاتے ہوئے پیار کے الفاظ کہہ رہی ہے کئی بار اس کے ہونٹ بڑی آہستگی سے میرے رخساروں کے ساتھ مس ہوئے گویا وہ مجھ کو بیدار کرنا چاہتی تھی۔ اس کے بعد مجھے اس کی آنکھوں سے گرا ہوا آنسو کا ایک قطرہ اپنے رخسار پر بہتا ہوا محسوس ہوا میرا خیال ہے کہ یہ عمل چند منٹ جاری رہا اس عرصہ میں وہ عورت بدستور مجھ پر جھک کر کھڑی رہی۔ مگر میں اس کی صورت نہ دیکھ سکا۔ البتہ یہ مبہم سا خیال میرے دل میں جاگزین ہو گیا۔ کہ وہ کوئی بڑی خوبصورت عورت ہے۔ میں خیال کرتا ہوں کہ یہ احساس مجھ کو محض حالت خواب کی وجہ سے ہوا ہوگا۔ ورنہ میں چونکہ اس کے چہرہ کا کوئی حصہ نہ دیکھ سکتا تھا۔ اس لئے اس کی خوبصورتی کے بارہ میں کوئی رائے قائم کرنا میرے لئے دشوار تھا۔ یکایک پھر اس کا چہرہ نیچے کی طرف جھکا۔ اس نے میرے رخسار کو گرم بوسہ دیا۔ اور آنسو کا صرف ایک قطرہ نہیں بلکہ کئی قطرے میرے منہ

پر گرنے میں چونک کر اٹھا۔ اور انداد دحشت سے دونو بازو اس طرح پھیلائے گویا اس پر اسرار صورت کو اپنی گرفت میں لینا چاہتا تھا۔ جو اس طرح شفقت سے سوتے میں مجھ سے پیار کر رہی تھی۔ لیکن بجائے اس کے کہ کوئی صورت میری گرفت میں آتی میرے ہاتھ خالی ہوا میں ایک دوسرے سے مل گئے کمرہ میں گھپ اندھیرا چھایا ہوا تھا تاہم مجھے ایسا معلوم ہوا کوئی سپید صورت چپ چاپ دروازہ کی طرف گئی اور مجھے اس کے کپڑوں کے سرسرانے کی آواز بھی سنائی دی۔

حیران و ششدر اور بے حرکت میں اپنے بستر پر بیٹھ کر سوچنے لگا۔ قریباً ایک منٹ اس حالت میں گذرا اس کے بعد میں اٹھ کر دروازہ کی طرف گیا برآمدہ میں ہر طرف گھپ اندھیرا چھایا تھا خاموشی ہر طرف محیط تھی میں نے شمع روشن کر کے وقت دیکھا تو معلوم ہوا رات کا ایک بجا ہے سخت پریشانی کی حالت میں میں اپنے کمرہ کو واپس چلا گیا۔ اور بستر پر بیٹھتے ہوئے اپنے آپ سے کہنے لگا۔ کیا جو کچھ میں نے دیکھا محض خواب تھا! کیا وہ خواب ہو سکتا ہے؟ مختلف اور متضاد خیالات میرے دل میں پیدا ہو رہے تھے ایک طرف سوچتا تھا۔ کہ جو کچھ دیکھنے میں آیا محض خواب تھا۔ مگر اس کے ساتھ ہی کوئی خفیہ آواز بار بار کہتی تھی۔ کہ یہ خواب نہیں حقیقت ہے اس کے باوجود میں اپنے جی میں یہ سوچے بغیر نہ رہ سکا کہ یہ محض میرا خیال خام ہے در اصل جو کچھ عالم بیداری میں میرے دل میں گذرا تھا وہی سوتے میں نظر آیا اس کے مقابلہ میں یہ بھی امر واقعہ تھا۔ کہ میں نے کپڑوں کے سرسرانے کی آواز سنی تھی دروازہ کھلتا اور بند ہوتا معلوم ہوا اور بوسہ کی نمی اب تک میرے رخسار پر محسوس ہوتی تھی۔ پھر خیال آیا۔ شاید اس کی وجہ یہ ہو کہ میں سوتے میں رونے لگ گیا۔ اور وہ میرے ہی آنسو تھے جو میرے رخساروں پر بہ نکلے اگر ایسا ہوتو

جو کچھ دیکھنے میں آیا وہ محض خواب ہوگا۔

یہ اور ایسے ہی لاتعداد خیالات میرے دل میں پیدا ہوتے رہے۔ مگر میں نہیں چاہتا کہ ناظرین کو ان کی تفصیل سے پریشان کروں اسی حالت میں لیٹے لیٹے دفعتاً آنکھ لگ گئی اور میں صبح تک بے خبر پڑا سوتا رہا جاگنے کے بعد میں نے دوبارہ رات کے واقعات پر غور کیا۔ مگر اب ان کی یاد اس قدر مدہم ہوگئی تھی۔ کہ اگر فرش زمین پر جلی ہوئی دیا سلائی موجود نہ ہوتی تو مجھے شاید اس بارہ میں بھی شک ہونے لگتا۔ کہ میں اپنے بستر سے اٹھا تھا۔ یا نہیں۔

---

# باب ۱۲۰

## پُر اسرار جہاز

صبح کو سو کر اٹھا تو آٹھ بج چکے تھے میں نے منہ ہاتھ دھو کر لباس تبدیل کیا اور ناشتہ کرنے سے پہلے ہوا خوری کو چلا۔

اتوار کا دن تھا اور صبح کے وقت گرجوں کے گھنٹے ہم آہنگی سے بج رہے تھے میں گھاٹ کی طرف ہو لیا۔ مگر آج معمول کی طرح کاسمو میرے ساتھ نہ تھا۔ کیونکہ میں نے اس سے ہوٹل سے باہر جانے کا ذکر نہ چھیڑا تھا۔ ساحل پر کھڑے ہو کر میں نے پھر ایک بار اسی یونانی جہاز کی طرف دیکھنا شروع کیا۔ جو کسیقدر فاصلہ پر لنگر انداز تھا یکایک ایک کشتی جہاز کے پہلو میں اتاری گئی اور چھ ملاح اس پر سوار ہوئے۔ پھر وہ کشتی اس مقام کی طرف آئی جہاں دوسرے واقع تھی جس میں کپتان نوٹرس مقیم تھا۔ میں ان یونانی ملاحوں کے

خوشنما کسرتی بدن دیکھ کر تعریف کئے بغیر نہ رہ سکا جو بڑی باقاعدگی اور درستی سے کشتی کھیتے ساحل کی طرف چلے آتے تھے جب کشتی گھاٹ کے پاس آ پہنچی تو میں نے دیکھا کہ وہی ماتحت افسر جسے میں نے جہاز پر دیکھا تھا۔ کشتی پر سوار ہے اور اگر اس کے سر پر یونانی ٹوپی نہ ہوتی۔ تو میں کہہ سکتا ہوں کہ وہ اپنے لباس کی عمدگی کی وجہ سے کسی بڑے جہاز کا افسر معلوم ہوتا کشتی کے گھاٹ پر ٹھیرتے ہی چار ملاح اس افسر کے ساتھ سیڑھیوں پر چڑھنے لگے۔ انہوں نے فوراً مجھے دیکھ لیا اور میں نے افسر کو پاس آتے دیکھ کر از راہ اخلاق سلام کیا مگر مجھ کو تسلیم کرنا پڑتا ہے کہ جس سرد مہری اور رنخوت سے اس نے میرے سلام کا جواب دیا۔ اس سے میرے دل کو بھاری صدمہ پہنچا ملاحوں نے بھی اس طرح کی نظروں سے میری طرف دیکھا۔ جس سے بدگمانی اور بے اعتباری ظاہر ہوتی تھی میں ان کا یہ سلوک دیکھ کر اس واقعہ کو یاد کئے بغیر نہ رہ سکا جو میرے جہاز سے رخصت ہونے کے موقعہ پر پیش آیا تھا۔ اور جسمیں جہاز کے ملاحوں نے گھورتی ہوئی قہر آلود نظروں سے میری طرف دیکھا تھا۔

یونانی ملاحوں کے اس عجیب طرز عمل سے عموماً اور ان کے افسر کی سرد مہری سے خصوصاً مجھ کو بے حد رنج ہوا اور کئی طرح کے خیالات عجیب لیکن مبہم اور غیر واضح میرے دل میں پیدا ہونے شروع ہوئے حیران ہو کر سوچتا تھا۔ کیا اس جہاز کے متعلق ایسا کوئی راز ہے جس کو یہ لوگ چھپانا چاہتے ہیں؟ اور کیا درحقیقت ان لوگوں کا خیال ہے کہ میں ایک جاسوس کی حیثیت میں جہاز دیکھنے گیا تھا۔ پھر ایک بار میری نگاہ ملاحوں اور ان کے افسر کے چہروں سے ہٹ کر جہاز کی طرف گئی جب میں نے اس کے خوشنما نشیب پیندہ اور نیچے مستول اور بادبان میز ان کی ظاہری آرائش اور زیبائش کو دیکھا اور مجھ کو یاد آیا۔ کہ اس میں بے شمار توپیں بھی ہیں۔ تو میں نے

سمجھے بغیر نہ رہ سکا کہ ضرور اس جہاز کے متعلق کوئی بات ایسی ہے جس کو یہ لوگ چھپانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ میں نے دوبارہ اس نوجوان افسر اور اس کے ہمراہی ملاحوں کی طرف دیکھا جو کشتی سے اترے تھے معلوم ہوا وہ اس سرائے میں داخل ہونے لگے ہیں جس میں کپتان نوٹرس ٹھیرا ہوا تھا۔ میں نے گھاٹ سے رخصت ہونے کا ارادہ کر لیا اور ہوٹل کی طرف مڑا چاہتا تھا۔ کہ میری نگاہ جہاز کی طرف گئی اور ایک نئی طرح کا دھبہ مجھے اس کے پہلو میں نظر آنے لگا۔ غور کر کے دیکھا تو معلوم ہوا کہ اس کے بعض سوراخوں میں سے ایک جو پہلے بند تھا اب کھلا ہے مجھ کو پورا یقین تھا۔ کہ تھوڑی دیر پہلے یہ سوراخ بھی باقی سوراخوں کی طرح بند تھا۔ پس میں یہ دیکھنے کے لئے ٹھیر گیا۔ کہ کیا اس سوراخ کی طرح باقیوں کو بھی کھولا جائیگا! لیکن نہیں باقی سوراخ بدستور بند تھے صرف وہ ایک ہی کھلا ہوا تھا۔

پھر ایک بار میں رخصت کا ارادہ کیا چاہتا تھا۔ کہ ناگاہ کیا دیکھتا ہوں۔ ایک کشتی داہنی طرف کے گھاٹ سے چلی آرہی ہے اور طلوع ہوتے ہوئے آفتاب کی کرنیں تیز سنگینوں کے چمکیلے سروں کو نمایاں کر رہی ہیں۔ وہ ایک کافی بڑی کشتی تھی اندازاً بیس سپاہی اس پر سوار تھے یہی باعث تھا۔ کہ گو دس ملاح اس کو چلاتے تھے تاہم کشتی کی رفتار سست تھی۔ شروع میں یہ معلوم کرنا مشکل تھا۔ کہ وہ کشتی کدھر جانا چاہتی ہے اور اس پر کیا کیا چیزیں رکھی ہیں۔ ممکن تھا وہ محض لنگر انداز جہازوں کا طواف کرنا چاہتی ہو یا ایک گھاٹ سے دوسرے کی جانب یا قلعہ کی طرف جاتی ہو یا ایسا بھی ہو سکتا تھا۔ کہ وہ اس جہاز کا رخ کر رہی ہو۔ جس کا ذکر پیشتر آچکا ہے خیر جس وقت وہ کشتی پانی کو چیرتی ہوئی آہستہ آہستہ چل رہی تھی تو میں نے نظر ہٹا کر اس کشتی کی طرف دیکھا جو گھاٹ کی سیڑھیوں کے پاس لنگر انداز تھی دو ملاح اس میں کھڑے اس کشتی کا رخ دیکھ رہے تھے اتنے میں وہی چار

آدمی جو سرائے کی طرف گئے تھے۔ لکڑیوں کی بنی ہوئی ڈولی اُٹھائے سرائے کے دروازہ سے نکلے نوجوان افسر کے ساتھ چل رہا تھا میرے لئے یہ جاننا بہت مشکل نہ تھا کہ ڈولی پر کپتان نوٹرس سوار ہوگا۔ اور یہ لوگ اس کو جہاز پر لے جانا چاہتے ہوں گے میں اس خیال سے ٹھیر گیا کہ جانے سے پیشتر کپتان نوٹرس کی بیمار پرسی کرتا جاؤں۔ کیونکہ گو میرے دل میں کئی طرح کے شبہات پیدا ہو رہے تھے تاہم اس کی موجودہ زخم خوردہ حالت میں مجھے اس سے پوری ہمدردی تھی۔ پھر یہ بھی عین ممکن تھا۔ کہ میرے شبہات بے بنیاد ہوں اس کے علاوہ میں یہ بھی چاہتا تھا۔ کہ اپنے طرز عمل سے ان بدگمانیوں کو جو ان لوگوں کے دلوں میں میرے برخلاف پیدا ہو گئی تھیں۔ رفع کر دوں۔"

ڈولی قریب تر آ گئی۔ گھاٹ کے سرے پر پہنچکر ملاحوں نے اسے کندھوں سے اتار کر رکھ دیا۔ کہ دم لے لیں کپتان نوٹرس اس میں لیٹا ہوا تھا۔ اس کا چہرہ کچھ تو دھوپ سے اور کچھ بیماری تکلیف اور دو دن کی بڑھی ہوئی داڑھی سے اور بھی زیادہ بدنما معلوم ہوتا تھا۔ میں جب ڈولی کی طرف بڑھا۔ تو نہ صرف یونانی ملاحوں نے قہر آلود نظروں سے میری طرف دیکھا۔ بلکہ ان کے نوجوان افسر نے بھی نفرت اور حقارت سے بھری ہوئی نگاہ مجھ پر ڈالی۔ مگر میں نے اپنے سکون میں خلل نہ آنے دیا اور اس سرد مہری کی پرواہ کرتے ہوئے جس کا اظہار ان لوگوں کی طرف سے ہوا تھا۔ کپتان نوٹرس سے مخاطب ہو کر کہا "کیا اس طرح کی زخم خوردہ حالت میں آپ کے لئے اتنی جلدی جگہ تبدیل کرنا پیش از وقت تھا؟"

"اور کیا آپ کی رائے میں میں پیش از وقت آ گیا ہوں؟" کپتان نے اپنے چہرہ پر خوف کی تبسم پیدا کرتے ہوئے کہا۔ اور اسکے بعد اپنے آدمیوں سے اپنے تک

کی زبان میں کوئی بات کہی۔

بے سروپا دیکھ کر میں نے سکا نخوت سے گردن اٹھا کر میں نے کہا "معلوم ہوتا ہے آپ لوگ میری طرف سے بدگمان ہیں لیکن یاد رکھیئے یہ سراسر ناانصافی ہے یہ بات میں اس لئے آپ سے کہتا ہوں" میں نے اپنے لفظوں پر زور دیکر کہا "کہ شاید آپ کا خیال ہو میں کسی بری نیت سے حیلہ سازی کر کے آپ کے جہاز پر گیا تھا۔ مجھے اس بات کا بے حد افسوس ہے۔ کہ میں نے رفع استعجاب کے لئے اس جگہ جانا منظور کیا۔ اور اس سے بھی زیادہ افسوس اس بات کا ہے۔ کہ آپ کے ماتحت افسر کو میری وجہ سے تکلیف پہنچی"

کپتان نوٹرس نے پھر ایک بار پھیکا تبسم پیدا کیا۔ لیکن زبانی کچھ نہ کہا۔ البتہ اس کے ماتحت افسر اور باقی ملاحوں کے چہروں سے یہ کیفیت ظاہر ہونے لگی۔ گویا وہ مجھ کو سمندر میں پھینکدینا یا جہاز کے مستول سے باندھکر اُلٹا لٹکا دینا چاہتے تھے ان سے زیادہ بحث کرنا فضول سمجھ کر میں ایک طرف کو چلدیا۔ نہ میں نے دوبارہ اس ڈونگی کی طرف دیکھا۔ جس میں کپتان نوٹرس سوار تھا۔ ان آدمیوں کی طرف جو ڈونگی کو کشتی کی طرف لے جا رہے تھے۔ دو تین منٹ کے عرصہ میں وہ سب پتھروں کے ایک ڈھیر کی اوجھل میں میری نظروں سے پوشیدہ ہو گئے مگر عین اس وقت جب میں اس پتھروں کے ڈھیر کے پاس سے گذر رہا تھا کسی نے میرا نام لے کر آواز دی مڑ کر دیکھا تو کاسمو تھا۔ معلوم ہوا وہ اس جگہ چھپ کر کھڑا ہے مجھ کو دیکھتے ہی اس نے کہا "آپ نے بڑی ناعاقبت اندیشی کی کہ میری ہدایات کی پروا نہ کر کے تنہا چلے آئے"

"تو کیا واقعی میرے لئے کسی طرح کا خطرہ تھا؟" میں نے اس سے پوچھا

"بات دراصل یہ ہے" کاسمو نے اپنے معمولی پرسکون لہجہ میں جواب دیا

"آپ نے الحال ایک سے زیادہ خطروں میں گھرے ہوئے ہیں۔ مختلف آدمی مختلف اغراض کے لئے آپ کو نقصان پہنچانا چاہتے ہیں..."

"گویا جس خطرہ کا تم ذکر کرتے ہو وہ مسٹر ہینوور اور اس کے ساتھیوں کی طرف سے نہیں تھا؟" میں نے پوچھا

"جی نہیں۔ یہ خطرہ ان کی طرف سے نہ تھا"

"تو پھر وہ ان یونانی ملاحوں کی طرف سے ہوگا؟" میں نے استفہامی نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"ہاں وہ انہی کی طرف سے تھا" کاسمو نے جواب دیا۔

"مگر تمہیں کیونکر معلوم ہوا...؟"

"سنئے میں عرض کرتا ہوں" وہ قطع کلام کر کے کہنے لگا "کل جس وقت آپ جہاز دیکھنے گئے تو کوئی خطرہ آپ کو درپیش نہ تھا۔ ورنہ میں بھی آپ کو جانے سے روکتا۔ لیکن آج حالت جداگانہ ہے..."

"کیوں یہ کس لئے؟" میں نے حیرت زدہ ہو کر پوچھا۔ اور اس کے ساتھ ہی مجھے اس کی مبہم تقریر سے پریشانی بھی ہوئی۔

"اس لئے" کاسمو نے جواب دیا "کہ کل وہ لوگ آپ کو محض ایک ملاقاتی سمجھتے تھے حالانکہ آج... میں اپنی صاف بیانی کے لئے معافی مانگ کر کہتا ہوں آج وہ آپ کو جاسوس تصور کرتے ہیں"

"جاسوس؟" میں نے ان لفظوں کو سن کر اظہار استعجاب کرتے ہوئے کہا اگر تم سچ پوچھئے تو یہی خیال میرے اپنے دل میں پیدا ہو چکا تھا کیونکہ یونانی ملاحوں کے طرز عمل سے ایسا ہی ظاہر ہوتا تھا "بے شک جو تم کہتے ہو صحیح ہوگا لیکن تمہیں اس کا حال کیونکر معلوم ہوا؟"

"پہلے یہ فرمایئے کہ اب اس جہاز کے بارہ میں آپ کی کیا رائے ہے؟" کاسمو نے ظاہراً میرے سوال کو ٹالتے ہوئے کہا اور وہ مجھے چند قدم آگے اس مقام کے پاس لے گیا۔ جہاں سے وہ جہاز پھر ایک بار اچھی طرح نظر آنے لگا تھا۔

"میں خیال کرتا ہوں" میں نے کسی قدر رکتے ہوئے کہا "یعنی ان حالات کی بنا پر جو کل میرے دیکھنے میں آئے۔ نیز ان لوگوں کے مشتبہ طرز عمل کی وجہ سے میں یہ سمجھنے پر مجبور ہوں کہ یہ ڈاکوؤں کا جہاز ہے!"

"اور یہی امر واقعہ ہے" کاسمو نے دبی آواز سے کہا۔

دہشت کی ہلکی تھرتھری یہ سوچکر میرے بدن میں پھر گئی کہ میں لاعلمی کی وجہ سے کتنے بڑے خطرہ میں پڑا۔ کیونکہ میں جب اس جہاز پر سوار تھا تو وہ لوگ جو سلوک مجھ سے چاہتے کر سکتے تھے پھر ایک نئے خیال کے زیر اثر میں نے کاسمو سے پوچھا "یہ بات کیا شروع سے تم کو معلوم تھی؟"

"مجھے شک تو کئی ہفتوں سے تھا" اس نے جواب دیا "مگر کل پورا یقین ہو گیا"

"آہ اب میں سارا حال سمجھ گیا" میں نے کسی قدر غصہ اور ملامت کے لہجہ میں کہا "جمعہ کی رات کو جب تم میرے پاس آئے تھے تو تم نے کہا تھا کہ آپ کی خدمت کرتا ہوا میں اپنی مطلب براری بھی کر سکوں گا۔ اب معلوم ہو گیا۔ کہ وہ مطلب کیا تھا تم اس لئے مجھ کو جہاز کی سیر کرانے لے گئے تھے کہ خود بھی میرے ہمراہ جا سکو پھر اس لئے تم نے مجھے کپتان کو پھل پھول بھیجنے پر اکسایا۔ کہ تم ان چیزوں کو خود اسکے پاس لے جاؤ"

"صاحب یہ جو کچھ آپ کہتے ہیں بالکل صحیح ہے" کاسمو نے پرسکون لہجہ میں کہا "مگر میں امید کرتا ہوں کہ وہ تھوڑی سی امداد جو میں نے اس ذریعہ سے آپ سے لی وہ آپ کو ناگوار نہ گذری ہوگی"

"خیر جو ہونا تھا ہو گیا" میں نے کسیقدر پریشان ہو کر کہا۔ "مگر سچ پوچھو تو میں لڑکوں کے برخلاف بھی کسی طرح کی فریب آمیز کارروائی کرنا پسند نہیں کرتا۔ تاہم یہ بتاؤ ان کو ہمارے برخلاف شبہ کیونکر ہوا؟"

"اول تو کل ہی آپ نے دیکھ لیا ہوگا۔ کہ وہ ہمارے جہاز پر جانے کے واقعہ کو بالکل ناپسند کرتے تھے" کاسمو نے جواب دیا۔ "پھر جب میں کچھ تحائف لے کر نوٹرس کے پاس گیا۔۔۔"

"میرا خیال ہے اس موقعہ پر تم نے اس سے کچھ سوالات بھی پوچھے ہوں گے جس سے ان لوگوں کے دلوں میں جو ہر ایک آدمی کو شکی نظروں سے دیکھنے کے عادی ہیں ضرور شبہ پیدا ہو گیا"

"یہ جو کچھ آپ فرماتے ہیں صحیح ہے" کاسمو نے جواب دیا۔ "تاہم جو کچھ میں نے کیا ہے آپ اس کے لئے نادم نہ ہوں میں نے آپ سے ملتے ہی معلوم کر لیا تھا۔ کہ آپسپا میری سوچی ہوئی تدبیر میں خوشی سے مددگار بننا منظور نہ کریں گے حالانکہ میرے لئے آپ سے امداد لینا ضروری تھا۔ اس ملک کے باشندہ کی حیثیت میں میرے لئے تنہا اس جہاز پر جانا غیر ممکن تھا۔ اس لئے میں آپ کے نوکر کی حیثیت میں ساتھ ساتھ گیا۔ کیونکہ آپ کو انگریز سیاح سمجھ کر وہ کوئی رکاوٹ پیدا نہ کر سکتے تھے۔ پھر اتفاق ایسا پیش آیا۔ کہ آپ نوٹرس سے واقف نکلے۔ میں نے اس سے بھی فائدہ اٹھانے کی کوشش کی۔ مگر ان لوگوں کے دلوں میں امید سے بہت پہلے شبہ پیدا ہو گیا ہے۔ اور اسی لئے نوٹرس اتنی جلدی جہاز پر واپس آیا ہے"

"پھر اب تم کیا کرنا چاہتے ہو؟" میں نے پوچھا۔ "کیا تم نے حکام کو مطلع کر دیا یا ایسا کرنے کا ارادہ رکھتے ہو؟"

"صاحب فی الحال ایسا کرنا بے سود ہوگا" کاسمو نے جواب دیا "کیا آپ نہیں دیکھ سکتے کہ قلعہ کی توپیں اس طرح کا رُخ رکھتی ہیں۔ کہ اگر اس جہاز پر گولہ باری کی کوشش کی جائے تو راستہ میں کئی جہاز اور بھی حائل ہوں یہی وجہ ہے کہ یہ لوگ اپنے آپ کو ہر طرح محفوظ سمجھتے ہیں۔ دوسری قابل ذکر بات یہ ہے۔ کہ اگر اس جہاز پر فائر بھی کیا جائے تو وہ گھاٹ کے چٹانی حصہ کے پیچھے اس خوبی سے چھپا ہوا ہے کہ گولے اس پر اثر نہیں کر سکتے اور اس سے پیشتر کہ اس کو نشانہ بنانے کی کوئی ترکیب عمل میں لائی جائے وہ بڑی آسانی سے بادبان پھیلا کے بندرگاہ سے روانہ ہو سکتا ہے۔ وہ صرف ایک ہی لنگر کا جہاز ہے اور بالفرض ان لوگوں کے لئے لنگر اُٹھانے کی مہلت نہ ہو۔ تو وہ رسے کاٹ کر روانہ ہو سکتے ہیں"

"مگر وہ کشتی جس پر سپاہی سوار ہیں۔ کیا معنی رکھتی ہے"؟ میں نے پوچھا

"جس وقت سے تم نے بتایا ہے کہ یہ ڈاکوؤں کا جہاز ہے تب سے میں سوچ رہا ہوں کہ یہ فوجی سپاہی جو کشتی پر سوار تھے غالباً اس پر حملہ کرنا چاہتے ہونگے"

"مگر وہ کشتی ان کا کیا بگاڑ سکتی ہے"؟ کاسمو نے کہا "جس وقت سپاہی کشتی لے کر جہاز کے پاس پہنچینگے۔ جہاز والے کوئی چیز اُن پر پھینک کر کشتی کو آن واحد میں غرق کر سکتے ہیں"

"میں دیکھ رہا ہوں۔ کہ پچھلے پاؤ گھنٹہ سے جہاز کے گول سوراخوں میں سے ایک کھلا ہوا ہے" میں نے کہا۔

"جو اس بات کی نشانی ہے" کاسمو نے جواب دیا "کہ اگر سرکاری کشتی نے اس کشتی کو روکنے کی کوشش کی جس میں کپتان نوٹرس سوار ہے تو اس کو چشم زدن میں غرق کر دیا جائے گا۔ لیکن امر واقعہ یہ ہے۔ کہ کشتی کے سپاہی حملہ کرنے کا ارادہ ہی نہیں رکھتے۔ وہ چند قیدیوں کو جیلخانہ سے قلعہ میں

لے جا رہے ہیں۔ دیکھئے سرکاری کشتی اب جہازوں کا طواف کرنے لگی ہے۔ اور وہ کشتی جس میں کپتان نوٹرس سوار ہے۔ اپنے جہاز کی طرف چلی جا رہی ہے بس آیئے ہم اپنے ہوٹل کو واپس چلیں ورنہ وہ لوگ ہمیں دوربین سے دیکھ کر اور زیادہ شک کریں گے اور جو شبہات پیشتر ان کے دلوں میں ہیں اگر یہ ہیں زیادہ مضبوط ہو جائیں گے وہ سخت نڈر لوگ ہیں اور دشمن پر گولی چلانے سے کبھی دریغ نہیں کرتے۔"

جس وقت ہم دونوں ہوٹل کی طرف واپس جا رہے تھے تو میں نے اپنے ساتھی سے کہا: "میری سمجھ میں نہیں آتا کہ شبہ ہونے کی حالت میں آپ کیا کرنا چاہتے تھے کیا آپ اسی جہاز کی نگرانی کے لئے اوسٹیا سے آئے تھے؟"

"ہاں اسی لئے" کاسمو نے جواب دیا۔ "یہ جہاز کئی ہفتوں سے ساحل اٹلی کے آس پاس گشت کرتا پھر رہا ہے کچھ عرصہ پیشتر آسٹریا کے ایک جنگی جہاز نے اسے روکا بھی تھا۔۔۔"

"پھر کیا ان میں مقابلہ ہوا؟" میں نے پوچھا۔

"جی نہیں" کاسمو نے جواب دیا۔ "آسٹریا والوں نے اس جہاز کو روکنے کے لئے سب سے پہلے فائر کیا پھر اپنا ایک افسر کشتی پر سوار کر کے جہاز کی طرف سے بھیجا تاکہ یہ لوگ اسے اپنے کاغذات دکھائیں۔ مگر وہ کاغذات ہر لحاظ درست نکلے اس لئے افسر اپنے دل میں شبہ رکھتے ہوئے بھی ان کے برخلاف کچھ نہ کر سکا۔"

"چونکہ میں اس طرح کے معاملات سے ناواقف ہوں" میں نے کاسمو سے کہا "اس لئے تمہارے جزوی بیانات سے میرا اطمینان نہیں ہوا۔ میں چاہتا ہوں تم پورے حالات مجھ سے بیان کرو۔"

"میں سب حال عرض کرنے کے لئے تیار ہوں" کاسمو نے جواب دیا۔ "کل اس جہاز کے افسر نے آپ سے گفتگو کرتے ہوئے بالکل سچ کہا تھا۔ کہ بحیرہ روم میں خصوصاً لیوانٹ کے آس پاس اکثر ڈاکو جہاز پھرا کرتے ہیں گذشتہ دو سال سے ایک خاص طور پر بھیانک جہاز سمندر کے اس حصہ کا گشت کرتا رہا ہے۔ اور عموماً ایسا ہوا ہے کہ رات کے وقت اس نے تجارتی جہازوں پر حملہ کیا۔ جو مال ان کے پاس تھا۔ لوٹا کھسوٹا۔ اور اس کے بعد جہاز کو آگے رخصت ہو جانے دیا۔ فرض کیجئے یونان ٹرکی فرانس انگلستان چین یا کسی اور ملک کا کوئی تجارتی جہاز سفر کرتا ہوا۔ دن کے وقت یا غروب آفتاب کے قریب کسی خوشرنگ جہاز کو اپنی طرف آتے دیکھتا ہے مگر وہ تجارتی جہاز ترکوں کا ہے تو دوسرا جہاز یونانی جھنڈا پیش کرتا ہے۔ اگر وہ یونان کا ہے تو وہ ترکی نشان دکھا دیتا ہے اس طرح وہ ایک دوسرے سے جدا ہو جاتے ہیں۔"

"مگر کس لئے نشانات کی یہ تبدیلی ہر موقع پر ضروری سمجھی جاتی ہے؟" میں نے پوچھا۔

"اس لئے" کاسمو نے جواب دیا۔ "کہ ترک ملاحوں کو اچھی طرح معلوم ہے اس طرح کا خوشرنگ جہاز ان کے تجارتی بیڑوں میں شامل نہیں۔ البتہ یونانی جہازوں کے متعلق انہیں کسی طرح کے حالات معلوم نہیں ہیں۔ پس اس جہاز کے یونانی نشان دکھانے پر وہ اس کو یونانی سمجھ کے مطمئن ہو جاتے ہیں مختصر یہ کہ اس جہاز کا یہ دستور ہے۔ کہ جو جہاز اس کو سامنے سے آتا نظر آئے اس کے نشان کے برعکس نشان دکھاتا ہے۔ مثلاً اگر کوئی جہاز فرانسیسی ہو تو اس کا نشان انگریزی ہوتا ہے۔ وعلیٰ ھذا القیاس اس احتیاط کا نتیجہ یہ ہوا ہے کہ دو سال

تک بے کھٹکے سمندروں میں پھرتا رہا اور کسی کو اس کے برخلاف شبہ پیدا نہ ہو سکا یہ صحیح ہے کہ کسی کو معلوم نہ تھا یہ جہاز کس قسم کی تجارت کرتا ہے۔ یا کون بندرگاہوں میں جاتا ہے عام طور پر وہ سب جہاز جو رستہ میں اس کو ملتے تھے یہ سمجھ لیا کرتے تھے کہ وہ کسی دوسری بندرگاہ کی طرف چلا گیا ہوگا۔"

"تو کیا تمہارے کہنے کا یہ مطلب ہے کہ اس جہاز کے پینسے کا رنگ گاہ بگاہ بدل دیا جاتا ہے؟" میں نے پوچھا۔

"جی ہاں اس نے گرگٹ کی طرح کئی رنگ بدلے ہیں" کاسمو نے جواب دیا۔

"لیکن ٹھیریئے میں اپنے بیان کی تشریح عرض کرتا ہوں فرض کیجئے کوئی جہاز قسطنطنیہ سے کانڈیا کو جا رہا ہے ایشیائے کوچک کے قریب سہ پہر کو ایک اور جہاز اسکو آتا دکھائی دیتا ہے۔ جس کی رنگت سرخ و سپید ہے اور اس نے سپید رنگ کے بادبان پھیلائے ہوئے ہیں دونوں کی آپس میں گفتگو ہوتی ہے ترکی جہاز کہتا ہے کہ ہم کانڈیا جا رہے ہیں دوسرا جہاز کہتا ہے کہ ہمارا تعلق یونان سے ہے اور ہم سکندریہ جانا چاہتے ہیں۔ اس کے بعد دونوں جدا ہو جاتے ہیں دوسرا جہاز بڑا تیز رفتار ہے اور وہ جلدی نظروں سے چھپ جاتا ہے۔ آدھی رات کے وقت اس ترکی جہاز کا مقابلہ ایک اور جہاز سے ہوتا ہے جس کے پینسے کی رنگت سیاہ ہے اور جس کے بادبان خاکی رنگ کے ہیں وہ آتے ہی لوٹ مار شروع کر دیتا ہے جتنے آدمی اس پر سوار ہیں ان میں سے ہر ایک نے سیاہ نقاب چہرہ پر ڈال رکھی ہے اس لئے ان کے چہرے بھی پہچانے نہیں جا سکتے۔ لوٹ مار کر کے وہ جہاز رخصت ہو جاتا ہے۔ اور ترکی جہاز کا کپتان خواب میں بھی خیال نہیں کر سکتا۔ کہ اس کو لوٹنے والا دراصل وہی خوش رنگ جہاز تھا جو بوقت سہ پہر اس کو ملا تھا۔"

"یہ تو ایک نہایت عجیب قصہ ہے جو تم بیان کر رہے ہو" میں نے کہا۔ "لیکن

سوال یہ ہے کہ وہ جہاز چند گھنٹوں کے عرصہ میں اپنی رنگت کیونکر بدل لیتا ہے؟"

کاسمو نے حیرت آمیز نظروں سے میری طرف دیکھا۔ پھر کہنے لگا "کیا آپ نے اس جہاز پر کم از کم بیس پچیس آدمی نہ دیکھے تھے؟ کیا اتنے آدمی چند گھنٹوں کے عرصہ میں جہاز پر نیا رنگ نہیں پھیر سکتے؟ یا ان کے لئے بادبان تبدیل کرنا غیر ممکن ہے؟"

"مگر یہ بھی تو ہو سکتا ہے کہ وہ جہاز جن کو لوٹا گیا تھا۔ ایک دوسرے سے حالات کا مقابلہ کرنے کے بعد یہ معلوم کر لیتے..."

"آپ کا فرمانا صحیح ہے"۔ کاسمو نے قطع کلام کر کے کہا: "اور واقعہ میں اسی طرح ہوا ہے رفتہ رفتہ سب جہاز والوں کو اس بات کا یقین ہو گیا۔ کہ جب کبھی سپید بادبانوں والا جہاز رستہ میں ملتا ہے تو رات کے وقت ضرور ڈاکو جہاز کہیں سے آ کے نمودار ہو جاتا ہے۔ اس طرح جب ایک بار شبہ پیدا ہو گیا تو پھر نہ دونوں آسٹریا کا ایک تجارتی جہاز جو ٹریسٹ سے سمرنا کو جا رہا تھا لوٹا گیا۔ اس پر قریباً دو ماہ گذرے شہنشاہ آسٹریا نے جنگی جہاز ٹائیرول اس مطلب کے لئے روانہ کیا۔ کہ اس ڈاکو جہاز کا کھوج لگائے ٹائی رول کو سمندر کا گشت کرتے بہت دن گذرے تھے۔ کہ وہی جہاز اس سے بھی آ ملا۔ اس کے پیندے کی رنگت سیاہ تھی مگر باقی ہر ایک قانتہ میں وہ اس ڈاکو جہاز سے ملتا تھا جس کی جنگی جہاز ٹائی رول کو تلاش تھی"۔

"لیکن بادبان ... ان کی کیا رنگت تھی؟" میں نے پوچھا۔

"سپید بالکل سپید!" کاسمو نے جواب دیا۔ "گویا ڈاکو جہاز کی بناوٹ سے اگر اختلاف تھا تو رنگت اور بادبانوں کی بناوٹ میں تھا۔ کیونکہ جیسا آپ کو یاد ہو گا وہ جہاز جو دن کو نظر آتا تھا اس کی رنگت کچھ اور ہوتی تھی اور اس جہاز کے بادبان خاکی رنگ کے ہوا کرتے تھے"۔

"اس کا مطلب یہ ہوا کہ وہ جہاز جو ٹائی رول کو نظر آیا تو پورے طور پر ڈاکو جہاز

سمجھتا تھا۔ اس جہاز سے جو دن کے وقت نظر آیا کرتا تھا؟"

"ہاں آپ کا خیال صحیح ہے" کاسمو نے جواب دیا۔ "خیر اس جہاز کو دیکھ کر ٹائی رول نے اس کو روکنے کے خیال سے توپ کا معائنہ کیا۔ وہ جہاز کھڑا ہو گیا اور یونانی جھنڈا ہونے لگا۔ بعد ازاں جب جہاز ٹائی رول کا افسر اس جہاز پر سوار ہوا تو اس کی ملاقات کپتان نوٹرس سے ہوئی مختلف سوالات کے جواب میں نوٹرس نے کہا کہ ہمارے جہاز کا نام انجمین ہے اور ایجسٹر کی ایک معزز یونانی فرم اس کی مالک ہے آخر میں اس نے بیان کیا کہ اب ہمارا جہاز کچھ اور مال لینے اٹلی کی ایک بندرگاہ کو جا رہا ہے ان بیانات کی تصدیق میں نوٹرس نے مختلف کاغذات بھی پیش کئے جب اس سے توپوں کے بارہ میں دریافت کیا گیا۔ تو اس نے جواب دیا کہ سمندر کے اس حصہ میں چونکہ ایک خوفناک ڈاکو جہاز عموماً گشت کیا کرتا ہے اس لئے احتیاطاً یہ توپیں رکھی گئی ہیں یہ گفتگو اس جہاز کے صحن میں ہوئی تھی۔ جس پر کپتان نوٹرس سوار تھا۔ مگر اس نے آسٹروی افسر کو اپنی کیبن میں آنے کی دعوت بالکل نہ دی اس سے افسر مذکور کے دل میں شبہات تو پیدا ہو گئے لیکن جیسا کہ آپ سمجھ سکتے ہیں وہ زبردستی کپتان نوٹرس کی کیبن میں نہ جا سکتا تھا۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ اقدامات کی درستی سے مطمئن ہو کر اور نوٹرس کے بیانات سننے کے بعد اس جہاز کو رخصت ہونے کی اجازت دیدی گئی۔ کیونکہ قاعدہ ہے کسی ملک کے جنگی جہازات بغیر کسی معقول وجہ کے دوسرے ملک کے جہازوں کے معاملہ میں دخل اندازی نہیں کر سکتے۔"

"اور اب کیا تم کو یقین ہے۔ کہ یہی وہ جہاز تھا جو انجمین کے نام سے جہاز ٹائی رول سے ملا اور یہی ڈاکے ڈالا کرتا ہے؟"

"سنئے جایئے میں سب حال عرض کرتا ہوں" کاسمو نے کہا "آسٹروی جہاز ٹائی رول

جہاز ایتھین سے رخصت ہو کر اٹلی کے مغربی ساحل کا گشت کرنے لگا تاکہ جہاں تک ممکن ہو دشمن جہاز کی نقل و حرکت کا اندازہ کر سکے چنانچہ جہاز ٹائی رول سوٹیا وکشیا میں آیا۔۔۔"

"بے شک مجھے یاد ہے سینیر پورٹی سی نے مجھ کو بتایا تھا۔ کہ آسٹریا کا ایک جنگی جہاز کچھ عرصہ پیشتر یہاں آیا تھا۔ غالباً یہ وہی جہاز ہوگا۔"

"جی بے شک یہ وہی تھا" کاسمو نے جواب دیا۔ "مگر جج صاحب کو اس وقت اس کی آمد کا مدعا معلوم نہ تھا۔"

"اور کیا اس عرصہ میں جہاز ایتھین سوٹیا وکشیا میں وارد ہوا یا نہیں؟"

"نہ۔ بالکل نہیں"۔ کاسمو نے جواب دیا "انہی ایام میں ایک بھاری طوفان آیا اور جیسا کہ بعد ازاں سنا گیا جہاز ایتھین پہلے سسلی کی ایک بندرگاہ میں پہنچا پھر قریباً دو ہفتے خلیج نیپلز میں لنگر انداز رہ کر اوسٹیا کی طرف چلا گیا۔ جہاں دریائے ٹائبر کا دہانہ ہے۔"

"اور کیا تمہاری سکونت اوسٹیا کی ہے" میں نے پوچھا۔

"جی ہاں اسی جگہ میں نے پہلی مرتبہ جہاز ایتھین کو دیکھا تھا" کاسمو نے جواب دیا "اور اب چونکہ کچھ عرصہ آپ کے پاس رہنے کے بعد میں آپ کے مزاج سے پوری طرح واقف ہو گیا ہوں اس لئے اس معاملہ کی نسبت باقی حالات بھی عرض کر دینا چاہتا ہوں انہی ایام میں اٹلی اور لیوانٹ کے متعدد تاجروں نے چندہ جمع کر کے انعام مشتہر کیا کہ کسی طرح اس ڈاکو جہاز کو پکڑا جائے جس نے عرصہ دو سال سے میرو ردم میں اودھم مچا رکھا تھا میں نے اوسٹیا کے وزیر پولیس کی تحریک اور اجازت سے اس کام کو اپنے ذمہ لیا مجھ کو معلوم ہوا کہ جہاز ایتھین سوٹیا وکشیا کی طرف آ رہا ہے۔ پس میں بھی یہیں آ گیا میں نے سارا ہفتہ اسی گدڑا اور جہاز کی نقل و

حرکت دیکھنے میں مشغول رہا مگر کوئی خاص کارروائی عمل میں نہ لا سکا آخر کار میں نے چیف جج پورٹی سی سے ملاقات کا فیصلہ کیا چنانچہ جس رات آپ اپنے یونانی دوست کے ساتھ ان کی کوٹھی سے رخصت ہوئے میں اُن سے ملا۔ اس وقت سینیر پورٹی سی کو معلوم ہوا کہ جہاز ایتھین کے متعلق کیا شبہات پیدا ہو چکے ہیں اور کس طرح بحالت موجودہ پوری تحقیقات کئے بغیر کوئی کارروائی اس کے برخلاف نہیں ہو سکتی سینیر پورٹی سی نے مجھ کو احتیاط عمل میں لانے کے لئے کہا۔ اور آپ کے معاملہ کا بھی ذکر کیا میں نے اس خیال سے کہ میرا اپنا کام بھی اس ذریعہ سے ہو جائیگا۔ آپ کی خدمت گذاری شروع کی ..."

"لیکن یہ بتاؤ کہ جہاز پر جانے کے بعد کیونکر اس کا یقین ہوا کہ یہی ڈاکو جہاز ہے؟"

"کیا آپ خیال کر سکتے ہیں کہ اس طرح کے خوشنما اور آراستہ کمرے کسی معمولی تجارتی جہاز میں پائے جاتے ہیں؟" کاسمو نے پوچھا۔ "پھر کس لئے ان لوگوں نے ہمارے جہاز پر جانے کے معاملہ میں اتنا تامل ظاہر کیا؟ یقین کیجئے کہ ایسا عمدہ سامان اس طرح کے مطلا پردے ایسے عمدہ ظروف یا چاندی کے بنے ہوئے لمپ کسی معمولی تجارتی جہاز پر نہیں پائے جاتے نہ اتنے ملاح کسی تجارتی جہاز میں دیکھے جاتے ہیں"

"اس کا مطلب یہ ہوا کہ ظاہرا لاپروا رہتے ہوئے بھی تم اس جہاز کی ہر ایک چیز کو بغور دیکھتے رہے ہو؟" میں نے کہا۔

"ہاں میں اس کی ہر ایک تفصیل بڑے غور کے ساتھ دیکھتا رہا ہوں" کاسمو نے جواب دیا۔ "چنانچہ یہ بھی میں نے دیکھا تھا۔ کہ جب آپ نے ان لوگوں کو انعام کے طور پر کچھ دیا۔ تو انہوں نے نفرت سے منہ پھیر لیا۔ جس صورت میں وہ لوگ لوٹ مار کے ذریعہ سے بے شمار روپیہ جمع کر لیتے ہیں۔ تو انہیں ایسی چھوٹی چھوٹی رقموں کی کیا پروا ہو سکتی ہے؟ اس کے بعد جب آپ ان کے پاس سے گذرے

توان کے چہروں پر غصہ اور جوش کے جو آثار پیدا ہوئے تھے۔ وہ بھی میں نے دیکھ لئے تھے ان ساری باتوں نے ان شبہات کی جو میرے دل میں پیدا ہو چکے تھے پوری تصدیق کر دی۔"

"اور جب تم اس کے بعد رات کو پھل پھول دینے کے بہانے کپتان نوٹرس سے ملنے گئے تھے..."

"آہ بے شک اس وقت میرے جانے کا مقصد یہ تھا" کاسمو نے جواب دیا "کہ باتوں باتوں میں اس شخص کی نیت معلوم کروں۔ یعنی یہ کہ اس نے آئندہ کے لئے کیا تدبیریں سوچی ہیں اور وہ یہاں سے جہاز لے کر کہاں جانا چاہتا ہے۔ ایک اجنبی کی حیثیت میں گو مجھے بہت زیادہ معلومات حاصل کرنے کی امید نہ تھی۔ تاہم میں نے سوچا تھا۔ کہ کچھ نہ کچھ حالات ضرور اس ذریعہ سے معلوم ہو جائیں گے لیکن وہ اس سے پہلے ہی ہمارے جہاز پر جانے کی خبر سن چکا تھا۔ اور اس کے شبہات اور زیادہ بڑھ گئے تھے غرض اس طریقہ پر مجھ کو پورا یقین ہو گیا۔ کہ اس کا جہاز ایتھین درحقیقت کوئی تجارتی جہاز نہیں ہے جیسا کہ وہ لوگ ظاہر کرتے ہیں۔"

"اور اب" میں نے کہا "صرف ایک سوال اور ہے جو میں تم سے پوچھنا چاہتا ہوں یعنی یہ کہ اس بارہ میں اطمینان حاصل کرنے کے بعد کہ یہی وہ ڈاکو جہاز ہے جس نے سمندر میں تھلکہ برپا کر رکھا تھا۔ تم اس کی گرفتاری کے متعلق کیا کرنا چاہتے ہو؟"

"میں جب کل رات پھل پھول لینے سینیر پورٹی سی کے مکان پر گیا تھا" کاسمو نے جواب دیا۔ "تو سب حال ان سے بیان کر دیا تھا۔ چنانچہ انہوں نے اسی وقت کئی آدمی بندرگاہوں کو روانہ کر دیئے تاکہ وہ معلوم کریں کہ آسٹریا کا جنگی جہاز ٹائی رول کس جگہ لنگر انداز ہے اور اس کے کپتان کو یہ نئی اطلاع بہم پہنچا کر

مناسب کارروائی عمل میں لانے پر آمادہ کر سکیں کیونکہ اب ان معلومات کے حاصل ہو جانے پر کوئی وجہ ایسی نہیں ہے کہ اس جہاز کے متعلق قانونی کارروائی عمل میں لائے جانے میں تامل کیا جائے میں نے سب حال پوری صفائی سے بیان کر دیا ہے چونکہ میں نے آپ سے اس کام میں مدد حاصل کی ہے اس لئے میں نہ چاہتا تھا کوئی بات آپ سے چھپا کر رکھوں مگر میں درخواست کرتا ہوں کہ آپ اس راز کو اس وقت تک پوشیدہ رکھیں جتنے کہ ایسا کرنے کی ضرورت باقی نہ رہے۔ اپنی طرف سے میں بھی اس بات کا وعدہ کرتا ہوں کہ اس وقت تک آپ کا ساتھ دوں گا یہاں تک کہ ہم آپ کے دشمنوں کی سازش کو پوری طرح سے فنا نہ کریں"

"اطمینان رکھو کہ تمہارا راز ہر طرح محفوظ رہے گا" میں نے جواب دیا "اور اب ان حالات کو جاننے کے بعد جو تم نے بیان کئے ہیں۔ مجھے اس بات کا افسوس بھی نہیں ہے۔ کہ میں بے خبری میں ان قابل لعنت لوگوں کے برخلاف تمہاری کوششوں کا مددگار بنا۔ لیکن میں پوچھتا ہوں کیا تمہاری رائے میں کپتان نوٹرس اس مطلب کے لئے اپنے جہاز پر سوار نہیں ہوا کہ اب تو یہاں پس و پیش کے بغیر جہاز کا لنگر اٹھا کے سمندر کی طرف چلدیئے؟ ظاہر ہے۔ کہ اس حالت میں اس کو جہاز ٹائی رول کی طرف سے کوئی خطرہ نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ اگر وہ اس کو راستہ میں دوبارہ ملے بھی تو یقیناً اس راستہ کو چھوڑ کسی اور طرف کو چلے گا"

"اس کا جواب میں عرض کرتا ہوں" کاسمون نے کہا "جہاز ٹائی رول بہت سبک رفتار ہے اور سمندر کا قطعہ تنگ اور محدود اسلئے دونو جہاز ایک دوسرے سے بہت عرصہ تک پرے پرے نہیں رہ سکتے پس یقین کیجئے کہ جہاز ایتھین کا آخری وقت آگیا ہے اور اب میں وہ انعام ضرور حاصل کروں گا

جس سے میری باقی زندگی اطمینان و فراغت سے گذر جائے گی۔ لیکن دیکھئے" اس نے جلدی سے چلتے چلتے ٹھیر کر سمندر کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ "وہ جہاز اب تک لنگر انداز ہے کوئی آدمی اسپر چلتا ہوا بھی نظر نہیں آتا ملاحظہ کیجئے اس حالت وہ کتنا پرشکوہ نظر آتا ہے حالانکہ ہوا موافق ہے تو بھی جہاز والوں کی طرف سے رخصت کی کوئی تیاری نہیں کی گئی نوٹرس اگر چاہتا۔ تو ان شبہات کی وجہ سے جو اس کے دل میں پیدا ہو چکے تھے فوراً یہاں سے چل دیتا مگر نہیں جہاز اب تک وہیں لنگر انداز ہے جہاں آدھ گھنٹہ پیشتر ہم نے اسے دیکھا تھا وہ اپنی جگہ سے ایک انچ بھی نہیں ہٹا اس سے میں اندازہ کرتا ہوں کہ نوٹرس محض احتیاط کے خیال سے اسپر سوار ہو گیا ہے مگر اسے یاد رکھنا چاہیئے کہ اب وہ بمشکل بچ کر جائے گا۔ اس کے یہاں ٹھیرے رہنے سے اسکی گرفتاری کا عمل بے حد سہل ہو گیا ہے"۔

میں اس کے جواب میں کچھ اور کہا چاہتا تھا کہ دفعتاً چونکا کا سمو کا بازو مضبوط پکڑ لیا اور اسے ایک طرف کھینچتے ہوئے دبی آواز میں کہا "دیکھنا! وہ مسٹر لینوور ہے"!

خوفناک کبڑا اس وقت پاس کے ایک بازار سے نکل رہا تھا۔ مگر اس سے پہلے کہ وہ مجھے دیکھ سکتا۔ میں نے کاسمو کو جلدی سے ایک طرف کھینچ لیا اور ہم ایک عالیشان مکان کی ڈیوڑھی میں چھپ کر کھڑے ہو گئے۔

# باب ۱۲۱

## عجیب خط

اس کے تھوڑی دیر بعد جب میں کاسمو کو ساتھ لے کر ہوٹل میں پہنچا تو معلوم ہوا کہ لارڈ اور لیڈی ایکلسٹن ناشتہ کے فوراً بعد رخصت ہو گئے۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ میں جب گھاٹ کی سیر کر رہا تھا تو وہ کسی طرف کو چل دیئے۔ ان کی یہ فوری روانگی یقیناً ہوٹل والوں کے لئے باعث حیرت ہوئی ہو گی تاہم اس کی صحیح وجہ مجھ سے پوشیدہ نہ تھی درحقیقت اہل اس ہوٹل میں جس میں میں ٹھہرا ہوا تھا رہنا پسند نہ کر سکتا تھا۔ اور اس طرح میرا اس بارہ میں بھی اطمینان ہو گیا۔ کہ اس نے جو وعدہ میرے برخلاف کوئی کارروائی نہ کرنے کے متعلق کیا تھا۔ صحیح ہو گا۔ علاوہ بریں یہ بھی ظاہر تھا کہ وہ لینوور کی موجودہ سازش سے کوئی تعلق نہیں رکھتا ورنہ سوٹیا وکٹیا میں ضرور قیام کرتا اور اس ذریعہ سے میرے دل میں سلامتی کا احساس پیدا کرنے کی کوشش کرتا۔

جس وقت میں ناشتہ کرنے بیٹھا تو ہوٹل کے ملازم نے ایک رقعہ لاکر دیا جو بیگم ایکلسٹن کی خادمہ نے اس کو دیا تھا۔ اور جس کے بارہ میں اس نے اس کو ہدایت کی تھی کہ میرے حوالہ کر دیا جائے میں نے خط دیکھتے ہی حرف پہچان لئے پھر جب کھول کر اسے دیکھا تو یہ مضمون اس میں

جس سے

۳۱ درج تھا۔

جوزف تمہیں ارل کی طرف سے کوئی اندیشہ دل میں نہ لانا چاہیئے۔ تم اس کے برخلاف ہر طرح کا شک و شبہ دل سے نکال دو میں خدا کو حاضر جان کر کہتی ہوں کہ اب اس کی طرف سے کوئی گزند تم کو نہ پہنچے گا۔ اگر تم فلارنس کے واقعات کو یاد کرو۔ اور سوچو کہ میں نے اس موقع پر تمہاری خدمت گذاری کی کتنی خواہش کی تھی۔ پھر اس کا بھی خیال کرو کہ میں اپنی زندگی کے لئے تمہاری ہی ممنون احسان ہوں تو تم بآسانی سمجھ سکتے ہو کہ جہاں میری آواز سنی جا سکتی ہو اور جہاں میرا اثر کام کرتا ہو۔ وہاں تمہارے لئے کسی خطرہ کا سامنا ممکن نہیں۔ میں نے ارل سے اس بارہ میں ذکر کیا تھا۔ وہ نہیں جانتے۔ کہ کیوں مسٹر لینوور تمہارے درپے آزار ہے۔ گو یہ امر بجائے خود مشکوک ہے کہ وہ واقعی تم کو نقصان پہنچانا چاہتا ہے یا نہیں۔ میں یقین کرتی ہوں کہ تم کو اس بارہ میں غلط فہمی ہوئی ہے۔ لیکن بالفرض ایسا نہ ہو۔ اور تمہارے شبہات کوئی حقیقی بنیاد رکھتے ہوں تو پھر کیوں نہیں تم سوئیٹزرلینڈ کو چھوڑ کر کسی دور دراز مقام پر چلے جاتے! تم اب ہر طرح خوشحال ہو اور جہاں چاہو جا آ سکتے ہو مجھے اس بات کی بے حد خوشی ہے کہ اب تمہاری حالت میں بہتری پیدا ہو چکی ہے

جوزف تمہیں اس بات پر متعجب نہ ہونا چاہیئے۔ کہ میں تمہاری بہتری سے اتنی دلچسپی لے رہی ہوں جو بات میں نے ایک بار پہلے کہی تھی۔ وہی اب دوسری بار کہتی ہوں یعنی میں اس احسان کو جو تم نے میری جان پر یا مجھ پر کیا تھا مدت العمر فراموش نہیں کر سکتی یہ بیان کرنے کی حاجت نہیں کہ میں نے یہ رقعہ ارل کی لاعلمی میں لکھا ہے پس اسے پڑھ کر فوراً جلا دینا ہمیشہ یاد رکھنا کہ گو میں اس طرح حد پردہ خط لکھنے پر مجبور ہوں اور اپنے جذبات کو پوری طرح ظاہر نہیں کر سکتی۔ تاہم تمہاری بہتری ہر وقت مجھ کو عزیز ہے۔ کلارا ایلیسٹن

اس رقعہ کو پڑھ کر رہے سہے شکوک میرے دل سے نکل گئے اور مجھ کو پورا یقین ہو گیا۔ کہ ارل آف انگلسٹن نہ میرا دشمن ہے اور نہ اس کا لینوور کی موجودہ سازش سے کوئی تعلق ہے خیر میں نے کونسٹس کی خواہش پر عمل کر کے رقعہ تلف کر دیا۔ کیونکہ گو میں اسے اپنے پاس رکھنے کا خواہشمند تھا تاہم کونسٹس کی آرزو کے مطابق اس کو ضائع کرنا میرا فرض اخلاقی تھا خط کا مضمون پڑھنے سے کئی کئی طرح کے خیالات میرے دل میں پیدا ہونے شروع ہو گئے۔ مگر میں ان کے ذکر سے ناظرین کو پریشان کرنا نہیں چاہتا تاکہ یہ نہ سمجھا جائے میں اپنی داستان کو بے ضرورت لمبا کر رہا ہوں۔

لینوور کو بانا میں پھرتے دیکھنے کے بعد میں نے کاسمو سے وعدہ کیا تھا۔ کہ اس کا مشورہ حاصل کئے بغیر تنہا ہوٹل سے باہر نہ جاؤں گا کم از کم اس وقت تک کہ وہ مسٹر لینوڈ کی جائے سکونت اور اس کے پروانہ راہداری کے متعلق ضروری حالات دریافت کر لے پس ناشتہ کے بعد میں اپنے کمرہ میں آیا جس کی کھڑکی سے بندرگاہ کا نظارہ صاف دکھائی دیتا تھا۔ اس وقت میں نے دیکھا۔ کہ جہاز ایتھن بدستور اپنے مقام پر کھڑا ہے۔ قریباً دو گھنٹے کے بعد کاسمو واپس آیا اور میں بے تابی سے اس کی طرف سے آغاز گفتگو کا انتظار کرنے لگا۔

"میں نے جو حالات معلوم کئے ہیں" کاسمو نے بیان کیا" ان کا ماحصل یہ ہے کہ مسٹر لینوور کل رات سوٹیا وکشیا میں آیا تھا اور وہ اسی بانار کے ایک قہوہ خانہ میں ٹھیرا ہے۔ جس سے گذرتے ہم نے اسے دیکھا تھا۔ میں نے یہ بھی معلوم کیا ہے کہ اس کے پاس اپنے اصلی نام لینوور کا پروانہ راہداری موجود ہے اور اس پروانہ راہداری میں کوئی خاص نقص نہیں اس لئے پولیس بھی اس پر کوئی اعتراض نہیں کر سکتی۔ اگر اس کے پروانہ راہداری میں کوئی خاص نقص ہوتا۔ تو میں اس کو فوراً گرفتار کرا دیتا۔ اور اس طرح اس کی سوچی ہوئی سازشیں بیچ میں

رہ جائیں"

"اچھا تو کہو اب کیا کرنے کا ارادہ ہے؟" میں نے دریافت کیا۔

"میرا ارادہ فی الحال یہ ہے" کاسمو نے جواب دیا "کہ آپ کو ایک دو دن کے لئے تنہا رہنے دوں۔ نیگیا لو کے گھنڈر رات میں جو گفتگو ہوئی تھی اس کے مطابق لینوور کی مسٹر ڈریچر سے ملاقات ہوئی۔ میں چاہتا ہوں کہ نوکر کی وردی اتار کر سادہ لباس پہن لوں اور جس قصبہ خانہ میں لینوور رہتا ہے اس میں عارضی طور پر قیام کروں آپ کو میری واپسی تک ہوٹل ہی میں رہنا چاہیئے"

میں نے اس مشورہ کی تعمیل کا وعدہ کیا جس کے بعد کاسمو رخصت ہو گیا وقت بڑی آہستگی کے ساتھ گذرتا گیا۔ اور میرا دل چونکہ بے تاب تھا۔ اس لئے میں بیٹھ کر اطمینان سے کوئی کتاب بھی نہ پڑھ سکا بلکہ اس دوران میں اپنی زندگی کے گذرے ہوئے واقعات پر غور کرنے میں مشغول رہا۔

اس رات نو بجے کے قریب ہوٹل کے ایک نوکر نے اطلاع دی کہ ایک صاحب آپ سے ملنے کے لئے آئے ہیں۔ میں نے کارڈ لے کر دیکھا اس پر کانسٹائن کنارس کا نام درج تھا۔ میں نے فوراً اپنے دوست کو اندر بلوا لیا اس کے ساتھ ہی خیال آیا۔ کہ شاید نیورنی سی کی طرف سے کوئی پیغام لے کر آیا ہوگا۔ کیونکہ اس صورت میں وہ سینیر پورنی سی کی ہدایت کے مطابق مجھ سے ملنے آسکتا تھا خیر وہ جس وقت اندر آیا۔ تو میں نے دیکھا۔ کہ اس نے خوشنما نیلے رنگ کا لمبا کوٹ جس کے اطراف میں بیش قیمت سمور لگی تھی پہنا ہوا ہے اور سر پر سرخ ایرانی ٹوپی ہے۔ چونکہ باد تند چل رہی تھی۔ اور سردی کا زور تھا۔ اس لئے اس کا اوور کوٹ میں ملبوس ہونا ایک نہایت معمولی بات تھی

مجھ سے گرمجوشانہ مصافحہ کرنے کے بعد کنارس نے اوور کوٹ اور ٹوپی

اتاردی اور آتشدان کے پاس کرسی لے کر بیٹھ گیا۔ سردی کی وجہ سے اس کے رخسار تمتمائے ہوئے تھے اور وہ معمول سے زیادہ خوبصورت نظر آتا تھا۔

"میرے عزیز مسٹر ولمٹ" اس نے اندر آتے ہی کہا "میں امید کرتا ہوں کہ میری آمد نا وقت نہ سمجھی جائیگی۔ بہرحال میں صاف صاف کہہ دینا چاہتا ہوں کہ میں سنیئر پورٹی سی کی اجازت اور منظوری حاصل کر کے یہاں آیا ہوں۔"

"آپ کا آنا ہر حال میں مبارک ہے" میں نے کہا "جج صاحب نے کوئی رقعہ آپکے ہاتھ بھیجا ہو تو مجھے دے دیجئے۔"

"انہوں نے آپ کے لئے دعائے خیر بھیجی ہے"۔ کنارس نے کہا "اور میری لیونورا نے بھی آپ کو سلام کہا ہے۔"

"سنیئر کنارس میں نے جواب دیا میں پیشتر عرض کر چکا ہوں کہ آپ کی تشریف آوری ہر وقت میرے لئے خوشی کا باعث ہے میں یہاں تنہا بیٹھے بیٹھے اکتا گیا تھا اور کسی سے باتیں کرنے کو جی چاہتا تھا حالات پیش آمدہ میں سنیئر پورٹی سی ہی اجازت کا بہتر فیصلہ کر سکتے ہیں کہ آپ کو کب اور کن اوقات میں یہاں آنا چاہیئے ان منظوری سے آپ جب جی چاہے تشریف لا سکتے ہیں۔"

"خیر تو میں آپ کو بتاتا ہوں"۔ نوجوان یونانی نے کہنا شروع کیا "کہ میری پرزور درخواست پر سنیئر پورٹی سی نے یہاں آنے کی اجازت دی ہے۔ میں نے ان سے آپس کے دوستانہ کا حال کہا تھا اور یہ بھی عرض کیا تھا۔ کہ میں مسٹر ولمٹ سے ملنے کا خواہشمند ہوں اس کے علاوہ نامعلوم طریقہ پر یہ احساس بھی مجھ کو ہونے لگا تھا کہ آپ اس جگہ اکیلے ہیں اور آپکا مزاج بھی مکدر ہے۔ میرے بہت کہنے سننے پر جج صاحب نے آنے کا منظوری دیدی مگر اس میں شرط یہ قائم کی کہ میں یہاں آنے میں انتہائی احتیاط سے کام لوں پس میں لیونورا سے

ایک گھنٹہ پیشتر رخصت ہو کر آ گیا۔ تاکہ یہ وقت آپ کے پاس گذار دوں۔"

کانسٹنٹائن کا لہجہ خلیقانہ اور انداز گرمجوشی کا تھا اور مجھ کو یہ سوچکر بیحد خوشی ہوئی۔ کہ خدا نے ایک ایسے مرد شریف سے میرا تعلق پیدا کر دیا۔ جو لاتعداد خوبیوں کا مالک تھا۔ قدرتی طور پر میں نے اسپر انتہائی اعتماد کرنا شروع کیا تھا کہ قریب تھا میں لینوورا اور اس کی نازشوں کا سارا قصہ اس سے بیان کر دیتا۔ مگر یہ سوچکر رک گیا کہ ممکن ہے سینیر پوٹی سی نے بطور خود کوئی بات اس سے کہہ دی ہو کیونکہ جیسا ناظرین کو معلوم ہے۔ جج صاحب کے ہاں سینیر کنارس کا بے تکلف آنا جانا تھا اور ان میں بہت جلد قریبی رشتہ داری کے تعلقات پیدا ہونے والے تھے پس میں نے اتنا ہی کہا۔ "کیا جج صاحب نے کوئی بات اس بارہ میں آپ سے کہی تھی۔ کہ میرے اس شہر میں آنے کا اصلی باعث کیا ہے؟"

"بالکل نہیں" کنارس نے صدق دلی سے جواب دیا "جج صاحب کی عادت ہے۔ جہاں تک ممکن ہو اوروں کے معاملات کو زیر بحث نہیں لاتے لیکن مبادا آپ کو غلط فہمی ہو" اس نے جلدی سے کہا "میں یہ عرض کر دینا چاہتا ہوں کہ میری آمد محض رفع استعجاب کے لئے نہیں ہے۔۔۔"

"آپ کے یہ فرمانے کی حاجت ہی نہ تھی" میں نے جلدی سے [illegible] کرانے کہا جس کے بعد میں اس سے پورے حالات بیان کیا چاہتا تھا۔ لیکن پھر کچھ سوچکر رک گیا۔ ایک بات تو یہ تھی۔ کہ سینیر پوٹی سی نے مجھ کو احتیاط اور خاموشی کا مشورہ دیا تھا پھر کاسمو کا بھی خیال تھا جو سچ پوچھئے تو اس معاملہ میں میرا دست راست تھا۔ پس میں نے سوچا۔ کہ کوئی بات اس کے مشورہ کے بغیر نہ کہنی چاہیئے۔ اس سلسلہ میں یہ بھی یاد آ گیا۔ کہ میں نے اول آف ایکلیش سے جو ملاقات اپنی مرضی سے کی تھی وہ اس کے خلاف

تھا۔ حالانکہ میں نے وہ ملاقات صرف اس مصلحت سے کی تھی۔ کہ اس سے بعض باتیں جو پردہ راز میں پوشیدہ تھیں صاف ہو جائیں گی جب یہ خیالات میرے دل میں پیدا ہوئے تو یہی بہتر نظر آیا۔ کہ خاموش رہنا چاہیئے خواہ کانسٹنٹائن یہ سوچکر برا ہی کیوں نہ مانے۔ کہ میں نے اس پر اظہار اعتماد نہیں کیا۔

لیکن معلوم ہوا کنارس کو ان باتوں کا بالکل خیال نہ تھا۔ کیونکہ اس نے فوراً ہی ایک مرد فہیم و دور اندیش کی مانند متفرق معاملات پر گفتگو شروع کر دی میں نے گھنٹی بجا کر نوکر [illegible] شراب لانے کا حکم دیا۔ اتنے میں کنارس نے اپنا سگار کیس نکا[illegible] ہے لگا۔ چونکہ کوئی خاتون اس جگہ نہیں ہے اس لئے میری را[illegible] نوشی پر کسی کو اعتراض نہ ہوگا"

[illegible] سے شغل کیجئے۔ میں نے ایک سگار اپنے لئے نکالتے ہوئے [illegible] یہ ہے کہ میں بہت کم تنباکو پیتا ہوں۔

"یہ فرمایئے کل اور آج آپ کن کاموں میں مشغول رہے؟" کنارس نے [illegible] وقفہ کے بعد پوچھا۔

اس [illegible] میں صبح سے باہر نہیں گیا" میں نے جواب دیا "البتہ کل۔۔۔"

ان کی [illegible] میں نے آپ کا ذکر سنا تھا" کانسٹنٹائن نے قطع کلام کرتے ہوئے [illegible] کیونکہ میں حسب وعدہ بدنصیب نوٹرس سے ملنے گیا تھا۔ جس کی ناتجربہ کاری [illegible] چوٹ اور گھوڑے کی ہلاکت کا موجب بنی۔"

"میں خود کل اس سے ملنے گیا تھا" میں نے جواب دیا۔ مگر اپنے جی میں یہ سوچکر [illegible] محسوس کئے بغیر نہ رہ سکا۔ کہ اس کمبخت نے مجھ کو بلاوجہ جاسوس سمجھا۔

"اور آپ نے اس کو بعض ایسی چیزیں بھی بھجوائی تھیں جو سرائے میں [illegible] میسر نہ ہو سکتی تھیں" کانسٹنٹائن نے کہا۔ "اس کا ذکر اس نے مجھ سے کیا

تھا کیونکہ میں آپ کے وہاں جانے کے قریباً ایک گھنٹہ بعد گیا تھا۔"

"اور کیا اس کے بعد بھی آپ کو اس سے ملنے کا اتفاق ہوا؟" میں نے اپنے نوجوان یونانی دوست کے چہرہ کو بغور دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"نہیں اس کے بعد مجھے اس سے ملنے کا اتفاق نہیں ہوا۔" کانسٹنائن نے جو اطمینان سے سگار پینے میں مشغول تھا جواب دیا اور اس سے میں یہ اندازہ کئے بغیر نہ رہ سکا۔ کہ وہ اس مضمون کو سرسری سمجھتا ہے۔ البتہ آج صبح مجھے پھر اس کی سرائے میں جانے کا اتفاق ہوا۔ اور اس وقت مجھ کو بتایا گیا کہ وہ اپنے جہاز پر چلا گیا ہے چونکہ مجھ کو لیونورا سے ملنے جانا تھا اس لئے میں نے اس کا پیچھا کرنے کی ضرورت نہ سمجھی اسمیں شک نہیں وہ میرا ہموطن ہے لہذا میں اس کی بہتری کو ہر حال میں مقدم سمجھتا ہوں تاہم میں نے سوچا کہ وہ اگر اس قابل ہو گیا ہے کہ اپنے جہاز تک جا سکے تو میرا اس کی بیمار پرسی کے لئے جانا بے کار ہے۔"

اس وقت میرے جی میں آئی۔ کہ اپنے صحن جہاز پر جانے کا واقعہ کنارس سے بیان کر دوں لیکن پھر اس خیال سے رہ گیا۔ کہ یہ کاموکا راز ہے مجھے اس کو فاش نہ کرنا چاہیئے۔ میں نے جہاں تک ممکن تھا گفتگو میں انتہائی احتیاط سے کام لیا مگر اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ گفتگو رک رک کر ہونے لگی اور یہ معلوم ہونے لگا۔ کہ میں اپنے دوست سے سرد مہری کا برتاؤ کرتا ہوں۔

"خیر میرا ارادہ کل نوٹرس سے ملنے کا ہے۔" کنارس نے سلسلہ تقریر جاری رکھ کر کہا۔ "ایک تو اس لئے کہ مجھے اس کا حال پوچھنے جانا ہے۔ دوسرے اس لئے بھی کہ میں اس جہاز کو ایک نظر دیکھنا چاہتا ہوں غالباً آپ میرے اس شوق پر نہ ہنسیں گے۔"

"نہیں نہیں" میں نے جلدی سے کہا۔ "البتہ ..."

"غالباً میں نے آپ سے کہا تھا۔" کنارس نے جو ایک اور سگار جلانے

میں مشغول تھا گفتگو کے وقفہ کو محسوس نہ کر کے کہا کہ میرا مشہور یونانی کمان دار سے قریبی رشتہ ہے اور چونکہ مجھے کئی بار اس کے جہاز پر سوار ہونے کا موقعہ ملا ہے اس لئے میں بحری معاملات سے خاص دلچسپی رکھتا ہوں کل جس وقت میں اس جہاز کی طرف دیکھ رہا تھا تو اس کی خوشنمائی سے متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکا۔۔"

"صاحب کچھ شک نہیں کہ کپتان نوٹرس کا جہاز انتہا درجے دیدہ زیب ہے"

"کیا آپ میرے ساتھ اُسے دیکھنے چلیں گے؟" کنارس نے آرام کرسی کی پشت پر جھکتے ہوئے پوچھا۔ "لیکن آہ یاد آگیا حالات ہم کو مجبور کرتے ہیں کہ ایک دوسرے کے پاس نہ دیکھے جائیں۔ خیر میں کل صبح جج صاحب کی کوٹھی پر جانے سے پیشتر ایک پھیرا اس کے جہاز کا کروں گا"

"اتفاق سے میں خود اس سے پیشتر اس جہاز پر ہو آیا ہوں" میں نے یہ جانتے ہوئے کہا کہ اب اس راز کو چھپانا بے کار ہے کیونکہ کانسٹانٹن کو جہاز پر جا کر اُس کا حال ضرور معلوم ہو جائیگا اور اس وقت وہ میری خاموشی کو شکی نظروں سے دیکھے گا۔

"آہ کیا واقعی! کب آپ کا جانا ہوا تھا؟" کنارس نے پوچھا۔ کم از کم نوٹرس نے مجھ سے اس بات کا ذکر نہ کیا تھا۔ کہ اس نے آپ کو اپنے جہاز پر جانے کی اجازت دی بلکہ مجھے افسوس سے کہنا پڑتا ہے۔ کہ اس نے جیسا تقاضائے اخلاق تھا مجھ سے بھی جہاز کی سیر کے لئے نہیں کہا۔ مگر میں پوچھتا ہوں کیا واقعی وہ جہاز قابل دید ہے۔ یا اس میں نیچے سے اوپر تک سامان ہی لدا ہوا ہے؟ کیا اس میں آسائش اور صفائی ہے یا گندگی اور نجاست جیسی بربادی کے جہازوں میں اکثر ہوا کرتی ہے"

ہر چند میں گفتگو کے اس مضمون کو جاری رکھنا نہ چاہتا تھا تاہم اس کو یکایک

ترک کرنا چونکہ غیر مناسب ہوتا اس لئے میں نے سرسری طور پر باتوں کا رخ بدلنے کی کوشش کرتے ہوئے کہا "میرا خیال ہے آپ اس جہاز کی عام شکل و صورت، دیکھ کر بہت متعجب ہوں گے اس میں صفائی اور نفاست بدرجہ اتم ہے بلکہ یوں کہنا چاہئے کہ وہ معمولی تجارتی جہازوں سے بالاتر جہاز ہے... لیکن سچ پوچھئے تو میں اس بارہ میں کوئی بات یقین کے ساتھ کہہ بھی نہیں سکتا کیونکہ مجھے اپنی عمر میں صرف دو یا تین بار جہاز پر سوار ہونے کا اتفاق ہوا ہے اور انہیں سے ایک موقعہ وہ تھا جب میں انگلستان سے رخصت ہو کر پہلی بار فرانس آیا۔"

"میں خود بھی فن جہاز رانی کا ماہر نہیں ہوں" کنارس نے ایک آہ سرد بھر کر کہا۔ "افسوس مجھ میں بحری زندگی کا وہ شوق نہیں ہے جو قدرت نے میرے چچا کو عطا کیا ہے۔"

"میں بخوبی سمجھ سکتا ہوں کہ آپ اس فن کے ماہر نہیں ہیں" میں نے مسکراتے ہوئے کہا۔ "کیونکہ جب میں نے اس جہاز کا ذکر آپ سے کیا تو آپ نے فرمایا تھا کہ اس میں باربرداری کا مال اوپر تک بھرا ہوا ہوگا۔ حالانکہ اگر ایسا ہوتا تو جہاز کا زیریں حصہ ضرور پانی میں ڈوب جاتا۔"

"یہ صحیح ہے۔" کنارس نے لاپروائی سے سگرٹ کی راکھ جھاڑتے ہوئے کہا اور پھر ہنس کر کہنے لگا "میں دیکھ سکتا ہوں اگر آپ بحری معاملات میں مجھ سے بہت زیادہ واقفیت رکھتے ہیں بڑی حیرت مجھے اس بات کی ہے کہ کپتان تو ٹرس نے سرائے کا آرام دہ کمرہ چھوڑ کر اس حالت میں صحن جہاز پر جانا قبول کیا..."

"مگر آپ اس جہاز پر جا کر دیکھیں گے۔ کہ اس کی کوٹھڑیاں اتنی تنگ اور ناقص نہیں ہیں جتنا آپ خیال کرتے ہیں۔" میں نے کہا۔ "تاہم ایک بات ہے جس کا میں اس سلسلہ میں خاص طور پر ذکر کرنا چاہتا ہوں دراصل میں نہیں چاہتا کوئی بیجا خیال میری نسبت آپ کے دل میں پیدا ہوا۔"

"بیجا! آپ کی نسبت؟" کنارس نے حیرت ظاہر کرتے ہوئے کہا۔ "یہ آپ کیا فرماتے ہیں۔ بھلا کیونکر ممکن ہو سکتا ہے۔ کہ ایسا ہو۔ لیکن اس ذکر کو چھوڑیئے اور گفتگو کا رُخ بدل دیجئے"

"مگر میں آپ کی نیک رائے کو بہت قیمتی تصور کرتا ہوں اور نہیں چاہتا کہ وہ زائل ہو" میں نے کہا۔

"لیکن میرے عزیز مسٹر ولٹ" کنارس نے اظہار اضطراب کرتے ہوئے کہا۔ "کیوں آپ اس ذکر کو چھیڑتے ہیں جس سے ناحق رنج پیدا ہو سکتا ہے۔؟"

"آپ چند منٹ صبر کریں" میں نے قطع کلام کرتے ہوئے کہا۔ "سارا حال سننے کے بعد آپ یقیناً محسوس کریں گے کہ میرے لئے اس ذکر کو چھیڑنا اشد ضروری تھا"

"خیر آپ کی مرضی" کنارس نے اس طرح مسکراتے ہوئے کہا۔ گویا وہ بحالت مجبوری میرا کہا ماننے پر تیار ہو۔

"میں جو کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں وہ نہایت مختصر لفظوں میں بیان کیا جا سکتا ہے" میں نے کہا "کل کپتان نوٹرس سے ملنے کے بعد میں گھاٹ کے آس پاس پھرتا جہاز کو دیکھ رہا تھا۔ کہ اس نوکر نے جو میرے ہاں رہتا ہے ایک کشتی بان کو بلایا اور اس سے جہاز تک لے چلنے کے لئے کہا خیر اُس کشتی پر سوار ہو کر ہم دونوں جہاز پر گئے۔ لیکن خدا گواہ ہے کہ ایسا کرنے سے ہمارا مدعا محض رفع استعجاب تھا مگر آپ یہ سن کر حیران ہوں گے۔ کہ آج سویرے میں جب ناشتہ سے پیشتر ہوا خوری کے لئے گیا اور کپتان نوٹرس کو ڈولی پر لاد کر جہاز کی طرف لے جائے جاتا دیکھا تو میں نے اس کے پاس جا کر سلام کیا اس وقت افسروں میں سے ایک نے مجھے دیکھ کر نفرت ظاہر کی اور باقی آدمی گھورتی ہوئی نظروں سے مجھ کو تکنے لگے حالانکہ اگر کوئی شبہ میری طرف سے ان لوگوں کے دلوں میں پیدا ہوا ہے..."

"مگر وہ کس طرح کا شبہ ہے جو ان کے دلوں میں پیدا ہو سکتا تھا؟" کنارس نے حیرت آمیز نظروں سے میری طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"میں تحقیق نہیں جانتا کہ معاملہ دراصل کیا ہے؟" میں نے جواب دیا "میرے کہنے کا مطلب صرف یہ ہے کہ اگر اگلی وقات پر کپتان نوٹرس میرے برخلاف آپ سے کچھ کہے تو آپ اس کے بیان کو جھوٹ جانیں۔"

"اوہ کیا اتنی سی بات کے لئے آپ کو یہ ذکر تازہ کرنا پڑا!" کانسٹنٹائن نے ہنستے ہوئے کہا۔ "اوں۔ یہ ذکر مجھ سے چھیڑا ہی نہ جائیگا لیکن ایسا ہو تو اطمینان فرمائیے۔ کہ میں اس گفتگو کو نفرت اور حقارت سے نظر انداز کر دوں گا۔ لیکن ہاں آپ نے کسی نوکر کا ذکر کیا تھا کیا اس کی طرف سے تو کوئی بیجا حرکت سرزد نہیں ہوئی یعنی جیسا نوکروں کا دستور ہے اس نے تو ادھر ادھر تاک جھانک نہ کی تھی؟"

"نہیں اس کے برعکس میرے نوکر نے اس جہاز کے معاملات سے کسی طرح کی دلچسپی ہی نہیں لی۔"

"خیر امید کرنی چاہیئے۔ کہ آپ کا وہ نوکر شریف اور عزت دار ہوگا" کنارس نے کہا۔ "کیونکہ میں تجربہ کی بنا پر کہہ سکتا ہوں کہ یہ نوکر لوگ اٹلی کے رہنے والے بڑے مکار اور دھوکے باز ہوتے ہیں۔"

"تاہم میں جس آدمی کا ذکر آپ سے کرتا ہوں" میں نے کہا۔ "اس کی سفارش ایک بہت بڑے معزز آدمی نے کی تھی۔"

"اس صورت میں مجبوراً کہنا پڑتا ہے۔ کہ جہاز والوں کو بھاری غلط فہمی ہوئی ہوگی" کنارس نے کہا پھر کچھ سوچکر اس نے کہا۔ "میرا خیال ہے یہ آدمی کپتان نوٹرس چوری چھپے مال لے جانے کا کام کرتا ہوگا۔ اس میں شک نہیں اہل یونان میرے ہموطن ہیں تاہم میں کسی یونانی کپتان کے متعلق جو کسی تجارتی جہاز کا منتظم ہو دعوے کے

ساتھ نہیں کہہ سکتا کہ وہ ضرور ایسا فرار ہوگا۔ اگر واقعی میرا خیال صحیح ہو اور نوٹرس محکمہ چونگی والوں سے چھپ کر مال لاتے لے جاتا رہا ہو تو پھر ان شکی حالات کا پیدا ہونا قدرتی ہے جن کا آپ ذکر کرتے ہیں۔"

"لیکن اگر ایسا ہو بھی تو کس طرح ممکن ہے؟" میں نے زور دے کر کہا۔ "کہ میں اس کے جہاز پر جا کر صحیح حالات معلوم کرتا اور اس کے برخلاف مخبری کرنے جاتا؟"

"اوہ یہ کسی طرح ممکن نہیں ہے۔" کنارس نے کہا۔ "تاہم اطمینان فرمائیے۔ کہ آپ کے برخلاف کسی کے کہنے سے کوئی بری رائے میرے دل میں جاگزین نہیں ہو سکتی۔ خیر میں کل نوٹرس سے اس کا ذکر کروں گا۔ گو یہ امر بجائے خود مشکوک ہے کہ اس بدسلوکی کے بعد جو اس نے آپ سے کی ہے۔ میں اس کے جہاز پر جانے کی کوشش کروں۔ تاہم اگر مجھ کو جانے کا اتفاق ہوا۔ تو میں ضرور اس سے اس معاملہ کا ذکر چھیڑوں گا۔ اور اب چونکہ وقت زیادہ گذر گیا ہے۔" اس نے گھڑی دیکھ کر کہا۔ "اس لئے میں فی الحال آپ کو الوداع کہتا ہوں۔"

اس کے بعد کانسٹنٹائن کنارس نے دوبارہ کوٹ پہن لیا۔ ٹوپی سر پر رکھی اور ایک سگار سلگا کر چلنے کو تیار ہو گیا۔ رخصت ہوتے وقت اس نے گرمجوشی سے مصافحہ کیا اور میں اس وقت اپنے جی میں یہ سوچ کر خوش ہوئے بغیر نہ رہ سکا کہ جہاز کا ذکر کرتے ہوئے میں نے بڑی احتیاط سے کام لیا اور کوئی بیجا بات منہ سے نکلنے نہ دی۔ نہ کاسمو کا راز بھی ظاہر ہونے پایا اور نہ اس پراسرار جہاز کے اندرونی حالات زیر بحث آئے۔

اپنے آپ سے میں نے کہا۔ کنارس کو اس جہاز کا حال بالکل معلوم نہیں اور صاف دکھائی دیتا ہے کہ سینیر پورٹی سی نے بھی اگر کچھ حالات اس بارہ میں کاسمو کی زبانی سنے ہیں تو ان کا ذکر کنارس سے بالکل نہیں کیا۔ اس میں شک نہیں کہ سینیر پورٹی سی بڑے

شیار آدمی ہیں کیونکہ وہ راز کی بات اس آدمی پر بھی ظاہر کرنا پسند نہیں کرتے جس سے ان کی اپنی بھتیجی کی شادی ہونیوالی ہے۔"

# باب ۱۲۲

## خفیہ ملاقات

دوسرے دن وہ قابل یاد دو شنبہ کا روز تھا۔ جس دن مسٹر لینوور اور مسٹر ڈورچسٹر کی نامعلوم گہری سازش کے سلسلہ میں سوٹیا وکشیا میں ملاقات ہوئی تھی۔ کاسمو کی ہدایت پر عمل کر کے میں اس روز نہ ہوٹل سے باہر گیا نہ اپنے کمرے سے نکلا چونکہ میرے دل کو گہری تشویش تھی اس لئے میری آنکھ بہت سویرے کھل گئی۔ مگر جب ناشتہ لایا گیا۔ تو میں اس کا بہت کم حصہ کھا سکا اور اس کے بعد اس کھڑکی کے پاس جاکر کھڑا ہو گیا۔ جس سے بندرگاہ کا نظارہ دکھائی دیتا تھا کپتان نوٹرس کا جہاز ایتھن اب تک وہیں اپنی جگہ پر لنگر انداز تھا۔ نہ اس نے ذرا سی حرکت کی نہ آثار سے پایا جاتا تھا۔ کہ وہ رخصت کے لئے تیار ہے۔

خیر وقت گذرتا گیا حتے کہ سہ پہر کے تین بجنے لگے تھے۔ جب کاسمو تیز چلتا کمرہ میں داخل ہوا اور آتے ہی خلاف معمول لہجہ اضطراب میں اس نے کہا "آیئے جلدی کیجئے ایک ایک لمحہ قیمتی ہے ایسا نہ ہو موقعہ ہاتھ سے نکل جائے"

میں کپڑے پہن کر تیار تھا۔ جھٹ ٹوپی اوڑھ لی اور کاسمو کے ساتھ چل پڑا چونکہ تبادلہ خیالات کا موقعہ نہ تھا۔ اس لئے ہم چپ چاپ ہی اس پیاٹک کی طرف ہو لئے جو ہوٹل کے پچھلی طرف واقع تھا۔ کئی تنگ گلیوں اور کوچوں سے گذر کر ہم آگے ہی آگے چلتے گئے۔ میں نے اندازہ سے معلوم کیا۔ کہ اس کا ارادہ جہاں تک ممکن

یہ شہر کے بڑے بڑے بازاروں سے دور رہنے کا ہے آخر کار ہم ایک غریب سے درزی کی دوکان کے پاس پہنچے اور اس میں داخل ہو گئے درزی بیچارہ ایک پھٹی پرانی پتلون کی مرمت میں مشغول تھا۔ ہمیں آتا دیکھ کر اس نے کپڑا ہاتھ سے رکھ دیا اور کاسمو کو پر معنی اشارہ کر کے ہمارے آگے اندرونی کمرہ کی طرف ہو لیا۔ وہاں سے ایک دروازہ پچھلے صحن کی طرف کھلتا تھا درزی تو اس دروازہ ہی میں کھڑا ہو گیا اور ہم دونوں اس کے پاس سے گذر کر صحن میں داخل ہوئے اس موقع پر کاسمو نے ایک سونے کا سکہ چپکے سے اس کے ہاتھ پر رکھ دیا جس کے بارہ میں میں نے معلوم کیا کہ وہ ان خدمات کی فیس ہے جو اس درزی سے لی جا رہی تھیں۔ گو فی الحال میرے لئے یہ جاننا بہت مشکل تھا کہ ہمیں اس درزی سے کیا کام لینا ہے۔

مگر اس کا حال جلدی ہی معلوم ہو گیا دیوار کے پاس ایک لکڑی کا پیپا اوندھا پڑا تھا کاسمو اس پر سے پھدک کر دیوار پر چڑھا دوسری جانب پاس والے مکان کا پچھواڑا تھا میں نے بھی اس کی تقلید کی۔ دوسرے مکان کا پچھلا دروازہ کھلا تھا اتنے میں ایک عورت نمودار ہوئی اور میں نے اس کے پر معنی انداز سے جانا کہ مفلس درزی کی طرح یہ بھی کاسمو کی تنخواہ دار ہے۔ اس نے میرے ساتھی سے مخاطب ہو کر دبے لفظوں میں کہا "اطمینان رکھئے ابھی کافی وقت ہے"

اس عورت کے ہمراہ چلتے ہم ایک زینہ پر چڑھنے لگے وہ ہمیں پہلی منزل کے ایک چھوٹے سے عمدہ کمرہ میں پہنچا کر رخصت ہو گئی۔

"اب دیکھئے" کاسمو نے کہا "اس کمرہ اور پاس والے کمرہ کے درمیان لکڑی کی بہت پتلی دیوار ہے آپ اس سے کان لگا کر سننے کی کوشش کیجئے میں دوسری طرف جا کر کچھ کہتا ہوں" چنانچہ اس نے ایسا ہی کیا اور میں نے دیکھا کہ اس کی گفتگو کا

ہر ایک لفظ صاف سنائی دیتا تھا وہ جب واپس آیا تو میں نے یہ بات اس سے کہہ دی۔

"اچھا تو اب اس کے سوا اور کوئی کام نہیں کہ ہم یہاں بیٹھ کر باتوں میں وقت گذاریں" اس نے کہا۔ "جب دوسری جانب کسی کے پیروں کی آواز سنائی دے گی تو چپ ہو جائیں گے۔ لیکن ٹھیریئے احتیاط ہر حالت میں ضروری ہے۔" یہ کہہ کر وہ اٹھا اور کمرہ کا دروازہ مقفل کر دیا۔

"مگر یہ تو فرمائیے ان سب احتیاطوں کا کیا مطلب ہے؟" میں نے فکرمند لہجہ میں پوچھا۔ "کیا میرا یہ اندازہ صحیح ہے کہ ہم اس وقت قہوہ خانہ میں ہیں...؟"

"ہاں اس قہوہ خانہ میں جس میں لینوور ٹھیرا ہے۔ اور جس میں ڈوورچیسٹر نے بھی عارضی قیام کیا ہے۔"

"آہ تو کیا ڈوورچیسٹر آ گیا؟" میں نے بے تابانہ پوچھا۔

"سنئے میں سب حال آپ سے کہتا ہوں" کامو نے جواب دیا۔ "مسٹر لینوور پاس والے کمرہ میں رہتا ہے وہ کل دن بھر باہر رہا اور چونکہ میں شروع میں اس کا پیچھا نہ کر سکا اس لئے اس کی مزید تلاش بے کار سمجھی اور میں اپنی تجویزیں سوچنے میں مشغول رہا جیسا کہ آپ نے دیکھ لیا ہے میں تھوڑی سی کوشش کے ساتھ اس قہوہ خانہ کی عورت اور پاس والے درزی کو اپنا مددگار بنانے میں کامیاب ہو گیا۔ کیونکہ وقت آنے پر آپ کے لئے اندر آنے اور باہر جانے کا محفوظ راستہ تیار کرنا ضروری تھا بات دراصل یہ ہے کہ میں انگریزی سے ناواقف ہوں اور قدرتی طور پر لینوور اور ڈوورچیسٹر کی گفتگو اسی زبان میں ہو گی۔ پس ضروری تھا کہ آپ ان کی گفتگو سنیں لینوور سر شام واپس آیا اور آتے ہی سو گیا۔ آج صبح اس نے مالک مکان عورت کو بتایا۔ کہ ایک اور انگریز چند گھنٹوں تک آئے گا۔ اور اگر میں اس وقت یہاں موجود

نہ ہوا تو اس وقت اس سے کہہ دیا جائے۔ کہ میں تین اور چار بجے کے درمیان واپس آؤں گا
اس کے بعد وہ رخصت ہو گیا۔ میں نے عورت کو سمجھا دیا تھا۔ کہ اس کو کیا کرنا چاہیئے
ٹین سے تھوڑی دیر پہلے ایک آدمی وارد ہوا۔ جس نے اپنا نام ڈورچسٹر بتایا
اس نے آتے ہی مسٹر لینوور کے بارہ میں پوچھا اور اسے وہ پیغام جو لینوور نے چھوڑا
تھا پہنچا دیا گیا اس پر مسٹر ڈورچسٹر نے کہا کہ مجھے چونکہ مسٹر لینوور سے ملنا ہے اس لئے میں اپنا ٹرنک
چھوڑ جاتا ہوں میں یقینی طور پر کچھ نہیں کہہ سکتا ممکن ہے ایک دو روز یہیں ٹھیرنا پڑے یا مسٹر لینوور سے
ملکر فوراً رخصت ہو جاؤں۔ عورت اسے ایک خواب گاہ میں لے گئی اور عذر خواہی کرنے لگی۔ کہ اس کے
سوا کوئی دوسرا کمرہ خالی نہیں ہے۔ دراصل یہ بات اس نے میری اپنی تحریک پر اس لئے کہی تھی کہ ان
دونوں کی ملاقات لینوور کے کمرہ میں ہوتا کہ ہم ان کی گفتگو یہاں بیٹھ کر سن سکیں۔ ڈورچسٹر نے کہا میں
ایک آدھ گھنٹہ بازار کی سیر کرنے جاتا ہوں کیونکہ یہ جگہ میرے لئے بالکل نئی ہے چنانچہ اس کے باہر
جاتے ہی میں فوراً آپکو بلانے چلا گیا۔"

"اس سے پایا جاتا ہے کہ مسٹر ڈورچسٹر اور لینوور دونوں اپنے اصلی ناموں سے سفر کر رہے ہیں" میں نے کہا۔
"کچھ شک نہیں وہ بڑے محتاط آدمی ہیں" کامسو نے جواب دیا "میرا خیال ہے کہ اگر موقعہ ملا تو یہ تحقیق
کرنے کی کوشش کی جائیگی۔ کہ ڈورچسٹر کا پروانہ راہداری ہر لحاظ سے ٹھیک ہے یا نہیں۔۔۔ گو سچ پوچھئے تو
اس سے کوئی خاص فائدہ حاصل ہونے کی امید بھی نہیں ہے کیونکہ اس قماش کے آدمی اپنے آپکو قانون کے چنگل
سے بچانے کی تدابیر ہمیشہ اختیار کئے رکھتے ہیں۔"

"پھر اس میں بھی کوئی شک نہیں" میں نے اپنی طرف سے کہا "کہ ڈورچسٹر عظم یورپ کے حالات
سے پوری طرح واقف ہے چنانچہ جو فریب اس نے پیرس میں مجھ سے کھیلا تھا۔ اس کا حال میں پیشتر
بیان کر چکا ہوں اس کے بعد جن حالات میں وہ مجھے کوہستان ایپی نائنز میں ملا اس کا حال بھی آپ سے پوشیدہ
نہیں وہ آجکل راہب بنا بیٹھا تھا۔ گو درحقیقت بڑا خطرناک راہب تھا۔ کیونکہ مارکو اوبرٹی کی جماعت سے
ملا ہوا تھا۔"

"کاش یہ ہنجار ریاست ہائے ٹسکنی کی حدود میں ہوتا" کاسمو نے کہا "اس صورت میں ہم اسکو آسانی حوالہ انصاف کر سکتے لیکن بدقسمتی یہ ہے کہ اگر رومی قانون نے ان کو خاص پناہ نہ دی تو میں امید کرتا ہوں کہ لینورا اور ڈوروتھیو بھی ہماری گرفت میں آجائیں گے لیکن ہاں یہ تو بتلایئے کل وہ صاحب آپ سے ملنے کے لئے آئے تھے جن کی شادی سینیر پوپٹی سی کی بھتیجی سے ہونیوالی ہے..."

"ہاں میں ان کی آمد کا ذکر تم سے کیا ہی چاہتا تھا" میں نے جواب دیا "میں امید کرتا ہوں کہ تم اس کے لئے مجھ کو قصوروار نہ سمجھو گے..."

"اطمینان فرمایئے مجھ کو اچھی طرح معلوم ہے کہ سینیر کنارس بیچ صاحب کی رضامندی سے یہاں آئے تھے" کاسمو نے جواب دیا "میں کام ات یہ تحقیق کرنے کے بعد کہ لینورا اپنی جائے قیام میں موجود ہے، بیچ صاحب کے مکان پر گیا تھا اور انہوں نے مجھ کو بتایا تھا کہ سینیر کنارس انکی رضامندی سے یہاں آپ سے ملنے کے لئے آئے ہیں ان کی آمد میں کوئی خاص امر بھی نہ تھا کیونکہ آپ کو ایک دوسرے سے جدا رکھنے کا مدعا خاص یہ تھا کہ لینورا ڈوروتھیو ایک ساتھ نہ دیکھ لیں یا کم از کم ان کے دلوں میں یہ شبہ پیدا نہ ہو کہ آپ بیچ صاحب یا ان کے دوستوں سے واقف ہیں کیونکہ سرست یہ معلوم نہیں کہ لینورا کی سازش کتنی گہری ہے اور وہ اس شہر میں کن آدمیوں سے واقف ہے اور کون لوگ اس کے جاسوس ہیں اس طرح کے موقعہ پر جیسا کہ پیش ہے افسانوں کو احتیاط سے کام میں لانی پڑتی ہیں گو ممکن ہے ان میں سے بعض آخر کار بالکل بے سود ثابت ہوں"

"بے شک جو تم کہتے ہو بالکل صحیح ہے"

"سینیر کنارس کے بارہ میں مجھ کو یقین ہے" کاسمو نے سلسلہ تقریر جاری رکھ کر کہا "کہ اگر آپ کسی طرح کی امداد کریں گی تو انہیں ہرگز دریغ نہ ہوگا کیونکہ سینیر پوپٹی سی کی زبانی مجھ کو معلوم ہو چکا ہے کہ وہ نہایت شریف اور دیندار نوجوان ہے اور اس سے آپ کا گہرا دوستانہ بھی ہے یہی باعث تھا کہ سینیر پوپٹی سی نے اسے آپ کا جی بہلانے کے لئے بھیجا ہے"

"اس کے باوجود میں تم کو یقین دلانا چاہتا ہوں کہ میں نے بڑی دور اندیشی سے کام لیا" میں نے کہا "اور اپنے نجی حالات کا سینیر کنارس سے بالکل ذکر نہیں کیا"

"جو کچھ آپ نے کیا بالکل واجب اور درست تھا" کاسمو نے تسلیم کیا۔

"مرد دانا وہی ہے جو تھوڑی واقفیت کے بعد کسی سے ذاتی معاملات کا ذکر نہ کرے اس سے لاتعداد خرابیاں پیدا ہوتی ہیں اور گو اسمیں شک نہیں کہ سینیر کنارس بڑا نیک طینت اور شریف آدمی ہے تاہم احتیاط سے کام لینا ہر حال میں فرض ہے یہی میرا اپنا طریق عمل ہے اور یہی سینیر پوٹی سنی نے بتایا تھا کہ ان کا ہے میں امید کرتا ہوں۔ آپ میری اس نصیحت سے برا نہ مانیں گے۔"

"اس کے برعکس میں ان سب باتوں کے لئے تمہارا شکریہ ادا کرتا ہوں۔" میں نے کہا۔ "بلکہ مجھ کو تسلیم کرنا پڑتا ہے۔ کہ واقعات گذشتہ تمہاری کی دی ہوئی نصیحت کی ہر لحاظ سے تصدیق کرتے ہیں کیونکہ میں اگر اپنی زندگی میں پورا محتاط رہتا اور لوگو سے فضول گفتگو نہ کرتا تو کئی مصیبتوں سے بچ جاتا اسی ناہنجار ڈوروتھیٹر کے معاملہ کو لے لو۔۔۔"

"چپ! خاموش!" کاسمو نے جلدی سے کہا۔ "کسی کے پیروں کی آواز سنائی دیتی ہے۔"

میں کان لگا کر سننے لگا اس کے بعد دبی آواز سے کہا۔ "میں اس آواز کو پہچانتا ہوں یہ ڈوروتھیٹر کے پیروں کی چاپ ہے۔"

ڈوروتھیٹر نے کمرہ میں آتے ہی اطالوی زبان میں جسے وہ بڑی روانی سے بول سکتا تھا۔ قہوہ خانہ کی مالکن سے کوئی سوال پوچھا عورت نے کچھ جواب دیا اور کاسمو نے اس گفتگو کا ماحصل مجھ کو سمجھاتے ہوئے کہا۔ "وہ صرف یہ دریافت کر رہا ہے۔ کہ مسٹر لیبنورد واپس آیا ہے یا نہیں؟ اس نے اس کو بتایا ہے کہ وہ اس وقت تک نہیں آیا لیکن سنتا یہ شاید اسی کے پیروں کی آواز ہے۔"

پھر ہمیں قدموں کی چاپ سنائی دی میں نے اندازہ سے معلوم کیا کہ یہ اسی ناہنجار کبڑے کی بھدی چال ہے اس آواز کو سننے کے بعد میں ہمہ تن گوش بن کر

جو بی دیوار کے پاس بیٹھ گیا لینوو نے کمرہ میں آکر احتیاط سے دروازہ بھیڑا اس کے بعد اپنی معمولی سخت آواز سے کہنے لگا "شکر ہے آپ وقت پر آ گئے"

"جس کام میں نفع کا امکان ہو" ڈورچیسٹر نے جواب دیا "میں اس میں کبھی کوتاہی نہیں کرتا لیکن ہاں یہ تو فرمائیے کیا وہ روپیہ آپ کو مل گیا جس کا آپ کو میگیلیانو میں انتظار تھا اور جس کا ذکر آپ نے مجھ سے کیا تھا؟"

"ہاں لینوو نے جواب دیا۔ لارڈ ایکلیسن نے اپنے کئے ہوئے وعدہ کے مطابق روپیہ مجھ کو بھیج دیا تھا۔ اور سچ پوچھئے تو اس کے بغیر میرے لئے اس کام کو جاری رکھنا بھی غیر ممکن ہوتا وہ اگلی تجویز جو میں نے سوچی تھی آپ کو یاد ہوگا۔ اس نوجوان بدمعاش جوزف ولمٹ نے اپنی دخل اندازی سے بگاڑ دی تھی۔"

"آہ اس پاجی کا کہاں تک ذکر کیا جائے" ڈورچیسٹر نے کہا "یہ اسی کی ناپاک کوششوں کا نتیجہ تھا۔ کہ ہماری وہ عالی شان جماعت جو کوہستان ایپی نائنز میں ہر طرح محفوظ تھی شکست و ریخت ہوئی"

"خیر اس بحث کو چھوڑیئے" لینوو نے بے صبری سے کہا "ہم اس جگہ واقعات گذشتہ پر بحث کرنے کے لئے جمع نہیں ہوئے بلکہ ہماری غرض واقعات آئندہ میں احتیاط سے کام لینے کے سوال پر غور کرنے کی ہے بتلایئے آپ کیا خبر لائے ہیں؟"

"میگیلیانو میں آپ سے جدا ہو کر" ڈورچیسٹر نے جواب دیا "میں آپ کی ہدایت کے مطابق لیگ ہارن گیا تھا۔۔۔"

"خوب اچھی طرح بھیس بدل کے۔ کیوں؟" لینوو نے جلدی سے پوچھا اور اس کے ساتھ ہی اس کی کرخت آواز قہقہہ لگاتے سنائی دی۔

"اوہ اس کے متعلق اطمینان فرمایئے" ڈورچیسٹر نے کہا "میں طرح بھیس

بدلنا اور کس کو آتا ہے؟ میں اپنی جداگانہ حیثیتوں کے مطابق تین چار مختلف پرچار راہداری بھی اپنے پاس رکھتا ہوں۔ جو مختلف ناموں سے تیار کئے ہوئے ہوتے ہیں۔۔۔"

"خیر آپ اصل معاملہ کی طرف آیئے"۔ لینوور نے قطع کلام کرتے ہوئے کہا۔ "اور یہ بتایئے کہ وہاں جا کر آپ نے کیا کیا؟"

"وہ ہر ایک کام جو آپ نے میرے ذمہ ڈالا تھا"۔ ڈورچسٹر نے جواب دیا "سب سے پہلے میں لیگ ہارن گیا سارے آدمی اس جگہ موجود تھے میں نے اس ہوٹل میں قیام کیا اور ان سے حاقنیت پیدا کر کے مرد ضعیف سے دوستی کی طرح ڈالی۔۔۔"

"اور کیا وہ لوگ اب تک وہیں ہیں؟" لینوور نے پرشوق لہجہ میں پوچھا۔

"ہاں وہ اب تک وہیں ہیں"۔ ڈورچسٹر نے جواب دیا۔

"کب تک ان کا ارادہ وہاں رہنے کا ہے"؟ لینوور نے دریافت کیا

"صرف چند دن اور۔ اس کے بعد وہ انگلستان چلے جانے کا ارادہ رکھتے ہیں وہ تو آج پوچھے سر مینچیو ہیلیٹین کی بیماری کی وجہ سے ان کو رک جانا پڑا ورنہ وہ کبھی کے انگلستان پہنچ گئے ہوتے سر مینچیو کی بیماری خطرناک تھی ڈاکٹر نے ان کو تبدیل آب و ہوا کے لئے لیگ ہارن جانے کی صلاح دی۔۔۔"

"یہ سب حالات مجھکو معلوم ہیں"۔ لینوور نے جب اس کی عادت تھی بےصبری کے ساتھ کہا۔ "اور اب میرے چند سوالوں کا جواب دیجئے۔ آپ نے کہا ہے بڈھے بیرونٹ سے آپ کی دوستی ہو گئی۔۔۔"

"بہت گہری" ڈورچسٹر نے جواب دیا۔

"کیا مسز لینوور اور انیل سے بھی؟"

"بات یہ ہے وہ اجنبیوں سے کم میل جول رکھتی ہیں مگر اس کے باوجود مجھ سے

اُن کا برتاؤ خلیقانہ تھا..."

"کبھی آپ کو گھوڑے یا گاڑی کی سواری میں ان کے ساتھ جانے کا اتفاق ہوا؟" لینوور نے پوچھا "یاد ہوگا میں نے ان باتوں کے متعلق آپ کو خاص ہدایت کی تھی۔"

"ہاں میں نے آپ کی ہدایتوں کی ہر طرح تعمیل بھی کی" ڈوروتھیا نے جواب دیا۔ "کئی بار میں بیرونٹ اور خاتونوں کے ساتھ ہوا خوری کے لئے ان کی گاڑی پر سوار ہو کر گیا ایک روز جب کہ مطلع صاف تھا تو میں نے دریا کی سیر تجویز کی اور سر میتھیو کو سمجھایا کہ بحری سیر آپ کی صحت کے لئے مفید ہوگی۔ ہم سب ملکر سیر کرنے گئے بعد ازاں بیرونٹ نے مجھے رات کے کھانے پر دعوت دی..."

"یہ بہت اچھا ہوا" لینوور نے خوشی سے ہاتھ ملتے ہوئے کہا۔ "کچھ شک نہیں کہ آپ نے سب کام بڑی خوش اسلوبی کے ساتھ کیا مگر جو بات میں پوچھنا چاہتا ہوں اس کا صاف صاف جواب دیجئے اور کوئی تفصیل چھپانے کی کوشش نہ کیجئے سوال یہ ہے کہ اب دوبارہ لیگ ہارن جا کر آپ کیا ایسا انتظام کر سکتے ہیں کہ پھر ان لوگوں کو آمادہ سیر کر سکیں؟"

"کیوں نہیں" ڈوروتھیا نے جواب دیا "مجھے اس کا پورا یقین ہے"

"اور اس ناہنجار ولمٹ کے متعلق" لینوور نے پر خیال انداز سے پوچھا "کیا کوئی نئی خبر آپ کے سننے میں آئی ہے؟"

"کوئی نہیں" ڈوروتھیا نے جواب دیا "مجھے آپ کی وہ ہدایت یاد تھی کہ یہ معلوم کرنے کی کوشش کی جائے کہ کیا سر میتھیو میلٹن مسٹر لینوور یا انیبل ٹینگ سے اس کی خط و کتابت جاری ہے؟"

"اوہ تو کیا وہ اس لڑکی کو لب انیبل ٹینگ کہتے ہیں؟" لینوور نے خوفناک قہقہہ لگاتے ہوئے کہا "لیکن بلا سے مجھے اس کی

پروا نہیں تاہم میرے اس سوال کا جواب دیجئے کہ کیا اینبل کے نام اس یا جی ولمٹ کا کوئی خط آیا کرتا تھا؟"

"بالکل نہیں" ڈوریچیٹر نے جواب دیا۔ "میں ہمیشہ چٹھی رساں کی نگرانی کرتا رہا چنانچہ جب کبھی وہ خط لے کر آتا تو میں اپنی ڈاک لینے کے بہانہ سے موقعہ پر پہنچ جاتا۔ مگر کبھی کسی موقع پر میں نے نہ دیکھا کہ جوزف ولمٹ کا خط یا رونٹ یا خاتونوں کے نام آیا ہو۔"

"بہت خوب" لیسنوور نے پھر کہا "سب سے زیادہ مجھے اس موذی کی فکر ہے۔"

"یہی بات آپ نے مجھے میگلیانو میں کہی تھی" ڈوریچیٹر نے بیان کیا "اور جس طریقہ پر آپ کے پیرونٹ اور اس کے رشتہ داروں کو مارکو اوبرنی کے ہاتھوں گزند کرانے کے بعد وہ کمبخت باندی لے گیا اس کو دیکھتے ہوئے آپ کا اندیشہ بالکل صحیح ہے۔ مگر دوست لیسنوور ایک بات میں آپ سے پوچھتا ہوں" ڈوریچیٹر نے ہنستے ہوئے کہا "اس شخص ہارول آف ایکلسٹن پر کیونکر آپ کو اتنے اختیارات حاصل ہوئے کہ آپ اس سے ایک ہزار پونڈ یکایک وصول کر سکے؟"

"دوست ڈوریچیٹر" کیپٹن نے اب سخت لہجہ میں کہا "میں نے آپ کو اس لئے طلب نہ کیا تھا کہ آپ مجھ سے سوالات پوچھیں بلکہ میرا مقصد خود آپ سے بعض باتیں دریافت کرنے کا تھا۔۔۔"

"خیر آپ برا نہ مانیئے" مسٹر ڈوریچیٹر نے اب نرم ہو کر کہا "میں نے یہ سوال بری نیت سے نہیں بلکہ محض ازراہ استعجاب کے لئے پوچھا تھا۔"

"خیر اس ذکر کو جانے دیجئے" لیسنوور نے اب نرم ہو کر جواب دیا "بہرحال جیسا میں نے میگلیانو میں آپ سے بیان کیا تھا۔ مجھ کو ان ایام میں ایک معقول رقم آنے والی تھی آپ سے اس کا ذکر کرنے سے میرا مطلب دراصل آپ کو اس بات کا یقین دلانا تھا کہ میرے پاس کافی روپیہ موجود ہے اور اگر میں آپ سے بذریعہ بنک لینا چاہتا ہوں۔ تو

ان کا معقول معاوضہ دینے کی توفیق بھی مجھ میں ہے۔ بس میرے خیال میں اسی قدر حالات آپ بیان کرنا چاہتے تھے۔۔۔"

"کیا بس اتنا ہی؟" ڈورچیسٹر نے انداز حیرت سے کہا۔ "کیا آپ اس سلسلہ میں کچھ اور ہدایات مجھ کو دینا نہیں چاہتے۔۔۔؟"

"میری ہدایات بالکل مختصر ہیں آپ جتنا جلد ہو سکے لیک ہارن چلے جائیں۔"

"لیکن اگر اتنی ہی بات تھی تو آپ بڑی آسانی سے سب حال مجھ سے بذریعہ خط دریافت کر سکتے تھے۔" ڈورچیسٹر نے قطع کلام کرتے ہوئے کہا۔ "اس کے بعد آپ اسی ذریعہ سے اپنی ہدایات مجھے بھیجدیتے۔"

"مسٹر ڈورچیسٹر آپ کیا بچوں کی سی باتیں کرتے ہیں۔" لینوورنے حیرت آمیز لہجہ میں کہا۔ "کیا ایک ایسے قیمتی راز کو محکمہ ڈاک کے سپرد کرنا بعید از احتیاط نہ ہوتا؟ نہیں بہترین صورت یہی تھی کہ سب باتیں رو در رو کی جائیں۔ کیونکہ تحریری خط و کتابت کو کئی طرح کے حادثات پیش آسکتے ہیں۔"

"بیشک جو احتیاط آپ نے برتی مناسب اور معقول تھی۔" ڈورچیسٹر نے آخر کار کہا۔ "دیکھئے میں نے اپنی عمر رائیگاں ضائع نہیں کی۔" لینوورنے فلسفیانہ انداز سے کہا۔ "میں نے بہت دنیا دیکھی ہے اور میرا ذاتی تجربہ کا ہر ایک واقعہ اس بات کا مزید ثبوت مہیا کرتا رہا ہے کہ انسان کو ہر قدم پھونک پھونک کر رکھنا چاہیئے میرے لئے بڈھی سر میتھیو کو مجبور کر کے رعایت حاصل کرنے کا یہ آخری موقعہ ہے اور میں نہیں چاہتا کہ اسے اپنی کسی بے احتیاطی سے ضائع کر دوں۔ وہ جب ایک بار رنگستان پہنچ گیا تو پھر میری امیدوں کا خاتمہ ہے اس لئے میں چاہتا ہوں کہ جو کچھ کرنا ہو اس سے پہلے ہی کر لیا جائے اسجگہ براعظم کے ملکوں میں وہ باتیں کی جا سکتی ہیں جن کو اگر ہمارے ملک کے ناولوں میں بھی بیان کیا جائے تو لوگ

ان کو ناقابل یقین سمجھیں۔ لیکن چھوڑیئے۔ اس غیر ضروری بحث میں وقت ضائع کرنا فضول ہے۔ اب ساڑھے چار بجے ہیں اور مجھ کو پانچ بجے ایک اور شخص سے ملنا ہے۔"

"کیا اس جگہ؟" ڈوروتھی نے پوچھا۔

"ہاں یہیں" لینوڈ نے جواب دیا۔ "یعنی اس کمرہ میں۔ اس لئے جو میں آپ سے کہتا ہوں۔ کان لگا کر سنئے آپ رات کا کھانا کھا کر لیگ ہارن کو واپس چلے جائیے اور اس ہوٹل میں رہ کر جس میں پیشتر آپ کا قیام تھا۔ سر میتھیو اور بیگمات سے ملئے اور ان سے پہلے سے زیادہ اخلاق سے پیش آئیے۔ میں عنقریب ایک مفصل خط آپ کو لکھوں گا آپ کو چاہیئے کہ جو ہدایات اس میں درج ہوں ان پر عمل کریں۔ اس سلسلہ میں میں یہ بھی آپ کو بتا دینا چاہتا ہوں کہ آپ سے ذاتی ملاقات کرنے میں ایک مصلحت اور بھی تھی میں نے خط و کتابت کا ایک خفیہ ذریعہ سوچا ہے۔ جسے میں اس وقت تک مکمل نہ کر سکا تھا جب ہم میگلیانو میں ایک دوسرے سے ملے تھے کیونکہ جیسا آپ کو یاد ہوگا۔ میں تب ایک اشد ضروری کام کے سلسلہ میں نیپلز جانا چاہتا تھا ان خفیہ حرفوں کا استعمال اس لحاظ سے مفید ہوگا۔ کہ اگر ہماری کوئی چٹھی ادھر ادھر بھی ہو جائے تو ڈر کی بات نہیں آہ اگر میں مارکواہ برٹی سے انہی خفیہ حرفوں میں خط و کتابت کرتا تو پورا یقین ہے۔ کہ وہ بدمعاش جوزف ولمٹ پ توجہ میں میری پاکٹ بک دیکھ کر صحیح حالات معلوم نہ کر سکتا۔"

اس کے بعد تھوڑی دیر لینوڈ اور ڈوروتھی دھیمی آواز میں باتیں ہوئیں مگر میں ان کی ساری گفتگو پوری طرح نہ سن سکا۔ صرف کبھی کبھی کوئی لفظ میرے کانوں میں آجاتا تھا میں نے اندازہ سے معلوم کیا کہ نامہنگار کبڑا اپنے سوچے ہوئے خفیہ حرفوں کی ترکیب اپنے شریک جرم دوست کو سمجھانے کی کوشش کر رہا ہے مگر ان کی دبی آواز کی وجہ سے میں اس گفتگو کا مفصل نتیجہ نہ سمجھ سکا۔ میں نے ان کی گفتگو

سننے کی بہت کوشش کی جہاں تک ممکن تھا ہمہ تن گوش ہو کر بیٹھا مگر کوئی ایسی بات جو مفید مطلب ہوتی سمجھ میں نہ آئی۔

آخر کئی منٹوں کے بعد لینوورنے پھر ایک بار اونچی آواز سے کہا "اب آپ سارا مطلب سمجھ گئے؟"

"اوہ یہ تو بالکل سہل ہے" ڈوروچیسٹر نے جواب دیا "ایک خورد سال بچہ بھی اس ترکیب کو پوری طرح سمجھ سکتا ہے مگر صاحب میں آپ کی دور اندیشی کا قائل ہوں آپ نے وہ ترکیب نکالی ہے جو اتنی سہل ہوتے ہوئے بھی اس قدر پر اسرار ہے کہ جو شخص اصل حقیقت سے واقف نہ ہو وہ کسی طرح اس کو سمجھ نہیں سکتا۔"

"خوشی کی بات ہے کہ آپ نے اس ترکیب کو پسند کیا" لینوورنے کہا "بس اب ہماری ملاقات کا خاتمہ ہوا آپ جلد از جلد لیک ہاؤس تشریف لے جائیے اور میرے خط کا انتظار کیجئے جس میں آپ کو چند ضروری ہدایات اور مزید ہدایات آپ کے نام بھیجوں گا جن پر عمل کرنا آپ کا فرض ہوگا۔ انعامات کے لئے میں یہ اور وہ چیک دیتا ہوں یہ چیک بھی لے جائیے جس وقت آپ کا کام مکمل ہو گیا تو میں پوری فیاضی سے آپ کو انعام دوں گا۔"

اب طوائف سکوں کی جھنکار میرے اور کاسمو کے کانوں میں آنے لگی پھر ڈوروچیسٹر نے ان سکوں کو سنبھال کر لینوورسے کہا "میرے عزیز دوست اطمینان رکھئے کہ مجھ سے اس فرض میں کبھی کوتاہی نہ ہوگی۔ اگر میری کوششیں اس کام کو منزل مقصود تک پہنچا سکتی ہیں تو سمجھ لیجئے کہ آپ مدعا کامیاب ہوں گے۔"

اس کے بعد وہ ایک دوسرے سے جدا ہوئے ڈوروچیسٹر اپنی جگہ سے اٹھا اور اس کے سیڑھیوں سے اترنے کی آواز ہمارے کانوں میں آنے لگی البتہ لینوور وہیں بیٹھا رہا۔ میں نے کاسمو کو اشارہ سے سمجھایا کہ جو حالات سنے

میں آئے ہیں وہ بے حد قیمتی ہیں اس کے فوراً بعد۔ پھر کسی کے زینہ پر چڑھنے کی آواز ہمارے کانوں میں آئی پیشتر اس کے کہ ہیٹر کے اترنے کی آواز سنائی دی تھی مگر اب ایسا معلوم ہوا کہ کوئی سیڑھیوں پر چڑھ رہا ہے اس کے بعد مالک مکان عورت نے لینوور کے کمرہ کا دروازہ کھولا اور کسی مرد کو داخل کیا عورت کے چلے جانے کے بعد مجھے لینوور کی آواز فرانسیسی زبان میں یہ کہتے سنائی دی۔

"آپ کا آنا مبارک ہو میں انتظار ہی کر رہا تھا۔ کپتان نوٹرس نے مجھ سے وعدہ کیا تھا۔ کہ آپ پورے پانچ بجے یہاں آجائیں گے"

"مسٹر لینوور یقین فرمائیے کہ اگر کوئی کام کرتا ہو تو ہم لوگ پابندی وقت کا پورا خیال رکھتے ہیں" زوار نے جواب دیا۔

اس آواز کو سنتے ہی میرے کان کھڑے ہو گئے کیونکہ یہ پہچانی ہوئی آواز کپتان نوٹرس کے اس نائب کی تھی جس نے کاسمو کو اور مجھے جہاز یقین کے مختلف حصے دکھائے تھے!

## اکیسویں جلد ختم ہوئی

## دور ثالث ختم ہوا

# دلکش انگریزی ناولوں کے ترجمے

**فسانہ لندن** - (سلسلہ اول) رینالڈس کے بلند ترین ناول مسٹریز آف لندن کے سلسلہ اول کا اردو ترجمہ منشی تیرتھ رام صاحب فیروزپوری کے قلم سے رینالڈس کے ناولوں میں سب سے دلچسپ عبرت خیز اور سبق آموز ناول یہی ہے۔ قابل مصنف نے اس میں نیکی اور بدی کے دو رستے معین کئے ہیں اور دو نوجوان ایک ہی وقت میں ان دو سڑکوں پر ایک ہی منزل مقصود کامیابی کی طرف روانہ ہوتے ہیں۔ پہلی دشوار گذار اور پرشور مقامات سے گذرتی ہے۔ مگر اس کے کنارے جابجا آسائشی فرودگاہیں موجود ہیں۔ دوسری سب ہی ڈھلوان اور بظاہر شاداب مگر چلنے والے کے لئے ہر قسم کے خطرات سے پر ہے۔ یہ اس ناول کا خاص پلاٹ ہے مگر جزوی طور پر اس قدر متنوع۔ ایسے عجیب اور اتنے حیرت خیز کیرکٹر شامل کئے گئے ہیں۔ کہ انسان پڑھتا ہے مگر سیر نہیں ہوتا۔ اور شروع کر کے ختم کئے بغیر طبیعت کو چین نہیں آتا غضب کا دلفریب ناول ہے اور اس پر مصنف کی جادو بیانی اور شستہ طرز تحریر نے غضب کر دیا ہے نیکی اور بدی کے انجام اور انعامات و نتول کے بیشمار حیرت خیز نظارے پیش کئے ہیں۔ اس کتاب کا ترجمہ بڑی محنت سے تیار کیا گیا ہے۔ جو ہر لحاظ سے اصل عبارت کے مطابق ہے مگر پھر بھی ترجمہ معلوم نہیں ہوتا۔ سینکڑوں مندات خوشنودی موصول ہوئی ہیں ۱۷ جلدوں میں مکمل ضخامت ۱۳۰۰ صفحوں سے زیادہ قیمت ۸ روپے محصول ڈاک الگ جدا جدا حصے بھی طلب کئے جا سکتے ہیں حصہ اول کی قیمت ۱ روپیہ اور باقی ہر حصہ کی ۱۲ ار علاوہ محصول ڈاک۔

**فسانہ لندن** (سلسلہ ثانی) مسٹریز آف لندن کے سلسلہ دوم کا ترجمہ منشی تیرتھ رام صاحب فیروزپوری کے قلم سے رینالڈس کے معرکہ آرا ناول مسٹریز آف لندن کے

ہم سے طلب کیجئے

دو سلسلے ہیں۔ یا یوں کہنا چاہیئے۔ کہ دو جداگانہ داستانیں ہیں جنہیں اس نام سے شائع کیا گیا ہے۔ سلسلہ ثانی سلسلہ اول سے بلحاظ نفس مضمون بالکل مختلف ہے۔ اس ناول کا ہیرو جدا۔ کیرکٹر الگ اور پلاٹ بالکل علیحدہ ہے۔ مگر دلچسپی اور سحر نگاری کے اعتبار سے یہ سلسلہ اگر ممکن سمجھا جائے تو سلسلہ اول پر بھی فوقیت رکھتا ہے اس سلسلہ کی ایک امتیازی خصوصیت یہ ہے۔ کہ جہاں سلسلہ اول میں امیر طبقہ کی برائیاں دکھائی ہیں۔ وہاں اس میں اس کی خوبیوں کو بھی تسلیم کیا گیا ہے۔ قابل مصنف نے ثابت کیا ہے۔ کہ دولت ہر حال میں انسان کی فطری خوبیوں کو تلف نہیں کر دیتی۔ اور آدمی میں فیاضی اور شرافت کا جوہر موجود ہو۔ اور خدا اسے نیکی کی توفیق دے۔ تو اپنی ثروت کو دنیا کی بہتری کے لئے کیونکر صرف کر سکتا ہے پھر دکھایا ہے۔ کہ امیر اپنے غریب بھائی مصیبت میں دستگیری کرے۔ تو وہ غریب ایک ایسے زبردست ایثار کا ثبوت دیتا ہے کہ دیکھ کر حیرت ہوتی ہے۔ ضمناً اس داستان میں سیکڑوں نئے کیرکٹر شامل کئے گئے ہیں۔ یوں سمجھنا چاہیئے کہ مصنف کے دماغ نے ایک شہر آباد کیا ہے۔ جس کے افراد کے حرکات و سکنات آپ کے لئے غایت درجہ دلچسپی رکھتے ہیں ۲۵ جلدوں میں مکمل ضخامت ۲۶۴۱ صفحہ زیادہ قیمت صرف ۱۲ محصول ڈاک الگ جدا جدا حصے طلب کئے جا سکتے ہیں ہر حصہ کی قیمت ۱۲ علاوہ محصول ڈاک ہے۔

**خونی تلوار**۔ بے نظیر تاریخی ناول میسیکر آف گلنکو کا اردو ترجمہ منشی تیرتھ رام صاحب فیروزپوری کے قلم سے۔ رینالڈس کے ناولوں میں بالکل نیا اور نہایت لاجواب جس کا ترجمہ اب پہلی بار اردو میں کیا گیا ہے۔ اس ناول کا پلاٹ بالکل ایسے ہی سانحہ پر مبنی ہے۔ جیسا ۱۹۱۹ء میں امرتسر میں پیش آیا تھا ایسے ہولناک واقعہ پر کی تحریر پڑھیئے نہیں۔ اس میں کیسی کچھ دلچسپیاں مرکوز ہیں۔ گلنکو کا قتل عام ایک تاریخی واقعہ

**ہم سے طلب کیجئے**

ہے۔ اتنا خوفناک کہ مؤرخ اب تک اس کا ذکر کرتے ہوئے کانپتے ہیں رینالڈس نے اپنی جادو نگاری سے اس واقعہ کو جس رنگ میں پیش کیا ہے۔ وہ اسی کا حصہ سمجھا جائے۔ جب وطن اور قومی غیرت کی تصویر آزادی کی حمایت میں قربانی کا نظارہ۔ سیاسی مظالم نہ بھولنے والی داستان۔ مکمل ۵۸۰ صفحے قیمت ۹ روپے لاگت ۹ روپے

**باپ کا قاتل**۔ نہ بروست ناول پیری سائڈ کا ترجمہ منشی شمیم الدین صاحب بلہوری کے قلم سے۔ کیا یہ بتانے کی حاجت ہے کہ یہ ناول کتنا دل چسپ ہے؟ کیا اس کا نام ہی نفس مضمون کا مظہر نہیں ہے! باپ اپنے چھوٹے بچہ کو دانو پر بٹھا کر پیار کرتا اور اس کے نرم چمکیلے گھونگھے ہوئے بالوں پر ہاتھ پھیرتا ہے۔ یہاں تک کہ محبت میں وہ اپنی قابل فخر انسانی حالت کو بھی قطعی فراموش کر دیتا ہے۔ اور صرف یہ امید اس کے لئے باعث راحت ہوتی ہے۔ کہ میں اپنے بچہ کے لئے حاضر دولت کما سکوں۔ اسی فکر میں اس کی زندگی بسر ہوتی ہے۔ الٰہی یہ بچہ جوان ہو کر باپ کو قتل کرے! یہی ننھے ننھے ہاتھ اتنے قوی ہو جائیں کہ اس پر محبت دل میں خنجر بھونک دیں جو ہر وقت اسی کے لئے فکرمند و مضطرب رہتا ہے۔ ہائے کیا فطرت انسانی اس درجہ قابل نفرین ہو سکتی ہے۔ نہایت زوردار۔ بڑا پر درد۔ غایت درجہ [illegible] صفحے قیمت صرف للہ۔

**رنگے سیار** مصر کے رنگیلی پر اسرار تہ خانوں اور وہاں کے چند بدمعاشوں کی ایک خفیہ جماعت کے شیطانی کارناموں کا نقشہ کچھ اس خوبی سے کھینچا گیا ہے کہ ناظرین تحسین و آفرین کئے بغیر نہ رہ سکیں گے قیمت عہ

**کملا بائی** جنوبی ہند کے ایک مندر کے دیوتا کی آنکھ کی چوری کا واقعہ اور اس کے حاصل کنندہ قتل مقتول کے نوکر کا اس آنکھ کو ناجائز دباؤ سے حاصل کرنا۔ قتل کا شبہ ایک خاتون پر ہونا۔ خاتون کی گرفتاری اور مقدمہ انگلستان کے مشہور سراغرسان

ہم سے طلب کیجئے

مسٹر بلیک اور اس کے شاگرد کی ہوشیاری و عرقریزی ہلزم کی گرفتاری اور فرار وغیرہ وغیرہ واقعات اس قدر دلچسپ اور نرالے انداز میں بیان کئے گئے ہیں۔ کہ آپ پڑھتے پڑھتے تصویر حیرت بن جائیں گے قیمت عہ

**پراسرار قتل**۔ ایک دلکش ناول کا ترجمہ۔ سید صابر علی صاحب قادری بی اے ایل ایل بی کے قلم سے ایک فوجی افسر کی آخری وصیت ذکر کرنے اور اس سے ناجائز فائدہ اٹھانے کے لئے قتل کی پراسرار واردات اور پھر ان خطوں کو حاصل کرنے کے لئے جو وصیت کرنیوالے افسر نے ملانے کو دیئے تھے وہ اور وارداتیں۔ پولیس اور سراغرسانوں کی کوششیں۔ بالآخر قاتل کا اقبال جرم اور فرضی مقتول حیات تازہ پاکر اپنی اپنی محبوبہ سے ملنا۔ غرض بٹا ہی پر پیچ ناول ہے ۲۲۶ صفحہ قیمت عہ

**لیڈی جاسوس**۔ ایک پراسرار انگریزی ناول کا جدید ترجمہ۔ سید نوازش علی صاحب کے قلم سے جس میں سراغرسانی کے عجیب و حیرت خیز مسائل سے بحث کی گئی ہے۔ دوسرے ہی باب میں خون کی ایسی پراسرار واردات ہوتی ہے۔ جس کا پورا حال جاننے کو دل بیتاب ہو جاتا ہے۔ ۲۱۴ صفحہ قیمت عہ

**طلسمی بٹوہ**۔ ایک زبردست انگریزی ناول کا ترجمہ جس میں تاش کا ایک ناچیز پتہ جو ایک ناچیز پتہ جو عجیب و حیرت انگیز اثرات پیدا کرتا ہے۔ وہ صرف دیکھنے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ۲۰۴ صفحہ قیمت عہ

**طلسمی جال**۔ انگریزی کے ایک نہایت پراسرار ناول کا ترجمہ جس کا منظر کنیڈا کی سونے کی کانوں میں رکھا گیا ہے۔ مسٹر بلیک کے جاسوسی ناولوں میں یہ قصہ خصوصیت سے قابل دید ہے۔ ۳۲۰ صفحے قیمت عہ

**بے رحم حسینہ**۔ ایک دلکش انگریزی ناول کا ترجمہ۔ جس کا منظر فرانس میں ہے ایک پری چہرہ عورت کی حیرت انگیز کارروائیوں اور ایک نوجوان جاسوس کے

ہم سے طلب کیجئے

ہوشربا کارناموں کا مرقع۔ مترجمہ سید فوارش علی صاحب ۳۱۲۰ صفحے قیمت عمدہ

**کروڑ پتی بدمعاش**۔ ایک شخص جو انگلستان کی پارلیمنٹ کا ممبر ہے ایک غریب انجینئر کو پانچ ہزار پونڈ کا لالچ دیکر اس کے ہاتھ سے ایک عورت کی موت کی جعلی سند لکھواتا اور بعد ازاں اس عورت اور انجینئر دونوں کو دواؤں سے بے ہوش کر کے مختلف مقامات میں پہنچا دیتا ہے اور خود اٹلی کو فرار ہو جاتا ہے۔ بڑا دلکش ناول ہے۔ ۲۳۲ صفحے۔ سرورق پر تین رنگ کی تصویر۔ قیمت عمدہ

**نمکحرام سیکرٹری**۔ ایک عجیب راز اس ناول کی تہ میں کام کرتا ہے۔ جس کا صحیح حال آخر میں جا کر معلوم ہوتا ہے تو ناظر محو حیرت ہو جاتا ہے۔ امرا کے نوکر آقاؤں کے اعتماد سے کس طرح ناجائز فائدہ اٹھاتے ہیں۔ قابل دید افسانہ ۲۰۰ صفحے سرورق پر تین رنگ کی تصویر۔ قیمت عمدہ

**انارکسٹ یا سراغرساں**۔ سراغرسانی کے ایک نہایت دلچسپ اور نتیجہ خیز ناول کا ترجمہ فرانس۔ امریکہ و انگلستان کے ایک انارکسٹ گروہ کی خوفناک کارروائیاں وچالاکیاں اور ان کا انکشاف و انجام اپنے ڈھنگ کا بالکل نرالا ناول ہے ۲۰۰ صفحے قیمت عمدہ

**دولت عثمانیہ کے موروثی ہیرے**۔ ایک انگریزی ناول کا ترجمہ جسمیں یورپ کے جرائم پیشہ گروہ کی عیارانہ چالبازیوں پر روشنی ڈالی گئی ہے سراغرسانی کا ایک سنسنی پیدا کرنیوالا ناول ہے جسے آپ یکدفعہ شروع کر کے ختم کئے بغیر نہیں چھوڑ سکتے۔ قیمت عمدہ

**خون ناحق**۔ سراغرسانوں کے اسرار دفن سراغرسانی کے متعلق ایک معرکتہ الآرا انگریزی ناول کا اردو ترجمہ منشی خلیل الرحمٰن صاحب کے قلم سے بڑا ہی دلچسپ اور لطف خیز ہے ۱۴۲ صفحے قیمت عمدہ

ہم سے طلب کیجئے

# قواعد خریداری

۵۔ (بقیہ صفحہ ۲) بعض اصحاب کی حالت میں دیکھا گیا ہے کہ چار پانچ ماہ کے بعد دفعتہً اطلاع دیتے ہیں کہ ہمیں اس دوران میں ایک بھی پرچہ نہیں ملا۔ ایسی شکایتیں کسی حالت میں بھی قابل توجہ نہیں سمجھی جا سکتیں۔ کیونکہ اتنی مدت کے بعد شکایت کی جانچ کسی طرح نہیں ہو سکتی۔ اس قسم کے موقعوں پر زیادہ سے زیادہ جو بات ہم کر سکتے ہیں یہ ہے کہ زیر شکایت پرچے اگر دفتر میں موجود ہوں تو عام رعایتی قیمت پر دوبارہ مہیا کر دیئے جائیں۔ لیکن یہ ایک اختیاری رعایت ہے جو بغیر کوئی وجہ ظاہر کرنے کے واپس لی جا سکتی ہے۔

۶۔ کچھ اصحاب آغاز ماہ سے ہی خطوں کا تار باندھ دیتے ہیں۔ جن کا فرداً فرداً جواب دینا سخت مشکل ہے۔ اس لئے مکرر گزارش ہے کہ عدم رسید کے خط مہینہ کی ۲۰ تاریخ تک انتظار کر کے ہی لکھے جائیں۔ اس سے پہلے لکھے ہوئے خطوں کو قابل اعتنا نہ سمجھا جائے گا۔

۷۔ ماہوار ضخامت اس سائز کے ایک سو سے لے کر ڈیڑھ سو صفحوں تک مقرر ہے اور بعض حالتوں میں اس سے بھی زیادہ ہو سکتی ہے۔ مگر اس کمی بیشی کا اختیار کلی اس دفتر کو حاصل ہے۔

۸۔ قابل ترجمہ کتابوں کے انتخاب کا حق رئیس التحریر منشی تیرتھ رام صاحب کو حاصل ہے خریداروں کے مشورے ہر وقت شکریہ کے ساتھ لئے جا سکتے ہیں لیکن یہ دفتر ان پر عمل کرنے کے لئے پابند نہیں۔ اور نہ کوئی صاحب اس بنا پر اعتراض کر سکتے ہیں کہ فلاں کتاب کا ترجمہ کیوں شائع نہیں کیا گیا۔

۹۔ ان قواعد سے لاعلمی داخل عذر نہ سمجھی جائے گی۔

# جارج ڈبلیو۔ ایم رینالڈس کے ناول

ذیل میں رینالڈس کے ان ناولوں کی فہرست دی جاتی ہے جو قبل ازیں ترجمہ ہو کر شائع ہو چکے ہیں اور طلب کئے جا سکتی ہیں

| کتاب کا نام | انگریزی نام | مترجم | صفحات | قیمت |
|---|---|---|---|---|
| فسانہ لندن (۷ حصے) | مسٹریز آف لندن (سلسلہ اول) | منشی تیرتھ رام صاحب فیروزپوری | ۲۳۰۰ | ۱۵ |
| " (۲۵ حصے) | " " (سلسلہ ثانی) | " | ۲۶۴۱ | ۱۸ |
| نظارہ پریستان (۵ حصے) | مسٹریز آف دی کورٹ آف لندن (آخری سلسلہ) | " | ۲۲۱۸ | ۱۵ |
| خونی تلوار (۲ جلدیں) | میکر آف گلنکو | " | ۸۵۸ | لغو |
| باپ کا قاتل (۶ حصے) | پیری سائڈ | منشی شمیم الدین صاحب بلہوری | ۵۱۶ | ۸ |
| شام جوانی (۲ جلدیں) | ینگ ڈچس | منشی نوبت رائے صاحب نظر لکھنوی | ۶۰۰ | ۱۵ |
| فریب حسن | نائٹ | خواجہ اکبر حسین صاحب | ۵۵۰ | ۸ |
| شام غربت | ڈپ جان | میر کرامت اللہ صاحب مرتسری | ۴۳۹ | ۸ |
| سوز دل عشق | سیمیٹرس | پنڈت شیونرائن صاحب میرٹھ | ۵۲۰ | ۱۲ |
| عبرت پاشا | عمر | منشی احمد الدین صاحب بی اے | ۲۸۸ | ۸ |
| فسانہ الدین و لیلیٰ | لیلیٰ یا شاراف منگریلیا | منشی محمد امیر حسن صاحب | ۶۲۰ | ۸ |
| مارگریٹ | مارگریٹ | منشی رگھوناتھ صاحب بی اے | ۱۴۸ | ۱۲ |
| | | منشی محمد امیر حسن صاحب | ۱۰۷۶ | لغو |
| مارنس ورتھ (۲ جلدیں) | رائی ہوس پلاٹ | ڈاکٹر لکشمی صاحب عابر | ۱۴۴ | ۱۲ |
| سپاہی کی دلہن | سولجرس وائف | منشی کنہیا لال صاحب اثر لکھنوی | ۳۵۶ | ۸ |
| روزا لمبرٹ (۲ حصے) | روزا لمبرٹ | منشی صدیق احمد صاحب | ۴۶۴ | ۱۲ |
| اسرار دھوکا یا طلسمی فانوس | نیکرومینسر یا مسٹر ہوٹیر بک کیس | منشی سجاد حسین صاحب مرحوم | ۵۲۴ | ۱۵ |
| شاہ کام | الفرڈ | منشی انجد حسین خاں صاحب | ۲۱۰ | ۱۵ |
| رینالڈس کی کہانیاں (۸ حصے) | متفرق | | ۲۸۵ | ۱۵ |
| اسرار جرم | فیٹر آف دی جرم | منشی احمد الدین صاحب مرحوم | ۲۱۰ | ۸ |
| دیگر و نسیہ | دیگر دی دیر دلف | منشی محمد امیر حسن صاحب | ۶۳۴ | ۱۵ |
| قدیم لندن کے اسرار (۲ حصے) | اسرار لندن | | ۳۱۲ | ۸ |
| جمیل اسی مخوقہ | فشر مین | لالہ دینا ناتھ صاحب | ۵۸ | ۸ |
| سرگزشت | (۲ جلدیں) میری پراکیس | سید نادر علی صاحب | ۱۲۹۵ | ۱۲ |

لکھا لاہور

جلد ۲۲

# گردشِ آفاق

## حیرت انگیز سوشل ناول

اس سلسلہ میں حسب ذیل بھی ملاحظہ فرمائیے

فسانہ لندن (سلسلہ اول و دوم) نظارہ پرستان۔ خونی تلوار وغیرہ


مصنف — جارج ڈبلیو۔ ایم۔ ریناڈس

مترجم — تیرتھ رام فیروزپوری



لال برادرس

۷۔ پارسنز روڈ۔ نوکھا لاہور

مرصع سرورق ہیلی پرنٹنگ پریس لاہور میں چھپا

# جارج ڈبلیو۔ ایم رینالڈس کے ناول

ذیل میں رینالڈس کے ان ناولوں کی فہرست دی جاتی ہے جو قبل ازیں ترجمہ ہو کر شائع ہو چکے ہیں اور طلب کئے جا سکتی ہیں

| کتاب کا نام | انگریزی نام | مترجم | صفحات | قیمت |
|---|---|---|---|---|
| فسانہ لندن (۷ حصے) | مسٹریز آف لندن (سلسلہ اول) | منشی تیرتھ رام صاحب فیروزپوری | ۲۲۰۰ | ۱۴ر |
| " (۲۵ حصے) | " | " (سلسلہ ثانی) | ۲۶۴۱ | ۱۲ر |
| نظارہ پرستان (۵ حصے) | مسٹریز آف دی کورٹ آف لندن (آخری سلسلہ) | " | ۲۲۱۸ | ۱۲ر |
| خونی تلوار (۲ جلدیں) | میکمر آف گلنکو | " | ۸۵۸ | لغہ |
| باپ کا قاتل (۶ حصے) | پیری سائڈ | منشی شمیم الدین صاحب بلہوری | ۵۱۶ | للچہ |
| شام جوانی (۲ جلدیں) | ینگ ڈچس | منشی نوبت رائے صاحب نظر لکھنوی | ۶۰۰ | ۱۵ر |
| فریب حسن | نائسٹ | خواجہ اکبر حسین صاحب | ۵۵۰ | ۸ر |
| شام غربت | پوپ جان | میر کرامت اللہ صاحب مرتسری | ۴۳۹ | |
| سوزان عشق | سیمسٹرس | پنڈت شنکر ناتھ صاحب سپرو | ۵۲۰ | ۱۴ر |
| عمر پاشا | عمر | منشی احمد الدین صاحب بی اے | ۲۸۸ | ۸ر |
| فسانہ الدین و لیلیٰ | لیلیٰ یا شاگرد آف منگریلیا | منشی محمد امین صاحب | ۶۲۰ | ۸ر |
| مارگریٹ | مارگریٹ | منشی گرجا سہائے صاحب بی اے | ۱۴۸ | ۱۲ر |
| | | منشی محمد امیر حسن صاحب | ۱۰۷۶ | للچہ |
| | | ڈاکٹر عبدالحمید صاحب عابد | ۱۴۴ | ۱۲ر |
| | | منشی جے نرائن صاحب اثر لکھنوی | ۳۵۶ | ۸ر |
| | | منشی صدیق احمد صاحب | ۴۶۴ | ۱۴ر |
| | | منشی سجاد حسین صاحب مرحوم | ۵۲۴ | ۱۴ر |
| | | منشی انجد حسین خاں صاحب | ۲۱۰ | ۸ر |
| | | | ۲۸۵ | |
| | | | ۲۱۰ | ۸ر |
| | | منشی احمد لیف مقابلی اے مرحوم | ۶۳۴ | ۱۴ر |
| | | منشی محمد امیر حسن صاحب | ۳۱۲ | ۸ر |
| | | | ۵۸ | ۸ر |
| | | لالہ دینا ناتھ صاحب | ۱۲۹۵ | ۱۲ر |
| | | سید نوازش علی صاحب | | |

لالہ برادرس ۔ بار سٹر روڈ ۔ نولکھا لاہور

جلد ۲۲

# گردشِ آفاق

## حیرت انگیز سوشل ناول

اس سلسلہ میں حسب ذیل بھی ملاحظہ فرمائیے

فسانہ لندن (سلسلہ اول و دوم) نظارہ پرستان۔ خونی تلوار وغیرہ


مصنف — جارج ڈبلیو۔ ایم۔ رینالڈس

مترجم — تیرتھ رام فیروزپوری



لال برادرس

۷۔ پارسنز روڈ۔ نولکھا لاہور

صرف سرورق سہیلی پرنٹنگ پریس لاہور میں چھپا

# قواعد خریداری

۱۔ اس سلسلہ کی مستقل خریداری کی سالانہ قیمت مجھ ہے جو خواہ بذریعہ منی آرڈر یا وی۔ پی پیکنگی آنی چاہیئے۔ مابدہ یا ششماہی کا کوئی حساب نہیں۔ جو اصحاب ہمارے سراغ رسانی کے ناولوں کے بھی مستقل خریدار ہیں۔ ان سے بطور رعایت صرف ۳ سے سالانہ لیا جائے گا۔ وصول شدہ روپیہ کسی حالت میں واپس نہ ہوگا۔

۲۔ خریداری کسی ایک جلد سے شروع ہو سکتی ہے۔ لیکن قیمت بہرحال ایک سال کی اکٹھی وصول کی جائے گی۔ اور اس کے عوض بارہ ماہوار پرچے (یا ان پرچوں کے مجموعے) مہیا کئے جائیں گے۔

۳۔ سابقہ ادا کردہ قیمت کا حساب ختم ہونے پر اگر نئی قیمت کے آغاز سے پہلے خریدار کی طرف سے یہ اطلاع موصول نہ ہو کہ وہ آئندہ اس سلسلہ کی خریداری جاری رکھنا نہیں چاہتا تو اس کو بونا فائڈ آرڈر سمجھ کر نیا پرچہ مزید سالانہ قیمت کے لئے وی۔ پی روانہ خدمت ہوگا۔ جس کو وصول کرنا ہر ایک خریدار کا اخلاقی فرض سمجھا جائے گا۔

۴۔ ہر ایک پرچہ بالعموم مہینہ کے وسط تک شائع ہو جاتا ہے۔ اور تمام خریداروں کے نام باقاعدہ اور بڑی احتیاط کے ساتھ روانہ ہوتا ہے۔ ممکن ہے چند پرچے رستہ میں ضائع ہو جائیں۔ لیکن اس صورت میں عدم رسی کی اطلاع اسی مہینہ کے اندر اندر آجانی چاہیئے۔ بہترین صورت یہ ہے کہ مہینہ کی ۲۰ تاریخ تک انتظار کر کے اگر اس وقت تک پرچہ وصول نہ ہو۔ تو ایک اطلاعی خط اس دفتر کے نام روانہ کر دیا جائے اس مہینہ کے گزر جانے پر عدم رسی کی شکایت قابل قبول نہ ہوگی۔ سوائے غیر ملکی خریداروں کے جو آئندہ ماہ کی پانچ تاریخ تک شکایت روانہ کر سکتے ہیں۔

باقی دیکھو سرورق صفحہ ۳

جملہ حقوق بحق لالہ دراؤن دت سہگل محفوظ ہیں

حیرت انگیز سوشل ناول

# گردشِ آفاق

بائیسویں جلد

جارج ڈبلیو۔ ایم رینالڈس کی زبردست تصنیف

## جوزف ولمٹ

کا دلکش ترجمہ

## تیرتھ رام فیروزپوری

مترجم فسانۂ لندن۔ نظارہ یرستان۔ انصاف وغیرہ

لال برادرس

۷۔ پارسنز روڈ نولکھا لاہور

طابع ظفیم رئیس لاہور باہتمام ملک غلام محمد پرنٹر چھاپا و لالہ دراؤن دت سہگل پبلشر نے چھپوا کر شائع کیا

# حیرت انگیز جاسوسی ناولوں کا سلسلہ

اس مقبول برطانوی ناولسٹ کے ناولوں کے علاوہ ایک اور سلسلہ بہترین جاسوسی ناولوں کے تراجم کا بھی شائع ہوتا ہے اس مطلب کے لئے دنیا کے بہترین مصنفوں کی بہترین کتابیں انتخاب کی جاتی ہیں اور ان کا ترجمہ خاص اہتمام سے کیا جاتا ہے اس سلسلہ کے مترجم بھی منشی تیرتھ رام صاحب فیروزپوری مترجم گردش آفاق وغیرہ ہیں پس اگر آپ کو عمدہ حال کے بہترین جاسوسی ناول دیکھنے کا شوق ہو تو ہمارے اس سلسلہ کی بھی مستقل خریداری قبول فرمایئے۔ اس وقت تک اس سلسلہ میں حسب ذیل ناول شائع ہو چکے ہیں جو طلب کر سکتے ہیں۔

| | | | |
|---|---|---|---|
| خونی ہیرا | انقلاب یورپ | شریف بدمعاش | پچھتاپرزہ |
| خونی چراغ | نقل نواب | منزل مقصود | بحر فنا |
| سراب زندگی | آتشی کتا | سنہری بچھو | ڈاکٹر نکولا |
| انمول ہیرا | انصاف | شاہی خزانہ | تلاش اکسیر |
| نوکھا ہار | گمنام مسافر | مطلبی دنیا | خوفناک رات |
| ہیروں کا بادشاہ | لعل شب چراغ | نازک گھڑی | تبدیل قسمت |
| خونریز میدان | قاتل راہ | کارنامجات شرلک ہومز | صحرائی بادہ گر |
| مہر خموشی | آزادی | سنہری لاش | کارنامجات آرسین لوپن |
| مقدس بوتا | گرفتاری کا کھیل | خونی چکر | زہریلا پان |

اس سلسلہ کا ہر ناول چربا اپنی خصوصیت سے قابل دید ہے۔ اور اس کے بعد اور ناول پیلا ہیرا خونی پنکھا۔ ستارہ لیڈ وغیرہ سلسلہ وار شائع ہوں گے۔

مختصر یہ ہے کہ یہ اپنی قسم کے ایک بار و بے قیمت کے لچر ناولوں کے ترجمے نہیں بلکہ دنیا کے بہترین مصنفوں کی بہترین تصنیفوں کا نچوڑ ہیں۔

عنقریب آپ اس سلسلہ کی قدر دانی کریں

# گردشِ آفاق

## دورِ رابع

## بائیسویں جلد

## باب ۱۲۲

### اسرار

لبنورر اور ڈورچسٹر کی گفتگو سن کر جو عجیب و متضاد خیالات میرے جی میں پیدا ہوئے میں فی الحال ان کو قلم انداز کرتا ہوں تاہم ایک بات ایسی ہے جسے میں ضبط کی سعیِ عظیم کے باوجود نظر انداز نہیں کر سکتا۔ یعنی حیرت... وہ دہشت انگیز حیرت جو اس سلسلہ میں کپتان نوٹرس کا نام سن کر مجھ کو ہوئی۔

ان دو ناہنجاروں کی گفتگو کے گہرے اثر تک میں ڈالو جہاز اور اس کے متعلقین کا خیال عارضی طور پر بالکل ہی میرے دل سے نکل چکا تھا اور یہ حالت میری تھی گویا ان چیزوں کی موجودگی کا علم ہی مجھ کو نہیں ہے پس جب دفعتاً میرے خیالات کی رو پھر ایک بار اس جہاز کی طرف گئی تو جیسا لکھا جا چکا ہے میں حیرت زدہ ہوئے بغیر نہ رہ سکا ایک عجیب طرح کا اضطراب یہ سوچکر میرے دل کو لاحق ہوا کہ ان پیشہ ور ڈاکوؤں کا لینوور کی شیطانی تجاویز سے کیا تعلق ہو سکتا ہے۔ اور اس کے بعد آن واحد میں ساری حقیقت روشن ہو گئی ہو۔ سوچا یہ پاجی شخص اگر مطلب براری کے لئے سر میتھیو ہیلیٹین اسکی اختہ اور نواسی کو مار کر اور برٹی کی خون آشام جماعت کے حوالہ کرنے کے لئے آمادہ ہو سکتا

تھا تو اس نئی سازش کے سلسلہ میں اس کا ان بحری ڈاکوؤں سے مدد حاصل کرنے پر آمادہ ہونا کس طرح تعجب انگیز ہے؟ یہ سوچ کر اس پراسرار لیکن خوشنما جہاز کے پیدا کردہ سارے احساسات از سر نو دل میں تازہ ہو گئے۔ مجھ کو سوچ آئی۔ کہ گو شروع میں وہ دلچسپی جو مجھ کو اس جہاز کے ساتھ ہوئی بیجا اور نہم معلوم ہوتی تھی تاہم درحقیقت وہ ایک اس طرح کی غیبی تنبیہ تھی جو قدرت کی طرف سے انسان کو واقعات آئندہ کے بارہ میں ہوا کرتی ہے آخر کار جب حیرت اور سراسیمگی کا پہلا احساس جو دل پر غالب ہوا تھا رفع ہونے لگا تو دہشت کی لہر قلبی اعمال کے ہر حصہ میں پھر گئی اور میں یہ سوچ کر اپنے ہر رگ و ریشہ میں خوف محسوس کئے بغیر نہ رہ سکا کہ مردنا منجر یری وان سے پیاری اینیل کو انتہائی بیدردی سے ان بحری ڈاکوؤں کے حوالہ کرنے کی تیاری کر رہا ہے!

اس اثنا میں کاسمو لیبی اس گفتگو کو جو پاس والے کمرہ میں بیٹھ کر اور دروازہ کے نائب کے درمیان ہو رہی تھی بخوبی سمجھ رہا تھا کیونکہ لینو کو نہ تو فرانسیسی اور نہ اطالوی زبانوں سے واقفیت تھی پس ان کی گفتگو فرانسیسی زبان میں ہو رہی تھی چنانچہ جس وقت کپتان ڈنسرس کا نام سننے میں آیا تو کاسمو بھی زندگی سے مایوس سا معلوم ہوتا تھا کہ بیچارہ کے معاملات سے ڈاکوؤں کے تعلقات دریافت دیکھ کر اسکو بھی بے حد حیرت ہوئی ہے میرا خیال ہے کہ سب سے زیادہ تعجب اس بات پر تھا کہ ہر دو مختلف وہیں اس کو ورثہ کے انکی کے دولا فتادہ مقامات سے سوٹیا دکشیا میں لانے کا ارادہ تھا بہر حال اور جو اس وقت ایک دوسرے سے بے تعلق معلوم ہوتی تھیں اب رفتہ رفتہ آشکار ہو گئیں۔ لیکن میرا اپنے خیالات اور جذبات کا اظہار کرتے ہوئے میں اس گفتگو کو نظر انداز کر رہا ہوں۔ جو اس وقت میں لینو اور نوٹرس کے نائب کے درمیان پاس والے کمرہ میں ہو رہی تھی۔ لیکن ڈنسرس کے متعلق اس گفتگو کے ابتدائی حصہ نے مجھے میں اور کاسمو سن رہے تھے بحری کپتان کی حیثیت کو نئی

روشنی میں پیش کرنا شروع کر دیا تھا جس کا اس وقت تک نہ مجھے اور نہ کاسمو کو شبہ ہوا تھا۔

ناظرین کو یاد ہوگا کہ جب کپتان نوٹرس کا نائب پاس والے کمرہ میں داخل ہوا تو لینوور نے نوٹرس کے کئے ہوئے وعدہ کے مطابق اس کی آمد کے منتظر کا ذکر کیا تھا۔ جس کا جواب نائب کو نے مناسب لفظوں میں دیا اور اس وقت لینوور نے اس سے بیٹھ جانے کی درخواست کی تھی۔

"آپ نے کپتان نوٹرس کا ذکر کیا ہے" نووارد نے جو جہاز ایجنٹین کا نائب تھا لینوور سے کہا "اور مجھکو بخوبی معلوم ہے کہ آپ اس وقت تک نوٹرس ہی کو جہاز کا کپتان سمجھتے رہے ہیں"

"تو کیا حقیقت ایسا نہیں ہے؟" لینوور نے انداز حیرت سے پوچھا "جس وقت آپ لوگوں کا جہاز صبح نیپلز میں لنگر انداز تھا اور مجھے نوٹرس سے ملنے کا اتفاق ہوا تو صاف معلوم ہوتا تھا کہ وہی جہاز کا افسر اعلےٰ ہے پھر جب اس کے بعد کل اور آج مجھ کو جہاز پر جانے کا اتفاق ہوا تو بھی گفتگو سے یہی ظاہر ہوا..."

"آپ کا فرمانا صحیح ہے" جہاز کے نائب نے جواب دیا "جس وقت آپ خلیج نیپلز میں ہمارے جہاز پر گئے تھے تو نوٹرس ہی اس کا کپتان تھا اور اب بھی وہی اس کا افسر اعلےٰ ہے یہ عہدہ گذشتہ چند مہینوں سے اسکو حاصل ہو چکا ہے مگر اس کی وجہ یہ ہے کہ جہاز ایجنٹین کا اصلی کپتان فی الحال چھٹی پر ہے اگر اس کو بڑھ سال تک کام کرتے رہنے کے بعد لمبی تعطیل حاصل کرنا اس کا حق تھا اور کسی کو اس کے متعلق شکایت نہ ہونی چاہیئے"

"تو پھر بتایئے آپ کے جہاز کا اصلی کپتان کون ہے؟" لینوور نے جلے کٹے لہجہ میں دریافت کیا "اور کیوں یہ راز اب تک مجھ سے پوشیدہ رکھا گیا؟"

"میں آپ کے دوسرے سوال کا جواب پہلے دینا چاہتا ہوں" افسر مذکور نے کہا۔ "اس سے کہ کاروباری راز جہاں تک ممکن ہو پوشیدہ رکھے جاتے ہیں جہاز کے اندرونی معاملات کو ہم کسی حال میں ان اجنبی شخصوں پر ظاہر نہیں کرتے۔ جن سے لین دین کے سلسلہ میں ہمارا سابقہ پڑے آپ کی حالت میں یہ

بات کافی سمجھی گئی کہ اس چٹھی کی بنا پر جو آپ کے پاس تھی آپ کو خلیج نیپلز میں جہاز پر آنے کی اجازت دیدی جائے نوٹرس اس وقت جہاز کا عارضی کپتان تھا اور اسے آپ کی باتیں سننے اور ان کا موزوں جواب دینے کا حق حاصل تھا یہ تو ہوا آپ کے دوسرے سوال کا جواب رہ گیا پہلا استفسار کہ اس جہاز کا اصلی کپتان کون ہے۔ تو میرے خیال میں وقت آگیا ہے جب یہ راز آپ پر ظاہر کر دینا چاہئے"

"مگر میں کہتا ہوں" لینوور نے غصہ میں بھر کر کہا "کیوں یہ باتیں پیشتر مجھ سے چھپا کر رکھی گئیں؟ یاد ہوگا میں جس وقت خلیج نیپلز میں آپ کے جہاز پر گیا تو میرے پاس مارکوا دبرٹی کی منتشر جماعت کے ایک سابقہ ممبر کا معرفتی خط تھا۔"

"اس شخص کا جو کسی زمانہ میں ہمارے جہاز پر کام کیا کرتا تھا" نائب نے تسلیم کیا "مگر جس نے بحری زندگی ناپسند کر کے خشکی کی طرف رُخ پھیر لیا اور جسے اتفاقات نے کہ مہستان ایپی نائنز میں مارکوا دبرٹی کے پاس پہنچا دیا تھا"

"یہ صحیح ہے" لینوور نے جلد سے کہا "وہ چٹھی جو اس شخص نے مجھے دی اس پر کپتان دمازو کا نام لکھا تھا اور وہ مجھے اس خیال سے دی گئی تھی کہ اگر مجھ کو کبھی آپ لوگوں کی امداد درکار ہو تو میں اس سے فائدہ حاصل کر سکوں درحقیقت میں کپتان دمازو سے ہی ملنے گیا تھا لیکن جس وقت میں نے جہاز پر پہنچ کر وہ چٹھی پیش کی تو نوٹرس نے اس طرح بے تکلفی سے اس کو کھول ڈالا گویا وہ خود کپتان دمازو ہو اسپر میں قدرتی طور پر یہی سمجھا کہ وہی اس جہاز کا اصلی کپتان ہے اور اگر مجھے اس بارہ میں کسی طرح کا شبہ پیدا ہوتا تو میں اس کو یہ سوچکر نظر انداز کر دیتا کہ اس طرح آپ کا جہاز اوقات مختلف نام بدلتا اور جھنڈے تبدیل کرتا رہتا ہے۔ اسی طرح آپ کا کپتان بھی وقتی مصلحت کے لحاظ سے نام تبدیل کرتا رہتا ہے"

"دمازو درحقیقت ہمارے اصلی کپتان کا نام ہے" نائب افسر نے جواب دیا

یا یوں کہنا چاہیئے کہ جب سے جہاز ایتھن نے اپنی بحری زندگی شروع کی اس کے کپتان نے یہی نام اپنے لئے پسند کیا ہے نوٹرس اس کپتان کا ایک نائب ہے اور میں دوسرا ہوں اور مسٹر لینوور" شخص مذکور نے اپنے لفظوں پر زور دے کر کہا "میں ایک ایسے بہادر اور اعلیٰ افسر کے ماتحت کام کرنا بجائے خود بہت بڑی عزت سمجھتا ہوں۔ کیونکہ دراز کے برابر بہادر اور دلیر آدمی بہت کم کسی کے دیکھنے میں آیا ہوگا"

خیر ان فروعات کو چھوڑیئے" کیرے نے جیسا اس کی عادت تھی غصہ میں بھر کر کہا "پیشتر آپ نے کہا تھا کہ اب وقت آگیا ہے جب صحیح حالات مجھ سے بیان کر دینے چاہئیں کیا اس کا مطلب یہ ہے کہ آپ براہ راست میری ملاقات کپتان دراز سے کرانا چاہتے ہیں یا کیا آپ کو نوٹرس سے میری گفت بخشنید پر کوئی اعتراض ہے؟ یا ممکن ہے آپ اس معاملہ کا تصفیہ کرنے کے لئے ہی یہاں آئے ہوں"

"جی ہاں یہی میرا اصلی مدعا ہے" جہاز ایتھن کے نائب افسر نے جواب دیا "جس وقت نوٹرس نے آج صبح یہ بات آپ سے کہی تھی۔ کہ آپ کی سب باتوں کا فیصلہ کن جواب آج شام کو دیا جائے گا۔ اور ایک ایسا آدمی آپ کے پاس بھیجا جائیگا جو آپ کی باتوں کا جواب پوری طرح دے سکے تو اس کی وجہ یہ تھی۔ کہ کپتان دراز کے عنقریب اس جہاز کی کمان اپنے ہاتھ میں لے لینے کی امید تھی۔ اور اس کی آمد کے انتظار میں نوٹرس اپنی ذمہ داری پر کوئی کام کرنا نہ چاہتا تھا"

"خیر اب میں آپ کا مطلب سمجھ گیا" لینوور نے کہا "اور میرے لئے یہ معلوم کرنا باعث مسرت ہے۔ کہ اس معاملہ میں کپتان نوٹرس اور دراز

ہم خیال ہیں مگر میں پوچھتا ہوں کیا اس معاملہ کا حال پیشتر کپتان دمازو سے بیان نہ کیا گیا تھا؟"

"جلدی میں چند الفاظ بے شک اس سے کہے گئے تھے" نائب مذکور نے جواب دیا "مگر اس نے یہ کہہ کر بات ٹالدی تھی۔ کہ میں فی الحال چونکہ چھٹی پہ ہوں اس لئے نوٹرس ہرات کا بہتر فیصلہ کر سکتا ہے پس آج ہی کپتان دمازو کو سارے حالات اور آپ کی پیش کردہ شرطوں سے آگاہ کیا گیا ہے"

"تو کیا آپ کے کپتان نے ان شرطوں کو جو ہم میں طے ہوئی تھیں" ہر طرح منظور کر لیا؟" لینوورنے جلدی سے پوچھا۔

"جی ہاں" نائب افسر نے جواب دیا "ان شرطوں کا خلاصہ یہ ہے کہ انگریزی سکوں کے حساب میں آپ اس سودے کا معاوضہ کل پانسو پونڈ دیں اس میں سے نصف رقم پیشتر ادا کر دیجائے تاکہ کامیابی ناکامی دونوں حالتوں میں جو قیمتی وقت ہمارا صرف ہوگا اس کا کچھ نہ کچھ معاوضہ ضرور ملجائے اور باقی مادہ ڈھلائی سکوں کی تکمیل پر ادا کئے جائیں اس دوران میں آپ پچیس پونڈ ہفتہ وار برابر ادا کرتے رہیں گے۔"

"ہاں یہی وہ شرطیں ہیں جو میری طرف سے پیش ہوئی تھیں اور جنھیں کپتان نوٹرس نے منظور کیا تھا" لینوورنے کہا "کیا کپتان دمازو بھی ان کو منظور کرتے ہیں یا نہیں؟"

"ہاں آپ کی شرطیں ان کو منظور ہیں"

"اور کب آپ کا جہاز رخصت ہونے والا ہے؟" لینوورنے پرشوق لہجہ میں پوچھا۔

"کل آدھی رات کو" نائب افسر نے جواب دیا "میرے خیال میں آپ بھی ہمارے

ساتھ اس جہاز پر بیٹھ کر رخصت ہوں گے؟"

"ہاں کئی ایک وجوہ سے میرا آپ لوگوں کے ساتھ ہی ساتھ جانا ضروری ہے" لینوور نے کہا۔ "اس لئے صبح وقت بتایئے تاکہ میں جہاز پر آجاؤں"

"کپتان درازو نے ہمکو اطلاع بھیجی ہے کہ وہ ٹھیک آدھی رات کو جہاز پر آجائیں گے" نائب افسر نے جواب دیا۔ "میری رائے میں بہتر ہو کہ آپ قریباً دو گھنٹے پیشتر آجائیں۔ کل رات دس بجے ایک کشتی گھاٹ پر آپ کا انتظار کرے گی۔ آپ عین وقت پر آجایئے اس درمیان میں ہمارے اور آپ کے درمیان کوئی مزید خط و کتابت یا گفتگو نہ ہونی چاہیئے تاکہ جہاز کے مختصر قیام میں کوئی نیا شبہ اس کے برخلاف پیدا نہ ہو جائے بدقسمتی سے آسٹریا کا جنگی جہاز ڈائی رول ساحل پر آرہا ہے چنانچہ بحری ذریعہ سے ہمکو یہ خاص اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ کل اس جہاز کو اوسٹیا کے قریب دیکھا گیا تھا پس ہر طرح محتاط رہنا ہمارا فرض ہے ایک مرتبہ پیشتر اس جہاز نے ہمارا پیچھا کیا تھا۔ اور گو یہ صحیح ہے کہ نوٹرس نے اس وقت بڑی جرات اور دلیری سے جنگی جہاز کے افسر کا لفظی مقابلہ کیا اور کپتان درازو کے نام کی عزت رکھی تاہم بہتر یہی ہے کہ ہم اس جہاز سے دور رہیں اور ہمارا پھر اس سے سابقہ نہ پڑے"

"لیکن میں پوچھتا ہوں" لینوور نے سہمی ہوئی آواز سے کہا "اگر اس کام کو شروع کر دینے کے بعد جہیں درمیش ہے اس جہاز کا جنگی جہاز سے مقابلہ ہو گیا۔۔۔"

"خطرہ ہر وقت موجود ہے" جہاز کے نائب افسر نے سرد لہجہ میں کہا۔ "چونکہ ہمارا جہاز مشکوک ہے اس لئے جو لوگ اس پر سوار ہوں وہ بھی ویسے

آپ کو خطرہ میں گھیرا ہوا سمجھ سکتے ہیں۔ مگر اس کے ساتھ یہ بھی امر واقعہ ہے۔ کہ جب کپتان ورازو اس جہاز پر سوار ہو۔۔۔"

"میں سمجھا پوری طرح سمجھا" لینوورنے کسی قدر خوش ہو کے کہا: "آپ کے کہنے کا یہ مطلب ہے کہ کپتان ورازو اتنا قابل اور دلیر افسر ہے کہ اس کی موجودگی میں خطرہ بہت گھٹ جاتا ہے۔۔"

"یہی امر واقعہ ہے" افسر مذکور نے جواب دیا "نوٹرس اس میں شک نہیں بہت اچھا ملاح ہے مگر وہ بھی اپنے اندر کتنی قابلیت نہیں رکھتا۔ جتنی کپتان ورازو میں پائی جاتی ہے دیکھئے میں آپ کو سمجھاتا ہوں کسی جہاز کے کمان افسر کی حالت کسی شہسوار سے ٹھیک ملتی ہے جس طرح یہ اپنے گھوڑے پر قابو پانا جانتا ہے اسی طرح وہ اپنے جہاز سے حیرت انگیز کام لے کر دکھا سکتا ہے دونوں میں بعض مخصوص طاقتیں ہوتی ہیں جو دوسروں میں نہیں پائی جاتیں یہی حال کپتان ورازو کا ہے۔ اس کی موجودگی میں کوئی اندیشہ ہمارے دلوں میں باقی نہیں رہتا پھر دوسری بات یہ ہے کہ نوٹرس اس حادثہ کی وجہ سے جو اس کو پیش آیا تھا فی الحال چل پھر بھی نہیں سکتا اور وہ یقیناً اتنی جلدی جہاز پر واپس نہ آتا اگر یہ شبہ پیدا نہ ہو گیا ہوتا کہ بعض جاسوس ہمارے جہاز کے پیچھے لگے ہیں۔ اور وہ ایک دفعہ بہانہ سے جہاز کا پھیرا بھی کر گئے ہیں"

"آہ کیا واقعی یہ بات ہے" لینوورنے مضطربانہ پوچھا "کپتان۔۔۔ میرے کہنے کا یہ مطلب ہے لفٹننٹ نوٹرس نے اس واقعہ کا مجھ سے ذکر کیا تھا"

"وہ۔ مگر میں کیا اس سے پہلے ہی بیان نہیں کر چکا۔ کہ ہم لوگ غیر متعلق باتوں کا ذکر اجنبی شخصوں کے روبرو نہیں کیا کرتے" افسر جہاز نے بے صبری کے ساتھ کہا "خیر آپ کی حالت بد اصلاح ہے کیونکہ عنقریب آپ ہمارے جہاز پر ہی آجائیں گے

ہم لوگ اپنے طریقہ پر پورے صاف گو ہی ہیں اور میں سب حال اسی لئے واضح طور پر بیان کرتا ہوں۔ کہ ان خطروں کے متعلق جو ہمارے جہاز پر آنے کے بعد آپکو پیش آسکتے ہیں کوئی غلط فہمی آپ کے دل میں باقی نہ رہے"

"مگر آپ نے یہ نہیں بتایا" کپتان نے جلدی سے پوچھا کہ نوٹرس کے دل میں کس بنا پر شبہات پیدا ہوئے تھے؟"

"دراصل اتفاق ایسا پیش آیا تھا۔ کہ ایک نوجوان انگریز سے ہماری ملاقات ہوگئی..."

"نوجوان انگریز سے؟" لیفٹیننٹ نے بے تابانہ پوچھا "کیا اس کا نام آپ کو معلوم ہے!... لیکن نہیں! یہ خیال ہی مضحکہ انگیز ہے میں نہیں جانتا کیوں میرا دماغ رہ رہ کر اس تاہنجار کی طرف جاتا ہے..."

"اس کا نام میں آپ کو بتاتا ہوں" افسر نے کہا "مسٹر ولمٹ اس کا نام ہے"

"ولمٹ! آہ ولمٹ!" کپتان نے پرشور آواز سے کہا اور مجھے پاس والے کمرہ میں رکھی ہوئی میز پر اس کے بزور مکا مارنے کی آواز سنائی دی "میرے خدا تب تو وہی ہے!"

"کیا مطلب؟" جہاز کے نائب افسر نے حیرت زدہ ہوکر پوچھا "کیا وہ آدمی درحقیقت جاسوس ہے؟"

"جاسوس!... ہاں بے شک جاسوس ہے!" لیفٹیننٹ نے جواب دیا "زندہ بھر کے معاملات میں دخل اندازی کرنے والا پورا کردار! شیطان کا مختصر نمونہ... اگر کبھی دنیا میں کوئی ایسی شے دیکھی گئی ہے۔ کوئی شرارت جس سے بعید نہیں..."

"خیر وہ اچھا ہو یا برا اس سے ہمکو کیا بحث" افسر جھاز نے بے صبری سے کہا "ہمیں بوجوہ معلوم ہو چکا ہے کہ وہ درحقیقت جاسوس نہیں۔ معلوم ہوتا ہے۔ وہ کسی اور ہی کام کے سلسلہ میں اس شہر میں آیا ہے اور اپنے ساتھ چیف جج سینیر پورٹی سی کے نام معرفی خط لایا ہے مگر ہمارے جہاز یا خفیہ کے بارہ میں خود جج پورٹی سی کے دل میں بھی کسی طرح شبہات نہیں ہیں یا اگر ہیں تو انھوں نے ان کو ظاہر نہیں کیا... لیکن نہیں" اس نے جلدی سے فیصلہ کن لہجہ میں کہا "سارے پہلو سوچکر کہنا پڑتا ہے کہ سینیر پورٹی سی کو درحقیقت ہمارے جہاز کے برخلاف کوئی شبہ نہیں ہے"

"تاہم اس ناہنجار ولیٹ کے متعلق آپ کیا کہنا چاہتے تھے؟" فینوورنے جلدی سے دریافت کیا۔

"وہ اپنے نوکر کے ہمراہ ہمارے جہاز پر آیا تھا" نائب افسر نے جواب دیا "اور گو شروع میں ہمکو اس کے جہاز پر آنے سے کچھ ہچکچاہٹ ہوئی تاہم آخر کار ہم نے اسے جہاز دیکھنے کی اجازت دیدی لیکن مجھ کو یقین ہے کہ وہ آدمی درحقیقت محض اس جہاز کو شوقیہ دیکھنے کے لئے اس جگہ آیا تھا"

"حالانکہ ابھی آپ نے کہا تھا۔ کہ بعض شبہات آپ کے دل میں اس کے برخلاف پیدا ہوئے تھے" فینوورنے کہا۔

"بے شک وہ اس کی آمد کے وقت پیدا ہوئے تھے" نائب افسر نے تسلیم کیا "لیکن بعد ازاں وہ بعض اور واقعات سے زائل ہو گئے اس وقت تک ہم یہ تو معلوم نہیں کر سکے کہ اس شہر میں اس کی آمد کا صحیح مدعا کیا ہے تاہم اتنا جانا گیا ہے کہ وہ ہمارے جہاز کے متعلق کوئی کارروائی کرنا نہیں چاہتا وہ کچھ عرصہ شہر رعنا میں قیام کرنے کے بعد یہاں آیا ہے..."

"تو بس معلوم ہو گیا" لینوور نے جھلا کر کہا۔ "کہ اس کو میری کارروائی کی کوئی نہ کوئی اطلاع ضرور ملی ہے اور وہ اس میں دخل اندازی کے خیال سے ہی یہاں آیا ہے۔ خدا اس واقعی کو غارت کرے... لیکن فی الحال وہ کہاں ہے؟"

"اسی جگہ اس شہر میں" نائب افسر نے جواب دیا۔ "کم از کم میرا یہی خیال ہے"

"تو پھر قسم خدا کی" لینوور نے غصہ میں بھر کر کہا اور اس کے ساتھ ہی اسکے اٹھ کر کھڑا ہونے اور بھاری بوٹوں کے پاس والے کمرہ کے فرش پر ادھر ادھر چلنے کی آواز میں میرے کانوں میں آنے لگیں "قسم خدا کی میں..."

"دیکھئے جوش میں آنے سے کچھ حاصل نہیں" جہاز کے نائب افسر نے قطع کلام کرتے ہوئے کہا۔ "ہم کو سب حالات پر ٹھنڈے دل سے غور کرنا چاہیئے سب سے پہلا سوال یہ ہے کہ یہ آدمی جوزف ولمٹ کون ہے؟ کیا وہ انگریز نہیں؟ کیا وہ تفریحاً سیر کرتا نہیں پھر رہا؟"

"بے شک وہ انگریز ہے اور کچھ دولت بھی کہیں نہ کہیں سے اس کے ہاتھ آ گئی ہے" لینوور نے کہا "میں چند سال سے اس کو جانتا ہوں مگر اس عرصہ میں کمبخت نے مجھے بے حد حیران کیا ہے۔ اس کا خیال ہے کہ میں اس کا ماموں ہوں حالانکہ میرے اور اس کے درمیان اتنی ہی رشتہ داری ہے جتنی میرے اور آپ کے درمیان ہو سکتی ہے۔ مجھ سے پوچھو تو ایک بھاری سا پتھر لے کر اس کی گردن میں باندھ کے اگر اس کو صحن جہاز سے غرق دریا کر دیا جائے تو مجھے قطعاً افسوس نہ ہوگا کاش تم ایسا کر سکو... بتاؤ کیا ایسا کیا جا سکتا ہے؟"

"مسٹر لینوور" جہاز کے نائب افسر نے کڑے لفظوں میں کہا۔ "ہم پیشہ وہ قاتل نہیں ہیں نہ بلا وجہ کسی کی جان ضائع کرتے ہیں۔ لیکن اگر کھلم کھلا مقابلہ درپیش ہو

یا مقابلہ کی انتہائی صورت پیش آئے تو پھر دوسری بات ہے ..."

"بے شک جو آپ کہتے ہیں ٹھیک ہے" لینوور نے جلدی سے کہا "میری غلطی تھی۔ کہ یہ تجویز پیش کی مگر کیا کیا جائے میں مارے جوش کے آپے سے باہر تھا۔ خیر اب میں آپ سے معافی مانگتا ہوں تاہم اصل واقعہ یہ ہے کہ شیطان سیرت ولمٹ جس کا ذکر آپ نے کیا ہے طالع منحوس کی طرح ہر وقت میرا پیچھا کرتا رہا ہے اور میری زندگی کے بہترین موقعے محض اس بدکردار کی وجہ سے رائیگاں ضائع ہوئے ہیں مصیبت یہ ہے کہ میں کم و بیش اس کے اختیار میں ہوں خدا اس کو غارت کرے"

لینوور نے اس طرح تقریر کرتے ہوئے کہا گویا وہ حالت جوش میں اپنے دل سے باتیں کر رہا ہو۔ "میں نے جو برتاؤ اس سے کیا ہے اس کی وجہ سے میں اس دہشت کو بھی اپنے دل سے نکال نہیں سکتا۔ کہ شاید میرے انگلستان پہنچنے پر وہ کوئی طریقہ مجھ کو ہمیشہ کے مصیبت کرنے کا نکال لے اور میرا انگلستان گئے بغیر کام چلنا نہیں یا رہا جی میں آتی ہے۔ کہ اس سے خوفناک بدلہ لوں اور ایک لمبا گمنام خط سر ہیتھو کے نام لکھ کر لیڈی کیلنتھ کا واقعہ اس سے بیان کر دوں ...

لیکن انہیں یہ اس لئے ممکن ہے۔ کہ اسے فوراً مجھ پر شبہ ہو جائے گا۔ اور اس کے بعد ... ایسا بھی ہو سکتا ہے کہ بڈھا بیرونٹ اس کو صاف کر دے ..."

"مسٹر لینوور" جہاز کے نائب افسر نے قطع کلام کرتے ہوئے کہا "آپ کی گفتگو میری سمجھ میں خاک نہیں آئی آپ جو باتیں کہہ رہے ہیں وہ میرے لئے معمے سے کم نہیں اس لئے جو کچھ آپ کو کہنا ہو واضح اور صاف کہئے"

"میں دوبارہ آپ سے معافی مانگتا ہوں" کپڑے نے جلدی سے رکتے ہوئے کہا "حالت جوش میں کئی غیر متعلق باتیں میرے منہ سے نکل گئیں ..."

"مگر ان سے کم از کم اتنا واضح ہو گیا" نائب افسر نے کہا "کہ یہ شخص جو زف ولمٹ

گو ذاتی طور پر آپ کا دشمن ہے۔ مگر ہم سے اس کا کوئی تعلق نہیں ... لیکن آہ ایک نیا خیال اور میرے دل میں پیدا ہوا ہے اور میں اس کے سلسلہ میں ایک سوال آپ سے پوچھتا ہوں جس کا جواب آپ کو ایمانداری سے دینا چاہیئے۔ امر واقعہ طلب یہ ہے کہ کیا آپ نے اس معاہدہ کی اطلاع جو ہمارے درمیان ہوا تھا کسی اور کو تو نہیں دی اور کسی تیسرے شخص کو تو ان شرطوں کا حال معلوم نہیں ہوا؟ کیونکہ اگر ایسا ہے اور آپ نے ازروئے حماقت ہمارے جہاز کا حال اس شخص ولمٹ کے کانوں تک پہنچ جانے دیا ہے تو پھر ہمکو سمجھ لینا پڑے گا۔ کہ وہ کسی بری نیت سے ہی ہمارے جہاز پر آیا تھا۔ اور ہمیں اور سرنو پیمائے قائم کرنی پڑیگی کہ وہ جاسوس ہے اس لئے مسٹر لینوور جہاں ہو صاف صاف کہیئے اور ہم کو مبتلائے غلط فہمی نہ کیجیئے اگر واقعی آپ نے اس طرح کی ناعاقبت اندیشی کی ہے تو پھر ہمارے معاہدہ کا خاتمہ سمجھیئے۔ اور اپنی مطلب براری کا کوئی اور ذریعہ تلاش کر لیجیئے۔ جس طرح ہم نے صاف گوئی کی ہے اسی طرح آپ بھی کیجیئے ورنہ خطرہ کا سامنا ہم دونوں کے لئے ہوگا..."

"صاحب میں آپ کو سچے دل سے یقین دلانا چاہتا ہوں" لینوور نے کہا "کہ میں نے اس وقت تک کوئی بات ولمٹ سے ایسی کی اور نہ کہی ہے جو آپ لوگوں کو مبتلائے مصیبت کر نیوالی ہو افسوس آپ کو معلوم نہیں میں کتنا محتاط آدمی ہوں۔ اور تو کیا میں نے اپنے ارادوں کا حال اپنے نائب ڈریسٹر پر بھی ظاہر نہیں کیا پس غیر ممکن ہے کہ ولمٹ کو ہمارے تعلقات کا حال معلوم ہو۔ اس کے متعلق جو الفاظ میرے منہ سے نکلے وہ محض حالت جوش میں نکلے تھے۔ ممکن ہے میری سوچی ہوئی تجویز کی بھنک کسی ذریعہ سے اس کے کانوں تک پہنچ گئی ہو۔ تاہم اس تجویز کا پورا حال کسی طرح اس کو معلوم نہیں"

"تو اس صورت میں" نائب افسر نے کہا "آپ لوگوں کی عداوت آپ کو مبارک ہو ہمارا اس جھگڑے سے کوئی واسطہ نہیں۔"

"آپ کا کہنا ٹھیک ہے" لینوور نے جو انتہائی ضبط کی کوشش کے باوجود اپنے مزاج کی کڑواہٹ پر غالب نہ آسکتا تھا تلخ لہجہ میں کہا "میں اکیلا اس پاجی سے بہتر بھگت سکتا ہوں۔ تاہم بتایئے کیا اس کی جائے سکونت آپکو معلوم ہے؟"

"ہاں وہ اس ہوٹل میں رہتا ہے" نائب افسر نے اس ہوٹل کا نام لیتے ہوئے جواب دیا جس میں میری سکونت تھی "اور اب میرے خیال میں اس ملاقات کا خاتمہ ہونا چاہیے۔ آپ کو مجھے ڈھائی سو پونڈ ادا کرنے ہیں وہ دے دیجئے اسکے بعد کل رات دس بجے دریا کے گھاٹ پر آجایئے کشتی آپ کو جہاز پر لے جانے کے لئے تیار ہوگی۔"

اس کے بعد تھوڑی دیر طلائی سکوں کے کھنکھنانے کی آواز سنائی دیتی رہی معلوم ہوا لینوور طے شدہ رقم گن گن کر ڈھیریاں لگاتا اور جہاز کا نائب افسر ان کو جمع کرتا جاتا ہے۔

"بس اب میں رخصت ہوتا ہوں" بالآخر نائب افسر نے کہا۔

"ٹھہریئے میں بھی آپ کے ساتھ چلتا ہوں" کپتان نے کہا "میرا ارادہ اس ہوٹل کی طرف جانے کا ہے جسمیں وہ ناہنجار ولمٹ رہتا ہے؟"

"آپ اس کی تکلیف نہ کیجئے" نائب افسر نے روکتے ہوئے کہا "مصلحت چاہتی ہے کہ کوئی شخص ہمکو یکجا نہ دیکھے اس لئے مجھ کو چلنے دیجئے اس کے دس منٹ بعد آپ بھی آسکتے ہیں ایک چھوٹا سا دوستانہ مشورہ میں اور آپ کو دیتا ہوں یعنی جو کچھ آپ کو کرنا ہو سوچ سمجھ کر کیجئے حالت جوش میں جو کام کیا جائے اسمیں انسان ہمیشہ دھوکا کھاتا ہے۔"

یہ کہکر جہاز انھن کا نائب افسر رخصت ہوگیا اس کے جانے کے چند منٹ بعد لینوور نے گھنٹی بجائی جس کے جواب میں مالکہ مکان عورت حاضر ہوئی اس سے لینوور نے دریافت کیا "کیا مسٹر ڈوچیسٹر رخصت ہوگیا؟" جس کے جواب میں عورت نے کہا "اس کو گئے پاؤ گھنٹہ ہوگیا"

"اچھا تو میں بھی رخصت ہوتا ہوں" لینوور نے جواب دیا "آپ رات کے آٹھ اور نو بجے کے درمیان میرے لئے گرم کھانا تیار رکھئے"

مالک مکان عورت رخصت ہوگئی۔ تو قریباً دس منٹ تک لینوور پنجرہ میں بند وحشی حیوان کی طرح پاس والے کمرہ میں بے تابانہ ٹہلتا رہا پھر وہ بھی دروازہ بند کرکے رخصت ہوا اور سیڑھیوں پر اس کے بھاری قدموں کی آواز فاصلہ پر مٹتی سنائی دینے لگی۔

اس مہلت سے فائدہ اٹھاکر میں نے وہ گفتگو جو پیشتر ڈوچیسٹر اور لینوور کے درمیان ہوئی تھی کاسمو سے بیان کی کیونکہ جیسا ناظرین کو یاد ہوگا وہ باتیں جو کبڑے اور جہاز کے نائب افسر کے درمیان ہوئی تھیں انکو کاسمو نے پوری طرح سمجھ لیا تھا۔

سارا حال بیان کرنے کے بعد میں نے کاسمو سے کہا "اب بتاؤ ہمیں کیا کرنا چاہیے کیا لینوور کو فوراً گرفتار کرا دینا واجب ہوگا؟"

"اس کا فیصلہ میں اکیلا نہیں کر سکتا" کاسمو نے جواب دیا "اس کے علاوہ ہمیں کوئی کام جلدی میں نہ کرنا چاہیئے۔ بہتر ہو کہ ہم سینیر ویوپٹی سے مشورہ لیں پس آپ سیدھے ان کی کوٹھی کی طرف چلئے میں ہوٹل کو جاتا ہوں اور لینوور سے پہلے اس جگہ پہنچکر اگر کوئی بات اس کو دریافت کرتے دیکھوں گا تو اس طرح کے جواب اس کو دلواؤں گا کہ وہ بالکل ہی غلط راہ پر جا پڑے اور ہم اس اثنا میں جج صاحب سے مشورہ لے کر جیسا مناسب ہو عمل کر سکیں"

"مگر اس اثنا میں سر مینیھو مسز لینوور اور اینیبل کا کیا ہوگا؟" میں نے جلدی سے کہا

"کیا مجھے فوراً لیگ ہارن جاکر...؟"

"نہ گھبرایئے" کاسمو قطع کلام کرکے بولا "ابھی ہمارے پاس کافی وقت ہے میں ایک سفری گاڑی جج صاحب کے مکان پر لیتا آؤں گا۔ تاکہ سسیلیا پورٹ سی سے مشورہ کرنے کے بعد آپ خود لیگ ہارن روانہ ہوسکیں اور اب آپ جلد از جلد ان کے پاس جایئے"

یہ کہکر وہ خود بھی جلدی سے باہر نکلا اور اس وقت سے پہلے کہ میں کچھ اڑے کے صحن میں پہنچا دیوار پھاند کے اس مکان پر پہنچ گیا۔ جس میں جری کی سکونت تھی میں بھی اسی راہ سے پیچھے لوٹا اور تیز چلتا مختلف بازاروں سے گذر کر جج صاحب کی کوٹھی کی طرف ہولیا۔ لیکن میری رفتار کافی تیز تھی۔ تاہم میرے لئے ان خیالات کے اثر سے محفوظ رہنا غیر ممکن ہوا جو میرے دل میں پیدا ہو رہے تھے۔ اور وہ کتنے عجیب اور متضاد وہ خیالات تھے! کسی قدر حیرت انگیز باتیں میں نے پچھلے دو گھنٹوں کے عرصہ میں سنی تھیں۔ مجھ کو معلوم ہوا تھا۔ کہ ڈورچسٹر نے بظاہر دوست بن کر لیگ ہارن کے ہوٹل میں سر میتھیو ہیسلیٹن اور خواتین سے تعلقات پیدا کئے ہیں۔ حالانکہ درحقیقت وہ شیطان سیرت لینوور کا کارکن تھا اور اس کی طرف سے کسی گہری اور خوفناک سازش کے سلسلہ میں کام کر رہا تھا۔ اب وہ لینوور سے نئی ہدایات پانے کے بعد ان کی تکمیل کرنے لیگ ہارن واپس گیا تھا۔ اس سلسلہ میں یہ سوال بھی میرے دل میں پیدا ہوا کہ ان خوفناک سازشوں کا جو سر میتھیو ہیسلیٹن اور اس کے متعلقین کے بارہ میں کی جا رہی ہیں اصلی مدعا کیا ہے۔ صاف ظاہر تھا۔ کہ وہ لوگ سر میتھیو میری عزیز از جان انیل اور اس کی ماں کو ڈاکوؤں کے حوالہ کرنا چاہتے ہیں۔ تاکہ اس ذریعہ سے ان کو گرفت میں لے کر ناہنجار لینوور از سر نو وہ شرطیں سر میتھیو ہیسلیٹن سے منوا سکے جن کی تفصیل میں نے پستوجہ کی سرائے میں اس کی پاکٹ بک

کے کاغذات سے معلوم کی تھی۔ جیسا کہ ناظرین سمجھ سکتے ہیں یہ سب باتیں میرے جی کو سخت ہراساں کرنے والی تھیں تاہم ان میں ایک بات ایسی تھی جس سے خوشی کی تیز لہر میرے بدن کے ہر حصہ میں پھر گئی اور جو مجھ کو یقیناً غرور و سرور کرنے کا ذریعہ ثابت ہوتی۔ اگر اس سلسلہ میں بعض اور تفکرات دامنگیر نہ ہوتے وہ بات جو میری غیر معمولی خوشی کا سبب بنی۔ یہ تھی کہ مینوورنے اپنے منہ سے تسلیم کیا تھا۔ کہ وہ میرا ماموں نہیں ہے! جیسا اس سرگذشت کے ناظرین کو معلوم ہے میرے اپنے دل میں یہ خیال مدت سے جاگزین تھا۔ کہ وہ میرا ماموں نہیں۔ اور نہ ایسا متبنّیٰ شخص میرا اتنا قریبی رشتہ دار ہو سکتا ہے۔ تاہم اس وقت تک یہ خیال محض ایک شبہ کا درجہ رکھتا تھا۔ حالانکہ اب اس نے یقین کی صورت اختیار کر لی تھی۔ اس طرح اُن گہرے اسرار میں سے ایک جو میری زندگی سے وابستہ تھے غیر متوقع طریقہ پر حل ہو گیا اور میں یہ جانکر خدا کا شکر یہ ادا کئے بغیر نہ رہ سکا۔ کہ ایسا بدصورت آدمی میرا رشتہ دار نہیں ہے!

اس کے علاوہ کئی خیالات اور تھے جو سینیر پورٹی سی کے بنگلہ کی طرف جاتے ہوئے میرے دل میں پیدا ہوئے۔ بڑا سوال یہ تھا۔ کہ یونانی قزاقوں کو میرے حالات کا اتنا وسیع علم کیونکر ہوا؟ کیونکر انہوں نے جانا۔ کہ میں سینیر پورٹی سے واقف ہوں اور کیونکر ان کو معلوم ہوا کہ اس شہر میں میری آمد ایک اہم نجی کام کے سلسلہ میں ہوئی ہے جس کی نوعیت وہ انتہائی کوشش کے باوجود معلوم نہ کر سکے تھے پھر اس کے علاوہ ایک دن کے عرصہ میں کیونکر اُن کو معلوم ہو گیا کہ وہ شبہ جو میرے جاسوس ہونے کے متعلق ان کے دل میں پیدا ہوا تھا دراصل غلط ہے اور اس کے بعد دفعتاً ایک بالکل ہی نیا خیال میرے دل میں پیدا ہو۔

"کچھ شک نہیں" میں نے اپنے آپ سے کہا "کنارس آج کسی وقت نوٹرس

سے ملنے گیا ہوگا۔ کیونکہ وہ کل رات ایسا کرنے کا ارادہ ظاہر کرتا تھا۔ اس جگہ جاکر اُس نے اس وعدہ کے مطابق جو مجھ سے کیا تھا جہاز ایتھین کے کپتان اور ملاحوں کو اس بات کا یقین دلایا کہ جوزف ولمٹ جاسوس نہیں۔ ممکن ہے اس سلسلہ میں اپنے بیان کے ثبوت کے طور پر یہ بھی اُس نے اُن کو بتایا ہو کہ وہ ایک نجی کام کے لئے اس شہر میں وارد ہوا ہے۔ ورنہ اور کون ہے جس کی زبانی ڈاکوؤں کو ان حالات کا علم ہو سکتا ہوگا اس میں شک نہیں کنارس کے اس بیان سے اب تک کوئی نقصان پیدا نہیں ہوا تاہم ایسا ہونا باعث حیرت نہ تھا درحقیقت کنارس کو اس طرح کی باتیں ان لوگوں سے بیان ہی نہ کرنی چاہیئے تھیں پھر اس کے علاوہ جج صاحب نے بذات خود اس کو بہت کچھ سمجھا دیا تھا۔ خیر اس میں شک نہیں کہ اس نے کسی برے ارادہ سے ایسا نہ کیا ہوگا اور یہ معلوم کرنے کے بعد کہ مینوٹرس کے دل سے بدگمانی دفع کرنے کا کتنا خواہش مند ہوں اس نے میرے فائدہ کے لئے یہ سب باتیں کھو دیں اس کے ساتھ یہ بھی ممکن ہے کہ اُس کو جہاز ایتھین کے ملاحوں کی خصلت کا اصلی حال معلوم نہ ہو بہت سے بہت وہ اُن کو اس طرح کے آدمی سمجھتا ہے۔ جو محصول بحری سے بچنے کے لئے چوری چھپے مال لے جایا کرتے ہیں پھر اس کے ہم وطن نوٹرس کو گھوڑے سے گر کر جو چوٹ آئی ہے اس کی وجہ سے بھی وہ اس سے دلی ہمدردی رکھتا ہے کاش اس کو جہاز کے خطرناک حالات کا علم ہوتا مگر کوئی بات نہیں میں آج رات کاسمو کی زبانی سب حال اس سے کہلا دوں گا۔ ایک ایسے نیک دل اور نیک طینت آدمی کے لئے جیسا کہ میرا دوست ہے مجھے ہر طرح کی امداد پر آمادہ و تیار رہنا چاہیئے۔ آہ اگر وہ اپنی لاعلمی کی وجہ سے ان بحری ڈاکوؤں کی گرفت میں آگیا اور وہ اُسکو بھگا کر کہیں لے گئے تو اسکی مہجبین لیونورا کا کیا حال ہوگا عجب نہیں وہ لوگ محض [illegible]

کنارس کو بھگا کر لے جائیں کہ وہ اس کی آزادی کا معقول معاوضہ اس کے رشتہ داروں سے طلب کر سکیں گے پس میرا فرض ہے کہ اپنے دوست کو سارے حالات سے خبردار کر دوں ایسا کرتے ہوئے میں سینیر پورٹی سی کے متعلق بھی اپنا فرض پورا کر سکوں گا جنھوں نے اسے اپنی فرزندی میں لینا قبول کیا ہے یہ سہ گونہ فرض ہے۔ جو مجھے کنارس۔ سینیر پورٹی سی اور حسین لیونورا کی خاطر ادا کرنا چاہیئے۔

پھر ایک سوچ اور بھی میرے دل میں پیدا ہوئی بالفرض نوٹرس اس دوستانہ مدد کی وجہ سے جو کنارس نے حادثہ کے موقعہ پر اسے دی تھی اس پر سختی نہ کرنا چاہے تو کیا عجب۔ اس خوشنما لیکن خوفناک جھاز کا اصلی کپتان دراز و پورا بے رحم ہو اور وہ کنارس کے برخلاف کوئی سخت تدبیر عمل میں لانے پر آمادہ ہو جائے بہرحال کسی صحیح الدماغ آدمی کو ڈاکوؤں کی شرافت یا نیک نیتی پر بھروسہ نہ کرنا چاہیئے۔

جج پورٹ سٹی کی کوٹھی کی طرف جاتے ہوئے یہ خیالات تھے جو میرے دل میں پیدا ہوئے اور ان کے سلسلہ میں کئی باتیں اور بھی میرے ذہن میں آئیں لیونورا کی ڈور چیسٹر سے جو باتیں ہوئیں تھیں ان سے ارل آف ایکلسٹن کے اس بیان کی تصدیق ہو گئی تھی کہ اس کا کیڑے کی موجودہ سازشوں سے کوئی تعلق نہیں گو میگلیانو کے کھنڈروں کے پاس گفتگو کے سلسلہ میں ہز لارڈشپ کا نام زیر بحث آیا تھا اور اس طرح یہ بھی معلوم ہو گیا تھا۔ کہ شہر روما میں جو اطلاع مارکو اوبرٹی کے ساتھیوں نے مجھ کو دی تھی بالکل صحیح تھی ان کا یہ بیان بھی بالکل درست تھا۔ کہ لیونورا اور ڈور چیسٹر نے اپنی گفتگو کے دوران میں میرا نام لیا تھا۔ لیکن جس طرح لارڈ ایکلسٹن کا نام روپیہ کی وصولی کے سلسلہ میں لیا گیا تھا۔ اس طرح میرا نام لیونورا اور اس کے بدقماش ساتھی ڈور چیسٹر نے غصہ اور جوش کی حالت میں لیا ہوگا۔

مگر ان خیالات کو ملبا کرنے سے کیا حاصل! فی الحال میرا سب سے بڑا فرض قبل

اس کی ماں اور اس کے نانا کو اس خوفناک سازش سے بچانا تھا۔ جو ان کے برخلاف سوچی جا رہی تھی۔ اگر میں اپنی کوششوں میں کامیاب ہو گیا۔ تو اس مبارک دن کو جب مجھے سن رسیدہ بیرونٹ کے پاس جا کر اینبل کے لئے درخواست پیش کرنا تھا اس نازنین سے شادی کرنے کے متعلق میرا حق اور بھی مضبوط ہو جائیگا۔ اس صورت میں اگر نا ہنجار لینوما نے کچھ باتیں میرے برخلاف بھی سر بینتھیو سے کہہ دیں تو ان کو کوئی خاص اہمیت نہ دیجائیگی۔

ان خیالات کی الجھن میں پھنسا ہوا میں آخر کار جج پورٹی سی کے مکان کے دروازہ کے پاس جا پہنچا۔

# باب ۱۲۴

## جج صاحب کے مکان پر

میں جب اندر گیا تو سینیر پورٹی سی اپنی بھتیجی کے ساتھ گھاٹے کے انتظار میں بیٹھے تھے مگر کنارس اس جگہ موجود نہ تھا۔ سیسو زا نے مجھ کو دیکھ کر قدرتی طور پر یہ نتیجہ نکالا کہ ضرور کوئی غیر معمولی واقعہ پیش آیا ہوگا اور میں نے بھی اس کو بتایا کہ یہی امر واقعہ ہے۔

"مگر آپ کا ساتھی کاسمو اب کہاں ہے؟" جج صاحب نے پوچھا۔

"وہ بھی آپ کا مشورہ لینے عنقریب یہیں آ جائیگا" میں نے جواب دیا۔ "اس صورت میں اس کے آنے تک ہم لوگوں کو کھانے سے فارغ ہو جانا چاہیئے"

جج پورٹی سی نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے بعد اپنی بھتیجی کی طرف دیکھ کر تمہاری عادت ہے کاروباری معاملات کا ذکر عورتوں کی موجودگی میں نہیں کیا کرتا اس کا

رخصت ہو جائے گا اس کا اندازہ ہے کہ اسے قریباً ڈیڑھ ماہ غیر حاضر رہنا پڑیگا
اس اثنا میں لیونورا یہیں میرے پاس ٹھہرے گی پس کل کی رسم محض ایک سرسری
رسم ہو گی اور لیونورا کو اسی وقت رخصت دے کیا جائے گا۔ آپ نے دیکھ ہی لیا ہے
کہ لیونورا کس قدر حوصلہ مند لڑکی ہے۔ گو میں اچھی طرح جانتا ہوں کہ وہ محض اس
خیال سے ہمت برقرار رکھے ہوئے ہے کہ مجھے اس کی خاطر اداس نہ ہونا پڑے
کیونکہ اپنے جی میں وہ بھی اس دن کو یاد کر کے بہت پریشان ہوتی ہے۔ جب
اس کو آخر کار مجھ سے جدا ہونا پڑے گا۔ کانسٹنٹائین لازمی طور پر اس کو اپنے ساتھ
اپنے وطن میں لے جائیگا لیکن جیسا میں نے پیشتر کہا ہے اس موقعہ پر لیونورا کے
دل میں خوشی اور غم کے مشترک احساسات ہیں جیسا کہ لڑکیوں کے دلوں میں
عموماً ہوا کرتے ہیں اور لیونورا بھی اس قاعدہ سے مستثنیٰ نہیں ہے"

"میرے خیال میں رسم شادی ادا کرنے میں اتنی عجلت محض اس لئے کی گئی
ہے" میں نے کہنا شروع کیا کہ سینیر کنارس اس وقت تک علیحدگی کا صدمہ برداشت نہ کر سکتے
تھے۔ کہ انکو اس بات کا پورا یقین ہو جائے کہ لیونورا پوری طرح سے دائمی طور پر
ان کی ہو گئی اور آئندہ کوئی طاقت ان دونو کو جدا نہ کر سکے گی"

"ہاں ایسا ہی سمجھئے" جج صاحب نے جواب دیا۔ گو اس کا مطلب یہ نہیں کہ کنارس
کو اس بارہ میں کوئی شک و شبہ تھا۔ کہ میری عزیز بھتیجی اس کے بارہ میں اپنے خیالات
تبدیل کر سکتی ہے۔ یا وہ غیر حاضری میں اسکو فراموش کر دیگی یا کوئی دوسرا نوجوان اس کے دل میں
جگہ پا سکیگا۔ نہیں وہ ان سب باتوں کے نااہل ہے اور اس کے متعلق اس قسم کے خیالات
کو دل میں جگہ دینا ہی اس کی توہین کے برابر ہے۔ بات صرف یہ ہے کہ ملک یونان میں اس طرح
کی شادیاں عموماً ہوتی رہتی ہیں اور کنارس نے مجھ کو اس بات کا پورا یقین دلایا ہے۔ کہ اس طرح کی
خلاف موقعہ علیحدگی پیش آنے کی صورت میں شادی کی رسم ادا کرنا معیوب تصور نہیں ہوتا

اس بنائے استدلال پر اس نے بزور مجھ سے درخواست کی ہے کہ رسم شادی جس طرح ممکن ہو ادا کر دی جائے۔ کیونکہ اس صورت میں میں صدمہ جدائی بہتر برداشت کر سکوں گا۔ اس کی درخواست سے مجبور ہو کر آخر کار مجھ کو اپنی رضامندی صادر کر دینی پڑی کیونکہ مجھ کو خیال آیا۔ کہ اگر شادی کی رسم فوراً ادا ہو جائے اور دائمی رخصت سے پیشتر لیونورا چند ہفتے میرے پاس رہ سکے تو میں اس رنج کو جو اس کی جدائی سے میرے اپنے دل کو ہونا ہے برداشت کرنے سے بہتر قابل ہو جاؤں گا۔ اس کے علاوہ مسٹر ولمٹ سینیر پورٹی سی نے تقریر جاری رکھتے ہوئے کہا۔ "ممکن ہے میری رضامندی کی تہ میں بعض خود غرضانہ خیالات بھی پوشیدہ ہوں... لیکن نہیں مجھے ان کو خود غرضانہ نہ کہنا چاہیئے کیونکہ سب سے زیادہ خیال مجھ کو لیونورا کی اپنی بہتری کا ہے۔ اور اب سنیئے میں اس معاملہ میں کوئی بات آپ سے چھپا کر رکھنا نہیں چاہتا واقعات یہ ہیں کہ لیونورا بجائے خود مالدار نہیں میری موت کے بعد میری جائداد کا صرف قلیل حصہ اس کو ملے گا۔ کنارس دولت مند ہے ایک اونچے گھرانے سے تعلق رکھتا ہے عزت دار ہے اور اول سے آخر تک اس کا طرز عمل خلاص اور صاف گوئی پر مبنی رہا ہے پس ایک ایسے اچھے بر کو ذرا سی بات کے لئے چھوڑنا یا شکایت کا موقعہ دینا کم از کم مجھ کو ناپسند ہے جب ان کی شادی ہونی ہی ہے تو آج ہو گئی تو کیا اور چند ماہ کے بعد ہوئی تو کیا۔ یہ اس کا ایک وہم تھا۔ کہ اس نے رخصت ہونے سے پہلے شادی کے سوال پر زور دیا بہر حال میں نے انکار زیبا نہ سمجھا۔ اب کل یہ رسم ادا ہو جائیگی اگرچہ جیسا سمجھا جا سکتا ہے اس موقعہ پر کسی طرح کی دھوم دھام نہ ہوگی۔ کچھ دوست البتہ جمع ہوں گے اور مجھ کو بے حد افسوس ہے کہ علالت پیش آمدہ کی وجہ سے آپ ان میں شامل نہ ہو سکیں گے۔"

میں نے جج صاحب کا اُن کی عنایت کے لئے دوبارہ شکریہ ادا کیا اور دولھا دلھن کی خوشی کے لئے دعا کی زیادہ غور کرنے پر کنارس کا طرز عمل غیر معمولی یا عجیب بھی معلوم نہ ہوا اس کی طرف سے شادی کے معاملہ میں اسقدر عجلت کا اظہار اس کی طبیعت کے عین مطابق تھا چنانچہ وہ گفتگو مجھ کو یاد آئی جو وہ ماسے سوٹیا وکشیا کی طرف آتے ہوئے ہم میں ہوئی تھی اور وہ اس کے وہم آمیز کلمات بھی یاد آئے جو اُس نے جج صاحب کی کوٹھی کی طرف آتے ہوئے مجھ سے کہے تھے۔ وہ ان لوگوں میں سے تھا جو کسی واقعہ کے متعلق تب تک مطمئن نہیں ہوتے جتنے کہ وہ واقعہ ظہور میں آجائے اور جن کو یہ وہم ہر وقت لگا رہتا ہے۔ کہ شاید کوئی غیر معمولی سانحہ ہماری امیدوں کو پیش از وقت تلف کرنے کا ذریعہ ثابت ہو۔ ان ساری باتوں کو مدنظر رکھتے ہوئے مجھے یہ سوچکر بالکل حیرت نہ ہوئی کہ لیونورا کے متعلق کسی طرح کی بدگمانی نہ رکھتے ہوئے بھی کنارس اس سفر پر رخصت ہونے سے پیشتر جس میں کئی ہفتے صرف ہونے تھے اپنی محبوبہ دلنواز کے ساتھ اس طرح کا رشتہ مستحکم کرنا چاہتا تھا جسے بعد ازاں کوئی طاقت توڑ نہیں سکتی۔

سلسلہ تقریر جاری رکھ کر جج صاحب نے کہا "مسٹر ولمٹ اس میں شک نہیں کہ جب آخر کار لیونورا کی رخصت کا دن آئیگا۔ تو میرے دل کو بھاری صدمہ ہوگا۔ مگر اس عزیز لڑکی کی بہتری کی خاطر میں اپنے محسوسات کی پروا نہیں کرتا پھر اس کے علاوہ عین ممکن ہے کہ کانسٹنٹائن کنارس ایک بار اپنی دلھن کو اپنے وطن میں لے جاکر اپنے رشتہ داروں سے ملانے کے بعد واپس آجائے اور میرے قریب ہی کسی مقام پر سکونت اختیار کرے فی الحقیقت اس نے اس قسم کا کچھ وعدہ بھی مجھ سے کیا تھا۔ اور میں اس امید پر خوش ہوں کہ وہ غالباً اس وعدہ کو پورا کرے گا"

اس وقت نوکر نے داخل ہو کر عرض کیا۔ کہ کاسمو حاضر خدمت ہونا چاہتا ہے اس کو فوراً بلا لیا گیا اور اس نے بیٹھتے ہی اس تاخیر کے متعلق جو اس کے آنے میں واقع ہوئی تھی۔ کیفیت بیان کرنی شروع کی۔

"قصبہ خانہ سے آپ کے رخصت ہونے کے بعد" اس نے مجھ کو مخاطب کر کے کہا "میں سب سے پہلے ہوٹل میں گیا۔ اس جگہ مجھ کو معلوم ہوا کہ مسٹر لینوڈ کی شکل و شباہت کا کوئی آدمی اس وقت تک آپ کے بارہ میں کوئی سوال پوچھنے نہیں آیا نہ کسی اور ڈھنگ میں آپ کے متعلق دریافت حال کیا ہے خیر میں نے ہوٹل کے نوکروں کو خاص ہدایات دیدیں اور بعد ازاں آپ کا اسباب باندھنا شروع کیا۔ تاکہ جب آپ کو لیگ ہارن لے جانے والی گاڑی تیار ہو کر آجائے تو اسباب اس میں رکھا جا سکے مجھ کو پہلے سے ہی یقین تھا۔ کہ جج صاحب آپ کے لیگ ہارن جانے کی تجویز پر رضامندی ظاہر کریں گے اس وقت ساڑھے آٹھ کا عمل ہے اور میں نے ہدایات جاری کر دی ہیں کہ گاڑی دس بجے صدر دروازہ پر آجائے اور درمیانی عرصہ میں ہم کو تبادلہ خیالات کا موقعہ مل جائیگا جیسے انتظامات سے فارغ ہونے کے بعد میں جب ہوٹل سے نکلا تو لینوڈر سامنے سے آتا ہوا نظر آیا اس کا انداز اس آدمی سے ملتا تھا۔ جو غیر یقینی حالت میں اس بات کا فیصلہ کرنے سے معذور ہو کہ اسے کیا کرنا چاہیئے۔ میں نے اپنے جی میں سوچ لیا تھا۔ کہ جہاں تک ممکن ہوگا۔ اس کو نظروں کے سامنے رکھوں گا۔ آخر کار مجھ کو یقین ہو گیا۔ کہ وہ ضرور ہوٹل میں آئے گا خواہ آپ کے متعلق دریافت حال کرنے یا اس شہر میں آپ کی موجودگی کا اصلی راز جاننے کے لئے یہ فیصلہ کر کے میں ہوٹل کی ڈیوڑھی میں واپس آیا۔ اور ایک طرف بیٹھ گیا اتنے میں مسٹر لینوڈ بھی وہیں آ گیا۔ مگر اب اس کے چہرہ پر

مصمم ارادہ کے آثار تھے دربان کے پاس جاکر اس نے کہا کہ میں مسٹر ولمٹ سے ملنا چاہتا ہوں دربان نے میری طرف اشارہ کرکے کہا ان کا نوکر موجود ہے یہ اس سے حالات دریافت کر سکتے ہیں لینوور نے گھورتی ہوئی نظروں سے میری طرف دیکھا۔ لیکن میں نے نوکر کا پارٹ خوبی سے ادا کرنے کا فیصلہ کر لیا تھا۔ پس میں ادب سے جھک کر کھڑا ہو گیا۔ اور اسے جھک کر سلام کیا مسٹر لینوور نے پوچھا کیا مسٹر ولمٹ اپنے کمرہ میں ہیں؟ میں نے جواب دیا نہیں سر وہ کھانا کھانے گئے ہیں مگر ان کے جلد واپس آنے کی امید ہے کیونکہ میں آج ہی رات اس شہر سے رخصت ہو جاتا ہے میرے اس بیان پر مسٹر لینوور نے حیرت ظاہر کی اور کہا کیا واقعی؟ مگر کیا میں پوچھ سکتا ہوں کہ مسٹر ولمٹ کا ارادہ کہاں جانے کا ہے؟ میں نے عرض کیا وہ جس کام کے لئے آئے تھے پورا ہو گیا۔ پس ہم آج ہی رات روما کو واپس چلے جائیں گے۔ اس اطلاع کو پاکر لینوور کے چہرہ پر خوشی کی چمک پیدا ہوئی اور اس موقعہ پر دربان نے بھی جسے میں ہر قسم کی ضروری ہدایات پیشتر دے چکا تھا اشارہ سے میرے بیان کی تصدیق کی ایک لحظہ چپ رہنے کے بعد مسٹر لینوور نے کہا۔ میں مسٹر ولمٹ کا بہت گہرا دوست ہوں اور دریافت کرنا چاہتا ہوں کیا وہ کام جس کے لئے وہ اس جگہ تشریف لائے تھے قابل اطمینان طریق پر ہو گیا؟ جی ہاں مکمل طور پر میں نے جواب دیا بات صرف یہ تھی۔ کہ ایک بدمعاش نے دھوکہ سے کچھ روپیہ ان سے وصول کیا تھا۔ جسے اپنا ہم وطن سمجھ کر انہوں نے اس پر بھروسہ کیا خیر اب بڑی کوشش سے وہ اپنا روپیہ لینے میں کامیاب ہو گئے ہیں اور آئندہ کے لئے انہوں نے پوری طرح محتاط رہنے کا فیصلہ کیا ہے۔ مسٹر لینوور نے کہا مجھے یہ سنکر

بڑی خوشی ہوئی ہے۔ کہ ان کی آمد کا مقصد پورا ہو گیا۔ میں صرف ان سے ملنے کے لئے آیا تھا۔ اور یہ بھی دریافت کرنا چاہتا تھا کہ کیا انہوں نے خاندان ہیلیٹین کے بارہ میں جن سے ہم دونوں کے گہرے تعلقات ہیں کوئی نئی خبر سنی ہے؟ اگر تمہیں اس بارہ میں کسی طرح کے حالات معلوم ہوں تو بتاؤ میں نے ادب کے ساتھ عرض کیا کہ مجھ کو مسٹر ولمٹ کی بدقسمت میں آئے بہت کم عرصہ گذرا ہے تاہم یہ نام جو آپ لیتے ہیں بے شک میں نے سنا تھا... آہ یاد آ گیا سر سیجیمو ہیلیٹین رن صاحب کا نام ہے جو کچھ عرصہ پیشتر اپنے بعض رشتہ داروں کے ساتھ کوہستان اپی نائنز میں ڈاکوؤں کے ہاتھوں پکڑے گئے تھے اور جنھیں آسٹریا نے اپنی جان خطرہ میں ڈال کر بچایا تھا بے شک اب میں آپ کا مطلب سمجھ گیا مجھ کو معلوم ہے کہ ٹالک نے ایکدن ذکر کرتے ہوئے کہا تھا کہ سر سیجیمو ہیلیٹین اپنے رشتہ داروں کے ساتھ انگلستان واپس چلے گئے اس سے زیادہ کوئی بات افسوس مجھ کو معلوم نہیں خیر کیا مضائقہ مسٹر لینوورنے لاپروائی سے کہا میں خود بھی کھانا کھانے جا رہا ہوں اور شاید دوبارہ حاضر نہ ہو سکوں تم نے مسٹر ولمٹ کو میرا اسلام کہنا اور اب میں رخصت ہوتا ہوں یہ کہتے ہوئے اس نے ایک چاندی کا سکہ بطور انعام مجھ کو دیا۔ اور اس اطلاع کو پا کر جو میں نے دی تھی۔ خوش خوش رخصت ہو گیا اس سے آپ بخوبی سمجھ سکتے ہیں۔ کہ لینوورکی پوری طرح جمع خاطر کر دی گئی ہے۔ اور اب ہمیں وہ کام کرنا چاہیئے جو آپ اپنی دور اندیشی اور دانائی سے تجویز کریں"

"حالات پیش آمدہ میں" جج صاحب نے کہا "جو کچھ ہمیں کرنا ہے اس کا فیصلہ بہت دشوار نہیں کاسمو کی دور اندیشی اور ذہانت ہر بار اطمینان بخش ثابت ہوئی ہے۔ اس لئے پہلی بات یہ ہے کہ آپ مسٹر ولمٹ فوراً ایگ

ہارن تشریف لے جائیں اور اسجگہ جاکر ڈور چیسٹر کو بے نقاب کریں بلکہ یہ کہہ کر کہ ڈاکو اوبرٹی کی خوفناک جماعت کا ایک آدمی ہے اُسے فی الفور حکام ٹسکنی کے حوالہ کر دیں"

اس وقت کسی نے صدر دروازہ پر زور سے دستک دی اور جب نوکر جاکر دروازہ کھول آیا تو باہر ڈیوڑھی میں کانسٹنٹائن کنارس کے پیروں کی جانی ہوئی چاپ سنائی دی۔

"وہ سیدھا کمرہ نشست لیونورا کے پاس جائیگا" سینیر پورٹی سی نے کہا۔

"آہ اس سلسلہ میں یاد آگیا۔ کہ عنقریب مجھ کو سینیر کنارس کے تعلق میں ایک مشورہ عرض کرنا ہے" میں نے کہا۔ "لیکن فی الحال آپ تقریر جاری رکھئے ہم آپ کے قیمتی مشورہ کو گہری توجہ سے سن رہے ہیں"

"تو جیسا میں نے کہا تھا" سینیر پورٹی سی نے دوبارہ کہنا شروع کیا "سب سے پہلے آپ سفری گاڑی پر بیٹھ کر لیگ ہارن تشریف لے جائیں۔ اس سے دوسرے درجے پر چونکہ لیونورا کی جمع خاطر کر دیجا چکی ہے۔ اس لئے کل رات تک اُسے اس حالت اطمینان میں رہنے دیا جائے بعد ازاں جب وہ جہاز کی کشتی پر چڑھنے لگے گا۔ تو ہم اُسے فوراً گرفتار کرا دیں گے اسی طرح کشتی کے ملاحوں کو بھی اسی وقت گرفتار کر لیا جائے گا۔ اس سے پہلا فائدہ تو یہ ہوگا کہ جہاز کو کم از کم چوبیس گھنٹے اور اس بندرگاہ میں ٹھیرنا پڑے گا اور اس عرصہ میں ممکن ہے کہ آسٹریا کا جنگی جہاز ٹائی بدل یہاں آجائے دوسرا فائدہ جو اس طریقے سے حاصل ہو سکے گا یہ ہے کہ جو آدمی کشتی میں پکڑے جائیں گے انہیں سے ممکن ہے کوئی ایک دو معاف ہو کر اس قسم کی واقفیت بہم پہنچانے پر آمادہ ہو جائے جس سے اس ڈاکو جماعت کے سرغنہ کپتان وراز دو کی گرفتاری عمل میں

آسکے یہ میری اپنی رائے ہے مگر میں چاہتا ہوں۔ کہ ہر شخص اپنے اپنے خیالات ظاہر کرے"۔

"سر کار ایسی ہی تجویز میرے اپنے ذہن میں آئی تھی" کاسمو نے جواب دیا۔ "لیونور کے کل رات تک آزاد رہنے سے کسی بڑی خرابی کے ظہور میں آنے کا احتمال یوں نہیں ہے۔ کہ مسٹر ولمٹ جلد از جلد لیگ ہاون جاکر سر میتھیو ہیسلیٹن کو خطرہ سے آگاہ کر دیں گے اس کے برعکس اگر لیونور کو فوراً گرفتار کر لیا گیا۔ تو اس کی خبر ڈاکوؤں کو بھی مل جائیگی اور یہ جان کر کہ بنا بنایا کھیل بگڑ گیا وہ فوراً رخصت ہو جائیں گے جس صورت آسٹریوی جہاز کی آمد بعد از وقت ثابت ہوگی پھر یہ بات بھی یاد رکھنے کے قابل ہے کہ کپتان دراڈو کو کل رات بارہ بجے جہاز پر سوار ہونا ہے وہ اگر پہلے ہی بھیس بدلکر اس شہر میں نہیں آ چکا تو کل تک یقینی طور پر آجائیگا۔ اور اس کی گرفتاری چونکہ اشد ضروری ہے۔ اس لئے ہمیں لازمی طور پر انتظار کرنا چاہیئے"۔

"اور آپ مسٹر ولمٹ اس بارہ میں کیا رائے رکھتے ہیں"؟ بیچ پورٹی سینی نے میری طرف مڑتے ہوئے پوچھا۔

"جہاں آپ جیسا صاحب دماغ مدبر موجود ہو وہاں میری ناچیز رائے کیا وقعت رکھ سکتی ہے" میں نے جواب دیا۔ "تاہم آپ کی دریافت پر یہ عرض کرتا ہوں۔ کہ یہ طریقہ جو سوچا گیا ہر لحاظ سے مناسب ہے"۔

"اور اب آپ کہیئے سینیر پورٹی سینی نے کہا۔ "آپ کنارس کے متعلق کیا معلوم دینا چاہتے تھے"؟

"سنیئے میں عرض کرتا ہوں"۔ میں نے کہا۔ "آپ کو اور کاسمو کو بھی اُن حالات کا علم ہے۔ جن میں سینیر کنارس کی اور میری فوسٹرس سے ملاقات ہوئی تھی۔

اس کے بعد سینیر کنارس نے دوستانہ ہمدردی سے سرائے میں اس شخص سے ملاقات کی بلکہ میرا خیال ہے کہ وہ جہاز پر بھی اس سے ملنے گیا اب جبکہ سینیر کنارس کا ارادہ اس شہر سے رخصت ہونے کا ہے ممکن ہے وہ اس ہمدردی سے مجبور ہو کر نوٹرس سے رخصتی ملاقات کرنے کل صبح گھنٹہ آدھ گھنٹہ کے لئے جہاز تشریف لے جاوے پس ان حالات میں میں اپنا فرض تصور کرتا ہوں کہ ان کو اس شخص نوٹرس کے صحیح حالات سے پوری طرح خبردار کر دیا جائے۔"

"یہی خیال میرے اپنے دل میں پیدا ہوا تھا" جج صاحب نے کہا۔ "مگر میں نے کاسمو کے مشورہ کے بغیر کوئی کارروائی کرنا مناسب نہ سمجھا۔"

"میری رائے میں" کاسمو نے جواب دیا "اگر یہ حالات سینیر کنارس سے بیان کر دیئے جائیں تو کوئی خاص حرج نہیں مجھے آپ کے نوکر کی زبانی معلوم ہو چکا ہے کہ سینیر کنارس کی شادی آپ کی نیک سیرت بھتیجی سے کل ہونے والی ہے اس کے بعد جب سینیر کنارس کا آپ کے خاندان سے اتنا گہرا تعلق ہو گیا۔ تو کوئی راز ان سے پوشیدہ رکھنا غیر مناسب ہوگا اور ایک ایسے عزیز رشتہ دار کو ڈاکوؤں سے بچانا بہرحال میں اشد ضروری ہے۔"

"پس تو فیصلہ ہو گیا کہ اس بارہ میں ضروری اطلاع کر دینی چاہئے" جج صاحب نے کہا "اور اب مسٹر ولمٹ چونکہ یہ مشورہ آپ ہی نے پیش کیا ہے اس لئے آپ ہی اس کو عمل میں لائیں میں نے خیال کیا ہے کاسمو سے کل کے انتظامات کے متعلق کچھ باتیں کرنی ہیں اس لئے آپ کمرہ نشست میں جا کر جو مناسب ہو اپنے دوست کنارس سے کہہ دیں اور چونکہ آپ کی رخصت کا وقت قریب ہے اس لئے اس کے ساتھ ہی آپ اس کو اور لیونورا کو الوداع بھی کہہ لیں۔"

اس حکم کی تعمیل میں میں لاحاصلہ کیبن کی طرف ہو لیا کاسٹانٹن اور لیونورا وہیں بیٹھے تھے ایک

چہرہ پر راحت سے ملی ہوئی دوشیزگی کی شرم تھی دوسرے کی آنکھوں میں عشق مظفر و منصور کی تیز چمک۔ مجھے آتا دیکھ کر کنارس کھڑا ہو گیا۔ اور جیسا اس کی عادت تھی بڑے تپاک کے ساتھ ملا لیکن فوراً یہ جان کر کہ ہمیں شاید کوئی نجی گفتگو کرنی ہو یا ممکن ہے اس شرم کی وجہ سے جو دوشیزگی کا جزو ہے چپ چاپ کمرہ سے رخصت ہو گئی۔ غالباً وہ سمجھ گئی تھی کہ مجھے اس شادی کا حال معلوم ہو چکا ہے جو عنقریب ہونے والی تھی۔

"عزیز دوست" میں نے کنارس سے کہا "سب سے پہلے میں اس راحت عظیم پر مبارکباد دیتا ہوں۔ جو عنقریب آپ کو حاصل ہو گی..."

"مجھ کو پہلے ہی یقین تھا کہ اس اطلاع کو پا کر آپ بہت خوش ہوں گے" نوجوان یونانی نے گرمجوشی سے میرا ہاتھ دباتے ہوئے کہا۔ لیکن گو میں نے دیکھا۔ کہ راحت طلبی کی چمک اس کی آنکھوں میں موجود تھی۔ تاہم ایک ہلکی سی دبی ہوئی آہ بے اختیار اس کے منہ سے نکلی۔

اس آہ کی آواز سن کر میں نے کہا "بھائی کنارس کیا اب بھی کوئی اندیشہ اپنی خوش نصیبی کے متعلق آپ کے دل میں باقی ہے؟"

"یہ بات نہیں" کنارس نے جواب دیا اور یہ کہتے ہوئے جلدی سے منہ پھیرنے کی کوشش کی مگر میں یہ دیکھے بغیر نہ رہ سکا کہ گہری اذیت کے آثار اس کے خوشنما چہرہ پر نمودار تھے۔

"میں آپ سے رخصت ہونے آیا ہوں" آخر کار میں نے کہا "لیکن روانگی تر پیشتر..."

"کیا آپ اس شہر سے رخصت ہوا چاہتے ہیں؟" اس نے مضطربانہ میری طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"جی میں آج ہی رات چلا جاؤں گا۔ کیونکہ ایک اشد ضروری کام ہے۔۔۔"
"مگر کیا مسینیر پوٹی سی نے آپ کو تقریب شادی پر ٹھیرنے کے لئے نہیں کہا۔۔۔؟"

"انہوں نے بے حد اصرار کیا تھا" میں نے جواب دیا "اور میں سچے دل سے دعا کرتا ہوں کہ شادی ہر لحاظ سے مبارک ہو۔ مگر جو کام مجھ کو درپیش ہے۔ افسوس اس کو ملتوی نہیں کیا جا سکتا۔ اگر ایسا ہو سکتا تو یقین کیجئے۔ کہ میں اس خوشی کے موقعہ پر ضرور حاضر ہوتا لیکن عزیز دوست میں ایک بات آپ سے کہتا ہوں جس حالت ایسی عظیم راحت آپ کو عنقریب حاصل ہونے والی ہے تو پھر کسلئے آپ بے ضرورت فکروں کو دل میں جگہ دیتے ہیں۔؟"

"آہ مسٹر ولمٹ" کنارس نے جس کے چہرہ پر خوشی کی سرخی چھائی ہوئی اور آنکھیں شعلہ بار تھیں۔ گو ان علامات سے غصہ کی بجائے مردانہ وقار اور ہمت و استقلال کا اظہار ہوتا تھا۔ مجھ سے کہا "اطمینان فرمائیے۔ کہ اگر سوال کسی مشکل یا خطرہ میں ہمت اور طاقت کے اظہار کا ہوتا تو کانسٹنٹائن کنارس ایسا آدمی نہ تھا۔ جو ایک قدم بھی پیچھے ہٹتا۔ مگر اس عشق کے متعلق۔۔۔ میں کیا کہوں۔ بارہا میری طرف سے کسی خود سال بچہ یا بے بس عورت کی طرح کمزوری کا اظہار ہونے لگتا ہے لیکن خیر اس ذکر کو چھوڑیئے آپ میرے حال دل کو سمجھ سکے گئیں۔ پس ہمیں اور اور معاملات پر گفتگو کرنی چاہیئے۔ میں امید کرتا ہوں وہ کوئی ناخوشگوار واقعہ نہ ہوگا۔ جس کی وجہ سے آپ کو فی الفور سوٹیاؤ کشیا سے رخصت ہونا پڑا ہے"

"میری روانگی کا تعلق دراصل اسی معاملہ سے ہے جس کے سلسلہ میں میں یہاں آیا تھا" میں نے جواب دیا "تاہم جانے سے پیشتر میں ایک مشورہ آپ کو

...ں جو ایک دوست کی حیثیت میں مجھ کو ضرور پیش کرنا چاہیئے"۔
"فرمایئے وہ کیا مشورہ ہے جو آپ پیش کرتے ہیں"۔ نوجوان یونانی نے حیرت زدہ ہو کر پوچھا۔

"آپ طبعاً رحمدل اور فیاض ہیں" میں نے کہا۔ "اور اپنے ہم وطن نوٹرس کے ساتھ آپ کا سلوک ہمیشہ فیاضانہ رہا ہے لیکن میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ وہ آدمی اس قابل نہیں کہ اس کے ساتھ نیکی کا سلوک کیا جائے وہ اس دنیا کا بدترین انسان ہے جس کو کسی حال میں رحم یا درگذر کا مستحق نہیں سمجھا جا سکتا مختصر یہ کہ نوٹرس ایک قابل نفرت ڈاکو ہے..."

"کیا ڈاکو!" کنارس نے جس کے چہرہ کی رنگت دفعتاً سرخ ہو گئی تھی متعجبانہ پوچھا۔

"آپ اس اطلاع کو پا کر جتنا بھی حیرت زدہ ہوں کم ہے" میں نے کہا "بہرحال میں جو عرض کرتا ہوں امر واقعہ ہے۔ جس جہاز سے نوٹرس کا تعلق ہے دراصل وہی ڈاکو جہاز ہے جس نے پچھلے دو سال سے لیوانٹ کے ہر حصہ میں دہشت سی پھیلا رکھی ہے"۔

"آہ بدمعاش بانا ہنجار!" کانسٹنٹائن نے جوش میں بھر کر کہا "کاش مجھے اس کا علم ہوتا کاش اس کے متعلق کوئی شبہ میرے دل میں پیدا ہوا ہوتا..."

"خوش نصیبی سے" میں نے سلسلہ تقریر جاری رکھ کر کہا۔ "اس جہاز کی گرفتاری کے متعلق ضروری تدابیر عمل میں لائی جا رہی ہیں... آہ میں آپ سے یہ کہنا بھول گیا کہ نوٹرس درحقیقت اس جہاز کا کپتان نہیں بلکہ اصلی کپتان مداز وہے۔ جسے قیدیوں کے ساتھ کل رات حوالہ انصاف کر دیا جائیگا"۔

"مسٹر ولمٹ آپ کی باتیں حیرت زدہ کرنے والی ہیں" کنارس نے کہا۔

"کیسے معلوم تھا۔ کہ بھیڑ کی صورت میں چھپے ہوئے یہ بھیڑیئے میرے ملک کو بدنام کرنے والے اسکیم موجود ہیں۔ لیکن یہ تو فرمایئے آپ کو ان حالات کا علم کیونکر ہوا؟"

"امر واقعہ یہ ہے۔ کہ آپ جب کل رات مجھ سے ملنے کیلئے آئے تو یہ حالات تب بھی مجھ کو معلوم تھے" میں نے کہا۔ "مگر اسوقت میں یہ راز ظاہر نہ کر سکتا تھا۔ اب سینیر پولیس اور اوسٹیا کی پولیس کے ایک افسر سے مشورہ کرنے کے بعد یہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ آپ کو اس جہاز کی اصلیت اور ان لوگوں کی حقیقت سے خبردار کر دیا جائے جو اس پر سوار ہیں"

"کچھ شک نہیں میرا اس جہاز پر جانا خطرہ سے خالی نہ تھا" کانسٹانٹین نے کہا "میں آج صبح پھر اس جہاز پر گیا تھا۔ اور میں نے اس آدمی نوٹرس کو یقین دلانے کی کوشش کی تھی۔ کہ آپ کسی بری نیت سے اس کے جہاز پر نہ گئے تھے"

"اس عنایت کا شکریہ آپ نے بڑی مروت کی کہ میری صفائی کے لئے اسقدر خطرہ برداشت کیا بہرحال اب میرا فرض ہے کہ صحیح حالات آپ سے پوشیدہ نہ رکھوں دراصل وہ آدمی جو نوکر کی حیثیت میں میرے ساتھ رہتا ہے اوسٹیا کی خفیہ پولیس کا عہدہ دار ہے اسی کی تحریک پر میں جہاز ایتھین پر سوار ہوا تھا۔ وہ اس خاص کام کے سلسلہ میں میرے پاس رہتا تھا۔ جو مجھے پیشتر اس شہر میں لانے کا موجب ہوا تھا اور جس کی وجہ سے میں اب لیگ ہارن جانے پر مجبور ہوں"

"آہ تو کیا آپ لیگ ہارن جائیں گے" گلنارس نے کہا "میں یہ سوچ رہا تھا کہ شاید آپ کو بھی اس راہ پر جانا ہو جس پر مجھکو سفر کرنا ہے۔ جس صورت میں ممکن ہے آپ میری درخواست پر ایک روز اور ٹھیر جانا قبول کریں"

"افسوس یہ ناممکن ہے" میں نے جواب دیا۔ "آج مجھ کو معلوم ہو گیا ہے

کہ جس کام کے سلسلہ میں مجھے اس شہر میں آنا پڑا تھا۔ اس کا ان حالات سے عجیب طرح کا پراسرار تعلق ہے۔ جوڈا کو جہاز کو اس جگہ لانے کا موجب بننے اب میں لیگ ہارن جاتا ہوں تاکہ میں اُس خوفناک سازش کی تیاریوں کو روک سکوں جو عمل میں لائی جارہی ہیں۔"

کنارس نے میرا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے کر گرمجوشی سے دبایا اور کہا "مسٹر ولمٹ اگر میں آپ کی کوئی خدمت سرانجام دے سکوں تو ہر وقت اس کے لئے حاضر ہوں میری دوستی ان لفظوں تک محدود نہیں ہے جو منہ سے کہے یا کانوں سے سُنے جاتے ہیں۔"

"مجھے آپ کی عنایت پر پورا بھروسہ ہے۔" میں نے انداز ممنونیت سے کہا۔ "مگر فی الحال کوئی کام ایسا نہیں جس کے لئے میں آپ کو تکلیف دے سکوں خفیہ پولیس کے کارکن کاسمو کی ذکاوت اور دیانت سے ہر کام اس خوش اسلوبی کے ساتھ ہو رہا ہے کہ آخری کامیابی یقینی ہے ادھر ڈاکو جہاز کو حراست میں لینے کے لئے جنگی جہاز ٹائی رول کو فوراً طلب کیا گیا ہے۔ اور ہوا کا رُخ موافق ہونے کی صورت میں امید ہے وہ کل تک ساحل پر آجائیگا۔ پھر اس کے علاوہ کپتان ورازو کے متعلق تحقیق ہو گیا ہے کہ وہ کل رات جہاز پر سوار ہوگا پس یا تو وہ اس شہر میں آچکا ہے یا کل تک آجائیگا۔ اور جج صاحب یہ سوچ رہے ہیں کہ اس کی گرفتاری کا کیا انتظام کرنا چاہیئے۔"

اس وقت گاڑی کے پہیوں کی کھڑکھڑاہٹ سنائی دی اور میں نے کہا۔ "غالباً یہ وہی گاڑی ہے جسپر سوار ہو کے مجھ کو لیگ ہارن روانہ ہونا ہے اور اب میرے عزیز دوست الوداع۔۔۔"

"ٹھیریئے" کنارس نے قطع کلام کرتے ہوئے کہا "میں آپکو رخصت کرنے چلوں گا"

"اس وقت لیونورا بھی کمرہ میں واپس آگئی۔ اس کو یہ سن کر بڑی حیرت ہوئی۔ کہ میں عنقریب اس شہر سے رخصت ہوا چاہتا ہوں۔ لیکن یہ وقت تفصیلات بیان کرنے کا نہ تھا۔ پس میں نے اس کو بھی مختصر لفظوں میں الوداع کہی اور گو موقعہ کی نزاکت کے خیال سے بصورت الفاظ اس کو آنے والی خوشی پر مبارکباد نہ دے سکا۔ تاہم اس کا اظہار میری نگاہوں سے پوری طرح ہوا۔ جس کے بعد کنارس اور میں کھانا کھانے کے کمرہ کی طرف روانہ ہوئے جس وقت سفری گاڑی دروازہ کے پاس آکر ٹھیری تو ایک سوار گھوڑا دوڑاتا آیا اور اس نے ایک خط سینیر پورٹی سی کو لاکر دیا۔ نوکر اس خط کو لے کر عین اس وقت کھانا کھانے کے کمرہ میں داخل ہوا جب میں اور کنارس وہاں گئے۔ جج نے کنارس کے سلام کا رسمی جواب دیا پھر خط کا لفافہ چاک کیا۔

"یہ ایک بہت ضروری چٹھی ہے" اس نے اس کا مضمون پڑھ کر کہا "جہاز ٹائی رول کا کپتان اس میں لکھتا ہے کہ ہوا موافق ہونے کی صورت میں میں جلد از جلد سوٹیاوکشیا پہنچنے کی کوشش کروں گا پھر یہ بھی اس نے لکھا ہے کہ میں نے اپنا ایک نائب خاص طور پر آپ کے پاس بھیجا ہے۔ اس کا بیان ہے۔ کہ ڈاکو جہاز کے کپتان دورازو کا حلیہ کسی طرح آپ کو معلوم ہو چکا ہے اور اس نائب کو میرے پاس بھیجنے کا مدعا یہ ہے کہ اس سے تبادلہ خیالات کرکے دورازو کو جہاز پر سوار ہونے سے پہلے ہی گرفتار کر لیا جائے تاکہ بعد ازاں اس کی عدم موجودگی میں جہاز ایتھین کے سب ملاح متفقہ کی کسی خاص کوشش کے بغیر اطاعت قبول کرنے پر مجبور ہو جائیں اس آدمی کے کل صبح اسجگہ پہنچنے کی امید ہے۔ اور دورازو کا مفصل حلیہ وہی بیان کریگا۔"

"یہ ایک بڑی مبارک خبر ہے" کاسمو نے خط کا مضمون سننے کے بعد کہا

اور یہی الفاظ میں نے اور کنارس نے بھی کہے۔

"اچھا اب مجھ کو رخصت کی اجازت دیجئے" میں نے گاڑی کے انتظار کا خیال کر کے آخر کار کہا لیکن روانہ ہونے سے پیشتر میں پھر ایک بار آپ کی عنایتوں اور دوستانہ مروتوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں خدا کرے ان پیچیدگیوں کا جلد خاتمہ ہو۔ اور میں دوبارہ حاضر خدمت ہو کر آرام و اطمینان سے چند روز آپ کی خدمت میں بسر کر سکوں" پھر کاسمو سے مخاطب ہو کر میں نے کہا" لیگ ہارن پہنچنے کے بعد میں پہلی فرصت میں تمہارا حق الخدمت روانہ کروں گا۔ اور اطمینان رکھو۔ کہ وہ ہر طرح معقول ہوگا اس اثنا میں جو امداد تم نے دی ہے میں اس کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں اور میری دعا ہے کہ ڈاکو جہاز کے پکڑے جانے سے تم اس سے بھی زیادہ معقول معاوضہ پا سکو جو میں تم کو پیش کر سکتا ہوں۔ اور آپ میرے عزیز دوست کنارس۔۔۔"

مگر فقرہ میرے منہ میں ناتمام ہی رہ گیا۔ کیونکہ پیچھے مڑ کر دیکھا تو نوجوان یونانی کمرے سے رخصت ہو گیا تھا۔

"وہ ابھی باہر گیا ہے اور غالباً ڈیوڑھی میں آپ کا انتظار کر رہا ہوگا" سنیور پورٹی سی نے کہا۔

خیر میں جج صاحب سے اور کاسمو سے مصافحہ کر کے آخر کار رخصت ہوا ڈیوڑھی میں پہنچا تو لمپ کی روشنی میں کنارس اس گاڑی کے پاس کھڑا نظر آیا جس پر مجھ کو سوار ہونا تھا۔

"میں دیکھ رہا تھا کہ گھوڑے کس قدر مضبوط اور تازہ دم ہیں" اس نے مجھے پاس آتا دیکھ کر کہا" کچھ شک نہیں کہ یہ جوان اٹلی کی سواریوں سے معمولی گھوڑوں سے بدرجہا بہتر ہیں اور ان کی مدد سے آپ اپنے سفر کی

پہلی منزل بہت جلد طے کرلیں گے۔"

"میں جس قدر جلد لیگ ہارن پہنچ جاؤں بہتر ہے" میں نے کہا "اور اب میرے عزیز دوست خدا حافظ" پھر دبی ہوئی آواز سے "میں امید کرتا ہوں کہ اگلی ملاقات پر آپ کی زبانی یہ سن سکوں گا۔ کہ خدا نے آپ کو کامل راحت بخشی ہے..."

"اس دعائے خیر کا شکریہ قبول کیجئے" نوجوان یونانی نے صدق دل سے کہا۔ "خدا کرے وہ کام جس کے لئے آپ لیگ ہارن جا رہے ہیں جلد از جلد پورا ہو"

رخصتی مصافحہ کے بعد میں گاڑی پر سوار ہوا گھوڑ سوار نے کھڑکی بند کرکے گھوڑوں کو چابک لگایا اور گاڑی تیزی رفتار سے ایک طرف کو چل دی۔

---

# باب ۱۲۵

## گھُپ اندھیری رات

لیگ ہارن کا مشہور قصبہ جسے لورنو بھی کہتے ہیں ریاست ہائے ٹسکنی میں واقع ہے اور سوٹیا وکشیا سے اس کا سیدھا فاصلہ سمت شمال میں ایک سو تیس میل کے قریب ہے۔ لیکن چونکہ گاڑی ساحلی مقامات کی وجہ سے کئی پھیر کھا کر جاتی ہے۔ اس لئے فاصلہ کی لمبائی میں قریباً پندرہ میل اور اضافہ کئے جا سکتے ہیں بایں ہمہ گاڑی چونکہ چار گھوڑوں کی تھی سڑک ہر لحاظ سے عمدہ تھی اور میں نے گھوڑ سواروں کو معقول انعامات بھی دیئے تھے۔ اس

لئے میرا خیال تھا کہ دس میل فی گھنٹہ کی رفتار سے سفر کر کے کم و بیش چودہ گھنٹوں کے عرصہ میں لیگ ہارن پہنچ جاؤں گا۔ اس میں شک نہیں ڈور چسٹر مجھ سے چار پانچ گھنٹے پیشتر روانہ ہوا تھا۔ تاہم اس کی مجھے چنداں پروا نہ تھی۔ کیونکہ اکو جہاز کو اگلے روز نصف شب سے پہلے سوٹیا و کشیا سے رخصت نہ ہونا تھا۔ پس اگر وہ اپنی روانگی سے پہلے آسٹریا کے جنگی جہاز کی حراست میں نہ آیا۔ یا سینیر پورٹی سی نے اس کے متعلق کوئی اور تجویز عمل میں لانے کی کوشش میں کامیابی حاصل نہ کی تو بھی میں اس کے ساحل ٹسکنی پر پہنچنے کے بہت عرصہ پیشتر لیگ ہارن پہنچ جاؤں گا۔ ان سب باتوں کے علاوہ معاملہ کا ایک پہلو اور بھی میرے لئے امید افزا تھا۔ یعنی ڈور چسٹر صرف دو گھوڑوں کی گاڑی میں سفر کر رہا تھا۔ اور میری گاڑی میں چار گھوڑے جتے تھے اس لئے دونوں حالتوں میں رفتار کا فرق کافی تھا۔ اور مجھ کو یقین تھا۔ کہ میں اس مرد مکار کو رستہ ہی میں جالوں گا اور حدود ٹسکنی میں پہنچکر فوراً اس کو افسران انصاف کے حوالے کر سکوں گا اس نے لاکھ بھیس بدل رکھے ہوں پچھلے تجربات کی بنا پر میں ان کی تہ تک پہنچنے کا پورا یقین رکھتا تھا اور اب کی بار اس کے میرے ہاتھ سے بچ نکلنے کا کوئی امکان نظر نہ آتا تھا۔

گاڑی پوری تیزی رفتار سے چل رہی تھی اور میں اس کے ایک کونے میں اطمینان کے ساتھ بیٹھا ان امید افزا خیالات کے مزے لے رہا تھا باہر گھپ اندھیری رات تھی اور باد تند کے جھونکے سڑک کے کنارے اگے ہوئے درختوں کے پتوں کو سرسراتے ہوئے پُر اسرار آوازیں پیدا کر رہے تھے ابر غلیظ محیط تھا اور دور حد افق پر بجلی تھوڑی تھوڑی دیر کے بعد آتشی کنکھورے کی مانند چمک جاتی تھی لیکن مجھے گاڑی کے اندر ہر طرح آرام تھا اور میں اپنے

جی میں یہ سوچ ہی رہا تھا۔ کہ اب سارے انتظامات سے فارغ ہونے کے بعد مجھے لیگ ہاؤس پہنچنے تک نیند کی ایک دو چھپکیاں لے لینی چاہیں کہ دفعتاً گاڑی بڑے زور کے ساتھ ہلی اور اس طرح ٹیڑھی ہوگئی گویا اس کا ایک پہیہ کسی اونچے پشتہ پر چڑھ گیا ہو اس کے ساتھ ہی ایک عجیب طرح کی سیٹی کی آواز رات کی پراسرار آوازوں سے جدا اور تیز مجھ کو سنائی دی اس سے پہلے کہ میں آواز کی نوعیت کو سمجھ سکتا یا مجھے اس پر غور کرنے کی مہلت نصیب ہوتی ایک شانیہ کے عرصہ میں گاڑی نشیب پہیہ کی طرف الٹ گئی میرے سر میں چوٹ آئی اور میں اس کے صدمہ سے گرتے ہی بیہوش گیا۔

میں نہیں جانتا یہ حالت کتنا عرصہ رہی یا اس کے بعد کونسے واقعات ظہور میں آئے بہرحال جب مجھے ہوش آیا اور میں حالات پر غور کرنے کے قابل ہوا تو میرے چوٹ کھائے ہوئے دماغ کو یہی معلوم ہوا کہ جو کچھ پیش آیا یا اب پیش آرہا ہے محض ایک خواب ہے۔ اور کچھ نہیں۔ کیا دیکھتا ہوں گھپ اندھیری رات میں تین آدمی مجھ کو اٹھائے ہوئے ایک طرف لئے جاتے ہیں دو نے میرے سر اور بازوؤں کو تھام رکھا تھا اور ایک نے ٹانگیں پکڑی ہوئی تھیں وہ کسی ڈھلوان مقام پر اتر رہے تھے اور ہوا کی نمکینی اور تازگی اس بات کا نشان تھی۔ کہ سمندر اس مقام سے بالکل قریب ہے۔ ایک لحظہ کے عرصہ خفیف کے لئے میں چپ چاپ سارے حالات پر غور کرتا رہا اور گو قوت گویائی مجھے حاصل تھی تاہم اتنی حیرت مجھے اس واقعہ عجیب پر ہوئی۔ کہ کوئی لفظ میرے منہ سے نہ نکل سکا یا ممکن ہے میری اس خاموشی کی وجہ یہ ہو۔ کہ میں اب تک اس سارے واقعہ کو خواب ہی سمجھ رہا تھا۔ لیکن جب رفتہ رفتہ مجھے اپنے سر میں چوٹ کا احساس ہونے لگا

جب ایک دو بار درد کی تیز ٹیس سر کی پشت سے اُٹھ کر اطراف میں پھیلتی معلوم ہوئی تو رفتہ رفتہ یہ خیال دل میں جاگزین ہونے لگا کہ واقعات پیش آمدہ کا کم از کم وہ حصہ جو میرے چوٹ کھانے سے تعلق رکھتا تھا کسی رات خواب کا حصہ نہیں ہے بے شک میں گاڑی الٹ جانے سے چوٹ کھا کر گرا تھا اور اس چوٹ کی تکلیف اب تک میرے سر میں باقی تھی لیکن ... سوال پیدا ہوا کہ اس کے بعد کونسے واقعات ظہور میں آئے اور یہ لوگ کون ہیں اور مجھے کہاں لئے جاتے ہیں؟ آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر دیکھا تو معلوم ہوا۔ کہ دو تین آدمی اور بھی چپ چاپ میرے دونوں طرف چل رہے تھے خاموشی اتنی عظیم اور ہیبتناک تھی۔ کہ مجھے اپنا دل بڑے زور سے دھک دھک کرتا معلوم ہوا۔ اور یہ ہولناک خیال میرے جی میں پیدا ہوا کہ ممکن ہے ان لوگوں نے مجھ کو مردہ سمجھ کر اُٹھایا ہو۔ اور اب وہ مجھے کسی مقام پر دفن کرنے لئے جا رہے ہوں!

جستہ جستہ اطالوی زبان مجھے آتی تھی اس سے کام لے کر میں نے چند الفاظ اظہار شکر گذاری کے ان لوگوں سے کہے جن کو میں اپنا محسن اور مددگار تصور کرتا تھا۔ لیکن وہ پھر بھی خاموش رہے ان کی اس عجیب حالت سے میری دہشت اور بڑھی میں نے زور کا جھٹکا دے کر اپنی ٹانگیں چھڑا لیں اور سیدھا کھڑا ہو گیا۔ لیکن وہ آدمی پھر بھی نہ بولے البتہ خیال کی تیزی سے انہوں نے ایک رسی میرے گرد ڈال کر بڑے زور سے کس دی اور اس سے پہلے کہ میں ایک لفظ بھی اور کہتا یا بچنے کی کوئی کوشش کر سکتا میرے دونوں بازو پہلوؤں میں جکڑ دیئے گئے اور میں عاجز و بے بس بندھے ہوئے قیدی کی مانند ان کے رحم پر ہو گیا۔

اس وقت جب ایک سنسان اور بیابان مقام پر آدھی رات کے وقت
میں نے اپنے آپ کو چند نامعلوم شخصوں کے قابو میں پایا۔ جب انہوں نے کوئی
وجہ ظاہر کئے بغیر میری مشکیں کس لیں اور جب وہ رات کے اندھیرے میں
مجھ کشاں کشاں کسی نامعلوم مقام کی طرف لے چلے تو اتنی عظیم دہشت
میرے دل کو ہوئی جس کی صحیح کیفیت بصورت الفاظ ظاہر نہیں کی جا سکتی
قدرتی طور پر خوف کا پہلا احساس اپنی سلامتی کے لئے تھا۔ لیکن اس کے
ساتھ ہی خیال آیا کہ میرے یوں پکڑے جانے سے نہ معلوم جان سے پیاری
امیلی اور اس کے رشتہ داروں کا کیا حال ہوگا خدا کو ہی بہتر معلوم تھا
کہ یہ لوگ کب تک مجھ کو زیر حراست رکھنا چاہتے تھے مگر اس میں شک
نہ تھا۔ کہ میرے چند گھنٹوں کی حراست بھی اس موقعہ پر تباہ کن نتائج پیدا
کر سکتی تھی۔ میں نے پھر ایک بار بولنے کی کوشش کی مگر اتنی دہشت مجھ پر طاری
تھی کہ الفاظ نوک زبان پر آ کر رہ گئے اور میں انتہائی کوشش کے باوجود
کچھ نہ کہہ سکا میں نے آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر دیکھا تاکہ معلوم کر سکوں یہ لوگ
کون ہیں اور کیا ان میں سے کسی کی صورت میری پہچانی ہوئی ہے لیکن
لیکن رات اتنی سیاہ تھی کہ کچھ پتہ نہ چلا۔ انتہائی کوشش
کے باوجود میں ان کی صورتیں دیکھنے سے قاصر رہا۔

پھر ایک بار میں نے گفتگو کی کوشش کی۔ پہلے اطالوی میں بولا پھر
فرانسیسی میں۔ لیکن جب وہ اس پر بھی خاموش رہے تو انگریزی میں التجائیں
کرنے لگا کہ خدا کے لئے مجھے چھوڑ دو۔ میں نے تم میں سے کسی کا کچھ نہیں بگاڑا
اور ضرور تم لوگوں کو میری نسبت غلط فہمی ہوئی ہے لیکن میری اس کا جواب
صرف ایک خاموشی تھا سب آدمی اس طرح چپ رہے گویا وہ بہرے ہیں

بارہ میں سازش کر چکے تھے۔

ہیبت ناک شبہات اب میرے دل میں پیدا ہونے لگے کوئی چارہ کار نہ دیکھ کر میں نے ان سے چھٹنے اور رات کے اندھیرے میں کسی طرف کو فرار ہونے کا ارادہ کر لیا مگر ان کے ہاتھ زنبور آہنی کی طرح مضبوط تھے خدا معلوم کس غیبی طریقہ پر اُن کو میرے دل کا حال معلوم ہو گیا۔ کہ ناگاہ انھوں نے اپنی گرفت اور زیادہ مضبوط کی اس حالت میں کوشش کرنا ہی فضول تھا۔ اور جب اس کے بعد میں نے ایک شخص کو کوئی چیز نیام سے نکالکر ہاتھ میں پکڑتے دیکھا۔ اور وہ چیز اندھیرے میں چمکتی نظر آئی تو صاف معلوم ہو گیا۔ کہ وہ مجھے کسی حال میں فرار کا موقعہ دینے کے لئے آمادہ نہیں ہیں بلکہ انھوں نے فیصلہ کر لیا ہے۔ کہ اگر کوئی کوشش میری طرف سے ہوئی تو وہ فوراً میرے دو ٹکڑے کر ڈالیں گے ایک اور کوشش میں نے ان لوگوں کی صورتیں دیکھنے کے لئے کی میں چاہتا تھا کسی طریقہ پر اُن شبہات کی جو میرے دل میں پیدا ہو چکے تھے تصدیق یا تردید کر سکوں لیکن بے سود رات کی سیاہ چادر لحاف کی مانند سروں پر چھائی ہوئی تھی فاصلہ کا تو ذکر کیا پاس کی بھی کوئی چیز نظر نہ آتی تھی

اس حالت میں چند منٹ اور گذرے اس اثنا میں لاتعداد پریشانیاں ذہنی تکلیفیں اور اذیتیں مجھ کو حیران کرتی رہیں نہ میں کچھ سوچ سکا۔ نہ اپنے طرز عمل کے بارہ میں کوئی فیصلہ کن رائے ہی قائم کر سکا آخرکار وہ پراسرار مدھم شور جو بحری موجوں کے سنگی کناروں سے ٹکرانے سے پیدا ہوتا ہے میرے کانوں میں آنے لگا جس سے یہ یقین دل میں جاگزین ہوا۔ کہ ہم ساحل بحر کے پاس پہنچ گئے ہیں میں نے ایک روز سینیر پورٹ سی کی بالکونی پر کھڑے ہو کر دیکھا تھا کہ لیگ ہارن کی طرف جانے والی سڑک ساحل بحر سے متوازی

بلندیوں کے پاس ہو کر گذرتی ہے اس کا مطلب یہی ہو سکتا تھا کہ یہ لوگ مجھے سڑک پر سے اٹھا کر اب سمندر کی سمت میں ڈھلوان پر لئے جا رہے تھے اس سے میرے بدترین اندیشوں کی تصدیق ہو گئی چند منٹ کے عرصہ میں یہ مختصر سا جلوس سمندر کے کنارے پر پہنچ گیا مجھے ایک کشتی پر سوار ہونے کے لئے مجبور کیا گیا اور وہ رسی جو بیشتر میرے بازوؤں کے گرد بندھی تھی اب بڑی مضبوطی سے ٹانگوں پر بھی کس دی گئی تاکہ ایسا نہ ہو میں سمندر میں کود جانے کی کوشش کروں۔

اس وقت تک اُن آدمیوں کے منہ سے جن کی حراست میں میں تھا ایک لفظ تک نہ نکلا تھا۔ اسی حالت میں چپ چاپ ہم کشتی پر سوار ہوئے اور اس وقت میں نے دیکھا۔ کہ دو آدمی پہلے سے اس کشتی میں بھی موجود تھے میرے ساتھیوں میں سے ایک نے پتوار ہاتھ میں لے لی اور کشتی کے سرے پر بیٹھ گیا اور میں نے اندازہ سے معلوم کیا کہ وہ اس جماعت میں افسر کا درجہ رکھتا تھا۔ ایک لمبا سا لبادہ اس نے پہن رکھا تھا۔ اور جب وہ میرے پاس سے گذرا تو اس لبادہ کا سرا میرے بدن سے چھو گیا۔ بغیر کسی حکم یا اشارہ کے کسی سابقہ قرارداد کے موجب کشتی چلنے لگی لیکن میرا خیال ہے کہ چپوؤں کے سرے احتیاطاً کپڑے میں لپٹے ہوئے ہوں گے کیونکہ ان کی حرکت سے کسی طرح کی آواز پیدا نہ ہوتی تھی آن واحد میں خشکی پیچھے رہ گئی اور کشتی کھلے سمندر کی طرف ہو لی جس میں شب کی تاریکی سے پانی کی رنگت بھی روشنائی کی طرح سیاہ معلوم ہوتی تھی۔

مگر قدرت نے قوائے انسانی کو حالات کے مطابق کمزور یا طاقتور بننے کی عجیب طاقت عطا کی ہے اور کوئی تاریکی خواہ وہ کتنی ہی کثیف کیوں نہ ہو آخر کار چشم انسانی کے تجسس کا مقابلہ نہیں کر سکتی رفتہ رفتہ میری آنکھیں اس

اندھیرے میں بھی دیکھنے کے قابل ہو گئیں ان لوگوں کی شکلیں جو کشتی میں میرے اردگرد بیٹھے تھے بتدریج واضح ہونے لگیں اور میں اپنے دل میں یہ سوچے بغیر نہ رہ سکا۔ کہ ان میں بعض کی پوشش میرے لئے بالکل نئی نہیں ہے میں نے اس بارہ میں یقین حاصل کرنے کی بہت کوشش کی مگر کوئی فیصلہ کن رائے قائم نہ کر سکا ان لوگوں کی صورتیں بے شک مجھ کو نظر آتی تھیں لیکن خط و خال پوشیدہ تھے تاہم ہستی ہی سے ایک شبہ رفتہ رفتہ میرے دل میں پیدا ہونا شروع ہو گیا تھا۔

میں نہیں جانتا کشتی نے کتنے چکر کاٹے اور کون اطراف کا رُخ کیا لیکن آخر کار کچھ عرصہ کے بعد فاصلہ پر آبادی کی روشنی دکھائی دینے لگی کسی دُور افتادہ مقام پر جلتے ہوئے چراغ کہرہ کی پشت پر جھلملاتے ہوئے تاروں کی مانند دکھائی دینے لگے اور آگے جانے سے معلوم ہوا کہ وہ روشنی سوٹیا وکشیا کے گھاٹ کی ہے اس کا مطلب یہ تھا کہ میں جس مقام سے چلا تھا وہ لوگ وہیں مجھ کو واپس لے آئے اس وقت مجھے کشتی کے پیندے میں کوئی چیز پڑی ہوئی نظر آئی جس کا میں نے اب تک خیال نہ کیا تھا۔ جب میں نے اسے پیروں سے چھو کر دیکھا۔ تو معلوم ہوا کہ میرے بکس ہیں جنھیں کاسونے مقفل اور بند کر کے گاڑی پر رکھوا دیا تھا۔ اب تک میری توجہ اسباب کے سوال پر بالکل ہی نہ گئی تھی۔ لیکن معلوم ہوتا ہے۔ کہ جس طرح باقی سب کام بڑی خاموشی کے ساتھ ہوا تھا۔ اسی طرح میرا اسباب بھی چپ چاپ اور بلا آواز کشتی میں لاکر رکھ دیا گیا اور اب دفعتاً کشتی نے ایک نئے چکر کاٹنا شروع کیا۔ یقیناً وہ سوٹیا وکشیا کے گھاٹ کی طرف جا رہی تھی اور میں اس ہیبتناک خیال کو اپنے دل میں جگہ دیئے بغیر نہ رہ سکا۔ کہ میرے بدترین اندیشے عنقریب پورے ہونے

والے ہیں۔

پھر ایک بار میں نے ان لوگوں کی طرف دیکھا جو مجھے نرغہ میں لئے بیٹھے تھے۔ خصوصیت کے ساتھ میری نگاہ اس آدمی کے چہرہ کی طرف گئی جو اس جماعت کا افسر تھا۔ مگر پتوار پر رکھا ہوا اس کا ہاتھ اور لبادہ میں لپٹی ہوئی اس کی صورت ان دو چیزوں کے سوا میں اور کچھ نہ دیکھ سکا۔ اتنے میں گھاٹ کے لمپوں کی روشنی زیادہ زیادہ واضح ہونے لگی تھی صریحاً ہماری کشتی گھاٹ کی طرف جا رہی تھی۔ اور میں بخوبی سمجھ سکتا تھا۔ کہ اُسے کس مقام پر پہنچنا ہے۔

آخر کار جب ہماری کشتی گھاٹ سے تھوڑے فاصلہ پر رہ گئی اور میں نے پہلی مرتبہ کشتی کھینے والوں کے لباس سے اصل حقیقت معلوم کی کہ وہ لوگ کون ہیں۔ تو اس کے ساتھ ہی مجھ کو ایک جہاز کے ایک اونچے مستول دکھائی دینے لگے زیادہ قریب جانے سے اُس جہاز کا سیاہ پیندہ بھی نظر آگیا ہر چند اس سے پہلے بھی میرے دل میں بدترین اندیشے جاگزین ہو چکے تھے تاہم جب آخر کار میرے شکوک نے یقین کی صورت اختیار کی تو اتنی دہشت مجھ پر طاری ہوئی۔ کہ ایک لفظ تک منہ سے نہ نکل سکا سکتے کہ میں ان لوگوں سے جو مجھے پکڑ کر یہاں لائے تھے رحم کی التجا بھی نہ کر سکا گو یہ بات مشکوک ہے کہ وہ التجا ان کے دلوں پر کوئی اثر پیدا کرتی یا نہیں جوں جوں کشتی آگے بڑھتی گئی۔ لاتعداد لمپوں کی روشنی نے تاریکی کو زائل کرنا شروع کیا جہاز کی صورت رفتہ رفتہ نمایاں ہوتی گئی اور چند منٹ کے عرصہ میں ہماری کشتی ڈاکو جہاز ایتھین کے پہلو میں جا کر کھڑی ہو گئی!

اُس وقت پہلی مرتبہ اس افسر نے جو پتوار کے پاس بیٹھا تھا مہر سکوت توڑی اور کوئی حکم اپنے آدمیوں کو صادر کیا میں نے آواز پہچانی یہ جہاز ایتھین کا وہی نائب افسر تھا جس نے مجھ کو اس جہاز کے مختلف حصے دکھائے تھے اور جسے میں نے

سوٹیاوکٹ یک قہوہ خانہ میں لیفٹیننٹ ورمے باتیں کرتے سُنا تھا حکم پاتے ہی دو ملاحوں نے میری ہتھکڑیاں کھول دیں اور افسر مذکور نے مجھ کو فرانسیسی زبان میں مخاطب کر کے سرد لہجہ میں کہا "مسٹر ولمٹ جیسا طرز عمل آپ اختیار کریں گے۔ ویسا ہی سلوک آپ سے کیا جائیگا مقابلہ کی کوشش بے سود ہوگی اور نزاع کی حالت میں لاحاصل۔ پس دانائی اس میں ہے کہ آپ تقدیر پر شاکر رہیں"

"لیکن یہ تو بتایئے" میں نے بے تابانہ پوچھا "کس مطلب کے لئے آپ...؟"

"خاموش" اس نے تحکمانہ لہجہ میں کہا "میں آپ کے سوالوں کا جواب نہیں دے سکتا۔ بلکہ جو حکم مجھے افسر بالا کی طرف سے ملا ہے اس کی تعمیل کرتا ہوں چلئے جہاز پر چڑھ جایئے"

میں نے بحالت مجبوری تعمیل کی کیونکہ حجت و تکرار کی اور مقابلہ کی تو کوئی صورت ہی ممکن نظر نہ آتی تھی صحن جہاز پر پہنچا تو ہر طرف اندھیرا چھایا ہوا تھا صرف ایک کیبن کی چھت پر بنے ہوئے تابدان کے شیشہ سے قندیل سی روشنی خارج ہوتی تھی۔ مگر اس اندھیرے کے باوجود میں نے دیکھا کہ ملاح صحن جہاز پر موجود تھے سب کے سب خاموش مجھے ایک قیدی کی حیثیت میں دیکھ کر ان کے دلوں میں کچھ ہی خیالات کیوں نہ پیدا ہوئے ہوں انہوں نے کسی طریقہ پر اُن کا اظہار نہ کیا۔

اتنے میں وہی افسر جس کا ذکر پہلے آچکا ہے مجھ کو مخاطب کر کے کہنے لگا "میرے ساتھ ساتھ آجایئے"

وہ مجھے جہاز کے زیریں حصہ کی طرف لے چلا پاس پاس ہم دونوں اس زینہ سے اترے جس کے اطراف میں پیتل کے سہارے بنے ہوئے تھے اور اس پہلی کیبن میں داخل ہوئے جس کا مال پیشتر کسی موقعہ پر قلمبند ہو چکا ہے کوئی آدمی اس جگہ موجود نہ تھا البتہ اس کے ساتھ جو چھوٹی کیبن خوابگاہ کا کام دیتی تھی اس کا دروازہ کھلا

تھا اور اس کے اندر جلتے ہوئے لمپ کی روشنی بالائی تابدان کی راہ سے خارج ہو رہی تھی اس دوسری کوٹھڑی کے اندر سے کسی کی آواز بھی سنائی دی جو کوئی سوال پوچھ رہا تھا۔ میں نے اس آواز کو پہچانا وہ نرسوں کی نگران اس عورت کی تھی جو میرے معالج ساتھ یہاں تک آیا تھا۔ اب اپنا لمبا کوٹ اتار دیا اور ٹوپی ہاتھ میں لے کر معذرانہ کمرہ میں داخل ہوا اس نے جواب میں چند الفاظ کہے جن کا مطلب میری سمجھ میں نہ آسکا کیونکہ یہ گفتگو ان لوگوں کی اپنی زبان میں ہو رہی تھی اس کے ساتھ ہی نرسوں کے منہ سے کلمہ حیرت نکلا جس میں خوشی کا عنصر بھی شامل تھا معلوم ہوتا تھا اس کو میرے گرفتاری کی خبر سن کر حیرت آمیز خوشی ہوئی ہے پھر اس نے چند الفاظ اپنی زبان میں حکمانہ لہجہ میں کہے اس کے تھوڑی دیر بعد ہی آدمی جو مجھے اپنے ساتھ یہاں لایا تھا باہر آگیا اور چاندی کے شمعدان میں لگی ہوئی موم بتی روشن کر کے اس نے اس کمرہ کے بالمقابل جس میں نرسیں رہتی تھیں ایک اور کوٹھڑی کا دروازہ کھولا مجھے اندر آنے کا اشارہ کرتے ہوئے اس نے جلتی ہوئی شمع ایک خوبصورت چھوٹی چپائی پر رکھ دی اس کے بعد مجھ کو مخاطب کر کے بولا۔

"یہ آپ کی جائے قیام ہے اور میں آپ کو خبردار کر دیتا ہوں کہ کسی حال میں اس سے باہر آنے کی کوشش نہ کیجئے گا۔ ایک پہرہ دار برابر کے کمرے پر ہر وقت ننگی تلوار لئے موجود رہتا ہے اور اس کو حکم دے دیا گیا ہے کہ اگر کوئی آدمی بلا اجازت اوپر چڑھنے کی کوشش کرے تو وہ اس کو بے دریغ قتل کر دے سٹرولٹ آپ کو معلوم ہونا چاہیئے کہ اس جہاز کے آدمی کبھی حکم کی تعمیل میں کوتاہی نہیں کرتے یہ میں اس سے پیشتر آپ کو بتا چکا ہوں کہ جیسا آپ کا طرز عمل ہوگا۔ ویسا ہی سلوک آپ سے کیا جائیگا۔ ہم نہیں چاہتے کسی طرح کی بیجا سختی آپ پر کریں مگر آپ کو بھی اس بات کا خیال رکھنا

چاہیئے کہ آپ ہم کو کسی معاملہ میں شکایت کا موقعہ نہ دیں۔ رہ گیا آپ کی جانی حفاظت کا سوال تو اس کے متعلق میرا کچھ کہنا اپنی اور اپنے ساتھیوں کی توہین میں داخل ہوگا۔ کیونکہ ہم بلاوجہ کسی کی جان ضائع کرنا پسند نہیں کرتے۔ کھانا آپ کو باقاعدہ وقت پر ملتا رہے گا اور جو کوٹھڑی آپ کو دیجئی ہے۔ اس میں سامان تفریح کا بھی انتظام ہے ..."

اس لمبی تقریر کے بعد افسر مذکور نے اپنے سر کو ذرا سا خم کیا اور دروازہ بند کر کے رخصت ہو گیا۔ لیکن اس نے دروازہ کو باہر سے مقفل نہ کیا اور سچ پوچھئے تو اس کی حاجت بھی کیا تھی۔ میرا اس کوٹھڑی سے نکل کر فرار کی کوشش کرنا قطعاً غیر ممکن تھا چند لمحوں کے بعد دروازہ پھر کھلا اور ملاحوں میں سے ایک میرے لئے کھانا لا کر رکھ گیا۔ اس نے چپ چاپ ہر ایک چیز ٹھکانے رکھ دی پھر ایک لفظ تک کہے بغیر وہ بھی رخصت ہو گیا۔

بناوٹ کے اعتبار سے یہ کمرہ مربع تھا چھ فٹ لمبا اور تریپا اسی قدر چوڑا سامان آرائش کی بھی اس میں کمی نہ تھی ایک جانب خوشنما صوفے پر مخمل کی گدیاں بچھی تھیں معلوم ہوا کہ یہ چیز دن کو بیٹھنے اور رات کو سونے کا کام دیتی ہے کیبن کے وسط میں ایک چھوٹی سی میز تھی اور ایک کونے میں ہلکی پھلکی خوشنما چھوٹی سی تپائی جس پر گلدان رکھا رہتا تھا بعد ازاں معلوم ہوا کہ جب اس کا ڈھکنا اٹھا دیا جائے تو نیچے ایک نادنتی جس میں ہاتھ منہ دھویا جا سکتا تھا ایک بیضوی آئینہ اس چوبی دیوار میں لگا تھا۔ جو اس کیبن کو پاس والی کیبن سے جدا کرتی تھی ایک چھوٹی سی الماری میں فرانسیسی اطالوی اور جرمن زبان کی متعدد کتابیں رکھی تھیں اور ایک طاقچے سے مسلک سی بتی بھی لٹکی ہوئی تھی دروازہ کے بالائی نصف حصہ میں چوڑے چوڑے شیشے

لگے ہوئے تھے جنکی راہ سے دن کو روشنی اور رات کو اس لمپ کا اجالا بڑی کیبن میں جلتا تھا داخل ہو سکتی تھی ایک گول سوراخ صحن جہاز کے عین نیچے باہر کی طرف بنا تھا جس سے سمندر کی تازہ ہوا اور مزید روشنی داخل ہو سکتی تھی۔ لیکن اگر موسم طوفانی ہو یا کسی اور وجہ سے اس کو کھلا رکھنے کی حاجت باقی نہ رہے تو اس کو بڑی آسانی سے بند بھی کیا جا سکتا تھا اور وہ اس خوبی سے بند ہوتا تھا کہ پانی بالکل اندر نہ آ سکتا تھا۔ کیبن میں عمدہ اور نفیس رنگ، در و غن پھرے ہوئے تھے غرض ہر چیز اس عمدگی اور نفاست سے بنی تھی۔ کہ اگر یہ آرام و تفریح کا سفر ہوتا اور مجھے نقل و حرکت کی آزادی اور دوستوں کی صحبت نصیب ہوتی تو شکایت کا تو ذکر کیا میں اس جہازی زندگی کو ہر لحاظ سے آسائش دہ اور قابل اطمینان تصور کرتا۔

میں نے سلسلہ داستان جاری رکھنے سے پیشتر اس کمرہ کے حالات پوری تفصیل کے ساتھ بیان کئے ہیں۔ لیکن جیسا ناظرین سمجھ سکتے ہیں مجھ کو ان ساری باتوں کا علم کیبن کے اندر آتے ہی فوراً نہ ہوا تھا۔ بلکہ یہ تفصیلات رفتہ رفتہ معلوم ہوئی تھیں جس وقت ملاح میرے بکس رکھ کر چلا گیا۔ تو میں نے اپنی جیبوں میں ہاتھ ڈال کر دیکھا کہ کیا اس عرصہ بے ہوشی میں جس کا حال مجھے بالکل معلوم نہ تھا۔ کسی نے میری کوئی چیز اڑانے کی کوشش تو نہیں کی لیکن معلوم ہوا کہ ساری چیزیں محفوظ تھیں میری گھڑی بٹوا اور وہ پاکٹ بک بھی جس میں متعدد نوٹ اور وہ گشتی چٹھی رکھی تھی جس کی بنا پر میں سند کے اخراجات وصول کر سکتا ساری چیزیں ٹھکانے سے رکھی ہوئی تھیں میں نے صوفہ پر بیٹھ کر اپنی موجودہ حالت پر غور کرنا شروع کیا اور اس کے ساتھ ہی یہ سوچنے کی کوشش کی کہ میری اس گرفتاری کا نتیجہ کیا ہوگا۔ جس وقت میں

ان باتوں پر غور کرتا تو گہری پریشانی میرے دل کو لاحق ہونے لگتی۔ گو میں بیان کر دینا چاہتا ہوں کہ وہ پریشانی اپنے لئے نہیں بلکہ ان کے بارہ میں تھی جن کو میں اپنی حراست کی وجہ سے اُن خطرات سے مطلع نہ کر سکا تھا۔ جن میں وہ گھرے ہوئے تھے۔ اپنے بارہ میں مجھ کو معلوم تھا۔ کہ میری زندگی خطرہ میں نہیں ہے بڑا اگر تھا تو محض یہ کہ مجھے اس وقت تک زیر حراست رکھا جائیگا جب تک کہ لیبنوور کی سوچی ہوئی شیطانی تجاویز کامیابی کی منزل پر پہنچ جائیں مجھے اچھی طرح یاد تھا۔ کہ لیبنوور سے گفتگو کرتے ہوئے اس شخص نے جو مجھ کو یہاں تک لایا تھا بر ملا کہا تھا۔ کہ ہم کسی آدمی کی جان بلا وجہ ضائع کرنا نہیں چاہتے اور اب وہی بات اس نے دوبارہ مجھ سے کہی تھی اس لئے علیسیا میں نے لکھا ہے۔ مجھے اپنی جان کا خطرہ بالکل نہ تھا۔ تاہم وہ نتیجہ جو میری حراست سے پیدا ہو سکتا تھا اتنا ہولناک تھا۔ کہ اگر میری جان خطرہ میں ہوتی اور میں اس دوسرے نتیجہ کی طرف سے مطمئن ہو سکتا تو میرا اضطراب جبر بھاگھٹ جاتا۔ بڑی مشکل یہ تھی۔ کہ اپنی موجودہ حالت میں سر میتھیو ہیسلٹین کو کسی طرح آگاہ بھی نہ کر سکتا تھا اس لئے جب سوچتا کہ وہ خود اس کی بیٹی اور مہ جبین انیبل ان بے رحم ڈاکوؤں کے ہاتھ پڑے ڈالے ہیں تو دہشت کی تھرتھری میرے بدن کے ہر حصہ میں بے اختیار بھر جاتی تھی۔

صاف نظر آتا تھا۔ کہ لیبنوور کو کسی طریقہ پر اس بات کا پتہ لگ گیا ہے کہ کاسمو نے جو کچھ اس سے بیان کیا غلط تھا۔ یعنی اس کو معلوم ہو گیا تھا۔ کہ میں رومانہیں گیا بلکہ لیگ ہارن جا رہا ہوں یہ معلوم ہونے کے بعد ہی اس نے ڈاکوؤں کو میری گرفتاری پر آمادہ کیا ہوگا پہلے مجھ کو خیال آیا کہ گاڑی کا

الٹ جانا محض ایک امر اتفاقی تھا لیکن جب اس عجیب سیٹی کی آواز یاد آئی جو مجھے طوفان کے موقعہ پر سنائی دی تھی تو صاف ثابت ہو گیا کہ گھوڑسوار اس سازش میں برابر کے حصہ دار تھے تجارتی کے الٹ جانیکا حادثہ اتفاقی نہ تھا۔ بلکہ اُسے قصداً عمل میں لایا گیا تھا۔ جتنا زیادہ میں نے اس معاملہ پر غور کیا اتنا ہی پختہ یقین میرے دل کو ہو گیا کہ جو کچھ عمل میں آیا وہ ایک گہری خطرناک سازش کا نتیجہ تھا۔

اور اب افسوس کا سمو کی ہوئی سب تجویزیں خاک میں مل گئیں جو کچھ اس نے ڈاکو جہاز کے متعلق سوچ رکھا تھا اس کا خدا جانے کیا حشر ہو گا۔ کم از کم میری تجویزوں کی ناکامی صریح اور صاف تھی فی الحال یہ جاننا مشکل تھا کہ کیا یہ جہاز آسٹریا کے فوجی جہاز سے بچکر نکل جائیگا اور کیا وہ منصوبے جو لینور اور دمادر کے بارہ میں سوچے گئے تھے اس طرح ناکام ثابت ہونگے جہاں تک میرے اپنے خیالات کا تعلق تھا مجھے اس بارہ میں کامیابی کی بہت ہی کم امید تھی کا سمو کی قابلیت کے بارہ میں ہر رائے میں نے پیشتر قائم کی تھی وہ بالکل غلط نکلی اور مجھ کو تسلیم کرنا پڑا کہ لینور اور اس جہاز کے ڈاکو مقابلہ میں بہت زیادہ عیار ہیں۔ خیر ان باتوں میں بھی ایک امید کی دل ہیں باقی تھی یعنی مجھ کو یا تو نہ آسٹریا کے جنگی جہاز ٹائی رول کا کمانڈر افسر علی الصبح سوٹیا پر کشتیاں پہنچ جائیگا۔ وہ سنیور پوٹی ہی کے رومر کپتان دراز کو حالت گرفتار کر لیگا جبکہ اس خوفناک آدمی کی گرفتاری خواہ وہ چند گھنٹوں کے اندر عمل میں لائی جائے یا اس کے جہاز پر سوار ہونے کے موقعہ پر بہت مشکل نہ ہو گی اور جب ایک بار ان لوگوں کا سرغنہ پکڑا گیا تو اس سے یقینی طور پر اہم نتائج حاصل ہونگے دانزو اپنی جان بچانے کے لئے جہاز اتھین کے سب آدمیوں کو حوالہ الصاف کرے پر آمادہ ہو جائیگا اور اسطرح لینور کی وہ سازشیں جو اس نے سرسٹیو ہیلین کے خلاف سوچ رکھی تھیں طشت از بام ہو جائینگی یہ امید اس طرح بتدریج میرے دل میں پیدا ہونی شروع ہوئی جس طرح صبح کا ابر غلیظ کے پیچھے سے اپنی تیز کرنیں خارج کیا کرتا ہے اور اس سے میرے دل کو کچھ حوصلہ بھی ہو گیا فی الحقیقت میری حالت اس طرح کی تھی۔ جس طرح ڈوبتا ہوا آدمی تنکے کا سہارا بھی کافی سمجھنے لگتا ہے اس نصیب کی مانند یہ امید جو درحقیقت فرضی اور موہوم تھی میرے لئے باعث اطمینان ہونے لگی میں نے اپنے خیالات اسپر جمانے کی کوشش کی اور جتنا زیادہ میں نے اسپر غور کیا اتنا ہی مجھے اپنا حوصلہ بڑھتا معلوم ہوا۔

استغنے میں کیبن کا دروازہ کھلا اور ایک یونانی نوجوان انتہائی قبول صورت جس نے شوخ رنگ کا لباس پہنا ہوا تھا۔ گو اس میں نفاست کے ساتھ مذاق سلیم کی جھلک موجود تھی چاندی کا بہت بڑا تھال لے کر حاضر ہوا جس پر کھانے کا سامان رکھا تھا دو تین قسم کی شراب ایک گرما گرم سلبوسہ کیک مٹھایاں اور پھل اور ان کے کھانے کے لئے چاندی کے چھری کانٹے یہ سارا سامان ایک اجلے رومال سے ڈھکا ہوا تھا اور شیشہ کے چمکیلے گلاس ساتھ تھے اس نوجوان نے جس کی عمر سولہ سال سے بہر حال زیادہ نہ تھی ایک چاندی کی گھنٹی کی طرف اشارہ کیا جسے وہ تھال کے اندر رکھ کر لایا تھا۔ اور اشارہ سے ہی سمجھایا۔ کہ جب کبھی مجھ کو بلانے کی ضرورت ہو آپ یہ گھنٹی بجا دیا کریں اس کے بعد وہ رخصت ہو گیا۔ ہر چند میں بہت تھکا ماندہ تھا۔ تو بھی تفکرات کی وجہ سے حقیقی اشتہا زائل ہو گئی تھی۔ خیر میں نے تھوڑا سا کھانا زہر مار کیا۔ اور اس کے بعد گھنٹی بجا دی۔

وہی نوجوان خادم دوبارہ حاضر ہوا اور میرے اشارہ کو سمجھ کر جھوٹا تھال اٹھا کر لیگیا اس کے بعد رات چونکہ زیادہ جا چکی تھی اور میں ہی اور جسمانی دونو طرح مضمحل تھا۔ اس لئے اس ایک امید سہارا لے کر جس کا ذکر پیشتر کیا جا چکا ہے صوفے پر لیٹ گیا اور جلد ہی آنکھ لگ گئی۔

---

# باب - ۱۲۶

## جھاڑ ایتھنز پر

یاد نہیں کتنی دیر سویا مگر اس کے بعد میری آنکھ یکایک ایک پرشور قہقہہ کی آواز سن کر کھل گئی جو حالت خواب میں میرے کانوں میں آئی تھی پہلے میں نے سمجھا کہ یہ آواز کسی دہشت ناک خواب ہی کا حصہ ہے۔ جو میں نے دیکھا تھا۔ مگر جب وہ آواز اس کے بعد بھی ایک دو بار سنائی دی تو ہر طرح کے شکوک زائل ہو گئے اور مجھے پورا یقین ہو گیا کہ یہ شیطان سیرت لینیور کی آواز ہے!

اور وہ یقینی طور پر جہاز پر سوار ہو چکا ہے۔ میں نے اس نائب افسر کو جو مجھے اپنے ساتھ یہاں لایا تھا چند الفاظ دبی آواز میں لینوور سے کہتے سنا پھر پاس والی کیبن کا دروازہ کھلا اور لینوور کی کرخت آواز شب بخیر کہتے سنائی دی۔

میں نے یہ سوچنے کی بہت کوشش کی کہ نائب افسر نے کیا الفاظ کہے تھے مگر اس کے متعلق کوئی صحیح رائے قائم نہ کر سکا

میرے کمرہ میں شمع روشن تھی گھڑی نکال کر دیکھی تو معلوم ہوا رات کا صرف ایک بجا ہے۔ چونکہ میں بارہ بجے کے عمل پر سونے کے لئے لیٹا تھا۔ اس لئے اس کا مطلب یہ ہوا کہ میری آنکھ صرف ایک ہی گھنٹہ لگی ہے اور اب یہ شئے حقیقت مجھ پر واضح ہو گئی کہ لینوور بھی اس جہاز پر سوار ہے اور جس کیبن میں وہ مقیم ہے۔ اس میں اور میرے کمرہ میں صرف ایک پتلی سی چوبی دیوار حائل ہے۔ لیکن جہاں تک اس کی سازشوں کی روک تھام یا اس کو برا بھلا کہنے کی کوششوں کا تعلق تھا۔ سچ پوچھئے تو وہ مجھ سے اتنا ہی دور تھا۔ گویا ہمارے درمیان ایک سمندر حائل ہو۔

اور اب اس سلسلہ میں یہ نئی سوچ پیدا ہوئی کہ لینوور کے آج رات جہاز پر آنے میں کیا بھید ہے؟ صریحاً وہ اس جگہ قیام کرنے آیا تھا۔ مگر اس کا مطلب یہ تھا۔ کہ جو تجویز سابق میں سوچی گئی تھی اس میں ترمیم کر دی گئی ہے۔ کیونکہ جیسا ناظرین کو یاد ہوگا پہلا فیصلہ یہ تھا۔ کہ وہ اس سے اگلی رات کو دس بجے جہاز پر سوار ہو۔ کیا اس کے پیش از وقت جہاز پر سوار ہونے کی اصلی وجہ یہ تھی کہ اس کو میرے جہاز پر لائے جانے کا حال معلوم ہو گیا تھا۔ یا یہ کہ جج صاحب اور کاسمو نے دوسری رات کو اسے جہاز پر سوار ہونے کے موقعہ پر گرفتار کرنے کے بارہ میں جو تجویز سوچ رکھی تھی۔ اس کا حال کسی

طریقہ پر اس کو معلوم ہو گیا تھا اور اس نے اس اطلاع کو پا کر اپنے آپ کو ڈاکوؤں کی حفاظت میں پہنچانے کا فیصلہ کر لیا تھا۔ مگر اس سے آگے ایک اور سوال یہ بھی پیدا ہوا کہ کیا اس صورت میں وہ تجویز بھی زائل ہو گئی جو جج صاحب اور کاسمو نے دانیو کی گرفتاری کے بارہ میں سوچی تھی؟ آہ اگر ایسا ہو تو پھر میری ان امیدوں کا خدا حافظ جو تھوڑی دیر پہلے میری حوصلہ افزائی کا موجب بنی تھیں قریباً دو گھنٹے میں کروٹیں بدلتا کئی طرح کے اندیشوں سے پریشان جاگتا رہا اور جب آخر کار دوبارہ آنکھ لگی تو کئی طرح کے بھیانک خواب دکھائی دینے لگے۔

صبح کو بیچینی کی نیند سے بیدار ہوا تو پاس والی کیبن کی مدھم سی روشنی شیشے کی راہ سے اندر آ رہی تھی کیونکہ وہ شمع جو میری اپنی کیبن میں جلتی تھی کبھی کی ختم ہو چکی تھی گھڑی دیکھی تو چھ کا عمل تھا میں نے اٹھ کر منہ ہاتھ دھویا کپڑے پہنے اور اس کے بعد وہ گول سوراخ جس کو اہل جہاز اپنی اصطلاح میں سکٹل کہا کرتے ہیں اور جو باہر کی طرف کھلتا تھا کھول دیا اس کی راہ سے تازہ ہوا داخل ہو کر میری جلتی ہوئی پیشانی سے لگنے لگی تو آرام کا احساس ہوا آخر کوئی ایک گھنٹہ بعد میں نے گھنٹی بجائی۔ وہی یونانی نوجوان دوبارہ حاضر ہوا۔ لیکن جب اس نے مجھے کپڑے پہنے ہوئے دیکھا تو ایک لفظ تک کہے بغیر رخصت ہو گیا۔ چند منٹ کے بعد واپس آیا۔ تو چاندی کے ایک چوڑے طباق صبح کا ناشتہ رکھ کر لے آیا اس کے تھوڑی دیر بعد وہی نائب افسر میرے کیبن میں داخل ہوا اور رسمی سلام کے بعد کہنے لگا۔ کہ خوراک کی یہ چیزیں اگر آپ کے عادات کے مطابق نہ ہوں تو اور جو چیز آپ چاہیں مہیا ہو سکتی ہے۔ مگر کھانا اتنا نفیس اور پر تکلف تھا کہ دنیا کا بڑے سے بڑا ہوٹل بھی اس پر کسی طرح حرف گیری نہ کر سکتا تھا پس میں نے سامان خوراک کے متعلق اطمینان ظاہر کیا۔ جس کے بعد غلام اور افسر

دونوں رخصت ہو گئے اس کے تھوڑی دیر بعد مسٹر لینوکس کے پاس والے کمرہ سے رخصت ہونے کی آواز سنائی دی آخر جب اٹھ بیٹھے تو میں نے گھنٹی بجا کر اس نوکر کو بلایا اور اسے برتن اٹھا کر لے جانے کا اشارہ کیا اس کے باہر جاتے ہی نائب افسر دوبارہ میری کیبن میں داخل ہوا۔

"مسٹر ولمٹ" اس نے اب سابق کے مقابلہ میں کم سرد مہری سے کہا "آپ کے طرز عمل سے ظاہر ہوتا ہے کہ اس جہاز میں زیر حراست رہتے ہوئے آپ شریفانہ برتاؤ کا ثبوت دینا چاہتے ہیں۔ میں پیشتر آپ سے کہہ چکا ہوں کہ ہم لوگ کسی پر بیجا سختی کرنے کے خواہشمند نہیں ہیں تحقیقت جو احکام افسران بالا نے اس بارہ میں ہمکو دیئے ہیں اُن کا مطلب یہی ہے کہ جہاں تک ممکن ہو آپ سے نرمی کا سلوک کیا جائے پس اگر آپ اسی طریقہ پر شرافت کا ثبوت دیتے رہیں تو بعض پابندیوں کے ساتھ آپ کو صحن جہاز پر چہل قدمی کی اجازت دیدی جا سکتی ہے"

میں نے صورت اثبات سر کو خم کیا اور افسر مذکور کے ساتھ ساتھ صحن کی طرف ہو لیا واقعی جیسا اُس نے بیان کیا تھا ایک ملاح سیڑھیوں کے سر پر دو بڑے پستول پیٹی میں لگائے اور ایک ننگی تلوار ہاتھ میں لئے کھڑا تھا میرے ساتھی افسر نے اسکو مخاطب کر کے کہا "آپ کو صحن جہاز کے ایک سرے سے دوسرے تک ٹہلنے کی اجازت ہے مگر اس بات کا خیال رکھنا کہ اگر کوئی کشتی جہاز کی طرف آتی نظر آئے تو یہ جہاز کے دوسری طرف ہٹ جائیں" ساتھ ہی مجھ کو بھی سمجھا دیا کہ اگر آپ نے کسی کو دیکھ کر مدد کے لئے آواز دی تو کسی اور سزا کے علاوہ جو آپ کے لئے تجویز کی جائے چہل قدمی کا حق فوراً آپ سے چھین لیا جائے گا از روئے احتیاط ہمارا ایک آدمی ہر وقت

آپ کے ساتھ رہے گا۔ لیکن اگر آپ کی طرف سے کسی بیجا بات کا اظہار نہ ہوا تو وہ آپ کی نقل و حرکت میں بالکل مزاحم نہ ہوگا بلکہ آپ کو یہ جتلانے کی بھی کوشش نہ کی جائے گی کہ کوئی آپ کی نگرانی کر رہا ہے"۔

میں نے پھر ایک بار سرد مہری سے سر کو خم کیا اور ایک طرف کو چلنے لگا اسپیرو سلاح جو مسلح تھا اور سپاہیوں کے پاس پہرہ دیتا تھا۔ میرے پیچھے پیچھے ہو لیا اور قریباً چھ قدم کے فاصلہ پر ساتھ ساتھ چلنے لگا۔ میرے لئے یہ معلوم کرنا بہت مشکل نہ تھا۔ کہ یہ احتیاط ہر لحظہ سے ضروری ہے کیونکہ اُن لوگوں کو ڈر تھا شاید میں سمندر میں کود کر گھاٹ کی طرف یا اُس چٹان کی جانب جہاں وہ تین کشتیاں بندھی تھیں تیرنے کی کوشش کروں۔

صحن جہاز پر پہنچکر پہلی عجیب بات جو مجھ کو نظر آئی وہ اس کی سابقہ اور موجودہ حالتوں کا اختلاف تھا۔ بیشتر اس کے سب سوراخ بند تھے لیکن اب کھلے تھے اور توپوں کے دہانے ان کے ساتھ لگا کر رکھے گئے تھے مستولوں کے زیریں حصہ میں لاتعداد ہتھیار جمع تھے جن میں بندوقیں تلواریں پستول کلہاڑیاں اور ایسے ہی کئی اور اسلحہ شامل تھے پھر کئی پیٹیاں بارود کی بھی رکھی تھیں بحیثیت مجموعی جہاز کسی جنگی جہاز سے ملتا تھا اس سارے سامان کو دیکھ کر مجھے بے حد حیرت ہوئی اور میں نے سوچا کیا یہ ممکن ہے کہ ٹائی رول کے حملہ آور ہونے کی صورت میں اُسکا مقابلہ کرنے لگے گا؟

اس وقت میری نگاہ نائب افسر کی طرف گئی جو سمت مقابل میں جہاز کی ریلنگ کے ساتھ لگا ہوا کھڑا تھا۔ میرا خیال ہے اس نے میرے انداز سے معلوم کر لیا کہ کیا خیالات میرے دل میں گذر رہے ہیں کیونکہ ایک لحظہ کے

عرصہ خفیف کے لئے اس طرح کا ہلکا تبسم جسمیں تکبر اور نفرت کے آثار گہرے اعتماد کے ساتھ شامل تھے اس کے ہونٹوں پر نمودار ہوا لیکن یہ ایک عارضی کیفیت تھی اور جب میں نے دوبارہ اس کی طرف دیکھا تو وہ دوربین لگائے سوٹیاوکیشا کے جنوب کی طرف ساحل کے گھاٹ کو تک رہا تھا چونکہ جہاز ٹائی رول کو اسی طرف سے آنا تھا۔ اس لئے پہلا خیال جو میرے دل میں پیدا ہوا یہ تھا کہ وہ شاید اس طریقہ پر آسٹروی جہاز کی آمد کے نشانات دیکھنے کی کوشش کر رہا ہے لیکن زیادہ غور کرنے سے معلوم ہوا یہ اُس کا مدعا نہ ہو سکتا تھا۔ کیونکہ اسکی نگاہ سمندر کی طرف نہیں بلکہ ساحل کی جانب لگی ہوئی تھی۔

میں نے اس بارہ ملاحوں کو جہاز کے اگلے صحن پر بے مدعا ٹہلتے ہوئے دیکھا اور چونکہ مجھ کو معلوم تھا کہ ملاحوں کی صحیح تعداد اس سے بہت زیادہ ہے اس لئے سوچا کہ باقی ماندہ آدمی شاید کسی کام کے لئے باہر گئے ہیں تازہ فرحت افزا ہوا سمت شمال سے چل رہی تھی یعنی اس سے مخالف سمت میں جدھر سے جہاز ٹائی رول کے آنے کی امید تھی۔

صحن جہاز پر چہل قدمی کرتے ہوئے میں نے اپنے دل سے کہا "خدا کرے یہ باد مخالف اسی طرح چلتی رہے کیونکہ گو اس کی وجہ سے جہاز ٹائی رول جلدی نہ آسکے گا تاہم جہاز ایتھین ایلی لیگ ہارن کی طرف جانے سے قاصر رہے گا اور کون کہہ سکتا ہے کہ اس تھوڑی سی تاخیر سے کتنے عظیم فائدے حاصل ہو سکتے ہیں"

یہ خیالات پیدا ہوئے ہی تھے کہ میں نے پیچھے مڑ کر دیکھا اور میری نگاہ اسی مردمنحوس مسٹر لینوور کی طرف گئی جو کسی قدر فاصلہ پر بڑی آہستگی سے سمت مقابل میں چل رہا تھا اُس نے دونوں ہاتھ پشت پر جوڑے ہوئے تھے

اور اس کے بھیانک چہرہ پر شیطانی مسرت کے آثار تھے۔ ایک زوری جوش کے اثر سے میں دوڑ کر اس کے پاس جانا اور اُسے اس کی لاقدار شیطانی حرکتوں پر ملامت کرنا چاہتا تھا کہ ناگاہ کسی نے پیچھے سے میرے شانہ پر ہاتھ رکھا اس کے ساتھ ہی نائب افسر کی آواز یہ کہتے سنائی دی "مسٹر ولٹ جو پابندیاں آپ پر عائد ہیں ان میں سے ایک یہ بھی ہے کہ اس جہاز پر رہتے ہوئے جب تک کوئی آپ کو نہ بلائے آپ بطور خود کسی سے گفتگو نہ کریں"

"کیا اس کا مطلب یہ ہے کہ آپ میری قید کی سختیوں کو جہاں تک ممکن ہو کڑا کرنا چاہتے ہیں؟"

"لیکن وہ اور بھی سخت ہو جائیں گی"۔ افسر مذکور نے سرد لہجہ میں کہا "اگر آپ نے وہی شریفانہ طرز عمل برقرار رکھا جس کا اظہار اب تک آپکی طرف سے ہوا ہے"

میں چپ چاپ ایک طرف کو چلنے لگا۔ اور اب جو میں نے چھپی نظروں سے دوبارہ کبڑے کی طرف دیکھا تو معلوم ہوا کہ وہ میری جانب توجہ دیئے بغیر جہاز کے تیرے کی طرف جا رہا ہے اس کے تھوڑی دیر بعد جب پھر میری نگاہ اسکی طرف گئی تو معلوم ہوا کہ وہ مستول کے نیچے کھڑا ہو کر ایک ہاتھ سے اپنی آنکھوں پر سایہ کر کے ساحل کے اسی مقام کو دیکھ رہا ہے۔ جسے تھوڑی دیر پہلے نائب افسر دوربین کی مدد سے دیکھتا تھا۔ میں نے بھی اس کی نگاہ کا پیچھا کر کے اس مقام کی طرف دیکھا تو اس سطح بحر پر ایک کالا سا دھبہ نظر آیا۔

تھوڑی دیر بعد پھر اس مقام کی طرف دیکھا تو ایک کشتی نظر آئی جسے کئی ملاح چپوؤں کی مدد سے چلا رہے تھے اب معلوم ہوا کہ نائب افسر اور مسٹر لینوور اس کشتی کی آمد کا انتظار کر رہے تھے۔ میرے جی میں آیا کہ

یہ خواہش پیدا ہوئی کہ مجھے تھوڑا عرصہ اور صحن جہاز پر ٹہلنے کی اجازت دی جائے تاکہ میں یہ معلوم کرسکوں کہ اس کشتی کی آمد کیا معنی رکھتی ہے۔

لیکن اس خیال سے کہ ایسا نہ ہو کوئی مجھے اس طرف دیکھتا معلوم کرکے جدھر ان لوگوں کی اپنی نگاہیں لگی ہوئی تھیں ناراض ہو۔ میں تھوڑی دیر کے بعد چاروں طرف دیکھنے لگتا تھا اتنے میں ایک اور نوجوان افسر جسے میں نے جہاز ایتھین پر اپنی پہلی آمد کے موقعہ پر دیکھا تھا۔ اور جس کے بارہ میں معلوم ہوا اس جہاز کا میٹ ہے مستول کی رسیوں پر چڑھا اور دوربین کی مدد سے اُس سمت میں دیکھنے لگا جدھر میں نے کشتی آتی دیکھی تھی پھر وہاں سے اُتر کر اس نے اس نائب افسر کو جو مجھے گرفتار کرکے لایا تھا کوئی اس قسم کی اطلاع دی جو ان سب کے لئے باعث اطمینان تھی۔ کیونکہ جب اس کے تھوڑی دیر بعد لیفٹیننٹ بھی ان کے پاس گیا اور وہ اطلاع اس کے کانوں تک بھی پہنچی تو اس کے اپنے چہرہ پر مسرت اور اطمینان کے آثار پیدا ہوگئے جیسا کہ سمجھا جاسکتا ہے اس کے چہرہ پر وہ آثار مسرت بھی ایک عجیب طرح کا بھیانک اثر پیدا کرتے تھے۔

خیر میں چپ چاپ صحن جہاز پر ٹہلا کیا۔ کسی نے مجھ سے نیچے اتر جانے کے لئے کہا نہ میں نے اس کی ضرورت سمجھی میں نے دیکھا کہ جہاز ایتھین کے بہت سے لنگر تھے مگر ان سب کو اپنی اپنی جگہ پر محفوظ رکھا ہوا تھا۔ اور فی الحال وہ صرف ایک ہی لنگر کی مدد سے سطح آب پر کھڑا تھا۔ وہ بندرگاہ کے دہانہ کے پاس لنگر انداز تھا اور جگہ سمندر کی لہریں تیز تھیں تو بھی اس کے لئے وہ ایک لنگر ہی کافی سمجھا گیا تھا یہ خیال کرنا غلط ہے کہ بحیرہ روم کی سطح پر لہریں بالکل ہی نہیں اٹھتیں بس عام حالات میں ایک ایسے جہاز کے لئے جیسا کہ ایتھین تھا کئی لنگروں کی ضرورت تھی اس صورت میں اس کا صرف

ایک ہی لنگر کے ساتھ بندھا ہوا ہونا اس بات کی دلیل تھا کہ وہ لوگ ذرا سا خطرہ پیش آنے پر فوراً اس لنگر کو اٹھا کر رخصت ہونے کے لئے تیار تھے یعنی جسطرح انہوں نے مقابلہ کی غرض سے توپیں سجا رکھی تھیں اسی طرح ان کے فرار کی تیاریاں بھی ہر لحاظ سے مکمل تھیں۔

اس کے بعد میری نگاہ اوپر کی طرف اٹھی اور گو میں بحری معاملات سے بہت زیادہ واقفیت نہ رکھتا تھا تاہم اُس جہاز کے مستول اور بادبانوں کی نفاست اور صفائی کی تعریف کئے بغیر نہ رہ سکا بالکل یہ کیفیت اُس جہاز کی تھی گویا اجلے پروں کا ایک بہت بڑا پرندہ پانی کی سطح پر تیر رہا ہے فی الحال اُس جہاز پر یونانی جھنڈا لہراتا تھا۔ لیکن یہ ایک وقتی مصلحت تھی ورنہ مجھ کو اچھی طرح معلوم تھا۔ کہ ضرورت پیش آنے پر یہ لوگ کسی اور ملک کا نشان بھی اسی آسانی سے لگا سکتے ہیں صحن جہاز کو دیکھا تو وہ بھی اتنا صاف تھا۔ کہ کیا مجال ذرا سا داغ دھبہ بھی اسپر موجود ہو جس طرح کی بد انتظامی اور کثافت باربرداری کے جہازوں پر عموماً دیکھی جاتی ہے وہ اس پر قطعاً موجود نہ تھی جہاز کے ہر ایک چیز اس کا ہر ایک پرزہ اور ہر ایک حصہ اتنا ہی اجلا اور صاف تھا۔ جتنا کسی جنگی جہاز کا ہو سکتا ہے ملاح بھی سب کے سب صاف ستھرے اور شائستہ تھے کسی طرح کا غل غپاڑہ ان میں نہ تھا۔ چنانچہ جب کوئی افسر حکم صادر کرتا تو یہ لوگ اس طرح ٹوپی کو چھو کر آداب بجا لاتے تھے جیسا کہ بہترین سرکاری جہازوں پر دیکھا جاتا ہے ان سب باتوں سے میں یہ نتیجہ اخذ کرنے پر مجبور ہوا کہ گو کپتان دراز و محض ایک ڈاکو ہے تاہم اُس نے اپنی آدمیوں میں ایسا مکمل ضبط انتظام قائم کیا ہے کہ جس پر کسی کو حرف گیری کا موقعہ نہیں مل سکتا

اس طرح قریب پون گھنٹہ گذر گیا اور اب جو میں نے کشتی کی طرف نظر ڈالی

تو معلوم ہوا کہ وہ ایک لمبا چکر کاٹ کر جہاز کی طرف آ رہی ہے کیونکہ ساحل کے ساتھ ساتھ آنے میں اس کے گھاٹ سے ٹکرانے کا اندیشہ تھا۔ آخر کار جب کشتی بالکل قریب آ پہنچی تو معلوم ہوا۔ کہ جو لوگ اُس پر سوار ہیں ان سب کی شکلیں گو باشندگان یونان سے ملتی ہیں تاہم ایک آدمی ان میں ایسا ہے۔ جس کی شکل و صورت اُن سے بالکل ہی علیحدہ تھی اُس نے سادہ کپڑے پہنے ہوئے تھے ایک سفری لبادہ اُن کپڑوں کے اوپر پہن رکھا تھا۔ جلد بدن سپید تھی اور سر کے بال بھورے تھے حالانکہ کشتی کے یونانی ملاحوں کے چہرے گندم رنگ اور سر کے بال سیاہ تھے۔

ان حالات کو دیکھ کر مجھے بڑی حیرت ہوئی اور میں اپنے جی میں سوچنے لگا کہ یہ آدمی کون ہوگا۔ جسے یہ لوگ اپنے ساتھ لا رہے ہیں؟ تاہم اپنے چہرہ سے میں نے کسی طرح کی حیرت کا اظہار ہونے دیا اور اس طرح کی ظاہری لاپرواہی سے صحن جہاز پر ٹہلتا پھرا گویا میری توجہ اپنے ہی خیالات پر لگی ہوئی تھی۔ حالانکہ در حقیقت میں تھوڑی دیر کے بعد اس کشتی کی طرف دیکھنے لگتا تھا۔ رفتہ رفتہ وہ کشتی جہاز کے پہلو کے ساتھ آ لگی۔ سب سے پہلے ایک ملاح جہاز پر چڑھا اور اس کے پیچھے وہ نامعلوم اجنبی جس کے بالوں کی رنگت سنہری تھی اور جس کا ذکر اشارتاً اس سے پہلے کیا جا چکا ہے قریب سے دیکھنے پر معلوم ہوا کہ وہ شریف صورت کا آدمی ہے اور اس کے چہرہ پر نفرت سے ملے ہوئے غصہ اور جوش کے آثار نمایاں ہیں۔ اس سے میں بآسانی سمجھ گیا کہ یہ لوگ اس کو گرفتار کر کے لائے ہیں لیکن سوال پیدا ہوا کہ وہ کون ہے۔ اور اس کی گرفتاری کا کیا مطلب ہے؟ ان باتوں کا جواب میرے پاس کچھ نہ تھا۔ خیر اتنا معلوم ہو گیا۔ کہ ڈاکوؤں نے اپنا دام تزویر اس سے بہت

زیادہ وسیع پیمانہ رکھا ہے جتنا میرا خیال تھا۔

اجنبی کو جہاز پر آتا دیکھ کر وہی نائب افسر جو مجھ کو گرفتار کر کے لایا تھا۔ آگے بڑھا اور نووارد کو سرد مہری سے سلام کیا جس کا اس نے کوئی جواب نہ دیا اس کے برعکس اس نے دونوں بازو چھاتی پر لپیٹ لئے اور اس حالت میں کھڑا ہو کر ایک ایسی زبان میں جس کو میں بالکل نہ سمجھ سکتا تھا۔ لیکن جس کے بارہ میں اندازہ سے معلوم ہوا کہ جرمن ہے کوئی سوال پوچھا چونکہ جہاز کا نائب افسر اس زبان سے ناواقف تھا اس لئے وہ کوئی جواب نہ دے سکا البتہ فرانسیسی میں اس نے کہا کہ "اگر آپ اس زبان میں جس میں میں گفتگو کر رہا ہوں بول سکتے ہوں تو اس گفتگو کو جاری رکھا جا سکتا ہے"

"خیر تو میں اس زبان میں آپ سے دریافت کرتا ہوں" اجنبی نے نہایت شستہ فرانسیسی میں گفتگو کرتے ہوئے کہا۔ کہ تم لوگوں کو جو بحری قزاق ہونے کے علاوہ خشکی پر بھی لوٹ مار کرنے سے دریغ نہیں کرتے ہو کیا حق حاصل تھا۔ کہ مجھ کو میرے سفر میں روک کر میری جامہ تلاشی لی اور مجھ کو زیر حراست اس جگہ لے آئے؟"

"آپ کے سوالوں کا جواب دینے سے پیشتر" نائب افسر نے انداز نخوت سے کہا "میں یہ واضح کر دینا چاہتا ہوں کہ اس طرح کا گستاخانہ رویہ جیسا آپ اختیار کر رہے ہیں ہمارے یہاں برداشت نہیں کیا جاتا یاد رکھئے یہ جہاز ٹائی رول نہیں بلکہ ایتھیرے ہے..."

"مجھ کو اچھی طرح معلوم ہے کہ یہ ڈاکوؤں کا جہاز ہے اور تم لوگ پیشہ ور قزاق ہو" آسٹروی افسر نے... کیونکہ صاف معلوم ہوتا تھا کہ وہی ہے... لاپروائی سے کہا۔

"اچھا تو یہ اگر آپ کو معلوم ہے" جہاز ایتھین کے نائب افسر نے سرد مہری سے سلسلہ تقریر جاری رکھ کر کہا تو یہ بھی یاد رکھیئے کہ اس طرح کے گستاخانہ رویہ کو ہمارے ہاں ایک پل کے لئے برداشت نہیں کیا جاتا۔ اور اگر آپ نے اپنے مزاج کی اصلاح نہ کی تو یاد رکھئے رسی کا پھندا آپ کی گردن میں ڈال کر اس مستول سے لٹکا دیا جائیگا"

"میں تمھاری دھمکیوں سے نہیں ڈرتا" آسٹروی نوجوان نے بے خوف ہو کر کہا۔ "چونکہ میں فی الحال بے بس ہوں اس لئے جو سلوک تم چاہو مجھ سے کر سکتے ہو لیکن جس طرح کوئی بے جا رعب مجھے اس بات سے روک نہیں سکتا۔ کہ تم کو تمھارے اصلی نام ڈاکو سے مخاطب کروں اسی طرح کوئی طاقت تمہیں اس سزا سے محفوظ نہیں رکھ سکتی جو جلد یا بدیر تم کو اپنے جرموں کی ملنے والی ہے لیکن اس بحث سے کیا حاصل۔ آؤ مجھے اپنے کپتان کے پاس لے چلو میں نے گو اسے دیکھا نہیں ہے تاہم اس کا بوعلیہ مجھ کو بتایا گیا ہے اس کی بنا پر میں بآسانی سمجھ سکتا ہوں۔ کہ تم اس جہاز کے کپتان نہیں ہو"

نوگرفتار آسٹروی کی اس پرجوش نخوت آمیز تقریر کا جہاز ایتھین کے نائب افسر نے کوئی جواب نہ دیا بلکہ نفرت سے منہ پھیر کر اس آدمی کے ساتھ اپنی زبان میں گفتگو کرنے لگا جو آسٹروی افسر کو کشتی میں بٹھا کر لایا تھا جواب میں اس آدمی نے کئی ایک چیزیں نائب افسر کو پیش کیں جن میں ایک سربمہر لفافہ بھی شامل تھا۔

نائب افسر نے ان چیزوں میں سے آسٹروی قیدی کی کنجیاں بٹوہ گھڑی اور پاکٹ بک نیز وہ متفرق اشیا جو اسکی جیب سے نکلی تھیں واپس کرتے ہوئے کہا "لیجئے یہ آپ کا سامان ہے"

"اور وہ چٹھی" آسٹروی قیدی نے اعتراض کرتے ہوئے کہا "جو دراصل..."

"جو پنڈ ایکسلنسی سینیر لوبرٹی سی کو ملنی چاہیئے تھی۔ وہ ہم نے اپنے پاس رکھ لی ہے" نائب افسر نے لفافہ کی مہریں توڑ کر وہ خط جو اس میں بند تھا نکالتے ہوئے کہا اور اس کے بعد قیدی کی قہر آلود نظروں کی پروا نہ کر کے خط کا مضمون پڑھنے لگا۔

غصہ اور جوش سے نوگرفتار آسٹروی کی آنکھیں شعلہ بار تھیں۔ مگر وہ کیا کر سکتا تھا محض اتنا اس نے کہا۔

"شرم کی بات ہے کہ تم نے ایک پرائیویٹ خط کھولنے سے دریغ نہ کیا۔ مگر تمھارے ایسے اور اونچے اخلاق آدمیوں سے اور کس بات کی توقع ہو سکتی ہے"

"سچ ہے" نائب افسر نے سابق کی طرح لاپروائی سے جواب دیا "تاہم دیکھ لیجئے آپ کی گہری سازشوں کی ہر تفصیل ہمکو معلوم ہے۔ آپ نے بہادر کپتان دورازو کو گرفتار کرنے کی کوشش کی مگر ناکام رہے پھر جھاز ٹائی رول کے ذریعہ جھاز ایتھین کو مغلوب کرنا چاہا مگر اس میں بھی کامیابی حاصل نہ کر سکے اور اب آپ مہربانی سے" اس نے بڑھتے ہوئے طنز کے ساتھ کہا "اس کیبن میں تشریف لے چلیئے جو آپ کے لئے مخصوص کر دیگئی ہے۔ اور جس میں آپ کو اس وقت تک رہنا ہوگا جتنے کہ کپتان صاحب کی رائے میں اسکی ضرورت باقی نہ رہے"

بدنصیب آسٹروی نے جب دیکھا کہ اسجگہ نہ غصہ کام دیتا ہے نہ جوش آمیز گفتگو اور مقابلہ کی تو کوئی بھی صورت ممکن نہیں تو مجبوراً چپ چاپ نائب افسر کے ساتھ ہو لیا۔ ملاحوں میں سے ایک نے اس کا وہ بیگ اٹھا لیا جسے یہ لوگ کشتی میں رکھ کر یہاں تک لائے تھے اور وہ بھی ان کے پیچھے چلا گیا۔ اس کے تھوڑی دیر بعد جھاز کے سب سے اونچے مستول پر ایک خاص نشان اڑتا دیکھا گیا۔ جس کا مطلب کپتان دورازو پر یہ واضح کرنا تھا۔ کہ وہ آدمی جو اس کا حلیہ لے کر جھاز ٹائی رول

سے آیا تھا گرفتار ہو چکا ہے دوسرے لفظوں میں اس کا مطلب یہ بھی تھا کہ درازو اب تک سوٹیا دکشیا ہی میں مقیم ہے۔ لیکن بلا سے وہ اب کہیں رہے جج پورٹی سی نے جو تجویزیں اس کی گرفتاری کے لئے سوچی تھیں وہ سب خاک میں مل گئیں اور اب اس کے پکڑے جانے کی کوئی امید باقی نہ تھی۔

آسٹروی افسر کے رخصت ہو جانے کے بعد بھی میں صحن جہاز پر رہا اور ہتھیار بند ملاح بدستور تھوڑے فاصلہ پر رہ کر میری نگرانی کرتا رہا اس موقع پر میں نے دیکھا کہ لیسنودر جو تھوڑے فاصلہ پر چل رہا تھا۔ میری طرف کنکھیوں سے دیکھتا ہوا گذرا حسرت شیطانی کے آثار اس کے خوفناک چہرہ پر موجود تھے اور گو میرے اپنے چہرہ پر یقیناً رنج و غم کے آثار موجود ہوں گے تاہم میں نے اس ناہنجار کو اپنی اصلی ذہنی حالت سے واقف ہونے کا موقعہ دینا پسند نہ کیا۔ اس لئے دوسری طرف کو منہ پھیر لیا بلکہ صحن جہاز پر ٹہلتے ہوئے میں ان حالات پر غور کئے بغیر نہ رہ سکا جنہوں نے اس سارے معاملہ کو ایک بالکل ہی نئی صورت دیدی تھی ڈاکوؤں کی باخبری اور انکی خبر رسانی کے ذرایع کو دیکھ کر اتنی حیرت مجھے ہوئی کہ بیان نہیں ہو سکتا صاف نظر آتا تھا کہ جو جو بات ان کے برخلاف سوچی گئی وہ اس سے واقف ہو گئے اور جو ترکیبیں ان کے متعلق جج صاحب نے اور کاسمو نے یا خود میں نے سوچی تھیں ان سب کو بڑی آسانی سے خاک میں ملا دیا گیا۔ میں سر میتھیو ہیلیٹن کو خبردار کرنے لیگ ہارن جانے لگا تھا۔ مگر جہاز ایتھین پر قیدی ہو کر رہ گیا۔ ہم نے لیسنودر کو دوسری رات سے پہلے پہلے گرفتار کرنے کی ترکیب سوچی تھی۔ وہ قبل سے پہلے ہی ڈاکوؤں کی حفاظت میں جا پہنچا۔ جہاز ٹائی رول کا آسٹروی افسر کپتان درازو کا حلیہ لے کر جج پورٹی سی سے ملنے چلا تھا۔ کہ رستہ میں پکڑا گیا اور اب خود کپتان درازو سوٹیا دکشیا

میں مزے سے دندناتا پھرتا تھا۔ اور کوئی اس کے متعلق کچھ نہ کر سکتا تھا۔ میرے دل میں اس کی ماں اور نانا کے متعلق بے حد تشویش پیدا ہوئی۔ مگر میں بے بس تھا بحری قزاقوں نے اپنی عیاری سے ہم میں سے ہر ایک کے گرد اس طرح کا جال بچھایا تھا۔ کہ ہم بے بس ہو کر رہ گئے۔

دیر تک میں صحن جہاز پر چہل قدمی کرتا پھرتا رہا حتےٰ کہ ایک کا عمل ہو گیا۔ اسوقت خوش پوش یونانی خادم نے حاضر ہو کر اطلاع دی کہ کھانا آپ کے کمرہ میں لگا دیا گیا ہے ہر چند گہرے تفکرات کی وجہ سے مجھے بالکل اشتہا نہ تھی تاہم میں نے ان انتظامات کی خلاف ورزی نامناسب سمجھی جو میرے لئے سوچ گئے تھے کیبن میں گیا تو لنچ کا سامان تیار رکھا تھا میں نے تھوڑا سا کھانا زہر مار کیا اس کے بعد اسی نوکر نے دوبارہ آکر اطلاع دی کہ غروب آفتاب تک آپ چاہیں تو پھر صحن جہاز کی چہل قدمی کر سکتے ہیں میں نے کوٹھڑی میں بند ہو کر بیٹھ رہنا نامناسب سمجھا۔ اس لئے دوبارہ صحن جہاز پر چلا گیا آخر کار جب اندھیرا چھانے لگا۔ تو نوکر نے آکر خبر دی۔ کہ رات کا کھانا تیار ہے اس سارے عرصہ میں صبح کے ایک واقعہ کے سوا اور کوئی نئی بات ظہور میں نہ آئی تھی نہ مجھے دوبارہ اس آسٹروی افسر کو دیکھنے کا ہی موقعہ ملا تھا ان لوگوں نے یا تو اسے اپنی کوٹھڑی میں بند کر رکھا تھا یا اسی نے بطور خود صحن جہاز پر آنے سے انکار کر دیا تھا۔

کھانا حسب معمول نفیس اور پر تکلف تھا اور میں جب تک اسے کھانے میں مشغول رہا کم سن یونانی نوکر کیبن کے ایک کونے میں بیٹھا انتظار کرتا رہا نہ اس نے کوئی غیر ضروری بات کہی نہ میں نے ہی کوئی غیر متعلق سوال اس سے پوچھا کیونکہ مجھے ڈر تھا ایسا نہ ہو وہ لوگ میری کسی بات سے چڑ کر یہ آسائش بھی مجھ سے چھین لیں میں چاہتا تھا اس جہاز پر رہتے ہوئے جہاں تک ممکن ہو اپنی آزادی کو برقرار رکھوں اور اس طرح کوئی بات مفید مطلب ہو تو اسے معلوم کر سکوں۔

کھانا کھانے کے بعد میں اپنی کیبن میں ایک کتاب لے کر بیٹھ گیا لیکن جیسا کہ سمجھا جا سکتا ہے خیالات کی رو بہت دور پہنچی ہوئی تھی۔ میں کتاب کے مضمون سے کوئی دلچسپی نہ لے سکا۔ وقت بڑی آہستگی سے گذرتا گیا

تھے کہ جب میرا خیال تھا آدھی رات ہو گئی ہے تو بمشکل دس کا عمل ہوا تھا۔ ان حالات میں میں نے سوچا کہ فی الحال سونیکی کوشش فضول ہے۔ اس کے علاوہ مجھ کو معلوم تھا کہ سابقہ انتظام کے مطابق کپتان درازو کو ٹھیک آدھی رات کے وقت جہاز پر سوار ہونا ہے اور اُس کے آتے ہی جہاز بندرگاہ سے روانہ ہو جائیگا پس ایک ہلکی سی امید یا یوں کہنا چاہیے کہ امید کا سایہ میرے دل میں اب تک باقی تھا اور وہ یہ کہ ممکن ہے درازو کو عین دم آخر میں گرفتار کر لیا جائے اور ان قزاقوں کی عیاری کے باوجود جج پورٹسی اور کاسمو کی سوچی ہوئی تجویزیں فتح مند ہوں کم از کم یہ میرا خیال تھا اور میں اپنے جی میں سوچ چکا تھا۔ کہ آدھی رات تک جاگ کر نتیجہ سے واقف ہونے کے بعد ہی سونیکی فکر کروں گا

دو گھنٹے کا عرصہ جس طوالت کے ساتھ گذرا اور جس قدر خیالات میرے جی کو بے چین کرتے رہے ان کا حال بیان کرنا عبث ہے۔ مختصر یہ کہ آخر کار آدھی رات کا عمل قریب آیا اس وقت جہاز پر ہر طرف خاموشی تھی لیبنوور کا کمرہ میرے اپنے کمرہ سے ملحق تھا۔ لیکن ابتک وہ بھی سونے کے لئے اسمیں واپس نہ آیا تھا پورے بارہ بجے جب گھڑی کی دونو سوئیاں ایک جگہ آکر مل گئیں تو سیٹی کی لمبی اور تیز آواز سکوت شب کو چیرتی ہوئی میرے کانوں میں آئی اس کے ساتھ ہی جہاز کے ملاحوں نے لنگر اٹھانا شروع کیا پھر کئی آدمیوں کے صحن جہاز پر ادھر اُدھر چلنے کی آوازیں آئیں اس سے معلوم ہوا کہ جہاز کی روانگی کے سلسلہ میں ملاح ادھر اُدھر آجا رہے ہیں اس کے بعد دو تین آدمی اس بڑی کیبن میں داخل ہوئے۔ جو میرے کمرہ کے باہر تھی اور ان کے دبے لفظوں میں گفتگو کرنے کی آواز میرے کانوں میں آئی مگر الفاظ اتنے مدھم اور غیر واضح تھے کہ سمجھنا تو درکنار میں ان کو پوری طرح سن بھی نہ سکا۔ آخر تھوڑے وقفہ

کے بعد کسی نے میری کیبن کے دروازہ پر ہلکی دستک دی اور میں چونک کر اُٹھا۔ ساتھ ہی یہ خیال بے اختیار دل میں پیدا ہوا کہ خوفناک کپتان دراز و مجھ سے ملنے کے لئے آیا ہے کیونکہ اب اس میں کسی شک و شبہ کی گنجائش نہ تھی کہ وہ جہاز پر سوار ہو چکا ہے اس سے میری رہی سہی امیدوں کا خاتمہ ہو چکا تھا۔ اور مجھ کو بادل ناخواستہ تسلیم کرنا پڑا کہ کاسمو کی سوچی ہوئی سب تجویزیں خاک میں مل گئیں۔

میں نے ہلکی آواز سے کہا "اندر آ جایئے"۔ فوراً دروازہ کھلا اور اس کے ساتھ ہی میرے منہ سے خوشی کی چیخ نکلی کیونکہ آنے والا میرا عزیز دوست کانسٹان کنارس تھا!

اس نے چست سفری لباس پہنا ہوا تھا اور اس کے چہرہ پر خوشی کی سرخی موجود تھی۔ سچ پوچھئے تو اس کا خوش ہونا لازمی اور قدرتی تھا کیونکہ مجھ کو معلوم تھا اس عرصہ میں اس کی شادی حسین لیونورا سے یقینی طور پر ہو گئی ہو گی اس علاوہ رات کی ہوا چونکہ تازہ اور سرد تھی اس لئے بھی اس کا خوشنما چہرہ سرخ نظر آتا تھا۔ مگر اصلی وجہ خواہ کچھ ہو اس میں شک نہیں کہ اپنے چست سفری لباس میں تمتمائے ہوئے رخساروں کے ساتھ کانسٹائن کنارس انتہائی دلکش و وجیہ نظر آتا تھا۔ گویا دیوتا آپالو نے اس کی صورت اختیار کر لی ہو چونکہ اسکی حالت یا انداز سے یہ بات ظاہر نہ ہوتی تھی کہ وہ میری طرح زیر حراست ہے اس لئے میں یہ نتیجہ اخذ کئے بغیر نہ رہ سکا۔ کہ وہ مجھ کو بچانے کے لئے آیا ہے۔

"میرے عزیز دوست کنارس" میں نے فرط مسرت سے دو قدم بڑھ کر اس کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیتے ہوئے کہا۔ "آپ کا آنا مبارک ہو۔ آپ نہیں جانتے کہ

اس وقت آپ کے مظلوم دوست کو آپ کے آنے سے کتنی خوشی ہوئی ہے لیکن مجھ کو خود غرض نہ بننا چاہیئے سب سے پہلے اجازت دیجئے کہ میں آپ کو سچے دل سے مبارکباد دوں کیونکہ مجھ کو یقین ہے..."

"آپ جی کھولکر مجھ کو مبارکباد دیں" کانسٹینٹائن نے خوشی سے پھولے نہ سماتے ہوئے کہا۔ "کیونکہ لیونورا اب میری ہو چکی اور کوئی طاقت اُسکو مجھ سے جدا نہیں کر سکتی۔"

"خدا آپ دونوں کو ہمیشہ خوش و خرم رکھے" میں نے اس کا ہاتھ گرمجوشی سے دباتے ہوئے کہا۔ "مجھے آپ کو خوش دیکھ کر سچی راحت حاصل ہوئی ہے لیکن یہ بتلایئے آپ کو میری قید کا حال کیونکر معلوم ہوا...؟ یا کیا مجھ کو امید کرنی چاہیئے کہ حکام نے آخر کار اس جہاز پر قبضہ کر لیا...؟"

"کیا جہاز ایتھین پر!" اس نے کہا۔ "نہیں یہ اغلب نہیں ہے لیکن یہ تو کہیئے۔" اس نے اپنے گرد کیبن کے اندر نظر ڈالتے ہوئے کہا۔ "ان لوگوں کا سلوک آپ سے ہر طرح اچھا تو رہا؟"

"بے شک مجھے کسی بدسلوکی کی شکائت نہیں ہے" میں نے کہا۔ "تو بھی میرے عزیز دوست کسی بے گناہ شخص کو قید کرنا کیا یہ سب سے بڑی بدسلوکی نہیں ہے جو ایک انسان دوسرے کے متعلق عمل میں لا سکتا ہے کیا ہوا اگر میرے رہنے کو اچھی کیبن ہے یا کھانے کو اچھی سے اچھی نعمتیں چاندی کے تھالوں پر رکھ کر لائی جاتی ہیں..."

"کچھ ہو اب آپ کی حراست کا زمانہ جلد ختم ہو جائیگا" کنارس نے قطع کلام کرتے ہوئے کہا۔ "اس کے متعلق آپ کو ہر طرح مطمئن رہنا چاہیئے۔"

"آہ" میں نے اس جواب سے مایوس ہو کر کہا۔ "تو کیا آپ اپنے بدنصیب

دوست کو بچانے کی طاقت نہیں رکھتے؟ تاہم میں آپ کا بے حد ممنون احسان ہوں کہ آپ نے ہر طرح کے خطرے جھیل کر میرے پاس آنا منظور کیا۔ اور اس کے بعد ایک فوری خیال کے زیر اثر کیونکہ اب جہاز حرکت کرتا نظر آتا تھا۔ میں نے کہا "لیکن میرے خدا جہاز چلنے لگا ہے آپ کس طرح اتریں گے کیا آپ اپنے چچا کے پاس نہیں جا رہے ہیں؟"

"میری فکر نہ کیجئے" کنارس نے لاپروائی سے کہا۔ "لیکن میں اگر آپ کے خیالات کو صحیح طور پر سمجھ سکتا ہوں تو یقیناً آپ کپتان درازو سے ملنے کو بے تاب ہوں گے"

"کیا وہ جہاز پر آ چکا؟... مگر وہ بے شک آ چکا ہوگا۔ میرا اپنا یہی خیال تھا"

"وہ جہاز پر آ چکا ہے" کنارس نے جواب دیا "اور اگر آپ اس سے کچھ کہنا چاہتے ہوں تو آئیے میں آپ کو اپنے ساتھ اس کے پاس لے چلتا ہوں آپ اس کے اپنے جہاز کے تختہ پر کھڑے ہو کر اس سے دو دو باتیں کیجئے"

"لیکن مشکل یہ ہے کہ میں بلا اجازت کیبن سے باہر نہیں جا سکتا" میں نے جلدی سے کہا۔

"کپتان درازو نے آپ کو باہر آنے کی اجازت دیدی ہے" کنارس نے ہنس کر کہا "سو آئیے جلد آئیے آپ اس ادب و تعظیم کو دیکھ کر جو اہل جہاز اس کی کرتے ہیں فوراً اسے پہچان لیں گے۔ کیونکہ سچ جانئے درازو اپنے جہاز پر بادشاہ کا درجہ رکھتا ہے۔ میرے ساتھ ساتھ چلے آیئے"

مجھے سوچنے کی مہلت نہ مل سکی اشارہ پاتے ہی کنارس کے ہمراہ چپ چاپ اور بڑی کیبن سے گذر کر جو اس وقت خالی تھی سیڑھیوں پر چڑھنے لگے کنارس

میرے آگے تھا اور میں اس کے پیچھے۔ صحن جہاز پر پہنچا تو معلوم ہوا کہ بادبان کھولے ہوئے ہیں اور خوشنما جہاز امیتھین سوٹیا وکشیا کی بندرگاہ کو بہت پیچھے چھوڑ چکا ہے۔ دوسری نگاہ ڈالی تو معلوم ہوا کہ لاتعداد ملاح صحن پر جمع ہیں اور ہر طرف وہ ہنگامہ سا برپا نظر آتا ہے جو جہاز کی روانگی کے وقت عموماً دیکھا جاتا ہے لیکن سب سے حیرت انگیز نتیجہ میری تیسری نگاہ کا نکلا کیونکہ میں نے دیکھا کہ سب نگاہیں اس مقام کی طرف لگی ہوئی تھیں جہاں کنارس اور میں کھڑے تھے ہر شخص کی آنکھیں ادب کے ساتھ جھکی ہوئی اور ملاحوں سے لے کر افسروں تک سب آدمی تعظیم مجسم بنے ہوئے تھے۔ یہاں تک کہ جہاز امیتھین کا سیلنگ ماسٹر بھی ٹوپی ہاتھ میں لئے سر جھکائے احکام کا منتظر تھا اس نگاہ نے میری آنکھوں کے سامنے سے پردہ سا ہٹا دیا ایک نئی طرح کی روشنی مجھے اپنے دماغ میں پیدا ہوتی معلوم ہوئی۔ اس وقت پہلی بار میں سمجھا کہ کانسٹانٹائن کنارس اور ڈاکو جہاز کا خوفناک کپتان دراصل دو نہیں اصل ایک ہی شخص کے دو نام ہیں!

---

# باب ۱۲۷

## کپتان دراز و

اگر بم کا گولہ میرے پاؤں میں گر کر پھٹ جاتا تو بھی اتنا حیران نہ ہوتا۔ میں اڑنے لگتا یا فرض کرو سوٹیا وکشیا کا شہر سطح بحر پر تیرتا نظر آتا۔ مختصر یہ کہ کوئی غیر اغلب سے غیر اغلب اور نہایت بعید از قیاس بات ظہور میں آتی

تو اتنی حیرت سراسیمگی اور پریشانی مجھے ہرگز لاحق نہ ہوتی جتنی اسی ہیبت ناک راز کے انکشاف سے ہوئی بالکل یہ حالت فرط حیرت سے میری ہوگئی جیسے میری بجائے کوئی سنگی بت صحن جہاز پر کھڑا ہو آنکھیں تارا بنکر کپتان دراز و کے منہ کو تک رہی تھیں لیکن حواس اپنا فعل معطل کر چکے تھے خود کپتان دراز و کے چہرہ پر فتح مندی کی چمک پائی جاتی تھی اس کی قامت کشیدہ تھی اگو اس حالت میں بھی کسی طرح کا بیجا تکبر اس کی ذات میں نہ پایا جاتا تھا۔ البتہ وقار عظیم کے آثار اس کے چہرہ پر نمودار تھے اس طرح کی شجاعانہ نخوت اس میں پائی جاتی تھی جو کسی لشکر جرار کے کماندار میں پائی جاسکتی ہے یا جس کی جھلک بادشاہوں میں دیکھی جاتی ہے بایں ہمہ اس قسم کے آثار اس کے چہرہ پر نمودار نہ تھے۔ جو مجھ پر اس کی برتری ثابت کرنے والے ہوتے یا جن سے اس گہرے دوستانہ میں فرق آسکتا جو ہم میں قائم تھا مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ اس پریشانی اور گھبراہٹ میں جو مجھ پر اصل حقیقت جان کر طاری ہوئی باقی سارے احساسات عارضی طور پر دب گئے لیکن جب رفتہ رفتہ میرے حواس بجا ہوئے تو سب سے پہلے میرے خیالات کی رو مہ جبین بیوزرا کی طرف گئی اور میں یہ سوچکر دہشت اور اداسی محسوس کئے بغیر نہ رہ سکا۔ کہ ایک ایسی حسین خوش اخلاق اور نیک طینت خاتون مبتلائے غلط فہمی ہوکر اس نوجوان یونانی کی دلھن بنی ہے جو درحقیقت قزاقوں کی ایک جماعت کا سپہ سالار ہے!

اتنے میں کانسٹنٹائن دراز و کی آواز میرے خیالات کو قطع کرتی سنائی دی (مخفی نہ رہے کہ اس کا پہلا نام کانسٹنٹائن درحقیقت اس کا اپنا تھا) وہ کہہ رہا تھا "مسٹر رابرٹ چند منٹ کے عرصہ میں ہم ایک دوسرے سے باتیں کریں گے فی الحال میں چند احکام صادر کرنا چاہتا ہوں۔ آپ کا جی چاہے یہیں ٹھیریئے

نیچے تشریف لے جائیے کوئی پابندی آپ کی نقل و حرکت پر سوائے اس ایک کے نہیں ہے کہ آپ حدود جہاز سے باہر نہیں جا سکتے"

اکدم اس دل گرفتہ میں ایک طرف کو ہٹ کر کھڑا ہو گیا۔ عین اسی وقت اس لالٹین کی روشنی میں جو صحن جہاز پر جل رہی تھی لینوور مجھ کو دکھائی دیا جس کے خوفناک چہرہ پر استہزا کی علامات نمودار تھیں نظر بہروہ مجھ کو مبتلائے مصیبت دیکھ کر دل ہی دل میں خوش ہو رہا تھا لیکن معلوم ہوا اس کے چہرہ کی حالت کپتان دراز دنے بھی دیکھ لی کیونکہ اس نے فوراً ہی نخوت سے گردن اٹھا کر شیطان سیرت کبڑے کو ان الفاظ سے مخاطب کیا

"مسٹر لینوور میں اس عہد نامہ کو بھولا نہیں ہوں جو میرے اور آپ کے درمیان ہوا تھا مگر اس کے باوجود میں یہ حقیقت آپ پر واضح کر دینا چاہتا ہوں کہ میرے جہاز پر رہتے ہوئے آپ کو یہ حق حاصل نہیں ہے کہ اپنے الفاظ یا انداز سے کسی دوسرے آدمی کو شکایت کا موقعہ دیں۔ اور اگر مسٹر ولمسٹ میرے جہاز پر زیر حراست ہیں تو اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ وہ کسی دوسرے مسافر کی طرف سے گستاخانہ سلوک برداشت کرنے پر مجبور ہوں"

اس ملامت کے بعد لینوور کو اسجگہ ٹھیرنے کا حوصلہ نہ ہوا اور وہ تیز چلتا فاصلہ کے اندھیرے میں نظروں سے غائب ہو گیا لیکن میں اتنا پریشان تھا کہ کپتان دراز دسے شکریہ کے چند الفاظ بھی نہ کہہ سکا یہاں تک کہ نگاہ سے بھی اظہار شکر گذاری کا خیال نہ آیا بہر مسٹر لینوور کے رخصت ہو جانے کے بعد نوجوان کپتان نے احکام صادر کرنے شروع کئے سیلنگ ماسٹر کو بعض ہدایات دیں اور وہ فوراً ان کی تعمیل کرنے لگا اسی طرح نائب لفٹنٹ اور میٹ کو مختلف کام بتائے چنانچہ ان احکام کی تعمیل میں چند اور بادبان جہاز کی تیزی رفتار بڑھانے کے لئے

کھولدیئے گئے رات اندھیری تھی اور ہوا بھی تیز چلنے لگی تھی۔ پچھلے ایک دو گھنٹہ کے عرصہ میں وہ اب اتنی مخالف نہ رہی تھی جتنی پیشتر تھی۔ اپنے دودھیا بادبان پھیلائے جہاز گویا ہوا کے پروں پر اڑتا چلا جاتا تھا۔ سوٹیا و کشتیا کے چراغوں کی روشنی رفتہ رفتہ مدھم ہوتی ہوئی فاصلہ کے بعد میں چھپ گئی حتےٰ کہ اب جس طرف نگاہ جاتی اندھیرا ہی اندھیرا تھا۔

دراز و نے کچھ اور احکام جہاز کے نائب افسر کو صادر کئے۔ جس نے انتہائی ادب کے ساتھ اُن کی فوراً تعمیل کی پھر میری طرف مڑکر نوجوان یونانی نے کہا "مسٹر ولمٹ اب آیئے باتیں کریں"

سیڑھیوں سے اتر کر کانسٹنٹائن دراز و مجھے اس کیبن میں لے گیا جس کے متعلق میں پیشتر کسی موقعہ پر بیان کر چکا ہوں کہ جہاز کے باقی حصوں سے زیادہ پرتکلف تھی سمندر کی لہریں چونکہ اونچی اُٹھ رہی تھیں۔ اس لئے کیبن کے سوراخ بند تھے چاندنی کا بہت بڑا لمپ چھت سے معلق تھا۔ جہاز کی حرکت کے ساتھ جھکورے لیتا چاروں طرف نورانی روشنی پھیلا رہا تھا دراز و نے اسکو پہنچکر گھنٹی بجائی اور وہی خوش پوش خادم جو میری کیبن میں آیا کرتا تھا حاضر ہوا دراز و نے اپنی زبان میں کوئی حکم صادر کیا جسے پاکر وہ رخصت ہوگیا لیکن فوراً ہی کچھ سامان اکل و شرب لے کر واپس آیا اس اثنا میں دراز و بڑی بے تکلفی سے ایک صوفے پر بیٹھ گیا اور مجھ کو بھی پاس بیٹھنے کی ہدایت کی لیکن میرے لئے انتہائی کوشش کے باوجود اس سرد مہری کو دبانا غیر ممکن تھا جو اصل حقیقت سے واقف ہونے کے بعد مجھ میں پیدا ہوگئی تھی اس سے بھی زیادہ مجھ پر اداسی کا اثر غالب تھا جس کی وجہ بآسانی سمجھی جاسکتی ہے۔

آخر کار جب نوکر رخصت ہوگیا تو ڈاکو کپتان نے مجھ کو مخاطب کرکے کہا

"مسٹر ولمٹ جو خیالات آپ کے دل میں پیدا ہو رہے ہیں میں ان کو بخوبی سمجھ سکتا ہوں میں آپ کے مزاج سے اسقدر واقف ہو چکا ہوں کہ میرے لئے یہ معلوم کرنا بہت دشوار نہیں ہو سکتا۔ کہ آپ ایک طرف میری حالت کو قابل رحم تصور کرتے ہیں اور دوسری جانب لیونورا کے مستقبل کو سوچکر پریشان ہوئے جاتے ہیں"

"یہ بالکل صحیح ہے" میں نے پرجوش لہجہ میں کہا "کاش جو کچھ میرے دیکھنے میں آیا ہے وہ ایک دہشت ناک خواب ہوتا اور آپ درحقیقت میرے دوست کالنڈن کنارس ہی ثابت ہوتے"

"خیر یہ تو غیر ممکن ہے" اُس نے ذہنی اذیت کی اس ہلکی سی جھلک کو جو اس کے خوشنما چہرہ پر نمودار ہوئی تھی دباتے ہوئے کہا "مگر میں پوچھتا ہوں کیا اس کے باوجود ہمارا دوست بنے رہنا غیر ممکن ہے؟"

میں نے گہری اور اس نظروں سے اس کے منہ کو تکنا شروع کیا اس کے بعد جوش سے تھرائی ہوئی آواز میں کہا "کیا درحقیقت کوئی صورت ایسی پیش آسکتی ہے۔ جس سے ہماری دوستی آئندہ بھی اس طرح قائم رہے؟"

"جو کچھ میں آپ سے کہتا ہوں اُسے غور کے ساتھ سنئے" جہاز ایتھین کے کپتان نے تقریر کرتے ہوئے کہا "یہ امر واقعہ ہے کہ میں اس جہاز کا کپتان ہوں اور اس میں بھی شک نہیں کہ یہ جہاز ہمیشہ خلاف قانون کام کرتا رہا ہے لیکن میں اس بات سے شرمانے کی بجائے سپر فخر کرتا ہوں کہ گہری محبت مجھے اس جہاز کے ساتھ ہے کہ میری رائے میں غیر ممکن تھا میں کسی دوسرے انسان کو دل میں جگہ دیتا اس کے باوجود جو بات غیر ممکن تھی۔ وہ آخر کار ممکن ہو گئی یعنی لیونورا کی محبت نے ایتھین کی محبت کو مات کر دیا۔ پس یقین کیجیے اس جہاز پر میرا یہ آخری سفر ہے اس کے بعد میں اس زندگی کو خیرباد کہہ دوں گا۔ جو اب تک میرے لئے غیر معمولی

کشش رکھتی تھی مگر جس سے اُس مئی محبت کی وجہ سے جو میرے دل میں جاگزین ہو چکی ہے۔ اب بھی مجھے کوئی دلچسپی باقی نہیں رہی"

"آپ کے لفظوں سے کسی حد تک میرے دل کو تسکین ہو گئی"۔ میں نے کہا۔ "گو میں اس وقت آپ کا قیدی ہوں تاہم جو دوستی ہمارے درمیان قائم تھی۔ میں اس کو بالکل ہی فراموش نہیں کر سکتا۔۔۔ مگر کپتان درازدغا کے لئے بتلایئے آپ اس افسوسناک کھیڑے لینوور کو ان سازشوں کی تکمیل میں تو کسی طرح مدد دیں گے جو وہ میرے عزیز رشتہ داروں کے خلاف کر رہا ہے؟ کیا یہ بیان کرنے کی حاجت ہے کہ اینیل اسی سر میتھیو ہیلیٹن کی نواسی ہے جس کے برخلاف"

"مجھ کو معلوم ہے کہ آپ کو اُس خاتون سے عشق ہے"۔ درازدغا نے قطع کلام کرتے ہوئے کہا۔ "اور میں آپ کا اطمینان کرا دینا چاہتا ہوں کہ اس معاہدہ کے باوجود جو میرے اور مسٹر لینوور کے درمیان ہوا ہے۔ ان لوگوں میں سے کسی کے سر کا بال تک بیکا نہ ہوگا۔ جو آپ کے عزیز رشتہ دار ہیں"

"آہ۔ آپ کے یہ الفاظ ثابت کرتے ہیں کہ وہ فیاضانہ خیالات جو پیشتر آپ کی ذات میں پائے جاتے تھے اس نئی حیثیت میں بھی بدستور قائم ہیں"۔ میں نے اس کے جواب سے خوش ہو کر کہا۔ "میری اینیل فرشتوں کی طرح خوبصورت اور پاک ہے۔۔۔"

"مسٹر ولمٹ"۔ درازدغا نے قطع کلام کرکے انداز نخوت سے کہنا شروع کیا "اگر میں نے ایک بار حکم جاری کر دیا تو مجال نہیں میرے آدمیوں میں سے کوئی آپ کی اینیل کی طرف آنکھ بھر کر دیکھے لیکن فی الحال اس مضمون کو چھوڑیئے کیونکہ مجھ کو بعض ضروری حالات آپ سے بیان کرنے ہیں اب وہ وقت باقی نہیں رہا۔ جب اس معاملہ کو آپ سے چھپا کر رکھنے کی ضرورت ہو۔ عرصہ دو سال

سے میں اس بہادر جماعت کا سردار اور اس جہاز کا کماندار ہوں۔۔۔"

"لیکن یہ تو فرمائیے" میں نے ایک فوری خیال کے زیر اثر پوچھا "کیا درحقیقت آپ کا مشہور امیر البحر کنارس سے کوئی رشتہ ہے؟"

"نہیں میرا اس نامی افسر سے کوئی تعلق نہیں" یونانی نوجوان نے جواب دیا "اگرچہ باوجود میرا اصلی نام کانسٹنٹائن ورازو کنارس ہے۔ گو ان میں سے آخری نام کو میں نے مدت دراز تک ترک کر رکھا تھا اور صرف اس وقت اختیار کیا تھا جب میں بغرض تفریح اٹلی میں وارد ہوا۔ بعد ازاں حالات نے ثابت کر دیا کہ نام کی یہ تبدیلی میرے حق میں سفید تھی کیونکہ جب مجھے جج صاحب اور ان کی حسین بھتیجی سے ملنے کا اتفاق ہوا تو یہ کہنے کا موقعہ مل گیا کہ میں یونانی امیر البحر کنارس کا رشتہ دار ہوں اور اس طرح اُن کی نظروں میں میں ایک مرد عزت دار ثابت ہوا۔"

"تو کیا آپ نے نیپلز کا جو سفر کیا تھا وہ دراصل جہاز ایتھین ہی کے معاملات کے سلسلہ میں تھا" میں نے پوچھا۔

"ہاں اسی لئے اور اب سنئے میں باقی حالات بھی آپ سے صاف صاف بیان کر دینا چاہتا ہوں۔ لیونورا کو دیکھ کر مجھ کو اس سے وہ گہری محبت ہو گئی جو دیوانگی کی حد تک پہنچتی تھی اگر کسی طرح اس کو مجھ سے جدا کر دیا جاتا تو میری موت یقینی تھی۔ لیکن مقابلہ میں یہ بھی میری سمجھ میں نہ آتا تھا۔ کہ اس طرح کی خطرناک حالت میں رہتے ہوئے کیونکر میں اس سے شادی کی درخواست کر سکتا ہوں۔ ناسازی طبیعت کی وجہ سے مجھ کو جہاز ایتھین سے چند ماہ کے لئے علیحدہ ہونا پڑا میں اٹلی کی سیاحت کرنا چاہتا تھا اس لئے ایتھین کے بارہ میں حکم دے دیا کہ وہ وقت مقررہ پر خلیج نیپلز میں پہنچ کر میرا انتظار کرے ادھر میں وہیں اس پر سوار ہو جاؤں جب وقت میں اٹلی کی سیاحت کرنے جہاز سے رخصت ہوا تو خواب میں بھی اس کی

خیال نہ آیا تھا کہ سوٹیا وکشیا پہنچکر میں لیونورا کے دام حسن میں گرفتار ہو جاؤں گا مگر اسی طرح ہوا۔ ہم میں گھرا عشق ہو گیا اور مجھ کو یہ فکر دامنگیر ہوئی کہ اپنے راز کو کیونکر چھپاؤں عرصہ دراز تک تیل جول رکھنے کی صورت میں یہ اندیشہ لگا ہوا تھا۔ کہ ممکن ہے۔ کوئی واقعہ میری اصل حقیقت ظاہر کر دے نہ مجھ میں اس قدر فیاضی تھی نہ اتنا حوصلہ کہ میں لیونورا سے ہمیشہ کے لئے دست بردار ہو جاتا۔ اس کے علاوہ مجھکو معلوم تھا۔ کہ اگر میں نے اس سے ترک تعلق کر لیا تو نہ میں آپ اس صدمہ سے جیتا بچوں گا اور نہ وہی زندہ رہے گی میں نے اس کے چچا سے درخواست کی کہ وہ ہماری شادی کی اجازت دیدے مگر اس نے لیت و لعل کیا اور مجھے یہ دہشت ہوئی کہ ممکن ہے وہ امیر البحر کنارس سے خط و کتابت شروع کر دے نہ اس لئے کہ اُسے میری عزت داری کے بارہ میں کوئی شبہ تھا۔ بلکہ یہ معلوم کرنے کے لئے کہ میں شادی شدہ زندگی کے اخراجات برداشت کر سکوں گا یا نہیں ان حالات میں مجھے اس نتیجہ پر پہنچنا پڑا کہ جو کچھ کرنا ہو جلد کرنا چاہیئے مختصر یہ کہ میں نے ارادہ کر لیا جس طرح بن پڑے لیونورا کو اپنے ساتھ بھگا لے جانا چاہیئے جو گہری محبت اُسے مجھ سے ہے اس کی وجہ سے وہ مجھ کو معاف کر دیگی اور ایک ڈاکو کی دلہن بن کر رہنا قبول کرے گی۔"

"اُف! رحم خدا!" میں نے نوجوان دراز دو کی استان کے اس حصہ کو سن کر پریشانی کے لہجہ میں کہا "کیا اس طریقہ پر آپ اس خاتون کی زندگی برباد کرنا چاہتے تھے جس سے آپ کو دعوائے محبت تھا؟"

"دعوائے" دراز دو نے گھورتی ہوئی نظروں سے میری طرف دیکھ کر کہا۔ اور ایک ثانیہ کے لئے اس کی آنکھیں غصہ سے جگمگا گئیں۔ "یہ لفظ آپ نے کیوں استعمال کیا؟ یاد رکھئے میری محبت فرضی نہیں حقیقی تھی۔ اور اتنی پرجوش کہ میں بیان نہیں کر سکتا۔ لیکن میں آپ کے لفظوں کو قابل معافی سمجھتا ہوں۔ کیونکہ عشق کے معاملہ

میں آپ کی حالت مجھ سے جداگانہ ہے" اور یہ کہتے ہوئے اداسی کی ہلکی جھلک اسکے لہجہ میں پیدا ہوگئی۔

"اس کے لئے میں خدا کا شکریہ ادا کرتا ہوں" میں نے اس لئے دبی آواز سے کہا کہ میں اپنے رویہ یا الفاظ سے اس کو افسردہ خاطر کرنا نہ چاہتا تھا۔

لیکن معلوم ہوتا ہے اُس نے میرے الفاظ سن لئے۔ کیونکہ وہ تلخ لہجہ بولا۔ "آپ کا کہنا درست ہے" اور اس کے بعد وہی قدرتی لہجہ اختیار کرکے اس نے سلسلہ تقریر جاری رکھتے ہوئے کہا "اپنے جی میں اس بات کا فیصلہ کرکے کہ میں لیونورا کو لے کر فرار ہو جاؤں گا۔ میں اس لئے نیپلز گیا تھا۔ کہ جہاز ایتھین کو سوٹیاوکشیا پہنچنے کی ہدایت کردوں وہیں میرے نائب ٹوٹرس نے مجھ کو بتایا۔ کہ اس سفر سے دوہرا فائدہ حاصل ہوگا ایک تو میرا منشا بھی پورا ہو جائے گا۔ دوسرے ایک شخص لینیور نے بہت سا معاوضہ پیش کرکے جو کام ہم سے لینے کی خواہش ظاہر کی ہے وہ بھی پورا ہو سکیگا میرے خیالات اپنے معاملہ پر اسقدر لگے ہوئے تھے۔ کہ میں مسٹر لینیور کی تجویز پر زیادہ غور نہ کرسکا اس لئے کام کا یہ حصہ میں نے ٹوٹرس ہی کے ذمہ رہنے دیا جہاز ایتھین خلیج نیپلز سے رخصت ہوا اور میں خشکی کی راہ سے سوٹیاوکشیا کو چلا راستہ میں ایک کام کے سلسلہ میں روما ٹھیر جانا پڑا اور وہیں آپ سے ملاقات ہوئی اس بات سے لاعلم۔ کہ آپ کا لینیور سے کوئی تعلق ہے اور یہ بھی نہ جانتے ہوئے کہ آپ سوٹیاوکشیا جا رہے ہیں بلکہ محض اس لئے کہ آپ سے مجھ کو ایک طرح کی کشش ہوگئی تھی۔ میں نے آپ کو سفر کا ساتھی بنانا منظور کیا راستہ میں ہمارے درمیان جو گفتگو ہوئی اس سے بھی یہ معلوم نہ ہو سکا۔ کہ آگے چلکر میرے اور آپ کے معاملات کا تصادم ہوگا۔ دوسرا عجیب اتفاق راستہ میں یہ پیش آیا کہ ٹوٹرس گھوڑے پر سوار ہو کر فلانگر میں نے اس کو دیکھتے ہی آنکھ کے اشارہ سے سمجھا دیا

کہ اس کے منہ سے کلمہ حیرت نہ نکلنے نہ پائے یہی وجہ تھی کہ جب اس کے بعد ہم نے اسکو سہارا دے کر اٹھایا تو اس کے منہ سے کوئی ایسی بات نہ نکلی جو اس خیال کی تردید کرنے والی ہوتی کہ ہم ایک دوسرے سے بالکل ناواقف ہیں باقی ماندہ حالات بآسانی سمجھے جا سکتے ہیں اکٹھے ہم سوٹیاوکشیا میں وارد ہوئے اور جب اس کے بعد معلوم ہوا کہ آپ سینیر پورٹی سی سے ملنا چاہتے ہیں۔ تو میں نے اس واقعہ کو محض حسن اتفاق سمجھا اس سے زیادہ کچھ نہیں اس کے بعد بھی جب سینیر پورٹی سی نے مجھ سے کہا کہ آپ ایک نجی کام کے سلسلہ میں جس کو واضح نہیں کیا جا سکتا اس جگہ آئے ہیں اور اس کے سلسلہ میں ہم دونوں کو ایک دوسرے سے الگ الگ رہنا چاہیئے تب بھی یہ خیال میرے دل میں پیدا نہ ہوا کہ میرے اور آپ کے معاملات میں کسی طرح کی الجھن پیدا ہوگی آخر کار جب نوٹرس کی زبانی معلوم ہوا کہ آپ جہاز ایجنٹین پر گئے تھے۔ اور بعض وجوہ سے آپ کے برخلاف جاسوس ہونے کا شبہ پیدا ہو گیا ہے تو میں اس اطلاع کو پاکر حیرت زدہ ہو گیا اور فیصلہ کر لیا کہ اگر ممکن ہو سکا تو ضرور اس معاملہ کی تحقیقات کروں گا اس لئے میں سینیر پورٹی سی کی اجازت پاکر اتوار کی رات کو آپ سے ملنے گیا اس موقعہ پر جو گفتگو ہم میں ہوئی وہ آپ کو یاد ہوگی جس نجی کام کے سلسلہ میں آپ سوٹیاوکشیا آئے تھے میں نے اس کے بارہ میں قصداً لاپروائی ظاہر کی تاکہ ایسا نہ ہو کوئی شبہ آپ کے دل میں پیدا ہو جائے لیکن جب آپ کی باتوں سے ظاہر ہوا کہ آپ درحقیقت جاسوس نہیں ہیں تو یہ اطلاع میں نے آپ سے رخصت ہونے کے بعد فوراً اپنے آدمیوں کو پہنچائی اس سلسلہ میں میں یہ بھی بیان کر دینا چاہتا ہوں۔ کہ میں جب ہیلز سے سوٹیاوکشیا آیا تو جج پورٹی سی سے گفتگو کے دوران میں مجھ کو معلوم ہوا کہ میری نسبت دریافت حال کی غرض سے

کوئی خط امیر البحر کنارس کو نہ بھیجا گیا تھا۔ بلکہ ان دستاویزات کی بنا پر جو میں نے سینیر پورنی سی کو دکھائی تھیں انہیں میری عزت داری کا پورا یقین ہو چکا تھا۔ اور یہ تو وہ پہلے ہی جان گئے تھے کہ میں کافی مالدار ہوں ادھر کچھ عرصہ تک لیونورا سے دور رہنے کے باعث ہماری محبت وہ چند تیز ہو گئی تھی۔ پس میں نے ایک نئی تجویز سوچی پہلے میرا ارادہ اُسے اپنے ساتھ بھگا لے جانے کا تھا۔ لیکن اب میں نے سوچا کہ اگر اس کی بجائے جج صاحب کی اجازت سے شادی ہو سکے تو زیادہ بہتر ہوگا۔ اس مطلب کے لئے میں نے سفر یونان کا بہانہ پیش کیا اور خوشی کی بات ہے کہ جج صاحب نے اپنے سابقہ اعتراضات واپس لیتے ہوئے شادی کی اجازت خوشی کے ساتھ دیدی اور لیونورا بھی رضامند ہو گئی کل رات تک معاملات نہایت خوش اسلوبی کے ساتھ عمل میں آتے رہے اور اس کے بعد وفتاً مجھے اپنے نائب افسر کی زبانی معلوم ہوا کہ آپ لیونورا سے واقف ہیں وہ آپ سے نفرت بھی کرتا ہے اور ڈرتا بھی ہے یہ اطلاع کل سہ پہر اُس کو اس ملاقات کے بعد لیونورا کی زبانی ملی جو اُن دونوں میں خفیہ طور پر ہوئی تھی ..."

"اس کا حال مجھ کو معلوم ہے" میں نے قطع کلام کرتے ہوئے کہا۔ کیونکہ اُس خوفناک کبڑے اور آپ کے نائب افسر کے درمیان جو گفتگو قہوہ خانہ میں ہوئی تھی۔ وہ سب میں نے سن لی تھی"

"آہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس موقعہ پر آپ کا آدمی کا سمو بھی موجود تھا" دراڈو نے ایک نئے خیال کے زیر اثر کہا۔ اب میں سارا حال سمجھ گیا۔ لیکن خیر مجھے سلسلہ داستان جاری رکھنا چاہیئے اس بات سے بالکل بے خبر کہ کسی طرح کا خطرہ مجھ کو پیش آسکتا ہے مگر اس حقیقت کو جانتے ہوئے کہ لیونورا کے معاملات سے میرے اپنے معاملات میں کسی طرح کی الجھن پیدا ہونی یقینی ہے میں نے

احتیاط عمل میں لانا ضروری سمجھا اور ایسی تدابیر عمل میں لانی شروع کیں جو بوقت ضرورت مناسب سمجھی جا سکتی تھیں چنانچہ میں نے اپنے آدمیوں کی ایک جماعت جج صاحب کی کوٹھی کے پاس چھپا دی اور ان لوگوں کو ہدایت کر دی کہ خاص خاص اشاروں کی صورت میں انہیں کیا کرنا چاہیئے۔ چنانچہ ان کو بتایا گیا۔ کہ اگر پستول چلنے کی آواز سنائی دے تو یہ اس بات کا ثبوت سمجھا جائے کہ اصل حقیقت ظاہر ہو گئی اور مجھ کو گرفتار کر لیا گیا۔ اس صورت میں اُن کا فرض تھا۔ کہ وہ اندر گھس کر میری مدد کے لئے پہنچ جائیں مگر میری امداد کرتے ہوئے لیونورا کو بھی زبردستی اُٹھا لیجائیں۔ یہ ساری ہدایات جاری کر کے اور ہر قسم کی احتیاط عمل میں لانے کے بعد میں بڑی دلیری سے جج صاحب کی کوٹھی پر گیا۔ مجھ کو امید تھی کہ غالباً کوئی واقعہ ناخوشگوار پیش نہ آئیگا تاہم میں اس کے لئے بھی تیار تھا۔ کہ اگر کوئی غیر متوقع بات پیش آئے تو اس کا پورے استقلال سے مقابلہ کیا جائے اس جگہ پہنچا تو معلوم ہوا آپ اور کاسمو جج صاحب سے مشورہ کرنے میں مشغول ہیں اس وقت میرا دل زور سے دھک دھک کر رہا تھا میں حوصلہ کر کے لیونورا کے پاس چلا گیا وہ حسب معمول محبت اور تپاک کے ساتھ ملی اس کے تھوڑی دیر بعد آپ بھی الوداع کہنے آ گئے اور دوران گفتگو میں مجھ کو جہاز ایچتین کے متعلق خبردار کرتے ہوئے میں کئی ایسی باتیں کہیں جو میرے لئے مفید مطلب ثابت ہوئیں یعنی اس طرح پر معلوم ہوا کہ کوئی شبہ اب تک میرے برخلاف پیدا نہیں ہوا البتہ جہاز کے بارہ میں سب حالات معلوم ہو چکے ہیں اور لینوورا اور میری گرفتاری کی تیاریاں بھی مکمل ہیں۔ بعد ازاں جب سینیور پوٹی سی نے یہ خبر سنائی کہ جہاز ٹائی رول کا ایک افسر دروازہ کا مکمل حلیہ لے کر عنقریب آیا چاہتا ہے تو میں وہیں کھانا کھانے کے کمرہ میں موجود تھا اس اطلاع کو پانے کے بعد میں نے فوراً فیصلہ کر لیا کہ کیا کرنا چاہیئے

اُس معاہدہ کے مطابق جو لینوور کے ساتھ نوٹرس نے میری طرف سے کیا تھا۔ میں نے اس بات کو اپنا فرض جانا کہ آپ کو لیگ ہارن جاکر سر مینچیو ہیلٹین کو خبردار کرنے کا موقعہ نہ دیا جائے یہی وجہ تھی کہ میرے آدمیوں نے رستہ میں آپ کو گرفتار کیا۔ گھوڑ سواروں کو اس سازش کا حصہ دار بنا لینا بہت مشکل نہ تھا کیونکہ جس وقت گاڑی سینیر پورٹی سی کی کوٹھی سے رخصت ہونے لگی تو میں نے ان لوگوں کو معقول انعام دے دیا تھا۔ اس کے علاوہ آپ کی گرفتاری کی ایک وجہ اور بھی تھی جس کا حال میں پھر بیان کروں گا باقی تدابیر بھی فوراً عمل میں لائی گئیں لینوور کو خطرہ سے واقف کرکے سمجھا دیا گیا کہ وہ بلا تاخیر جہاز ایتھین پر سوار ہو جائے اور میرے آدمیوں کی ایک جماعت نے اُس آسٹروی افسر کو جو میرا حلیہ لے کر سوٹیا وکشیا آرہا تھا رستہ میں گرفتار کر لیا۔ اس کے بعد آج صبح میری شادی لینورا سے ہوگئی۔ اور اب سینیر پورٹی سی اور میری جان سے پیاری لیونورا یہ سمجھے ہوئے ہیں کہ میں یونان کا سفر کر رہا ہوں حالانکہ میں اپنے جہاز پر آرام و اطمینان کے ساتھ بیٹھا ہوں اس سلسلہ میں یہ بھی آپ کو بتا دینا چاہتا ہوں۔ کہ ایک آدمی اور میرے ساتھ ہے جس کی حراست میری ایک تجویز کے سلسلہ میں ضروری تھی اور وہ آدمی ... کاسمو ہے۔"

"وہ کیا آپ نے کاسمو کو بھی گرفتار کرکے اس جہاز پر قید کر لیا؟" میں نے حیرت زدہ ہو کر پوچھا۔

"ہاں" دراز و نے جواب دیا۔ "اوسٹیا کا وہ جاسوس جس نے آپ کو اپنا آلہ کار بنایا تھا فی الحال اسی جہاز پر زیر حراست ہے مگر آپ اس بات پر حیرت کر رہے ہوں گے۔ کہ کیوں میں نے یہ سارے حالات آپ سے بیان کئے ہیں اسکی وجہ بھی ظاہر کر دینا چاہتا ہوں۔"

"میرے خیال میں یہ پوچھنے کی حاجت نہیں کہ آپ کا کاسمو سے اچھا سلوک

کرتے ہوں گے۔ آپ کی طبیعت کا جو حال مجھ کو اب تک معلوم ہوا ہے اس کی بنا پر۔۔۔"

"اطمینان فرمایئے کہ میں بلا وجہ کسی سختی کرنا پسند نہیں کرتا" ڈاکو سردار نے کہا۔ "میں کاسمو کو قصوروار نہیں سمجھتا کہ اس نے مجھ کو گرفتار کرنے یا میرے جہاز کو حراست میں لانے کی کوشش کی کیونکہ اس کا کام ہی یہ تھا جس طرح میرا کام سمندروں پر لوٹ مار کرنا ہے اس کے باوجود وہ چونکہ میری حراست میں آچکا ہے اس لئے جو شرطیں میں اس سے منوانا چاہوں گا وہ اس کو ماننی پڑیں گی ورنہ وہی سلوک اس کے ساتھ ہوگا جو کسی جاسوس کے ساتھ ہوتا ہے"

"مگر وہ شرطیں کیا ہیں جو آپ اس سے منوانا چاہتے ہیں؟" میں نے پوچھا۔

"میری رائے میں اس بحث کو فی الحال ملتوی کر دیا جائے تو بہتر ہے" ڈاکو سردار نے جواب دیا۔ "کیا جو کچھ میں نے اس وقت تک اپنی مرضی سے بیان کیا ہے وہ آپ کی نظروں میں کافی نہیں۔ یا کیا میں نے آپ سے پوری صاف بیانی نہیں برتی؟"

"معاف فرمایئے آپ کی صاف بیانی میری نظروں میں کوئی خاص اہمیت نہیں رکھتی میں آپ کے بس میں ہوں اور آپ اچھی طرح سمجھ سکتے ہیں کہ جو بات آپ مجھ پر ظاہر کریں گے اس سے آپ کو کوئی فوری نقصان نہیں پہنچ سکتا" یہ الفاظ میں نے سرد مہری کے لہجہ میں کہے۔

اس پر کانسٹانٹائن دراز دستی سے گردن بلند کی اور کہنے لگا۔ "مسٹر ولٹ آپ کا انداز گفتگو ظاہر کرتا ہے کہ آپ مجھے دوستی کے نااہل تصور کرتے ہیں کیا ہم سابق کی طرح آئندہ دوست بنکر نہیں رہ سکتے؟ آہ آپ خاموش ہیں۔ آپ میرے سوال کا جواب نہیں دیتے آپکا خیال یہ ہے کہ اگر کوئی بات آپ نے میرے منشا کے برخلاف کہی تو مجھ کو ناراضگی ہوگی اور اگر ظاہر داری کے لئے خلاف منشائے خود کوئی جواب دیا

تو وہ صداقت سے بعید ہوگا کیا آپ نہیں سمجھ سکتے کہ میں اس خصلت کے انسان کو قابل نفرت تصور کرتا ہوں یا کیا آپ کا خیال ہے کہ مجھ میں کسی طرح کے شریفانہ احساسات باقی ہی نہیں رہے؟"

"میں نے پیشتر آپ سے کہا تھا" میں نے اس پر جواب دیا "کہ آپ اپنے اندر بہت سے اونچے جذبات رکھتے ہیں۔ مگر انصاف کیجئے کیا اس حالت میں مجھ سے دوستی برقرار رکھنے کی درخواست کرنا جب آپ میرے دشمن جانی لینوور کی شیطانی سازشوں کی تکمیل کے لئے جہاز کو لیگ ہارن لئے جاتے ہیں میرے دل کو اور زیادہ مجروح کرنے کا ذریعہ نہیں ہے؟"

"افسوس میرے لئے اس معاہدہ کی خلاف ورزی ناممکن ہے جو میں اس آدمی سے کر چکا ہوں"۔ درازو نے جواب دیا "دراصل اس جہاز کے بعض مسلمہ قواعد ایسے ہیں جن کو اس حکومت کی بنیاد سمجھنا چاہیئے جو میں اس پر کرتا ہوں..."

"اچھا ٹھیریئے اگر آپ کو چند سو پونڈ کا خیال ہے" میں نے اب جوش میں بھر کر کہا۔ "تو میں نے الفور اس رقم کی ہنڈی یا تحریر دینے کے لئے تیار ہوں..."

"آہ آپ سمجھے نہیں اگر محض چند سو روپوں کا سوال ہوتا تو میں اپنے پاس سے بھر دیتا" نوجوان یونانی نے کہا "لیکن مصیبت یہ ہے کہ جو معاہدہ ہو چکا۔ اسکا ہر طور پر پورا کرنا پڑے گا۔ بالفرض میں اس اقرار کو توڑ دوں اور لینوور سب کے روبرو یہ کہنا شروع کر دے کہ کپتان درازو نے اپنے معاہدہ کی خلاف ورزی کی ہے تو جتنے آدمی میرے ماتحت کام کرنے والے موجود ہیں فوراً باغی ہو جائیں گے اس لئے میں دوبارہ درخواست کرتا ہوں کہ اس سوال پر زیادہ زور نہ دیجئے۔ اور اطمینان رکھئے کہ جن لوگوں کی حفاظت کا آپ کو اسقدر خیال ہے ان کی آزادی عارضی طور پر سلب ہونے کے سوا اور کوئی نقصان ان کو نہ پہنچے گا۔"

قریباً ایک لمحہ میں چپ چاپ ان الفاظ پر غور کرتا رہا جو کانسٹنٹائن درازو نے کہے تھے اس کے بعد کہا "تھوڑی دیر پیشتر آپ بیان کیا چاہتے تھے۔ کہ آپ نے عہد ماضی کے حالات کیوں اس قدر تفصیل کے ساتھ بیان کئے..."

"ہاں سنیئے میں اس کا حال عرض کرتا ہوں" ڈاکو سردار نے کہا "میں نے آپکو بتایا تھا۔ کہ میرا یہ آخری سفر ہوگا۔ اس سے میرا مطلب یہ نہ تھا۔ کہ میں صرف لیگ ہارن تک جاکر اس جہاز کا ساتھ چھوڑ دوں گا۔ بلکہ مطلب یہ تھا کہ ڈیڑھ دو مہینے تک لیوانٹ کے پانیوں کا گشت کرنے کے بعد میں جب اس قابل ہو جاؤں گا کہ اپنے اخراجات کے لئے کافی دولت جمع کرلوں تو پھر اس خلاف قانون زندگی کو ہمیشہ کے لئے ترک کرکے اٹلی کو واپس چلا جاؤں گا۔ اور اپنی دلھن کے ساتھ کسی دور افتادہ مقام پر آرام و اطمینان کی زندگی بسر کروں گا یہ میرا ارادہ ہے۔ اور میں اسپر عمل کرنا چاہتا ہوں اور اب سنئے کہ یہ سب حالات جو میں نے آپ سے بیان کئے ہیں اُن کا مقصد یہ ہے۔ کہ آپ میری سوچی ہوئی تجویز کو پوری طرح سمجھ لیں اور اس میں رخنہ اندازی کی کوشش نہ کریں"

"معاف کیجئے میں آپ کے لفظ رخنہ اندازی کا مطلب نہیں سمجھا" میں نے جواب دیا۔

"دیکھئے میں اپنا مطلب پوری طرح واضح کرتا ہوں" کانسٹنٹائن نے جواب دیا "میں نے پیشتر آپ سے کہا تھا کہ آپ کو زیر حراست کرنے کا مدعا محض یہ نہ تھا۔ کہ آپ لیگ ہارن نہ پہنچ سکیں دراصل ایک وجہ اور بھی تھی مجھ کو معلوم تھا کہ یہ بات بہرحال میں عنقریب آپ کو معلوم ہو جائے گی۔ کہ کانسٹنٹائن کنارس اور کپتان درازو ایک ہی آدمی کے دو نام ہیں اور ان حالات میں..."

"آہ اب میں آپ کا مطلب سمجھ گیا" میں نے کہا "لیگ ہارن کے معاملات

سے قطع نظر آپ اس لئے مجھ کو زیر حراست رکھنا چاہتے ہیں کہ میں کوئی بات آپ کے برخلاف سینیر پورٹی سی یا اُن کی بھتیجی سے نہ کہوں"

"بس یہی میرا منشا ہے" درازو نے تسلیم کیا "سر میتھیو ہیلیٹین اور اُن کی رشتہ دار خاتونوں کو بہت دیر تک زیر حراست رکھنا پڑے گا۔ کیونکہ مجھ کو یقین ہے کہ سر میتھیو اپنی اور اپنے عزیزوں کی آزادی حاصل کرنے کے لئے لینوور کا مطالبہ بخوشی منظور کر لیں گے فرض کیجئے کہ یہ سب کام لینوور کی تسلی کے موافق ہو جائے تو اس کے بعد سر میتھیو ہیلیٹین اور ان کی رشتہ دار خاتونوں کو فوراً آزادی مل جائے گی۔ مگر سوال یہ ہے کہ جب اس وقت میں آپ کو آزاد کروں گا۔ تو آپ کیا طرز عمل اختیار کریں گے؟"

"کپتان درازو میں خود آپ سے دریافت کرتا ہوں" میں نے اسپر کہا کہ اگر میری بجائے آپ ہوتے تو آپ کیا طریق عمل اختیار کرتے؟"

"مسٹر ولمٹ" کالسٹائن کنارس نے سخت لہجہ میں کہا اور اس کے پرشباب چہرہ پر جوش کی سرخی چھا گئی جس سے اس طرح کی شان نمودار ہوئی۔ کہ میں بآسانی سمجھ گیا کس لئے اس کے ماتحت اتنی گہری محبت اور عقیدت اس سے رکھتے ہیں" آپ کو کوئی حق اس بات کا حاصل نہیں ہے۔ کہ اس سوال کو اس طریقہ پر ٹالنے کی کوشش کریں جو بات آپ سے پوچھی جاتی ہے اس کو اُلجھانے کی کوشش نہ کیجئے اور نہ میرا ذکر معرض بحث میں لائیے صاف لفظوں میں اگر میں چند روز یا چند ہفتوں تک آپ کو خشکی پر اُتار دوں تو کیا آپ بیدمے سوٹیاوکشیا جا کر سب حال جج صاحب اور ان کی بھتیجی سے کہہ دینگے یا ایک مرد شریف کی طرح مجھ سے اس بات کا وعدہ کریں گے۔ کہ یہ راز ہمیشہ آپ کے سینہ میں محفوظ رہے گا؟"

"بالفرض میں اس طرح کا وعدہ کر بھی لوں تو آپ کو اس سے کیا فائدہ پہنچ سکتا ہے جبکہ اور لوگ اس راز کو بڑی آسانی سے ظاہر کر سکتے ہیں؟" میں نے اس سے پوچھا۔

"آہ پھر آپ نے میرے سوال کو ٹالنے کی کوشش کی" نوجوان یونانی نے بے صبری کا اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ "لیکن ٹھیریئے میں ہر شخص کا حال تفصیل کے ساتھ آپ کے سامنے بیان کرتا ہوں تاکہ آپ کے پاس ٹال مٹول کرنے کا بہانہ باقی نہ رہے۔ لیونورا اس لئے میرا راز فاش نہیں کر سکتی کہ اس کی اپنی بہتری اسی میں ہے کاسمو کے بارہ میں میں پہلے ہی آپ سے کہہ چکا ہوں کہ اسکس کو رہا کرنے سے پیشتر میں بعض شرطیں اس پر عاید کروں گا اور ان میں سے ایک شرط یہ بھی ہوگی۔ کہ وہ ایک عرصہ معینہ کے لئے میرے جہاز پر رہ کر کام کرے۔ رہ گیا آسٹروی افسر تو اسے اس وقت تک زیر حراست رکھا جائیگا جتنے کہ مجھے کسی طرح کا کھٹکا باقی نہ رہے ان حالات میں آپ بخوبی سمجھ سکتے ہیں کہ آپ کے سوا کوئی دوسرا آدمی نہیں ہے جو میرے راز کو فاش کر سکے اور آپ کو میں یہ خاص رعایت دیتا ہوں کہ باقیوں کی طرح عرصہ دراز تک زیر حراست رکھنا نہیں چاہتا۔"

"بالفرض میں آپ سے وعدہ کر لوں" میں نے کہا۔ "تو اس کی آپ کے پاس کیا ضمانت ہوگی کہ میں اس وعدہ کو ضرور پورا کروں گا؟"

"آپ کی نیک چلنی اور شرافت ہی اس کی بہترین ضمانت ہے" ڈاکوسٹر نے جواب دیا۔ "آپ کا یہ تامل اور ٹالنے کی کوشش اس بات کی دلیل ہے کہ آپ کے وعدہ پر بھروسہ کیا جا سکتا ہے میں خوب جانتا ہوں کہ جو آدمی بغیر سوچے سمجھے وعدہ کرنے کے لئے تیار ہو جائے وہ اس کو توڑنے کیلئے

بھی فوراً آمادہ ہو جاتا ہے لیکن جو شخص سوچ سمجھ کر وعدہ کرتا ہے اس کی حالت میں بہت کم ایسا ہوتا ہے کہ وہ اُسے توڑنے کی کوشش کرے۔"

"لیکن ایک بات اور ہے جسے آپ نظر انداز کر گئے"۔ میں نے ایک نئے خیال کے زیر اثر کہا۔

"نہیں یہ غیر اغلب ہے"۔ دراز و نے مسکراتے ہوئے کہا۔ جس کا مطلب صاف لفظوں میں یہ تھا کہ میں ایسا غیر محتاط نہیں ہوں کہ معاملہ کے ہر ایک پہلو کو اچھی طرح نہ سوچ لوں۔

"جہاز ٹائی رول کا کپتان" میں نے کہا "آپ کے حلیہ سے خوب واقف ہے اور مجھ کو معلوم ہے کہ اس کے متعلق جو تحریر اس نے بھیجی تھی وہ آپ کے قبضہ میں آ چکی ہے۔ تاہم عین ممکن ہے کہ کپتان مذکور وہ حلیہ زبانی سینیر لوٹی سی سے بیان کر دے جس صورت میں فوراً جج صاحب آپ کو پہچان لیں گے..."

"یقین کیجئے کہ جہاز ٹائی رول جس وقت سوٹیا وکشیا پہنچے گا۔ اور یہ اطلاع اس کو دیجائے گی۔ کہ جہاز ایتھین روانہ ہو چکا تو وہ اسجگہ ایک لحظہ قیام نہ کرے گا" کپتان دراز و نے جواب دیا۔ "یقینی طور پر وہ اسی وقت بادبان پھیلا کر ایتھین کا تعاقب شروع کر دے گا اس وقت میں بحیرہ روم کی سطح پر وہ ناچ اس کو نچاؤں گا۔ کہ ہفتوں اُسے کسی اور بات کا خیال تک دل میں لانے کی مہلت نہ ملے گی صرف ایک بات البتہ ایسی ہے... لیکن خیر اسے چھوڑیئے کیونکہ خواہ کچھ ہو مجھے ٹائی رول کی بہت زیادہ پروا نہیں۔ مختصر لفظوں میں میں اپنی سب تیاریاں مکمل کر چکا ہوں۔ میرے سارے انتظامات انتہائی احتیاط کے ساتھ عمل میں لائے جا چکے ہیں اور اب صرف آپ سے وعدہ لینا باقی ہے اور یہ بھی سچ پوچھئے تو محض آپس کے دستور کا خیال ہے کہ میں آپ کو حرف دراز تک زیر حراست رکھنا نہیں

چاہتا بلکہ محض آپ سے اس بات کا اقرار لینا کافی سمجھتا ہوں کہ جہاز سے رخصت ہونے کے بعد آپ میرے راز کو کسی پر ظاہر نہ کریں گے؟"

تقریر ختم کرنے کے بعد وہ دیر تک میرے جواب کا انتظار کرتا رہا مگر میں خاموش رہا گہری فکر مجھے لاحق تھی اور میں سوچتا تھا۔ کہ مجھے اس موقعہ پر کیا کرنا چاہیئے ایک طرف یہ بھی اشد ضروری تھا۔ کہ میں جہاز سے رخصت ہوتے ہی قابل تعظیم جج اور اسکی اخلاق مجسم بھتیجی کو سارے حالات سے واقف کر دوں تاکہ اُن کو معلوم ہو جائے کتنا بڑا فریب ان سے کھیلا گیا ہے اور کتنی الم ناک ان کی حالت ہے۔ لیکن دوسری جانب یہ بھی نامناسب تھا۔ کہ میں اپنا صحیح ارادہ ظاہر کر کے درازدو کو فوراً اپنا دشمن بنالوں پس فی الحال یہی بہتر معلوم ہوا کہ کوئی جواب دینے کی بجائے میں اس معاملہ کو معرض التوا میں رہنے دوں اور اس کے بعد جیسے حالات پیش آئیں ان کے مطابق کروں۔

مجھے چپ دیکھ کر ڈاکو سردار کو بہت مایوسی ہوئی بظاہر وہ مجھ سے وعدہ لے کر اپنے انتظامات کی تکمیل سے فارغ ہو جانا چاہتا تھا۔ مایوس ہو کر اس نے سرد لہجہ میں کہا "مسٹر ولمٹ معلوم ہوتا ہے آپ کوئی فیصلہ کن جواب دینے سے پہلے غور کرنے کے لئے مہلت چاہتے ہیں اور میں خود بھی سوچتا ہوں کہ مجھے اس معاملہ میں بہت زیادہ جلدی نہیں ہے۔ خیر آپ اس معاملہ کو اچھی طرح سوچ لیں اور اس کے بعد جیسا مناسب ہو کریں"

قلیل وقفہ سکوت کے بعد درازدو نے پھر کہا "رات زیادہ جا چکی ہے آپکو آرام کی خواہش ہوگی لیکن مجھکو فی الحال صحن جہاز پر ٹھیر کر کئی ایک کام کرنے ہیں اس لئے آپ اگر اپنی کیبن میں جانا چاہتے ہوں تو بے شک چلے جائیے"

اتنا کہہ کر وہ اٹھ کر کھڑا ہو گیا اور انداز نخوت سے جسمیں حقارت بھی شامل تھی مجھے رخصتی سلام کیا۔ میں نے سخت اداسی کی حالت میں اس سلام کا جواب دیا اور سیدھا اپنی کیبن کیطرف ہو لیا۔

# باب-۱۲۸

## جنگی جہاز

اس رات مجھے بہت کم نیند آئی۔ لاتعداد خیالات میرے جی کو پریشان کرتے رہے صبح اٹھ کر گھڑی دیکھی تو آٹھ بج چکے تھے لباس تبدیل کرنے کے بعد میں نے وہی چاندی کی گھنٹی بجائی کیونکہ نہ صرف مجھ کو ناشتہ طلب کرنا تھا۔ بلکہ فوکر کی زبانی یہ معلوم کرنا بھی ضروری تھا۔ کہ کیا مجھے اب بھی صحن جہاز پر ٹہلنے کی اجازت ہے یا نہیں؟ فوکر گھنٹی کی آواز سنتے ہی نہائت نفیس ناشتہ لے کر حاضر ہو گیا جو یقیناً اس صورت میں بہت لذت دار ہوتا اگر مجھے آرام و اطمینان کے ساتھ کھانے کا موقعہ ملتا۔ خیر اس نے کھانے کا تھال رکھ دیا۔ نہ وہ کچھ بولا نہ میں نے ہی کوئی بات اس سے دریافت کی اور وہ چپ چاپ رخصت ہو گیا۔ لیکن جب وہ تھوڑی دیر کے بعد برتن لینے واپس آیا تو اس نے بطور خود مجھے اطلاع دی کہ آپ اگر چاہیں تو ہوا خوری کے لئے صحن جہاز پر جا سکتے ہیں۔

میں نے اس رعایت سے فوراً فائدہ اٹھایا۔ سیڑھیوں پر چڑھا تو معلوم ہوا کہ وہ مسلح پہرہ دار جو پیشتر اس جگہ کھڑا رہتا تھا۔ اب موجود نہیں اور سچ پوچھئے تو اس قسم کی احتیاط کی اب کوئی ضرورت بھی نہ تھی۔ کیونکہ جہاز یتھین خشکی سے بہت دور نکل آیا تھا۔ مشرقی حدافق پر خشکی ایک پتلی سی بھوری لیکر کی مانند دکھائی دیتی تھی میں نے جہاز کے رُخ سے معلوم کیا کہ ہوا سمت جنوب کو چلنے لگی ہے۔ اور اس لئے جہاز یتھین بسہولت لیگ ہاون پہنچ سکتا ہے ہوا خاصی تیز تھی اور سمندر ناہموار تو بھی یہ خوشنما چھوٹا سا جہاز حیرت انگیز پھرتی اور تیزی سے لہروں پر غالب آتا

اپنا سفر طے کر رہا تھا۔

وہیں ایک جانب میں نے کپتان درازو کو کھڑے دیکھا اس نے نفیس وردی پہنی ہوئی تھی۔ اس کے رخسارے تمتمائے ہوئے تھے اور جہاز ایتھین کو بحیرہ روم کے پانیوں پر غالب آتا دیکھ کر اس کی سیاہ آنکھوں میں خوشی کی تیز چمک پائی جاتی تھی۔ ہر چند وہ عمر کے لحاظ سے بڑا نہ تھا تاہم اس کے ہر انداز میں حکومت پائی جاتی تھی گویا قدرت نے اس کو احکام صادر کرنے کے لئے ہی پیدا کیا تھا اس ہلکے پھلکے جسم میں ایک ایسی روح موجود تھی جو اپنے ماتحتوں پر حکومت کرنا جانتی تھی وہ ہر لحاظ سے اس جہاز کا کپتان ہونے کے اہل تھا اور اُسے دیکھ کر میں نے اپنے دل میں تعریف محسوس کئے بغیر نہ رہ سکا۔

مجھ کو آتا دیکھ کر اس نے اس طرح انداز اخلاق سے سلام کیا۔ جس میں حکومت کا وقار اور ہمارے سابقہ دوستانہ کی یاد دونوں باتیں موجود تھیں میں نے اس کے سلام کا موزوں جواب دیا۔ کیونکہ سرد مہری کا اظہار کرتے ہوئے بھی میں اس سے کھلم کھلا عداوت مول لینا نہ چاہتا تھا جہاز کا نائب افسر اور میٹ اپنے افسر اعلیٰ کا ہر اشارہ سمجھنے کے لئے پاس ہی کھڑے تھے اور اس کے تھوڑی دیر بعد سیلنگ ماسٹر بھی وہیں آ گیا۔ مگر یہ حالت کپتان درازو کے رعب کی تھی کہ جب تک وہ خود کوئی سوال نہ پوچھتا اس کے ماتحتوں کو ایک لفظ تک کہنے کا حوصلہ نہ ہوتا تھا سوائے اس خاص حالت کے کہ وہ کوئی فرض ادا کر کے آئے ہوں اور اس کے متعلق اپنی کارکردگی کی اطلاع دینا چاہتے ہوں میں نے صحن جہاز پر ادھر ادھر دیکھا کہ شاید کاسمو یا لینو دریا آسٹروی افسر ہوا خوری کے لئے آئے ہوں مگر ان میں سے کوئی مجھ کو نظر نہ آیا۔

معلوم ہوتا ہے ڈاکو سردار نے میرے خیالات کو بھانپ لیا کیونکہ خود ہی کہنے لگا وہ تینوں بچے اپنی اپنی کیبن میں پڑے ہیں کاسمو چونکہ بحری سفر کا عادی نہیں

اس لئے بیمار ہے۔ لیفٹیننٹ ناشتہ کر رہا ہے اور مغرور آسٹریڈی چونکہ مجھ سے اوپر آنے کی اجازت مانگنا کسرِ شان سمجھتا ہے۔ اس لئے اپنی کوٹھڑی میں بیٹھا ہے۔ خیر وہ اس جگہ آرام کرے بہت جلد اس کو اپنی کیبن کی کھڑکی سے ایک عجیب پرجوش نظارہ دیکھنے کا موقعہ ملے گا۔"

یہ کہتے ہوئے ایک نئی طرح کی چمک دراز دل کی آنکھوں میں پیدا ہو گئی اور اسکے رخساروں کی سرخی نے اور ترقی کی ایک لحظہ کے لئے کچھ اس طرح کی عجیب چمک اسکے چہرہ پر نمودار ہوئی گویا فتح مندی کے آثار ابھی سے اس پر ظاہر ہونے لگے تھے میں اُس کا مطلب نہ سمجھ سکا اس لئے حیرت سے اس کے مُنہ کو تکنے لگا۔

"مسٹر ولمٹ" اس نے آہستگی سے ایک طرف مڑ کر میری توجہ حدافق پر ایک چیز کی طرف دلاتے ہوئے کہا۔ "وہ بادبان جو آپ کو دکھائی دیتے ہیں جنگی جہاز ٹائی رول کے ہیں معلوم ہوتا ہے اُن لوگوں نے رفتار تیز کرنے کے خیال سے سب بادبان پھیلا دیئے ہیں اس لئے وہ جہاز امید سے بہت زیادہ تیزی سے چلا آتا ہے اب میں کوئی بات آپ سے پوشیدہ رکھنا نہیں چاہتا۔ کیونکہ ایسا کرنا بے سود ہے۔ پہلے میرا خیال تھا۔ کہ ٹائی رول کے نظر آنے سے پیشتر میں لیگ ہارن پہنچکر اپنے کام سے فارغ ہو جاؤں گا۔ لیکن دشمن کا جہاز میری امید سے زیادہ تیز رفتار نکلا۔"

ان الفاظ کو سن کر پہلی مرتبہ یہ خیال میرے دل میں پیدا ہوا کہ کپتان دراز دل کا ارادہ جہاز ٹائی رول کا مقابلہ کرنے کا ہے لیکن اس کے بعد فوراً خیال آیا کہ اس طرح کی کوشش غیر ممکن اور فضول ہو گی۔ مجھ کو معلوم تھا کہ جہاز ٹائی رول پر بیس توپیں رکھی ہیں حالانکہ ایتھین پر صرف آٹھ توپیں اوپر اور تین پیتل کی بنی ہوئی چھوٹی توپیں دراز دل کے کیبن کے باہر رکھی تھیں ان حالات میں یہ ایک مجنونانہ خیال تھا۔ کہ ڈاکو سردار اتنے زبردست حریف کا مقابلہ کرنے کی کوشش کرے ایک مرتبہ پھر

افق پر نظر ڈالنے کے بعد میں نے نوجوان یونانی کپتان کے چہرہ کی طرف دیکھا اور میں بلا مبالغہ کہتا ہوں کہ اس وقت اس کی صورت مجھے بالکل دیوتاؤں سے مشابہ نظر آئی اس کی قامت کشیدہ آنکھیں چمکیلی اور انداز اس آدمی سے ملتے تھے جو دنیا کے کسی کام کو غیر ممکن نہیں سمجھتا۔ پھر وہی پہلا خیال میرے دل میں پیدا ہوا کہ ضرور اس کا ارادہ جنگی جہاز کا مقابلہ کرنے کا ہے۔ لیکن بار بار سوچنے پر میں یہ تسلیم کرنے پر مجبور ہوا۔ کہ اس طرح کی کوشش سراسر احمقانہ اور فضول ہوگی۔

دوسری مرتبہ پھر یونانی کپتان نے میرے دل کے خیالات کو سمجھ لیا اور اپنے بالائی ہونٹ کو نیچے سے خم دے کر پرسکون لہجہ میں کہنے لگا "مسٹر ولمٹ کیا تعجب ہے کہ یہ مقابلہ اس قدر احمقانہ ثابت نہ ہو جتنا آپ کا خیال ہے"

"تو کیا درحقیقت آپ جہاز ٹائی رول سے لڑنا چاہتے ہیں؟" میں نے پوچھا۔

"میری رائے میں بہترین صورت یہی ہوگی" اس نے اس طرح کی لاپروائی سے جواب دیا۔ گویا وہ کسی نہایت معمولی معاملہ کی نسبت اظہار رائے کرتا ہو۔ اور اس کے بعد کسی قدر زیادہ سنجیدگی کے لہجہ میں اس نے تقریر جاری رکھتے ہوئے کہا "مسٹر ولمٹ اس میں شک نہیں میں بآسانی اپنے جہاز کو ٹائی رول سے بچا کر لے جا سکتا ہوں اور میں ضرور ایسا کرتا اگر ایک خاص کام ایک خاص مقام پر مجھ کو درپیش نہ ہوتا۔ وہ آدمی سخت بے وقوف ہے جو اپنے قیمتی جہاز اور اس کے بہادر ملاحوں کو اس طرح کے مقابلے پر مجبور کرے جس میں کامیابی کی امید فرضی اور موہوم ہو لیکن ہماری حالت... بلکہ یوں کہنا چاہیئے کہ میری حالت جداگانہ ہے" یہ کہتے ہوئے اس نے سر کے اشارہ سے اس طرح اظہار عذر خواہی کیا۔ گویا یہ کہنا چاہتا تھا۔ کہ میں آپ کو اس زمرہ میں شامل کرنا نہیں چاہتا "اب اگر میں سیدھا لیگ ہارن جاتا ہوں تو ٹائی رول چند گھنٹوں میں وہیں پہنچ جائے گا۔ اور ممکن ہے کہ اس میانی عرصہ

میں لیفٹیننٹ کا کام پورا نہ ہو سکے اس وقت یقینی طور پر مجھ کو لیگ ہارن کے قریب ٹائی رول کا مقابلہ کرنا پڑے گا پس کیوں نہ یہیں کھلے سمندر میں مقابلہ کر لیا جائے۔ تاکہ اگر نتیجہ ہمارے حق میں نکلے تو جب تک میں کوئی بات ظاہر نہ کروں کسی کو اس واقعہ کا علم ہی نہ ہو سکے۔"

میری آنکھیں فرط حیرت سے کھل گئیں اور میں نے پوچھا کیا واقعی آپ جہاز ٹائیرول پر فتح پانے کی امید رکھتے ہیں؟"

"کام مشکل ضرور ہے"۔ اس نے سنجیدگی سے کہا "لیکن غیر ممکن نہیں شیخی بھگارنا میری عادت کے خلاف ہے اور میں ان خطروں کو بھی نظر انداز نہیں کرتا۔ جو ہمیں [illegible] ہیں دراصل اس دنیا میں سب سے زیادہ قابل نفرت اور بے وقوف انسان وہ ہے جو اپنے آپ کو دھوکا دینے کی کوشش کرے کم از کم میں ایسا آدمی نہیں ہوں۔ جس طرح کل رات میں نے کہا تھا میرا ارادہ جہاز ٹائی رول کو پیچھے لگا کر کئی ہفتے دوڑ جاری رکھنے کا تھا۔ مگر جس وقت میں نے یہ الفاظ آپ سے کہے تھے تو مجھے بالکل معلوم نہ تھا کہ وہ اتنا تیز رفتار ثابت ہوگا۔ گو یہ احتمال تب بھی میرے دل میں پیدا ہوا تھا کہ ممکن ہے ایسا ہو اور اب حقیقتاً اس طرح ہوا ہے۔"

اس وقت مجھے یاد آیا کہ واقعی مجھ سے گفتگو کرتے ہوئے وہ کچھ الفاظ کہتے کہتے رک گیا تھا۔ پس ثابت ہوا کہ جو کچھ وہ اس وقت کہہ رہا ہے وہ محض ڈینگ مارنے کے لئے نہیں بلکہ وہ اس آدمی کے الفاظ ہیں جو ہر طرح کے واقعات کا مقابلہ کرنے کو تیار ہو اس سے مجھ کو حیرت تو ہوئی مگر اس حیرت کے ساتھ ملی ہوئی تعریف کا اظہار بھی میری آنکھوں سے ہونے لگا۔ پھر ایک بار دراز دونے میرے خیالات کو بھانپا اور کہنے لگا۔

"جو کچھ آپ نے سمجھا وہ قدرتی تھا اور میں اس کے لئے آپ کو قصوروار قرار نہیں دیتا آپ امید کرتے ہیں کہ ایک اس طرح کا نازک موقعہ درپیش ہے جس کا نتیجہ آپ کی آزادی اور ان لوگوں کی رہائی کی صورت میں نمودار ہوگا۔ جو لیگ [illegible] مقیم

ہیں اور جن کی ذات سے آپ کو دلچسپی ہے ممکن ہے ایسا ہو۔ لیکن ...۔"

"کپتان درازو" میں نے پرجوش لہجہ میں کہا۔ "آپ نے میرے خیالات کو خوب سمجھا بے شک مجھے بہت خوشی ہوگی اگر مجھ کو آزادی نصیب ہو اور ان سازشوں کا خاتمہ ہو جائے جو شیطان سیرت لینوور نے میرے عزیز رشتہ داروں کے برخلاف کر رکھی ہیں لیکن اس کے ساتھ ہی خدا شاہد ہے کہ میں ہرگز ہرگز یہ نہیں چاہتا۔ کہ کوئی مہلک حادثہ آپ کو پیش آئے۔ کیونکہ میں اس امید کو دل سے نکال نہیں سکتا کہ گو فی الحال آپ سوسائٹی کی نظروں میں اپنی منزل سے گر چکے ہیں۔ تاہم کیا تعجب کہ حالات ایسے پیش آئیں کہ آپ نوع انسان کے بہترین افراد میں سے ایک ثابت ہو سکیں"

میرے اس فقرہ کو سن کر درازو کی خوشنما آنکھوں سے دوستانہ ممنونیت کا اظہار ہونے لگا اور میں نے دیکھا کہ گو وہ اپنے جذبات دبانے کی بہت کوشش کرتا تھا۔ تاہم اس کے ہونٹ بے اختیار تھرتھرانے لگے تھے۔

"آپ کے الفاظ کشادہ دلی اور فیاضی سے پُر ہیں"۔ اس نے کہا۔ "آپ نے وہ بات کہی ہے جس کی مجھے آپ سے بالکل توقع نہ تھی اور جس کا شاید میں مستحق بھی نہیں ہوں کاش میں واقعات کے رُخ میں ایسی تبدیلی کر سکتا کہ آپ کو اپنے بارہ میں یا اپنے عزیزوں کے متعلق شکایت کا موقعہ نہ ملتا لیکن ... میں مجبور ہوں ..."

اتنا کہہ کر کپتان درازو جلدی سے ایک طرف کو ہٹا اور دوربین لے کر فاصلہ پر آتے ہوئے ٹائی رول کو دیکھنے لگا کئی افسر جو آس پاس کھڑے تھے اور وہ ملاح بھی جو کسی قدر فاصلہ پر تھے اپنے نوجوان کمانڈار کو تعریفی نظروں سے دیکھ رہے تھے اور وہ آدمی جو پہیہ کے پاس کھڑا تھا وہ بھی تھوڑی دیر کے بعد چھپی نظروں سے یہ معلوم کرنے کے لئے اس کی طرف تکتا تھا۔ کہ اس کا آخری فیصلہ کیا ہوگا۔ لیکن خود کپتان درازو کے چہرہ پر عزم مصمم اور گہرے سکون کے آثار نمودار تھے۔ جس طرح

اظہار جوش سے تھوڑی دیر پیشتر اس کی حالت تھی ویسی ہی اب پھر ہو گئی۔ چنانچہ دوربین ایک نوکر کے ہاتھ میں دے کر جو تھوڑے فاصلہ پر کھڑا تھا وہ افسروں کے ایک گروہ کی طرف مڑا اور تھوڑی دیر ان سے مشورہ کرتا رہا۔ اس کی پیش کردہ تجویز سے ان لوگوں کے چہروں پر گہرے اطمینان کے آثار نمودار ہوئے اور میں گو ان کے الفاظ نہ سن سکا تاہم اندازہ سے معلوم ہوا کہ آخری فیصلہ یہی ہے کہ ٹائی رول کا مقابلہ کیا جائے۔

دفعتاً کانسٹنٹائن کنارس کی آواز پرسکون اور صاف مردانہ آہنگ کے ساتھ کوئی حکم صادر کرتے سنائی دی۔ کچھ شک نہیں اس وقت اس کے چہرہ سے شاہانہ سطوت برستی تھی وہ حقیقی معنوں میں جہاز ایتھین کا بادشاہ تھا اور کسی حاکم وقت کے مانند ہی اس کے احکام کی فوری تعمیل ہوتی تھی حکم پاتے ہی کئی ملاح مستول کی طرف گئے اور فوراً چند بادبان لپیٹ لئے گئے اس سے جہاز کا رُخ قدرے قبیل بدل گیا یعنی وہ خشکی سے اور زیادہ پرے ہٹنے لگا اور چند منٹ کے عرصہ میں خشکی کی آخری لکیر جو نظر آتی تھی دکھائی دینی بند ہو گئی۔ پھر کوئی اور حکم صادر کیا گیا کئی اور بادبان لپیٹے گئے اور اس سے ایتھین کی رفتار بالکل ہلکی پڑ گئی معلوم ہوا یہ لوگ جہاز ٹائی رول کا انتظار کرنا چاہتے تھے۔

"اب مسٹر ولمٹ آپ کو پورا یقین ہو گیا ہو گا۔ کہ جو کچھ میں نے کہا تھا اسے عملی طور پر کرنا چاہتا ہوں" ڈیاز و نے پھر ایک بار میری طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"مجھے آپ کے الفاظ کا پہلے ہی پورا یقین تھا" میں نے جواب دیا۔

"دیکھئے جزیرہ ایلیا یہاں سے تھوڑی دور واقع ہے" ڈاکو سردار نے مغرب کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا "میں اگر چاہتا تو اس کے پاس سے گذر کر جزیرہ سارڈینیا کے شمال میں اپنے جہاز کو ٹائی رول کی نظروں سے بسہولت پوشیدہ کر

سکتا تھا لیکن بحالت موجودہ میرا ارادہ اُس کا مقابلہ کرنے کا ہے۔۔۔"

پھر ایک بار اُس نے دوربین ہاتھ میں لے کر ٹائی رول کی طرف دیکھا جس کا صرف بالائی حصہ نظر آتا تھا۔ اور پینیدہ نظروں سے پوشیدہ تھا۔ اس کے بعد مجھ سے کہنے لگا "ہمارے پاس تھوڑی سی مہلت گفتگو کے لئے اور ہے اس لئے میرے ساتھ کیبن میں آجائیے"

دراز دلی خوشنما آراستہ کیبن میں پہنچکر ہم جب اطمینان کے ساتھ بیٹھ گئے تو اس نے لہجہ پرسکون میں تقریر کرنی شروع کی۔

"مسٹر ولسٹ" اس نے کہا "اس بات کا آخری فیصلہ ہو گیا ہے کہ ہمارا جہاز ٹائی رول کا مقابلہ کرے گا ممکن ہے اس مقابلہ میں میری جان ضائع ہو جائے اور ایسا بھی ہو سکتا ہے کہ ایتھین کو ٹائی رول سے مغلوب ہونا پڑے لیکن یہ آخری نتیجہ پیش آنے کی بہت کم امید ہے۔ کیونکہ اگر حالات نے انتہائی صورت اختیار کی تو ہمارے [redacted] اس بات کا پختہ فیصلہ ہو چکا ہے۔ کہ ہم اپنے جہاز کو اپنے ہاتھوں فنا کرنا [redacted] گے لیکن دشمن کی متابعت کسی حال میں نہ کریں گے اگر بدنصیبی سے اس طرح کا موقعہ پیش آیا۔ تو جہاز ایتھین کے بارود سے ایک چنگاری بھی بجھا دینا کافی ہوگا۔ اس صورت میں آپ کو آسٹروی قیدی اور کاسمو کی بچا لیا جائے گا میرے آدمی ایک کشتی سمندر میں اتار کر آپ تینوں کو اس پر سوار کر دیں گے اور میں اس کے متعلق اپنے نائب کو ضروری احکام دے دوں گا۔ بہت کم امید ہے کہ اس طرح کا موقعہ پیش آئے تاہم خدانخواستہ ایسا ہو یعنی وقعی ہمیں اپنے جہاز کو اڑا دینا پڑے۔ اور میں زندہ نہ رہوں تو پھر آپ نے مہربانی سے لیونور اسے ملکر سب حال اپنی زبانی اس سے کہنا میں نہیں چاہتا کہ اس کو اصل حقیقت کا علم بے رحم آسٹرویوں کی زبان سے ہو اس سے بدرجہا بہتر ہوگا۔ کہ آپ خود اُسے اس بارہ میں اطلاع دیں میری اپنی ذات کے

بارہ میں جو آپ کو مناسب معلوم ہو اُس سے کہیں ہاں ایک بات آپ خواہ از روئے انصاف خواہ از راہ عنایت ضرور اُس سے کہیں اور وہ یہ کہ کانسٹنٹائن اپنی لیونورا کا عاشق صادق تھا اور اس نے دم آخر میں اس کو یاد کرتے ہوئے جان دی پھر اس کے علاوہ اگر کچھ عظمت اس خونی مقابلہ سے مجھے حاصل ہو سکتی ہے تو اس کے متعلق بھی اُس سے کہہ دینا کہ وہ میں نے محض اس لئے حاصل کرنے کی کوشش کی تھی۔ کہ اس کی نظروں میں جگہ پانے کے قابل ہو سکوں بے شک میں نے وہ زندگی اختیار کی ہے جسے لوگ قابل نفرت تصور کرتے ہیں: تاہم جو مقابلہ مجھے کرنا ہے کیا تعجب اس سے اس نفرت میں کچھ کمی واقع ہو سکے..."

"میں قسم کھا کر کہتا ہوں کہ آپ کے حکم کی پوری تعمیل کروں گا" میں نے پرجوش لہجہ میں جواب دیا اور مجھے تسلیم کرنا پڑتا ہے۔ کہ اس وقت ایک عجیب طرح کی کیفیت مجھ پر طاری ہو گئی اور میں نے تھرائی ہوئی آواز میں اس سے کہا "آپ نے ہمارا تو ذکر کیا لیکن لینوور کو ان لوگوں کی فہرست میں شامل کیا جن کو بچانا ہے"

"آہ وہ نکمے گوشت کا بدنما لوتھڑا" اور ازو نے حقارت سے منہ پھیرتے ہوئے کہا "مسٹر ولمٹ سچ جانئے آپ کی خاطر میں اس سے بے حد نفرت کرتا ہوں لیکن چونکہ آپ اپنی رحمدلی سے اس کو بھی بچانا چاہتے ہیں۔ حالانکہ اس کے برخلاف آپ کو بھاری وجہ شکایت ہے تو خیر میں انکار نہیں کرتا۔ اگر اس طرح کی انتہائی حالت پیش آئی تو اس کو بھی بچا لیا جائے گا"

"اور وہ خوش پوش خادم" میں نے ایک نئے خیال کے زیر اثر کہا "کم از کم اس بیچارہ کا کوئی قصور نہیں ہے..."

"آہ بے شک میں اُسے بالکل ہی بھول گیا تھا" وراز نے کہا "وہ ایک غریب لڑکا ہے اور اس کو ضرور بچانا چاہیئے وہ یتیم و مسکین ہے اور میرے ساتھ

ایک ہی مدرسہ میں پڑھا کرتا تھا۔ مجھ سے اس کو اتنی ہی محبت ہے جتنی کسی چھوٹے بھائی کو بڑے بھائی سے ہو سکتی ہے لیکن خدا کے لئے اپنی سفارش کا سلسلہ بند کیجئے۔ کیونکہ اگر آپ نے اس کو اسی طرح جاری رکھا تو میرے خوشنما جہاز ایتھین کو باروت سے اڑانے والا ایک آدمی بھی باقی نہ رہے گا۔"

دراز دم یہ آخری الفاظ لاپروائی سے کہتے دیکھ کر میں دہشت سے پیچھے ہٹ گیا لیکن میرے خیالات بھانپ کر جلدی سے کہنے لگا خدا کے لئے مجھ کو بے رحم نہ سمجھئے میں طبعاً ایسا نہیں ہوں۔ لیکن انسان کی زندگی میں بارہا اس طرح کے موقعے پیش آتے ہیں جب اس کو مجبوراً سنگدل بننا پڑتا ہے اگر میں ایسا نہ کروں تو پھر اس خوفناک حالت کا مقابلہ کیونکر کر سکوں گا اور اب آیئے صحن جہاز پر چلیں لیکن ہاں۔ یہ تو کہیئے۔ کیا آپ..."

"اجازت ہو تو میں بھی آپ کے ساتھ رہنا چاہتا ہوں" میں نے کہا۔

"کیا آپ لڑائی دیکھینگے"؟ دراز دم نے حیرت سے تکتے ہوئے پوچھا۔

"جی ہاں مجھے اس کا شوق ہے" میں نے کہا۔

"بہت اچھا جو آپ کی مرضی" دراز دم نے فیصلہ کن لہجہ میں کہا۔ تاہم اس کا خیال رکھیئے کہ نہ آپ کسی توپ کے پاس کھڑے ہوں نہ کسی رسی کو ہاتھ لگائیں اور نہ کسی زخمی کو ہی بچانے کی کوشش کریں کیونکہ اگر جہاز ٹائی رول کے آدمیوں نے آپ کو ایسا کرتے دیکھ لیا۔ تو پھر وہ آپ کی داستان حراست کو بالکل تسلیم نہ کرینگے اور اگر بدترین حالات پیش آئے تو وہ آپ کو کشتی سے اتار کر ڈاکوؤں کی طرح جہاز کے مستول پر پھانسی دیدینگے۔"

اس ہدایت کے لئے دراز دم کا شکریہ ادا کر کے میں اس کے پیچھے پیچھے صحن جہاز کی طرف ہو لیا اس جگہ پہنچے تو نگاہ بے اختیار اس طرف گئی جدھر سے جہاز

ٹائی رول چلا آتا تھا چونکہ پچھلے بیس منٹ کے عرصہ میں آسٹروی جہاز پوری تیزی رفتار سے چلتا رہا تھا جہاز ایتھین اپنی جگہ پر کھڑا تھا اس لئے دشمن کا جہاز اب بالکل صاف دکھائی دیتا تھا حتےٰ کہ چند منٹ کے عرصہ میں اس کی توپوں کے سیاہ دہانے بھی نظر آنے لگے اور اس کے بعد جلدی ہی وہ بالکل پاس آ گیا

"اب مسٹر ولمٹ" درازو نے میری طرف مڑ کر کہا "ہنگامہ کا وقت آ گیا میں حکم دینا چاہتا ہوں کہ جہاز کو مقابلہ کے لئے تیار کیا جائے پس بہتر ہوگا کہ آپ نیچے اتر جائیں"

"کپتان درازو" میں نے کہا "اگر آپ کو میری موجودگی ناگوار نہ ہو تو میں درخواست کرتا ہوں کہ فی الحال مجھے یہیں ٹھیرنے دیجئے"

"خیر آپ کی مرضی" ڈاکو سردار نے لاپروائی سے کہا "میں اب اتنا ہی اور کہا چاہتا ہوں۔ کہ اگر آئندہ چند گھنٹوں کے عرصہ میں حالات خلاف توقع پیش آئیں اور موت میری قسمت میں لکھی ہو تو میری نسبت کسی بری رائے کو اپنے دل میں جگہ نہ دیجئے۔ بلکہ اس آدمی کی طرح جو آپ کے لئے دوستی کا فرض ادا کرتے کرتے مرا کبھی کبھی یاد کر لیجئے"

انتباہ کردہ جواب کا انتظار کئے بغیر ایک طرف کو چلا گیا اور پھر ایک بار اس کی پرسکون اور صاف آواز مردانہ آہنگ سے احکام صادر کرتے سنائی دی اس وقت ڈاکو جہاز کے ملاحوں نے ایک اس طرح کا پرجوش نعرہ بلند کیا جو توپوں کی اس گرج سے مشابہ معلوم ہوا جس نے عنقریب سمندر کی پرسکون فضا میں خلل پیدا کرنا تھا۔ چند منٹ یہ پرشور آواز ہوا میں گونجتی ہوئی سنائی دی اس کے بعد جہاں

تک آدمیوں کی آوازوں کا تعلق تھا، خاموشی چھا گئی گویہ بیان کرنا لاحاصل ہے کہ صحن جہاز کے ایک سے دوسرے سرے تک ہر طرف پرشور ہنگامہ بپا تھا کئی ملاحوں نے مستول پر چڑھ کر بادبانوں کو لوہے کی زنجیروں سے کسنا شروع کیا کیونکہ ڈر تھا۔ اگر دشمن کا گولہ رسیوں میں آکر لگا تو وہ آن واحد میں جل جائیں گی۔

اس وقت جبکہ ہر طرف مقابلہ کی پرجوش تیاریاں جاری تھیں جب اس غیر معمولی حالت جوش میں بھی کسی طرح کی بدنظمی صحن جہاز پر نہ پائی جاتی تھی اور ہر شخص اپنے فرض کو سمجھتا ہوا اس کو خوش اسلوبی کے ساتھ ادا کرنے میں مشغول تھا۔ مجھے لینوور کا بندر نما چہرہ اس نظارہ کو دیکھنے کی کوشش کرتے ہوئے نظر آیا میں بیان نہیں کر سکتا کتنا ہیبت ناک اس وقت اس کا چہرہ تھا دہشت خوف اور سراسیمگی نے مل کر اس کو انتہا درجے بھیانک بنا دیا تھا۔ ایسا معلوم ہوتا تھا۔ کہ وہ اپنے حواس پر یقین نہیں کر سکتا اور سچ پوچھئے تو اس کی دہشت بلا وجہ نہ تھی اُسے ڈر تھا مقابلہ کی صورت میں ممکن ہے وہ بھی کسی نشانہ کی زد میں آکر ہلاک ہو جائے کپتان درازدو کی نگاہ اس مقام کی طرف گئی جہاں لینوور کھڑا تھا۔ اور اس نے نفرت سے ہاتھ کا اشارہ کر کے اس کو نیچے اتر جانے کا حکم دیا۔

اشارہ پاتے ہی بدبخت کبڑا نظروں سے غائب ہو گیا۔

---

# باب ۱۲۹

## مقابلہ

نظارہ بے حد جوش انگیز تھا۔ آسٹروی جہاز ٹائی رول بادبان پھیلائے سمندر کی پہنائی قطع کرتا آگے ہی آگے بڑھا آتا تھا ادھر جہاز ایتھین پر سب تیاریاں حیرت انگیز

تیزی کے ساتھ عمل میں لائی جا چکی تھیں توپوں کی صفائی کے لیے جو جو سامان درکار تھا۔ وہ سب موقع و محل پر لا کے رکھ دیا گیا اور کئی ملاح قابل تعریف عجلت سے بارود کی پیٹیاں اٹھا لائے تاہم جیسا میں نے بیان کیا ہے ان سب تیاریوں میں پھرتی اور تیزی کے باوجود کسی طرح کی بدنظمی قطعاً نہ پائی جاتی تھی صحن جہاز پر نوجوان یونانی کماندار بھڑکیلی وردی پہنے جس کے شانوں پر بھاری نشانات تھے اور پیٹی میں ایک بہت بڑی تلوار جو اس کے چھوٹے سے ہاتھ کے مقابلہ میں غیر معمولی حجیم تھی ۔ دونوں طرف دوہری نالی کے دو پستول سجائے حیرت انگیز سکون و اطمینان کے ساتھ احکام صادر کرنے میں مشغول تھا۔ میں نے ایک نظر جہاز کے عملہ پر ڈالی اور اتنے ہی سے معلوم ہو گیا کہ ہر شخص کو اپنے افسر اعلیٰ پر کامل اعتماد ہے اور ہر ایک آدمی کسی بے جان کل کی صحت و درستی کے ساتھ اپنا اپنا فرض ادا کر رہا ہے۔

توپوں کے علاوہ کئی اور ہتھیار بھی آنے والی لڑائی کے سلسلہ میں صحن جہاز پر لا کر جمع کر دیئے گئے تھے کپتان دراز دستی کرتے ہوئے ان سب چیزوں کا بغور معائنہ کیا پھر وہ اپنے جہاز کے چار مسلح آدمیوں کے ساتھ سیڑھیوں سے اتر کر اپنی کیبن میں چلا گیا اور گو میں نے اس کے پیچھے جانا پسند نہ کیا تاہم میرے لئے یہ سمجھنا بہت دشوار نہ تھا کہ جو توپیں اس کی کیبن کے پاس رکھی تھیں ان کی درستی کی تیاریاں ہو رہی ہیں اس کے فوراً بعد نوجوان کپتان نے صحن جہاز پر آ کر ایک نیا حکم صادر کیا اور اب ایک عجیب کارروائی میرے دیکھنے میں آئی۔

ایک مضبوط پٹی مستول کے ساتھ باندھ دی گئی اور سب آدمی جو حاضر تھے اس کام میں حصہ لینے کو آمادہ ہو گئے۔ دیکھتے دیکھتے ایک بہت بڑی اور

ہیبت ناک توپ جہاز کے زیریں حصہ سے نکالی گئی اور اس کو صحن جہاز پر دو ستونوں کے ساتھ ایک گھومنے والی چیز پر جما دیا گیا اس توپ کا دہانہ اتنا بلند تھا کہ اس کی مدد سے کافی اونچائی پر گولہ پھینکا جا سکتا تھا اور بوقت ضرورت اس کا منہ ادھر ادھر بھی گھما سکتے تھے اس توپ کی موجودگی اب تک میرے لئے ایک راز تھی اب اس کو دیکھ کر میں ان لوگوں کے لامحدود وسائل پر حیرت کئے بغیر نہ رہ سکا۔

اتنے میں آسٹروی جہاز بادبان پھیلائے الف لیلا کے رُخ کی طرح قریب تر پہنچا آسمان تھا معلوم ہوا کہ چند منٹ کے عرصہ میں دونو جہاز اتنے قریب ہو جائیں گے کہ ایک کو دوسرے کی توپوں کا نشانہ بنایا جا سکے گا اسپر بھی میں نیچے اترنے کے لئے آمادہ نہ ہو سکا کیونکہ میں اس معرکہ خونین کا چشم دید گواہ بننا چاہتا تھا اس کے علاوہ یہ بھی میں نے سوچا کہ کیبن میں صحن جہاز کی نسبت زیادہ سلامتی نہیں ہو سکتی کیونکہ اگر کوئی گولہ کیبن میں جا کر لگا تو وہاں بچاؤ کی کوئی صورت ممکن نہ ہوگی

وفعتاً اس سطح جیسے طوفانی بادلوں میں بجلی چمک جاتی ہے جہاز ٹائی رول پر شعلہ اُٹھتا نظر آیا پھر توپ کی آواز بادل کی گرج سے مشابہ سنائی دی اس کے ساتھ ہی دھوئیں کا دودھیا بادل بحر عمیق کی تہ سے نکلے ہوئے عفریت کی مانند سطح سمندر پر پھیلنا شروع ہو گیا اتنے میں دراز دو کی آواز پرسکون واضح اور صاف احکام صادر کرتی سنائی دی اور بحیرہ روم کے ڈاکو جہاز کا معروف نشان جہاز کے بادبانوں پر پھڑپھڑاتا دکھائی دینے لگا۔

آندھی کی رفتار سے چلتا جہاز ٹائی رول قریب تر آتا گیا حتیٰ کہ وہ جہاز ایتھین کے اتنا پاس آ گیا کہ آسٹروی کپتان کی آواز جو ایک بگل نما آلہ کو منہ سے لگا کر احکام صادر کر رہا تھا صاف سنائی دینے لگی دراز دو فوراً معلوم

کرلیا کہ وہ اپنے جہاز کے پہلو میں رکھی ہوئی توپوں کو فائر کرنے کا حکم صادر کر رہا ہے۔
ان الفاظ کو سنتے ہی دراز دنے اپنے آدمیوں کو یونانی زبان میں کچھ کہا اور جس طرح
جلیم گھوڑا باگ پھیرنے سے فوراً ایک طرف کو مڑ جاتا ہے اسی طرح جہاز ایتھین گولوں
کی زد سے ایک طرف کو ہٹ گیا آسٹروی توپوں کے منہ سے گھن گرج آواز پیدا
ہوئی گولے سنسناتی ہوئی آوازوں کے ساتھ دور تر دیک سمندر میں جاکر گرے
اور ان میں سے ایک عین میرے سر پر سے ہو کر گذرا مگر اس سے پہلے کہ میں اپنے
احساس خوف پر غالب آتا جہاز ایتھین کی توپوں نے پہلی باڑھ سر کی آخر جب
دھواں رفع ہوا اور میری نگاہ ٹائی رول کی طرف گئی تو دیکھا اس کے بادبان اور
مستول زخم خوردہ پرندہ کے بازوؤں کی طرح اکھڑے پکھڑے پڑے ہیں لیکن
مقابلہ میں جہاز ایتھین کا کوئی ایک کل پرزہ بھی نہیں بگڑا۔ میرے اس خیال کی تصدیق
یوں بھی ہوگئی کہ کپتان دراز دنے ایک گھومتی ہوئی نظر اپنے جہاز کے ہر حصہ پر ڈالی تو اس کے
چہرہ پر فتحمندی کے آثار پیدا ہو گئے

عین اس وقت جہاز ایتھین میں پھر ایک بار حرکت پیدا ہوئی اور اس کی
بڑی توپ کے دہانے سے آگ کا تیز شعلہ دھوئیں کے ساتھ ملا ہوا اٹھا گولہ
اس درستی کے ساتھ چلایا گیا کہ جہاز ٹائی رول کا دریدہ مستول بیخ و بنیاد سے
اکھڑ گیا ادھر جہاز ایتھین نے ایک اور چکر کاٹا اور اس کی پھیلی چھوٹی توپوں
نے گولے اگلنے شروع کئے اس سے پہلے کہ ٹائی رول دوسری باڑھ چلا سکتا
ایک حملہ اور جہاز ایتھین کے پہلو میں رکھی ہوئی توپوں سے اس پر کیا گیا جس
سے آسٹروی جہاز کو بھاری نقصان پہنچا۔ مگر ایتھین کے نقصان کا ذکر کیا۔
اس کی ایک رسی بھی نہ کٹ سکی۔

میرا خیال ہے کہ ان حالات کو پڑھ کر ایک معمولی آدمی بھی جو بحری معاملات

سے بہت کم واقفیت رکھتا ہو آسانی سمجھ سکتا ہے کہ جو فوقیت جہاز ٹائی رول کو ایتھین پر حاصل تھی وہ پہلے ہتے میں ہی ختم ہو گئی اس کے مستول اور بادبانوں کی تباہی سے وہ طاقت زائل ہو گئی جو جہاز ایتھین کی توپوں کی زد سے بچنے کے لئے ادھر اُدھر ہٹنے کے لئے ضروری تھی اس اثنا میں ڈاکو جہاز حیرت انگیز پھرتی سے نقل و حرکت کر رہا تھا معلوم ہوتا تھا اس کے پہیہ کو ذرا سا چھو دینے سے وہ جھٹ ایک سے دوسرے مقام پر پہنچ جاتا ہے۔ اس سے پہلے کہ جہاز ٹائی رول سابقہ حملہ سے سنبھلتا جہاز ایتھین نے ایک اور بار ڈھ اسپر چلائی پھر ایک طرف ہٹ کر اس کی بڑی توپ کا دہانہ خود کپتان درازو نے اپنے ہاتھ سے جنگی جہاز کی طرف گھما دیا اور اب کی بار جو فائر ہوا اس سے دشمن جہاز کا مستول بالکل چکنا چور ہو گیا پھر ایک بار چھوٹی توپوں نے اپنا کام شروع کیا غرض اتنے قلیل عرصہ میں جس کو ذہن میں لاتے ہوئے حیرت ہوتی ہے اس جہاز نے جو جنگی جہاز کے مقابلہ میں ایک چھوٹی سی کشتی کا درجہ رکھتا تھا آسٹروی جہاز کو بالکل بے بس بنا دیا۔

اب کپتان درازو کے چہرہ پر فتحمندی کے نمایاں آثار نمودار تھے مگر تکبر کی جھلک اسپر قطعاً نظر نہ آتی تھی لیکن فی الحال کامیابی کی منزل دور تھی کیونکہ گو جہاز ٹائی رول نقل و حرکت کے ناقابل ہو گیا تھا۔ تاہم اس کی خوفناک توپیں اپنا مہلک فرض پوری خوش اسلوبی سے سرانجام دے رہی تھیں اتنے میں ہوا کا رُخ جو بدلا تو وہ اس کی مدد سے پھر ایک بار اس قابل ہوا کہ اپنے پہلو میں لگی ہوئی توپوں سے جہاز ایتھین پر ایک اور فائر کرے اب کی مرتبہ اس کا حملہ کارگر ثابت ہوا کیونکہ توپوں کے شور کے ساتھ ہی صحن جہاز پر اس مقام کے نزدیک جہاں میں کھڑا تھا۔ لکڑی کے چرچرانے کی آواز سنائی دی اور بہت سے ٹکڑے ادھر اُدھر اڑتے

معلوم ہوئے لیکن چونکہ دھواں کثرت سے پھیلا ہوا تھا اس لئے میں فوراً معلوم نہ کر سکا کہ ہمارے جہاز کو کسقدر نقصان پہنچا ہے آخر کار جب دھوئیں کا بادل رفع ہوا تو میں نے دیکھا کہ گو بالائی مستول محفوظ ہیں تاہم کئی رسیاں کٹ گئی ہیں اور ایک بادبان بھی ہوا میں پھڑپھڑاتا ہے۔ صحن جہاز پر ذوانی ملاح پڑے تھے اور ایک کو جسے کاری زخم آیا تھا کچھ لوگ نیچے لئے جا رہے تھے اس بارود نے جہاز کے پیندے میں بھی چند سوراخ کر دیئے لیکن دراز دو کے استقلال کا حال کیا کہیئے۔ اس کیفیت سے خبردار ہونے کے باوجود اس نے جو حکم صادر کیا۔ اس میں اس کا لہجہ بدستور پرسکون تھا۔

چھ سات ملاح فوراً مستول پر چڑھ گئے پھڑپھڑاتے ہوئے بادبان کو دوبارہ ٹھیک کر دیا گیا کٹی ہوئی رسیوں کی جگہ نئی رسیاں داخل کی گئیں اور اس کے ساتھ ہی توپوں کو بھرنے کا عمل جاری رہا۔

وقفہ قلیل کے بعد جس میں ایتھین ٹائی رول سے کسی قدر پرے ہٹ کر کھڑا تھا دراز دو نے ایک نیا حکم صادر کیا۔ چنانچہ ایک بہت بڑی انگیٹھی صحن جہاز پر لا کے رکھ دیگئی اس میں ایک گولہ رکھا گیا۔ لیکن ابھی یہ کارروائی عمل میں آ ہی رہی تھی کہ حالات نے ایک نئی صورت اختیار کی جس نے عرصہ قلیل کے لئے ہر شخص کی توجہ کو اپنی طرف کھینچ لیا کیا دیکھتا ہوں کہ وہی آسٹروی افسر جسے یہ لوگ قید کر کے لائے تھے ننگی تلوار ہلاتا دوڑتا ہوا آیا جیسا کہ بعد ازاں معلوم ہوا یہ اس آدمی کو جو اسکی کیبن کے باہر پہرہ دے رہا تھا مغلوب کر کے نکل آیا تھا۔ غیر وہ سیدھا کپتان دراز دو کی طرف آتا ہوا صاف دکھائی دیتا تھا۔ کہ وہ اس پر حملہ کر کے اسے قتل کر دینا چاہتا ہے مگر نوجوان یونانی کے سکون و استقلال کی داد دینا چاہیئے کہ اس نے دشمن کو اتنا قریب دیکھ کر بھی اوسان نہ ہارے وہ اگر چاہتا تو دور ہی سے

پستول چلا کر آسٹروی افسر کو ہلاک کر سکتا تھا۔ مگر اس نے اس طرح کا ناجائز فائدہ اٹھانا کسر شان سمجھا اور تلوار ہاتھ میں لے کر کھڑا ہو گیا۔ کئی آدمی آسٹروی افسر کو پکڑنے دوڑے لیکن دارزو نے اپنی زبان میں کچھ کہا اور وہ سب آن واحد میں پیچھے ہٹ گئے اس کے ساتھ ہی اس کی تلوار آسٹروی افسر کی تلوار کے ساتھ ٹکرائی سنائی دی۔ لیکن یہ مقابلہ بہت دیر قایم نہ رہ سکا۔ کیونکہ کپتان دارزو کو تلوار چلانے کی بھی اتنی ہی مہارت تھی۔ جتنی باقی اسلحہ کے استعمال کی آسٹروی کی تلوار اس کے بدن کو چھو تک نہ گئی اور وہ غصہ اور جوش میں بھر کر دارزو سے لپٹ جانے کو آگے بڑھا عین اس موقعہ پر جہاز ٹائی رول سے پھر ایک بار توپوں کی باڑھ چلی اور ہمارا جہاز دھوئیں کے بادلوں میں چھپ گیا آخر کار جب ہوا نے اس غبار کثیف کو بڑی آہستگی کے ساتھ منتشر کیا تو میں نے دیکھا کہ آسٹروی افسر مردہ اور بے جان دارزو کے قدموں میں پڑا ہے اور آخر الذکر اپنی تلوار کو دوبارہ نیام میں رکھنے سے پیشتر اس کو پونچھ رہا ہے!

قریباً آدھ گھنٹہ اور گھمسان کی لڑائی جاری رہی مگر اس سے جہاز انتیین کو بہت کم نقصان پہنچا البتہ جہاز ٹائی رول چونکہ نقل و حرکت نہ کر سکتا تھا اور اس کے بادبان اور مستول پرزہ پرزہ ہو گئے تھے اس لئے ڈاکو جہاز کے توپچی اس کے مختلف پہلوؤں کو مقتل نشانہ بنا سکتے تھے اتنے میں وہ گولہ جو جلتی ہوئی انگیٹھی میں رکھا ہوا تھا۔ گرم سرخ ہو گیا تھا دارزو نے خود بڑی توپ کو بھرنے کا حکم دیا اور گولہ جہاز کا استعجاب تیز ہو گیا۔ تاہم یہ حالت ان کے ضبط انتظام کی تھی کہ جو آدمی جس کام میں مشغول تھا وہ ایک لحظہ کے لئے بھی اس سے پیچھے نہ ہٹا فرض توپ چلائی گئی اور اس کا دھواں چاروں طرف پھیل گیا۔ لیکن ابھی وہ دھواں منتشر نہ ہونے پایا تھا کہ ایک اتنے

بڑے دہماکے کی آواز سنائی دی گویا وسط سمندر میں کسی بہت بڑے جوالا مکھی پہاڑ کا دہانہ پھٹ گیا ہو۔ یا دس ہزار بھاری توپوں کی باڑھ ایک ساتھ چلا دی گئی ہو۔ اس آواز کو سن کر سچ مچ کانوں کے پردے پھٹ گئے اور دماغ سناٹے میں آ گیا میں بے اختیار لڑکھڑایا اور یقیناً گر جاتا اگر حسن اتفاق سے ایک جلتے نشست میرے عین پیچھے نہ ہوتی اس وقت میں نے کثیف دھوئیں کی راہ سے دیکھا کہ جہاز ٹائی رول سے آگ کے شعلے اٹھنے شروع ہوئے اور سیاہ مکڑے ادھر ادھر اڑتے ہوئے گذرے۔ لیکن جب آخر کار دھوئیں کا بادل رفع ہوا اور میری نگاہ اس طرف گئی جہاں آسٹریا کا جنگی جہاز کھڑا تھا۔ تو کیا دیکھتا ہوں کہ جہاز غائب ہے اور اس جگہ سطح بحر پر چند جلی ہوئی لکڑیاں تیر رہی ہیں!

حیران و ششدر میں اپنی جائے نشست پر بیٹھے بیٹھے جھک گیا۔ ایسا معلوم ہوتا تھا۔ گویا میں کوئی بھیانک خواب دیکھ رہا ہوں کیونکہ جہاز ٹائی رول کا اس طرح گم ہو جانا معجزہ سے کم نہ تھا۔

یکایک بیڑے کے ملاحوں نے خوشی کا پرشور نعرہ بلند کیا یعنی اس سے بھی اونچا جوان لوگوں نے اس معرکہ کے آغاز میں لگایا تھا اس کے بعد پے در پے کئی پرزور نعرے اس طرح لگائے گئے کہ سمندر کی ساکن فضا بھی گونج اٹھی اور ایسا معلوم ہونے لگا۔ گویا وہ آواز صدائے بازگشت کی صورت میں اطراف عالم سے ٹکرا کر واپس آتی ہے جب بڑی دیر کے بعد اس اظہار مسرت کا خاتمہ ہوا۔ تو میں نے دیکھا کہ لیفٹیننٹ ورازدوسطی مستول کے سہارے کھڑا تھکا تا ہے اور اس کے ماتحت افسر مبارکباد دینے میں مشغول ہیں۔

واقعہ آنا بعید از فہم تھا کہ بڑی دیر تک میرے ہوش اس [illegible]

قبول کرنے سے قاصر رہے حیرت اس بات کی تھی کہ ایک چھوٹا سا جہاز اتنے بڑے عالیشان جہاز کا مقابلہ کرے اور اس کو اتنے قلیل عرصہ میں فنا و غرقاب کر دے! اور اس کا اپنا بال تک بیکا نہ ہو۔ کچھ شک نہیں ڈاکوؤں کی یہ فتح نہایت مکمل اور شاندار تھی اور اسپردہ لوگ جتنی بھی خوشی کا اظہار کریں کم تھا۔ خود کپتان وارڈ کے چہرہ پر دیوتاؤں کی طرح نورانی ہالہ نمودار تھا۔ مگر کاش یہ فتح کسی کار نیک میں حاصل کی گئی ہوتی اس صورت میں میں دوڑ کر آگے جاتا اور سب سے پہلے اس کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے کر پرجوش مبارکباد دیتا مگر حالت اس کے برعکس تھی مجھے اپنے دل پر منوں بوجھ معلوم ہوتا تھا اس قانون شکن جماعت کی کامیابی دہشت زدہ کرنے والی تھی اس کے ساتھ ہی ایمبل اور اس کے رشتہ داروں کی سلامتی کی جو بھی سہی امید میرے دل میں باقی تھی ملیا میٹ ہو گئی جہاز ٹائی رول کی طرح اس کا بھی خاتمہ ہو گیا عارضی طور پر ایسا معلوم ہونے لگا۔ کہ آسمانی طاقتیں بھی خوف و بیگانہ ہی سے منہ موڑ کر شیطنت اور برائی کی حمائت کرنے لگی ہیں۔

یاس و اندوہ سے میری گردن بے اختیار جھک گئی کسی نے میرا نام لے کر پکارا مگر مجھ میں نہ اتنا حوصلہ تھا اور نہ ہمت کہ نظر اونچی اٹھاتا دوبارہ پھر کسی نے میرا نام لیا اس دفعہ آنکھ اٹھا کر دیکھا تو ورازو میرے پاس کھڑا تھا۔

"مسٹر ولمٹ" اس نے سنجیدہ آواز سے کہا "مجھ کو معلوم ہے کہ آپ کی ہمدردی آسٹرڈی جہاز سے تھی اور سچ پوچھئے تو ایسا ہونا قدرتی بھی تھا مگر اس سے یہ نہ سمجھئے کہ میں آپ کی پریشانی دیکھ کر خوش ہوں یا آپ کو بھی اس خوشی میں حصہ لینے پر مجبور کرنا چاہتا ہوں جو ہمیں حاصل ہے ہرگز نہیں میں کبھی اس حالت فکر میں بھی دخل انداز ہونا نہ چاہتا تھا مگر ایک ضروری

اطلاع چونکہ آپ کانوں تک پہنچانی تھی..."

"اطلاع"! میں نے سرد لہجہ میں کہا کیونکہ میرا دل بجھا ہوا تھا اور اس طرح کی حالت مجھ پر طاری تھی کہ میں کسی چیز سے دلچسپی نہ لے سکتا تھا۔

"ہاں" درازو نے جواب دیا۔ "جو آپ کے لئے رنج دہ تو ہوگی تاہم اُسے آپ کے کانوں تک پہنچا دینا میرا فرض تھا..."

"فرمائیے وہ کونسی اطلاع ہے جو آپ لے کر آئے ہیں" میں نے اب اس گفتگو میں پہلی بار دلچسپی لیتے ہوئے پوچھا۔

"میں یہ افسوسناک خبر لایا ہوں" نوجوان یونانی نے جواب دیا "کہ آپ کا عزیز دوست کاسمو اس دنیا سے چل بسا!"

"آہ۔ کاسمو مر گیا!" میں نے چونک کر اپنی جگہ سے اٹھتے ہوئے کہا اور اس کے بعد جبکہ خون میری رگوں میں کھول رہا تھا۔ میں نے پوچھا۔ "کیا آپ کے آدمیوں نے فتح کی خوشی میں...؟"

"مہربانی سے بلا سوچے سمجھے کسی کو الزام نہ دیجئے" درازو نے تخوت سے گردن اٹھاتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس کے خوشنما چہرہ پر غصہ کی سرخی چھا گئی۔ "اگر کوئی دوسرا آدمی اس طرح کے الفاظ کہتا... تاہم خیر..." اس نے جلدی ہی ضبط کر کے کہا "کاسمو دشمن کے گولے کا ایک ٹکڑا لگنے سے مر گیا ہے جو اس کی کیبن میں لکڑی کی دیوار چیر کر داخل ہوا تھا"

"افسوس۔ کاسمو مر گیا!" میں نے اس خبر کو سن کر سخت مایوسی کے لہجہ میں کہا اور اس کے بعد فوراً ہی اس الزام کو یاد کر کے جو میں نے بے خبری میں لگایا تھا کپتان درازو سے کہا "میں آپ سے معافی چاہتا ہوں بے شک مجھ سے غلطی ہوئی..."

"خیر اس ذکر کو چھوڑیئے" نوجوان یونانی نے بڑی سیر چشمی سے فوراً کہا "حالات پیش آمدہ میں آپ کو مغالطہ ہونا قدرتی تھا... اس لئے کوئی بات نہیں"

میں وہاں سے اٹھ کر اپنی کیبن میں چلا گیا۔ اور دروازہ بند کر کے حال کے واقعات پر بڑی دیر تک رنج و افسوس کرتا رہا۔

## بائیسویں جلد ختم ہوئی

# مشہور ناٹک کمپنیوں کے کھیلے ہوئے روسو سے مقبول ڈرامے

| | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|
| دورنگی دنیا | ۸ر | چلتا پرزہ | ۱۰ر | بانکا قاتل | عہ ر |
| جلاد عاشق | عہ ر | تصویر رحمت | عہ ر | درد جگر | ۱۲ر |
| محبت کا پھول | عہ ر | کلام رحمت (غزلیات) | ۱۲ر | کالی ناگن | ۶ر |
| خونی ہیرا | ۶ر | فتح حق | ۱۲ر | پتنی پرتاپ | ۱۰ر |
| معشوقہ فرنگ | ۱۲ر | گوپی چند | ۶ر | امرت | ۶ر |
| رسیلا جوگی | ۶ر | تقویر عبرت | ۶ر | ایماندار ہندو | عہ ر |
| یوگ شکتی | عہ ر | غریب ہندوستان | عہ ر | شام جوانی | ۱۲ر |
| نور اسلام | ۱۰ر | رامائن | عہ ر | خون ناحق | ۵ر |
| شری ست نرائن | ۵ر | گنہگار باپ | ۱۲ر | کرشن سدھاما | ۱۰ر |
| فریبی عورت | ۶ر | پھولوں کی ہتھکڑی | ۶ر | سیتا بن باس | ۶ر |
| بلوا منگل سورداس | ۱۲ر | شریف بدمعاش | ۱۲ر | مہابھارت | ۱۰ر |
| لیڈی لاجونتی | ۸ر | قتل حقیقت رائے | ۵ر | نور کی پتلی | ۵ر |
| جلائے ستمگر | ۵ر | فریب شیطان | ۵ر | شاہی فرمان | عہ ر |
| بزم فانی | ۱۲ر | دھوپ چھاؤں | ۶ر | کنک تارا | ۶ر |
| ترکی فرشتہ | ۹ر | شکنتلا | ۸ر | اسلامی جھنڈا | ۱۲ر |
| چمکتی بجلی | ۸ر | شنکر کی شرارت | ۵ر | احسان یا آزادی | ۸ر |
| پتی پرم | ۶ر | مالن کی بیٹی | ۶ر | پنجاب میل | ۱۲ر |
| ظلم وحشی | ۵ر | لیل و نہار | ۵ر | شیریں فرہاد | ۶ر |
| آتشی ناگ | ۵ر | فخر عرب | ۱۴ر | قدرت کا انصاف | |

ہم سے طلب فرمائیے

| | | | |
|---|---|---|---|
| اندر سبھا | ۴ر | نور جہاں | ۱۲ر |
| سفید خون | ۵ر | بھول بھلیاں | ۵ر |
| پدماوتی | ۵ر | خوبصورت بلا | ۵ر |
| دان ویر کرن | ۱۲ر | نور عرب | ۱۲ر |
| رام لیلا | ۲ر | گورکھ دھندا | ۲ر |
| خون کا خون | ۵ر | خود پرست | ۵ر |
| مقدمہ دان ساوتری | ۱۰ر | عاشق زار جاں نثار | ۱۰ر |
| کرشن بال لیلا | ۱۲ر | اتفاق یا قومی ویر | ۱۲ر |
| عالمگیر غازی | ۱۲ر | شریمتی منجری | ۱۲ر |
| زنجیر گوہر | ۵ر | سنگین بکاولی | ۵ر |
| علاؤ الدین چراغ | ۵ر | قتل نظیر | ۵ر |
| فیروز گلنار | ۵ر | پوران بھگت | ۵ر |
| مہاراجہ بکرماجیت | ۱۲ر | تصویر اسلام | ۱۲ر |
| جام جہاں نما | ۵ر | اسیر حرص | ۵ر |
| دست ابلیس | ۱۲ر | یہودی کی لڑکی | ۱۲ر |
| ویر بالا | ۸ر | امداد غفار | ۸ر |
| ترکی تلوار | ۸ر | زندہ درگور | ۸ر |
| فاتح بنگال | ۶ر | راجہ بھرتری | ۶ر |
| صنم کا پجاری | ۱۰ر | فتنۂ غائم | ۱۰ر |
| نیرنگ الفت | ۴ر | سندر یا عرف سندر منگھ | ۴ر |
| چندر گپت | عہ ر | کامیاب عاشق | عہ ر |

| | | | |
|---|---|---|---|
| چندا اولی | ۱۱ر | | |
| خدا دوست | ۴ر | | |
| داؤ پیچ | ۵ر | | |
| امر سنگھ راٹھور | عہ ر | | |
| گلرو زرینہ | ۵ر | | |
| میٹھا زہر | ۵ر | | |
| اسیر گیسو | ۱۲ر | | |
| مسلم پجاری | ۱۰ر | | |
| بھگت سدامان | ۴ر | | |
| شہید ناز | ۵ر | | |
| صید ہوس | ۵ر | | |
| علی بابا چالیس چور | ۵ر | | |
| زہری سانپ | ۵ر | | |
| سنہری ناگن | ۸ر | | |
| سیر پرستان | ۵ر | | |
| خواب ہستی | ۴ر | | |
| اسلامی ہیرا | ۱۲ر | | |
| ہوائی پتر | ۵ر | | |
| مہارانی پدمنی | ۱۱ر | | |
| بزم فیروز سلطان | ۴ر | | |
| مہر جیا | ۵ر | | |

## ہم سے طلب فرمائیے

# قواعد خریداری

۵۔ (بقیہ صفحہ ۲) بعض اصحاب کی حالت میں دیکھا گیا ہے کہ چار پانچ ماہ کے بعد دفعتہً اطلاع دیتے ہیں کہ ہمیں اس دوران میں ایک بھی پرچہ نہیں ملا۔ ایسی شکایتیں کسی حالت میں بھی قابل غور نہیں سمجھی جا سکتیں۔ کیونکہ اتنی مدت کے بعد شکایت کی جانچ کسی طرح نہیں ہو سکتی۔ اس قسم کے موقعوں پر زیادہ سے زیادہ جو بات ہم کر سکتے ہیں یہ ہے کہ زیر شکایت پرچے اگر دفتر میں موجود ہوں تو عام رعایتی قیمت پر دوبارہ مہیا کر دیئے جائیں۔ لیکن یہ ایک اختیاری رعایت ہے جو بغیر کوئی وجہ ظاہر کرنے کے واپس لی جا سکتی ہے۔

۶۔ کچھ اصحاب آغاز ماہ سے ہی خطوں کا تار باندھ دیتے ہیں۔ جن کا فرداً فرداً جواب دینا سخت مشکل ہے۔ اس لئے مکرر گزارش ہے کہ مدیر کے خط مہینہ کی ۲۰ تاریخ تک انتظار کر کے ہی لکھے جائیں۔ اس سے پہلے لکھے ہوئے خطوں کو قابل اعتنا نہ سمجھا جائے گا۔

۷۔ ماہوار ضخامت اس سائز کے ایک سو سے لے کر ڈیڑھ سو صفحوں تک مقرر ہے اور بعض حالتوں میں اس سے بھی زیادہ ہو سکتی ہے۔ مگر اس کمی بیشی کا اختیار کلی اس دفتر کو حاصل ہے۔

۸۔ قابل ترجمہ کتابوں کے انتخاب کا حق رئیس التحریر منشی تیرتھ رام صاحب کو حاصل ہے خریداروں کے مشورے ہر وقت شکریہ کے ساتھ سنے جا سکتے ہیں لیکن یہ دفتر ان پر عمل کرنے کے لئے پابند نہیں۔ اور نہ کوئی صاحب اس بنا پر اعتراض کر سکتے ہیں کہ فلاں کتاب کا ترجمہ کیوں شائع نہیں کیا گیا۔

۹۔ ان قواعد سے لاعلمی داخل عذر نہ سمجھی جائے گی۔

# جارج ڈبلیو۔ ایم ریناڈس کے ناول

ذیل میں ریناڈس کے ان ناولوں کی فہرست دی جاتی ہے جو قبل ازیں ترجمہ ہو کر شائع ہو چکے ہیں اور طلب کئے جا سکتے ہیں

| کتاب کا نام | انگریزی نام | مترجم | صفحات | قیمت |
|---|---|---|---|---|
| فسانہ لندن (۷ حصے) | مسٹریز آف لندن (سلسلہ اول) | منشی تیرتھ رام صاحب فیروزپوری | ۲۲۰۰ | ۱۲ |
| " (۵ حصے) | " (سلسلہ ثانی) | " | ۲۶۴۱ | ۱۲ |
| نظارہ پرستان (۵ حصے) | مسٹریز آف دی کورٹ آف لندن (آخری سلسلہ) | " | ۳۳۱۸ | ۱۲ |
| خونی تلوار (۲ جلدیں) | میگر آف گلنکو | " | ۸۵۸ | لغو |
| باپ کا قاتل (۶ حصے) | پیری سائڈ | منشی شمیم الدین صاحب بمبئی | ۵۱۶ | لغو |
| شام جوانی (۲ جلدیں) | ینگ ڈچس | منشی نوبت رائے صاحب نظر لکھنوی | ۶۰۰ | لغو |
| فریب حسن | فاسٹ | خواجہ اکبر حسین صاحب | ۵۵۰ | لغو |
| شام غربت | پوپ جان | میر کرامت قدہ صاحب امرتسری | ۴۳۹ | ۷ |
| سوز عشق | سیمسٹرس | پنڈت شیونارائن صاحب سپرو | ۵۲۰ | لغو |
| عمر پاشا | عمر | منشی احمد الدین صاحب بی اے | ۲۸۸ | لغو |
| فسانہ لیلیٰ | لیلی یا شارٹ آف منگریلیا | منشی محمد امیر حسن صاحب | ۶۲۰ | لغو |
| مارگرٹ | مارگرٹ | منشی گرجا سہائے صاحب بی اے | ۱۴۸ | ۱۲ |
| مارنس وارتھ (۲ جلدیں) | رائی ہوس پلاٹ | منشی محمد امیر حسن صاحب | ۱۰۷۶ | لغو |
| سپاہی کی دلہن | سولجرس وائف | ڈاکٹر مکشمیدت صاحب عابر | ۱۴۴ | ۱۲ |
| روزا لبرٹ (۲ حصے) | روزا لبرٹ | منشی بے نظیر صاحب اثر لکھنوی | ۳۵۶ | لغو |
| اسرار | ٹیکرے | منشی صدیق احمد صاحب | ۴۶۴ | لغو |
| دھوکا یا طلسمی فانوس | مسٹر ٹیچر تھیر بک کیس | منشی سجاد حسین صاحب مرحوم | ۵۲۴ | لغو |
| شادی کا کام | | منشی امجد حسین خاں صاحب | ۲۱۰ | لغو |
| ریناڈس کی کہانیاں (۸ حصے) | متفرق | | ۲۸۵ | ۷ |
| [illegible] | [illegible] | منشی احمد الدین صاحب بی اے مرحوم | ۲۱۰ | لغو |
| [illegible] | [illegible] | منشی محمد امیر حسن صاحب | ۶۳۴ | لغو |
| [illegible] | [illegible] | | ۳۱۲ | لغو |
| [illegible] | [illegible] | لالہ دینا ناتھ صاحب | ۵۸ | ۸ |
| [illegible] | [illegible] | سید نوازش علی صاحب | ۱۲۹۵ | ۱۲ |

**لال برادرس ۷ پارسنز روڈ۔ نولکھا لاہور**

جلد ۲۳

# گردش آفاق

## حیرت انگیز سوشل ناول

اس سلسلہ میں حسب ذیل بھی ملاحظہ فرمائیے

فسانہ لندن (سلسلہ اول و دوم)، نظارہ پرستان، خونی تلوار وغیرہ


مصنف

جارج ڈبلیو۔ ایم۔ رینالڈس

مترجم

تیرتھ رام فیروزپوری



لال برادرس

۷۔ پارسنز روڈ۔ انارکلی۔ لاہور

عرف مروتی ملاپ سٹیم پریس بیسہ اخبار سٹریٹ ۔۔۔ میں باہتمام ملک غلام محمد پرنٹر چھپا۔

بابو پیارے لال پبلشر نے شائع کیا

# قواعد خریداری

۱۔ اس سلسلہ کی مستقل خریداری کی سالانہ قیمت مبلغ ہے جو خواہ بذریعہ منی آرڈر یا وی۔پی پیشگی آنی چاہیئے۔ بابعد یا شتابی کا کوئی حساب نہیں۔ جو اصحاب ہمارے سرکولر کے ناولوں کے بھی مستقل خریدار ہیں ان سے بطور رعایت صرف سے سالانہ لیا جائیگا وصول شدہ روپیہ کسی صورت میں واپس نہ ہوگا۔

۲۔ خریداری کسی ایک جلد سے شروع ہو سکتی ہے۔ لیکن قیمت بہرحال ایک سال کی اکٹھی وصول کر لی جائے گی۔ اور اس کے عوض بارہ ماہوار پرچے (یا ان پرچوں کے مجموعے جیسا کئے جائیں گے۔

۳۔ سابقہ ادا کردہ قیمت کا حساب ختم ہونے پر اگر نئی قیمت کے آغاز سے پہلے خریدار کی طرف سے یہ اطلاع موصول نہ ہو کہ وہ آئندہ اس سلسلہ کی خریداری جاری نہیں رکھنا چاہتا تو اس کو بونا فائڈ آرڈر سمجھ کر نیا پرچہ مزید سالانہ قیمت کے لئے وی۔پی روانہ خدمت ہوگا جس کو وصول کرنا ہر ایک خریدار کا اخلاقی فرض سمجھا جائے گا۔

۴۔ ہر ایک پرچہ بالعموم مہینہ کے وسط تک شائع ہو جاتا ہے اور تمام خریداروں کے نام باقاعدہ اور بڑی احتیاط کے ساتھ روانہ ہوتا ہے۔ ممکن ہے چند پرچے رستہ میں ضائع ہو جائیں۔ لیکن اس صورت میں عدم رسی کی اطلاع اسی مہینہ کے اندر اندر آجانی چاہیئے۔ بہترین صورت یہ ہے کہ مہینہ کی ۲۰ تاریخ تک انتظار کر کے اگر اس وقت تک پرچہ وصول نہ ہو۔ تو ایک اطلاعی خط اس دفتر کے نام روانہ کر دیا جائے اس مہینہ کے گذر جانے پر عدم رسی کی شکایت قابل قبول نہ ہوگی۔ سوائے غیر ملکی خریداروں کے جو آئندہ ماہ کی پانچ تاریخ تک شکایت روانہ کر سکتے ہیں۔

باقی دیکھو سرورق صد ۳

جملہ حقوق بحق لالہ نرائن دت سہگل محفوظ ہیں

حیرت انگیز سوشل ناول

# گردشِ آفاق

تیئسویں جلد

جارج ڈبلیو۔ ایم رینالڈس کی زبردست تصنیف

## جوزف ولمٹ

کا دلکش ترجمہ

## تیرتھ رام فیروزپوری

مترجم فسانہ لندن۔ قطارہ پرستان انصاف وغیرہ

لال برادرس

۷ پارسنز روڈ نولکھا لاہور

ملا پسٹیم پریس لاہور میں باہتمام ملک غلام محمد پرنٹر چھپا اور لالہ نرائن دت سہگل پبلشر نے شایع کیا

# حیرت انگیز جاسوسی ناولوں کا سلسلہ

اس دفتر سے بنا لڈس کے ناولوں کے علاوہ ایک اور سلسلہ بہترین جاسوسی ناولوں کے تراجم کا بھی شائع ہوتا ہے اس مطلب کے لئے دنیا کے بہترین مصنفوں کی بہترین کتابیں انتخاب کی جاتی ہیں اور ان کا ترجمہ خاص اہتمام سے کیا جاتا ہے اس صیغے کے مترجم بھی منشی تیرتھ رام صاحب فیروزپوری مترجم گردش آفاق وغیرہ ہیں پس اگر آپ کو عہد حال کے بہترین جاسوسی ناول دیکھنے کا شوق ہو تو ہمارے اس سلسلہ کی بھی مستقل خریداری قبول فرمایئے اس وقت تک اس سلسلہ میں حسب ذیل ناول شائع ہوئے ہیں جو طلب کیے جا سکتے ہیں۔

| | | | |
|---|---|---|---|
| خونی ہیرا | انقلاب یورپ | شریف بدمعاش | چلتا پرزہ |
| خونی چراغ | نقلی نواب | منزل مقصود | بحر فنا |
| سراب زندگی | آتشی کتا | سنہری بچھو | ڈاکٹر نکولا |
| انمول ہیرا | انصاف | شاہی خزانہ | تلاش اکسیر |
| نولکھا ہار | گمنام مسافر | مطلبی دنیا | حور ظلمات |
| ہیروں کا بادشاہ | لعل شب چراغ | نازک کٹار | تبدیل قسمت |
| خنجر بیداد | قاتل ہار | کارنامجات شرلک ہومز | مصری جادوگر |
| مہر خموشی | آزادی | سنہری لاش | کارنامجات آرسین لوپن |
| مقدس جوتا | کرنی کا پھل | خونی چکر | زہری بان |

اس سلسلہ کا نیا ناول پیڑیا کی تکی خصوصیت سے قابل دید ہے۔ اس کے بعد اور ناول پیلا ہیرا خونی پتلا۔ ستارہ یورپ وغیرہ سلسلہ وار شائع ہوں گے۔

مخفی نہ رہے کہ یہ ناول فی نمبر ایک یا دو پیسے قیمت کے لچر ناولوں کے ترجمے نہیں۔ بلکہ دنیا کے بہترین مصنفوں کی بہترین تصنیفوں کا نچوڑ ہیں۔

" ضرور آپ اس سلسلہ کی قدردانی کریں

# گردش آفاق

دور رابع

## تینتیسویں ۲۳ جلد

## باب ۱۳۰ (۱۳۰)

### نوکر کا بیان

ایک بجے کے عمل پر وہی خوش پوش خادم جس کا ذکر اس داستان کے سلسلہ میں پہلے کئی بار آچکا ہے میرے لئے لنچ کا سامان لے کر آیا اس وقت میں نے اندازہ سے معلوم کیا کہ وہ عجیب طرح کی چھپی نظروں سے رہ رہ کر میری طرف دیکھتا تھا۔ اس کی عام حالت ظاہر کرتی تھی کہ وہ کچھ کہنا چاہتا ہے مگر کسی وجہ سے رُک جاتا ہے یہ حالت دیکھ کر میں نے اپنی طرف سے گفتگو کا آغاز کیا۔

"تھوڑی دیر پہلے جب گھمسان کا معرکہ ہو رہا تھا" میں نے اس سے کہا "تو تم بھی تو نہ تھے؟"

"کون میں؟... بالکل نہیں" اس نے جلدی سے جواب دیا ساتھ ہی اس کی خوشنما کالی آنکھیں جوش باطن سے جگمگا گئیں "میں اس لڑائی میں غیر شتی سے حصہ لیتا مگر کپتان صاحب نے میری کمسنی کی وجہ سے اس کی اجازت نہیں دی دراصل یہ اپنی قسم کا پہلا واقعہ نہیں ہے..."

"مگر تم نے کیا اس طرح کی زندگی بسر کرنے کا ارادہ مصمم ارادہ کر لیا ہے جس کو عرف

عام میں ڈاکہ زنی کہتے ہیں؟" میں نے اس کے منہ کو تکتے ہوئے پوچھا۔

"اس میں حرج ہی کیا ہے" نوجوان نے فوراً کہا۔ "اس طرح کی زندگی کیا جرأت اولوالعزمی اور بے خوفی پر مبنی نہیں ہے؟ یقین کیجئے اس طرح کے معرکے جیسا آج آپ نے دیکھا ہے آدمی کا نام روشن کر جاتے ہیں اور آئندہ نسلیں ایسے بہادروں کو ہمیشہ یاد رکھتی ہیں۔"

"آہ۔ تم اسے شہرت سمجھے ہوئے ہو" میں نے فہمائش کے لہجہ میں کہا۔ "حالانکہ بدنامی اور شہرت میں فرق ہے میری اپنی رائے پوچھو تو تم ایک بالکل ہی غلط اصول کے پیرو ہو..."

"خیر یہ اپنا اپنا خیال ہے" نوجوان خادم نے جواب دیا۔ "میری اپنی رائے یہ نہیں میری نظروں میں کپتان درازو کی ہستی قابل رشک ہے۔ خیال فرمائیے ایک ایسے خوشنما جہاز کا کمانڈر بننا اس کے صحن پر کھڑے ہو کر اپنی حکومت منوانا اور احکام صادر کرتے ہوئے جاننا کہ میرے نام کی دہشت ہر طرف چھائی ہوئی ہے۔ اور جب اس معرکہ کی خبر لوگوں کے کانوں تک پہنچے گی تو ہر طرف سے نعرہ ہائے تحسین بلند ہونے لگینگے... آہ یہ سب باتیں کیا ایسی نہیں ہیں کہ ہر انسان ان کو حاصل کرنے کی خواہش کرے؟"

اس لمبی تقریر کے دوران میں نوجوان خادم کی آواز جوش باطن سے تھرا گئی اور اس نے نخوت سے گردن اٹھائی میری نظروں میں گو اس کی حالت قابل رحم تھی تاہم میں اس کے حوصلہ عظیم کی تعریف کئے بغیر نہ رہ سکا علاوہ بریں یہ خیال بھی میرے دل میں پیدا ہوا کہ اگر جہاز ایمپتین کے ملاحوں کی وفاداری اور جانثاری کا یہ ایک نمونہ ہے تو کچھ تعجب نہیں کہ کپتان درازو اپنے آدمیوں کے بل پر بڑے سے بڑے دشمن کو نیچا دکھانے کا حوصلہ رکھتا ہے۔

تھوڑی خاموشی کے بعد نوکر کہنے لگا۔ "فی الحال میں ایک اور معاملہ کی نسبت کچھ عرض کرنا چاہتا تھا اور اصل جو عنایت آپ نے مجھ پر کی ہے میں اس کے لئے انتہا درجے ممنون ہوں"

"عنایت! میں نے؟... کس معاملہ میں؟" میں نے حیرت زدہ ہو کر پوچھا

"کپتان درازو نے مجھ سے کہا تھا" خوش پوش خادم نے جواب دیا" کہ صبح کے پرشور ہنگامہ میں جب ہر شخص کو اور اور معاملوں کی فکر لگی ہوئی تھی۔ آپ نے ازراہ عنایت یہ کہکر میری سفارش کی کہ ایک واقعہ خاص کے پیش آنے کی صورت میں میرا بچان بھی محفوظ رکھی جائے آپ کی ذرہ نوازی کا میں تہ دل سے شکر گذار ہوں مانا کئی ایک باتوں میں میرا آپ سے اختلاف ہے۔ تاہم میں ایسا ناشکر گذار بھی نہیں ہوں۔ کہ آپ کی اس عنایت کو بھول جاؤں"

"اچھا یہ بتاؤ کتنی مدت سے تم کپتان درازو کو جانتے ہو؟" میں نے یکایک اس سے پوچھا۔

"ہم دونوں ایک ہی مدرسہ میں پڑھتے تھے" خادم نے جواب دیا" ان کی عمر مجھ سے چند سال بڑی ہے مدرسہ میں جب کبھی بڑے لڑکے مجھے چھیڑتے یا تنگ کرتے تھے تو کپتان درازو میری حمایت میں ان کے مقابلہ میں سینہ سپر ہو جاتے تھے اُس زمانہ سے مجھے ان کے ساتھ برادرانہ محبت چلی آتی ہے ان کی حالت عام لڑکوں سے جدا تھی یعنی وہ کمزوروں پر سختی کرنے کی بجائے ہمیشہ ان کو دوسروں کے ظلم سے بچاتے تھے وہ درجہ اول کے ذہین تھے مگر ان کا دستور تھا کہ اپنی قابلیت پر نازاں ہونے کی بجائے جہاں تک ممکن ہوتا کمزور لڑکوں کی مدد کرتے اُن کے خیالات ہمیشہ اونچے اور بلند رہے ہیں مگر میں نے دیکھا ہے کہ روز اول سے ہی اُن کی طبیعت میں رومان کا اثر غالب تھا... کیا آپ میرا مطلب سمجھ گئے؟"

"ہاں اچھی طرح" میں نے جواب دیا" لیکن تمہارا بیان جس حد دلچسپ ہے

مہربانی سے اس کو جاری رکھو کیا میں دریافت کر سکتا ہوں ...؟

"غالباً آپ یہ پوچھنا چاہتے ہیں کہ کانسٹنٹائن درازو نے یہ زندگی کن حالات میں شروع کی تھی؟" خادم نے مسکراتے ہوئے کہا "بے شک آپ اس بارہ میں جو جی چاہے پوچھ سکتے ہیں یہ ایسا معاملہ نہیں ہے جس کو چھپانے کی حاجت ہو۔ ابتدا میں ان کو وکالت کے لئے تیار کیا گیا تھا۔ مگر جب ان کو معلوم ہوا کہ یونانی وکلا کا اخلاق بے تعلیم ہے وہ اپنے موکلوں سے بے وفائی کرنے سے دریغ نہیں کرتے۔ اور ناجائز طریقوں پر دولت جمع کر کے خوش ہوتے ہیں تو انہوں نے نفرت اور حقارت سے اس دو رنگی سے منہ پھیر لیا اُن کی عمر انیس برس کی تھی جب وہ ماں باپ کے انتقال پر خود مختار بن گئے شروع سے ہی ان کو آزادانہ زندگی کا شوق تھا سمندر سے بھی ان کو گہری محبت تھی وہ حکومت کرنا چاہتے تھے مگر اُن کو معلوم تھا۔ کہ صیغہ بحری میں داخل ہونے پر مدت العمر کے بعد درجہ حکومت نصیب ہوگا ان کی بے چین طبیعت اس انتظار کی تاب نہ لا سکتی تھی وہ فوراً ہی ترقی کرنا چاہتے تھے پس انہوں نے ایک چھوٹا سا تجارتی جہاز خرید کر اسمیں مال و اسباب لادا اور سکندریہ چل دیئے لیوانٹ میں ایک ڈاکو جہاز نے ان کو روکا اور جو سامان اُن کے پاس تھا سب کا سب لوٹ لیا وہ ڈاکو جہاز طرابلس سے آیا تھا۔ اس نے کپتان درازو کا جہاز بھی اُن سے چھین لیا اور ملاحوں کو ملک شام کے ایک غیر آباد بنجر ساحل پر اُتار دیا گیا کانسٹنٹائن درازو بھی انہی لوگوں میں شامل تھا بعد ازاں ان ملاحوں کو بڑی محنت کے ساتھ مزدوروں کی طرح کام کر کے یونان آنا پڑا ایتھنز واپس آکر معلوم ہوا کہ ایک اور رشتہ دار کی موت سے تھوڑی سی دولت اور بھی ان کے حصہ میں آئی ہے اس کو پاتے ہی انہوں نے ایک فوری فیصلہ کر لیا انہی دنوں یونان کے ایک کارخانہ دار نے بحکم سرکار جہاز ایتھین تیار کیا تھا۔ اور گورنمنٹ اُس سے ایک چھوٹے جنگی جہاز کا کام لینا چاہتی تھی۔ مگر شاہی خزانہ خالی

تھا اور جہاز بنانے والے اپنے خوشنما جہاز کی قیمت نکمے نوٹوں کی صورت میں قبول کرنے سے انکار کرتے تھے کانسٹنٹائن کو خبر پہنچی۔ کہ اگر وہ اس جہاز کو خرید کر آراستہ کر سکے تو گورنمنٹ اُسے لفٹنٹ کا عہدہ دے کر گشت کا کام اس کے سپرد کر سکتی ہے یہ معلوم ہونے کے بعد کانسٹنٹائن نے اپنی ساری نو یافتہ دولت جہاز ایتھین کی خرید میں صرف کر دی لیکن جب سب تیاریاں مکمل ہو چکیں تو سرکاری عمال آ دھمکے اور کہنے لگے یہ تو گورنمنٹ کا جہاز ہے اور فوراً اس پر قبضہ کر لیا درازو نے بہت واویلا کی مگر بے سود۔ اس کو بتایا گیا۔ کہ آپ اگر چاہیں تو اس کی قیمت نوٹوں کی صورت میں وصول کر سکتے ہیں مگر آئندہ اس جہاز سے آپ کا کوئی تعلق نہیں رہ سکتا کیونکہ وزیروں میں سے ایک کے بھتیجے کو کپتان کا عہدہ دے کر اس جہاز کا کمانڈار مقرر کیا گیا ہے"

"لیکن یہ تو عجب طرح کا اندھیر تھا۔۔"

"آہ اب آپ کو ماننا پڑا" نوجوان خادم نے جس کی نگاہ سے اظہار اطمینان ہوتا تھا خوش ہو کر کہا "خیر اب آگے کے حالات سنئے۔ کانسٹنٹائن درازو اس ظالمانہ حکم کو ماننے پر بھی آمادہ ہو گئے تھے کہ ملاحوں نے ان کے گرد جمع ہو کر صاف لفظوں میں کہہ دیا کہ اگر آپ حکم دیں تو ہم سرکاری اہلکاروں کو جہاز سے نکال کر جہاز آپکے حوالہ کرنے کو تیار ہیں ملاحوں میں سے کئی آدمی ایسے تھے جنھوں نے پہلے کپتان درازو کی خدمت کی تھی اور وہ اُس کی خصلت سے خوب واقف تھے۔ انہیں ان کی ذات سے گہری عقیدت تھی دیکھا دیکھی بہت سے نئے آدمی بھی ان کے ہمخیال بن گئے موقعہ عظیم تھا اور تخلیص ناقابل مزاحمت۔ کانسٹنٹائن نے ذرا سا اشارہ کر دیا۔ اور اسی وقت ملاحوں نے سرکاری عہدہ داروں کو پکڑ کر کشتیوں میں بٹھا کے ساحل کی طرف دھکیل دیا اور خود جہاز ایتھین پر قبضہ کر کے کپتان درازو کے ماتحت

اسے کھلے سمندر میں لے گئے یہ پہلا واقعہ تھا جس نے کانسٹنٹائن دراز دو کی زندگی میں انقلاب عظیم پیدا کیا۔"

"آہ میرا ہمیشہ سے یہ خیال تھا کہ وہ کوئی خاص ہی وجہ ہو گی جس نے کانسٹنٹائن دراز دو کو اپنے ملکی قوانین سے منحرف ہونے پر مجبور کیا" میں نے اس قدر حالات سننے کے بعد کہا۔

"افسوس آپ کو معلوم نہیں" نوجوان خادم نے تلخ لہجہ میں کہنا شروع کیا۔ "کہ ہمارے ملک کے قانون کتنے بیجا اور سخت ہیں درحقیقت وہ اس طرح کے قانون ہیں جنکی وجہ سے اچھے سے اچھا امن پسند آدمی بھی خلاف قانون زندگی اختیار کرنے پر مجبور ہو جاتا ہے وہ مطلق العنانی اور جبر و تشدد کے قانون ہیں ایمان کی پوچھیے تو مجھے اپنے آپ کو باشندہ یونان کہتے بھی شرم آتی اگر کانسٹنٹائن دراز دو کی اونچی مثال میری نظروں کے سامنے نہ ہوتی لیکن میں اس داستان کو جلد ختم کرتا ہوں سنیر دراز دو کو پہلے ہی اس بات کا رنج تھا۔ کہ ایک ڈاکو جھاز نے اس کا مال و اسباب چھین لیا اب جسوقت اس کے اگ کی سرکار نے بھی ڈاکو کی طرح اس سے روک کیا تو وہ اپنی زندگی کے معیار کو بدلنے پر مجبور ہو گیا۔ تجارت کے سب جائز وسیلے اس کے لئے بند ہو چکے تھے اور نہ بھی ہوتے تو اس کے پاس اتنا سرمایہ کہاں تھا کہ از سر نو کام شروع کرتا اس کی طبیعت بے چین تھی جس سے وہ نچلا بھی نہ رہ سکتا تھا۔ بس ساحل یونان سے رخصت ہونے کے بعد دراز دو نے قزاقی شروع کر دی..."

"مگر میں پوچھتا ہوں کیا تم شروع سے اس کے پاس ہو؟" میں نے ٹوکر سے دریافت کیا۔

"جی نہیں" اس نے جواب دیا۔ "تب میری عمر صرف چودہ برس کی تھی اس کے ایکسال بعد جب میرے والدین کا انتقال ہوا اور آمدنی کا کوئی وسیلہ نہ رہا۔ جب اس دنیا میں کوئی میرا یار و مددگار باقی نہ تھا تو محرر کی آسامی حاصل کرنے کے خیال سے میں سمرنا پہنچا جس قفلتی کانسٹنٹائن کا جہاز ان دنوں وہیں تھا۔ میری اس سے ملاقات ہوئی ایکدوسرے کے حالات سننے

بیان کرنے میں آئے اور اس دن سے میں بھی جہاز یقین کے آدمیوں میں شامل ہو گیا سمرنا میں کسی کو معلوم نہ تھا کہ ہیڈاکو جہاز ہے قریباً پندرہ دن بعد طرابلس کا وہی جہاز ہم کو ملا جس نے پہلی مرتبہ کانسٹنٹائن کے جہاز کو لوٹا تھا اسوقت دونوں میں بڑی خوفناک جنگ ہوئی جو قریباً پانچ یا چھ گھنٹے جاری رہی اس کے بعد دونو جہازوں کی ٹکر ہوئی جس میں کانسٹنٹائن اپنے آدمیوں کو لے کر دشمن کے جہاز پر چڑھ گیا۔ ہمیں کامل فتح نصیب ہوئی۔ آدھے طرابلسی مارے گئے ان کا جہاز غرق ہوا اور باقی آدھے ملاحوں کو دراز دل نے اسی مقام پر خشکی پر اتارا جہاں کسی زمانہ میں ان لوگوں نے اسے اور اس کے آدمیوں کو اتارا تھا غرض یہ انتقام جو کانسٹنٹائن نے ان لوگوں سے لیا جو اس کی تباہی کا موجب بنے تھے اس واقعہ نے ملاحوں کی نظروں میں اس کی عزت دوچند زیادہ کر دی وہ اس سے گہری محبت کرنے لگے اور اسے اپنے سر کا مل بزرگ سمجھنے لگے اس کے تھوڑی دیر بعد تو کر بعض اور کاموں کے سلسلہ میں میری کمپنی سے رخصت ہو گیا مگر میں خلوت و تنہائی میں بڑی دیر تک اس داستان کے مختلف پہلوؤں پر غور کرتا رہا اب مجھکو معلوم ہوا کہ دراز دل واقعہ میں ہر ممکن رعائت کا مستحق ہے اور مجھے اس کی ہمت اور دلیری کا بھی قائل ہونا پڑا مجھ کو یاد آیا کہ کپتان دراز نے لیفٹیننٹ ورکا ذکر کسقدر نفرت اور حقارت کے ساتھ کیا تھا اور جب ایک بار وہ سیڑھیوں پر چھپ کر ہماری باتیں سن رہا تھا تو کپتان دراز نے اس کو سختی سے جھڑک کر واپس چلے جانے کا حکم بھی دیا تھا۔

سائے پہلو سوچکر میں نے اپنے آپ سے کہا۔ پورا یقین ہے کہ دراز ایسا فیاض آدمی اس ناہنجار کبڑے کی سازش کامیاب ہونا منظور نہ کرے گا جس سے اسکو سخت نفرت ہے میں پھر ایک بار اس کے جذبات سے اپیل کرونگا۔ آج کے معرکہ عظیم کے بعد ملاحوں کی نظروں میں اسکی عزت کئی گنا بڑھ گئی ہے اور جہاز کے عام ضابطے کچھ ہی کیوں نہ ہوں وہ ہر بات میں اس کا کہا ماننے کے لئے تیار ہونگے نیک طینت آدمی کامیابی کی حالت میں ہی سب سے بڑی فیاضی کا اظہار کیا کرتے ہیں پس مجھ کو یقین ہے کہ دراز میرا کہا ماننے سے انکار نہ کرے گا"۔

میں جب عرشہ جہاز پر پہنچا تو ایک نئی طرح کا ہنگامہ اس جگہ دیکھنے میں آیا لڑائی کے بعد جہاز انھیں اپنی جگہ پر کھڑا تھا کیونکہ اس میں بہت سی مرمت ہونیوالی تھی کئی آدمی اس کے مستول اور بادبانوں کو ٹھیک ٹھاک کر رہے تھے اور مختلف مقامات سے ان ہتھوڑوں کی آوازیں سنائی دیتی تھیں جو اس کے شکستہ حصوں کی درستی میں مصروف تھے اسکے علاوہ میں نے دیکھا کہ کچھ لوگ مضبوط رسیوں کی مدد سے تختے لٹکائے جہاز کے بیرونی حصہ پر رنگ پھیرنے میں مشغول تھے۔ کپتان دراز دان سب کاموں کی بطور خود نگرانی کر رہا تھا لیکن مجھے جس بات سے زیادہ حیرت ہوئی یہ تھی کہ نہ اس کے اور نہ ملاحوں کے سکون میں فرق آیا تھا بالکل یہ کیفیت سب آدمیوں کی تھی گویا کوئی غیر معمولی واقعہ پیش ہی نہ آیا ہو وہ بڑی توپ جس کے گولے نے جہاز ٹائی رول کا خاتمہ کیا تھا۔ دوبارہ جہاز کے زیریں حصہ میں پہنچا دی گئی تھی بلکہ لڑائی کے سارے نشانات صحن جہاز سے جہاں تک ممکن تھا مٹائے جا رہے تھے۔ اب اس جہاز پر کالے جھنڈے کی بجائے یونان کا جھنڈا لہرا رہا تھا

صحن جہاز پر چار بھیانک چیزیں پڑی تھیں یعنی چار انسانی لاشیں جن کو جھنڈوں میں لپیٹ کر بحیرہ روم کے گہرے پانیوں میں اتارنے کی تیاری کی جا رہی تھی ان میں سے ایک آسٹروی افسر تھا ایک بدنصیب کاسمو اور وہ یونانی ملاح جو لڑائی میں مارے گئے تھے کاسمو کو یاد کر کے میرے سینہ سے بے اختیار ایک سرد آہ نکلی وہ غریب اس ڈاکو جہاز کو گرفتار کر کے انعام حاصل کرنے چلا تھا۔ لیکن خود اسی جہاز میں مارا گیا جسے وہ پکڑوانا چاہتا تھا۔ وہ نکلا تھا تو کپتان دراز کو گرفتار کرانے۔ لیکن خود اس کی حراست میں آ کر موت کا نشانہ بنا۔

اتنے میں کسی نامعلوم مقام سے نقارہ بجنے کی دبی ہوئی آواز کانوں میں آئی جسے سن کر جہاز کے مختلف حصوں سے ملاح اس مقام پر جمع ہونے لگے جہاں دراز کھڑا تھا خوش پوش خادم بھی وہیں آ گیا اور لیونور کی کمزور سی صورت بھی نمودار

ہوئی اس کے چہرہ کے انداز سے ظاہر ہوتا تھا۔ کہ اس نے صبح کا وقت سخت پریشانی کی حالت میں گذارا ہے وہ کچھ سہما ہوا سا تھا اور اس کی نگاہیں بے اختیار نیچے کو جھکی جاتی تھیں پیشتر وہ میری طرف استعجابی نظروں سے دیکھتا تھا مگر اب اس میں آنکھ سے آنکھ ملانے کی طاقت نہ تھی۔

نقارہ کا بجنا اس بات کی علامت تھی۔ کہ لاشوں کو سمندر میں اتارا جانے لگا ہے دراز دنے اپنی ٹوپی اتار کے ہاتھ میں لے لی اور باقی ملاحوں نے بھی اسکی تقلید کی حتیٰ کہ جتنے آدمی اس جگہ موجود تھے سر برہنہ کھڑے ہو گئے اس وقت ڈاکو سردار نے کلیسائے یونان کے مطابق ایک مذہبی کتاب سے آخری دعا پڑھی اور گو میں اس زبان سے ناواقف ہونے کے باعث اس دعا کا مفہوم نہ سمجھ سکا تاہم اس کا لہجہ بہت موثر اور دلسوز معلوم ہوا آخر جب دعا پڑھی جا چکی تو درجن بھر ملاحوں نے بندوقیں ہاتھ میں لیں اور جب ان کے مردہ رفیقوں کو سمندر میں اتارا جانے لگا۔ تو خالی کارتوس چلائے یہی عمل تین بار یکے بعد دیگرے ہوا۔ اس کے بعد آسٹروی لفٹننٹ اور کاسمو کی باری آئی اور گو ان کی لاشوں پر بھی آخری دعا بدستور پڑھی گئی تاہم ان کی حالت میں بندوقیں چلانا غیر ضروری سمجھا گیا۔ مگر ایک بات میں نے دیکھی یعنی اس سارے وقفہ میں یونانی ملاحوں کا طرز عمل ہر طرح شائستہ اور قابل تعریف تھا۔ کیا مجال کسی آدمی کی طرف سے کوئی ایسی حرکت سرزد ہوئی ہو جو قابل اعتراض سمجھی جا سکے۔

آخر کار جب یہ رسم ادا ہو چکی تو سب لوگ دوبارہ اپنے اپنے دھندوں میں مشغول ہوئے نوکر بھی رخصت ہو گیا اس وقت میں وہی ذکر جو مجھ کو سب سے بڑھ کر عزیز تھا۔ چھیڑنے کے خیال سے دراز دو کی طرف بڑھا مگر اس سے پہلے کہ میں قدم اٹھاتا۔ لیونورجو ایک طرف کھڑا تھا۔ آگے نکلا۔ میں اس کی طرف پیٹھ

پھیر کے ریلنگ کے اوپر سے سمندر کی طرف دیکھنے لگا۔ گو واقعہ میں میں وہ گفتگو سننے کو بے تاب تھا جو اس کی ڈاکو سردار سے ہونیوالی تھی۔

"کپتان دراڈو" اس نے پاس جاکر کہا "میں یہ معلوم کرنے کے لئے حاضر ہوا ہوں کہ کس لئے آپ مجھ سے سرد مہری کا برتاؤ کرتے ہیں۔ اگر کوئی خطا مجھ سے سرزد ہوئی ہو۔۔۔"

"خطا! آپ کی طرف سے"؟ نوجوان یونانی نے نخوت سے گردن اٹھا کر اور اس طریقہ پر یہ ظاہر کرکے کہ وہ اس ناچیز کیڑے کی ہستی کو بالکل ہیچ سمجھتا ہے۔ کہا "صاحب میں آپ سے قطعاً ناراض نہیں ہوں اور گو یہ امر واقعہ ہے کہ وہ کام جس کے سلسلہ میں آپ سے ہمارا تعلق پیدا ہوا میرے پسند خاطر نہیں ہے اور اگر اس کا ذکر معاہدہ سے پیشتر مجھ سے کیا جاتا۔ تو میں ابتدا میں ہی صاف انکار کر دیتا تاہم اب چونکہ ایک قرارداد آپس میں ہو چکی ہے اور نوٹرس نے میری طرف سے ایک قطعی فیصلہ آپ کے ساتھ کر لیا ہے اس لئے میں اپنے آپ کو اس کی ذمہ داری سے سبکدوش کرنا نہیں چاہتا۔ میرے اختیارات بے شک وسیع ہیں اور میں اگر چاہوں تو اپنی مرضی سے اس قرارداد کو بسہولت منسوخ کر سکتا ہوں مگر ایسا کرنا میری عادت کے برخلاف ہے جب ایک بار ایک بات طے پا چکی تو میں اس کی ذمہ داری اپنے سر سے ٹالنا پسند نہیں کرتا یہ سارے حالات میں نے محض اس خیال سے بیان کئے ہیں کہ آپ کو یہ گمان نہ ہو کہ میں کسی حال میں آپ سے بے جا سلوک کروں گا بالکل نہیں جو معاہدہ آپس میں ہوا ہے اس کی تعمیل حرف بحرف کی جائیگی لیکن ذاتی طور پر میں چونکہ اونچے کارناموں کا شائق ہوں اس لئے مجھ کو یہ بات کہنے سے دریغ نہیں کہ اس طرح کے ذلیل کام میری طبیعت کے برخلاف ہیں میں امید کرتا ہوں اس جواب سے آپ کا پورا اطمینان ہو جائے گا"

اتنا کہہ کر ڈاکو سردار نے منہ پھیر لیا اور جب میں نے پیچھے مڑ کر دیکھا تو بدنصیب کبڑا یاس و حسرت کی تصویر بنا ہوا کیبن کی سیڑھیوں کی طرف جا رہا تھا اسوقت میں یہ سوچے بغیر نہ رہ سکا کہ دراز دنے یہ سب باتیں محض اس لئے اونچی آواز سے کہی ہیں کہ میں بھی اس گفتگو کو سن سکوں اور دوبارہ اس سے یہ درخواست نہ کروں کہ وہ معاہدہ کے برخلاف عمل کرے۔ اس خیال کے پیدا ہوتے ہی مجھے اپنا دل سینہ کے اندر بیٹھتا معلوم ہوا اور میری رہی سہی امیدوں کا خاتمہ ہو گیا چند منٹ تک میں حیران و سراسیمہ وہیں کھڑا یہ سوچتا رہا۔ کہ اب کیا کرنا چاہیئے۔ لیکن جب اس کے بعد پیاری انیل کی تصویر آنکھوں کے سامنے پھری تو دوبارہ حوصلہ کر کے آگے بڑھا اور ڈاکو سردار کے پاس جا کر اس سے کہا۔

"کپتان دراز دکیا آپ چند منٹ کے لئے میری ایک درخواست سننا قبول کر سکتے ہیں...؟"

"مسٹر ولمٹ" کالسٹنائن نے قطع کلام کرتے ہوئے کہا "آپ جسوقت جس مضمون پر چاہیں مجھ سے تبادلہ خیالات کر سکتے ہیں سوائے اُس ایک مضمون کے جس کا ذکر تازہ کرنا فضول ہے اس بارہ میں میری جو گفتگو ذرا سی دیر پیشتر مسٹر لنیوو سے ہوئی ہے یقیناً آپ نے بھی سن لی ہوگی اور میں سچ آپ سے کہتا ہوں کہ وہ گفتگو میرے خیالات کی سچی تصویر تھی پس میری خواہش ہے... آپ کی جگہ کوئی دوسرا آدمی ہوتا تو میں کہتا میرا حکم ہے کہ آئندہ اس مضمون کو ہمارے درمیان زیر بحث نہ آنا چاہیئے۔"

میں حیران و ششدر چپ چاپ کھڑا رہ گیا سمجھ میں نہ آتا تھا کہ کیا کروں میں قیدی اور بے بس آزاد ہونے کی صورت میں ضرور میں اس شخص سے کھلی کھلی باتیں کرتا اور کہتا کہ آپ نے وعدہ وفائی کا جو معیار قائم کیا ہے وہ غلط ہے مگر حالات

نے مجبور کر رکھا تھا جہاز پر رہتے ہوئے میں اگر اس آدمی سے بگاڑ پیدا کرتا تو میرا اپنا نقصان تھا۔

اس رات پھر ایک بار صحن جہاز پر میری کانسٹنٹائن دراز دو سے باتیں ہوئیں جن کے دوران میں ڈاکو سردار نے کہا۔

"مسٹر ولمٹ آپ نے دیکھ لیا کہ حال کے معرکہ نے ہر طرح ہماری مدد کی ہے حتےٰ کہ پچھلے چند گھنٹوں کے عرصہ نے کئی ایک مشکلات ہماری راہ سے ہٹا دی ہیں جہاز ٹائی رول جس کی طرف سے خطرہ لگا ہوا تھا صفحہ ہستی سے مٹ گیا۔ جو لوگ میرے حلیہ سے واقف تھے اب اس دنیا میں نہیں ہیں وہ بدنصیب آسٹروی افسر جو میرے جہاز پر سوار تھا اور جسے میں اس وقت تک زیر حراست رکھنا چاہتا تھا۔ حتیٰ کہ میں اپنا بحری سفر ختم کر کے اپنی لیونورا کو ساتھ لے آتا اس جہان سے رخصت ہو چکا ہے کاسمو جس کی طرف سے بے حد کھٹکا لگا ہوا تھا وہ بھی رحلت کر چکا۔ اب آپ کے سوا کوئی دوسرا آدمی ایسا نہیں جو سینیر پورٹی سی یا لیونورا پر میری اصل حقیقت ظاہر کر سکے"

میں چپ چاپ سنا کیا۔ سمجھ میں نہ آتا تھا کہ کیا جواب دوں ایک بار جی میں آئی۔ کہ مصالحت کی کوشش کرتے ہوئے اس سے برملا کہ دوں کہ اگر آپ لیونورا کے معاملہ سے دست بردار ہونا منظور کریں تو میں بھی آپ کے راز کو ہمیشہ محفوظ رکھنے کا وعدہ کر سکتا ہوں یہ خواہش زیادہ تر اس لئے میرے دل میں پیدا ہوئی۔ کہ خوش پوش خادم کی گفتگو سن کر مجھے معلوم ہو چکا تھا کہ کپتان دراز دنے موجودہ زندگی محض حالات کی مجبوری سے اختیار کی ہے۔ لیکن پھر خیال آیا۔ کہ وہ آخر ڈاکو ہے اور ڈاکو اگر دلیر اور بہادر بھی ہو تو اس کو بہر حال سوسائٹی کی اونچی منزل سے گرا ہوا ہی سمجھنا چاہیئے۔

دیکھا۔ کہ وہ بطور خود پر اشتیاق نظروں سے میری طرف دیکھ رہا تھا۔

"مسٹر ولمٹ" دفعتاً اس نے کہا۔ "آپ کو تسلیم کرنا پڑے گا۔ کہ ہماری باتوں نے ایک دوسرے کے دلپر کچھ نہ کچھ اثر ضرور پیدا کیا ہے"

"اپنے بارہ میں میں ایمانداری کے ساتھ کہتا ہوں کہ آپ کی شخصیت نے مجھ پر بہت اثر ڈالا ہے"۔ میں نے تسلیم کیا۔ "لیکن سوال یہ ہے کیا آپ کی حالت میں بھی ایسا ہوا ہے؟"

اس نے فوراً کوئی جواب نہ دیا معلوم ہوتا تھا۔ بولنے سے پہلے وہ معاملہ کے مختلف پہلوؤں پر غور کرنا چاہتا ہے۔

"مسٹر ولمٹ" آخر کار اس نے ہلکی مگر پر جوش آواز سے کہا "میں اس دوستی کو بھول نہیں سکتا جو ہمارے اندر ایک دوسرے کو دیکھتے ہی پیدا ہوئی تھی نہ میں آپ کی اس فیاضانہ تقریر کو فراموش کر سکتا ہوں جو آپ نے جنگ کی پہلی صبح کو کی تھی یہ بات آپ سے پوشیدہ نہیں ہے۔ کہ میں اس ناہنجار کبڑے کے متعلق اچھی رائے نہیں رکھتا۔ اور شاید آپ کو یہ بھی معلوم ہو کہ میں بارہا یہ سوچکر افسوس کیا کرتا ہوں کہ کیوں میں نے اس معاہدہ کو منظور کیا جو لفٹننٹ فوٹرس نے لیمنور سے کیا تھا۔ بعد ازاں جب میرے لئے پیچھے ہٹنے کا وقت آیا تو تیر کمان سے نکل چکا تھا لیکن۔۔۔ خیر وہ کچھ کہتا کہتا رک گیا "میں سردست اس سے زیادہ کچھ نہیں کہہ سکتا کہ اس گفتگو نے ہمارے تعلقات کو زیادہ قریبی بنا دیا ہے اور میں اس بات سے ہر طرح خوش ہوں"

اس نے میرا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے کر گرمجوشی سے دبایا اور اسکے بعد جہاز کے دور افتادہ حصہ کی طرف ہو لیا میں بھی جب اپنی کیبن میں پہنچا تو دل کا بوجھ پہلے کی نسبت ہلکا ہو چکا تھا۔ کیونکہ پھر ایک بار اس میں امید جاگزین ہونے لگی تھی معلوم ہوتا تھا میں نے جو درخواست نئے طریقہ پر دراز دست سے کی تھی وہ بے اثر ثابت نہیں ہوئی پس یہ خیال

رہ رہ کر دل میں پیدا ہوتا تھا کہ ممکن ہے لیونور کی سوچی ہوئی تجویز کسی خاص ذریعہ سے ناکام کیجی جا سکے جس کا حال مجھ کو سر دست معلوم نہ تھا۔ انہی پر امید خیالات سے مطمئن میں معمول سے پیشتر اپنی کیبن میں پڑ کے سو رہا۔

---

# باب ۱۳۱

## لیگ ہارن

صبح اُٹھ کر ہاتھ منہ دھویا اور کپڑے تبدیل کئے جب اس کے بعد صحن جہاز پر پہنچا تو معلوم ہوا کہ جیسا میرا خیال تھا ہمارا جہاز لیگ ہارن کے قریب پہنچکر لنگر انداز ہو چکا ہے لیگ ہارن کی اس مشہور بندرگاہ کی دو مختلف گودیاں ہیں ایک قریباً ایک میل لمبی جس میں بڑے بڑے جہاز بسہولت لنگر انداز ہو سکتے ہیں۔ ایک اور جو نسبتاً تنگ ہے اس میں صرف چھوٹی کشتیاں ہی داخل ہو سکتی ہیں بحیثیت مجموعی اس بندرگاہ میں خاصی چہل پہل رہتی ہے جہاز یہیں اگر چاہتا تو بڑی گودی میں پہنچکر لنگر ڈال سکتا تھا لیکن دراز و نے اسکو آگے لے جانا پسند کیا۔ تین جنگی جہاز جن میں وہ فرانسیسی تھے اس جگہ پہلے سے موجود تھے۔ پس میں نے سوچا شاید انہی کی وجہ سے دراز و نے جہاز کو اندر لانا ٹھیک نہیں سمجھا یہ خیال میرے دل میں پیدا ہوا ہی تھا کہ دراز و اس کو سمجھکر کہنے لگا "میرے دوست احتیاط ہر حال میں شرط ہے"

میں چونک کر پیچھے مڑا دیکھا تو وہ میرے بالکل قریب کھڑا تھا لیکن یہ بات پھر بھی میری سمجھ میں نہ آ سکی کہ اس احتیاط کا مطلب کیا ہے۔

"آپ سمجھے نہیں" وہ مسکراتے ہوئے کہنے لگا "دراصل اس وقت ہمارا جہاز

یونان کی بحری فوج سے تعلق رکھتا ہے اور ہم ایک ڈاکو جہاز ایتھین کو تلاش کرتے پھر رہے ہیں۔ لیکن خیر" اس نے لاپروائی ظاہر کرتے ہوئے کہا "سب حال رفتہ رفتہ خود ہی واضح ہو جائیگا"

اتنے میں کپتان کا حکم پاکر چھ سات ہٹے کٹے ملاح جنھوں نے بحری فوج کی وردیاں پہنی ہوئی تھیں جہاز کے پہلو میں اتاری ہوئی کشتی پر سوار ہوئے اور جب دراز داس میں اترنے لگا تو اس نے مجھ کو بھی ساتھ چلنے کا اشارہ کیا خیر ہم کشتی پر سوار ہوئے اور جب وہ تھوڑے فاصلہ پر پہنچا تو میں نے دیکھا کہ جہاز کا پیندہ جس کی رنگت پیشتر سیاہ تھی اب کسی اور ہی رنگ سے رنگا ہوا ہے وہ لمبی سپید لکیر جس میں جا بجا توپوں کے سیاہ دہانے نظر آتے تھے اس بات کی نشانی تھی کہ یہ جنگی جہاز ہے اس لکیر کے اوپر پیلے رنگ کی تنگ دھاری تھی اور وہ نیچے میں سرخ لکیر رنگوں کی اس آمیزش سے ایتھین کی صورت اور بھی دیدہ زیب ہو گئی تھی اور وہ بہت پر رعب نظر آتا تھا۔

"یونان کے جنگی جہازوں کی یہی رنگت ہوتی ہے" دراز نے مجھ سے کہا "پھر اس کے علاوہ دیکھئے ایک تبدیلی اور بھی آپ کو اس جہاز میں نظر آئے گی یعنی اب اس کا نام ایتھین کی بجائے آٹو رکھ دیا گیا ہے"!

اور واقعی میں نے دیکھا۔ کہ جہاز کے پہلو میں اس کا نام شاہ یونان کے نام پر آٹو درج تھا۔ گویا نہ صرف اس کی ظاہری صورت بدل دی گئی تھی بلکہ اس کا نام بھی تبدیل کر دیا گیا تھا۔ یونانی پھریرا اب اس پر لہراتا تھا اور ڈاکو سردار نے فاخرانہ انداز سے اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ "آپ کی رائے میں کیا ممکن ہے۔ کہ دوسرے جنگی جہاز ہمارے جہاز کی نسبت کسی طرح کا شک و شبہ کریں گے"؟

"کیا عجب جہاز ٹائی رول کی غرقابی کی خبر ان لوگوں کو مل چکی ہو" میں نے کہا۔ اس

صورت میں وہ یقینی طور پر آپ کے جہاز کو شکی نظروں سے دیکھیں گے۔"

"مگر اس واقعہ کا حال ہمارے سوا اور کون بیان کر سکتا ہے؟" وارازو نے پوچھا "جہاز ٹائی رول غرق ہو چکا۔ اور اس کے ساتھ وہ آدمی بھی جو اس پر سوار تھے۔"

میرے جواب کا انتظار کئے بغیر کانسٹائن نے اپنے آدمیوں کو اشارہ کیا کہ وہ کشتی کو جہاز کے دوسری جانب لے جائیں چنانچہ اس طرف پہنچکر ہم پھر صحن پر چڑھ گئے اس کے فوراً بعد ملاحوں کو توپیں سرکرنے کا حکم دیا گیا اور باڑھ کی پرشور آواز سمندر کی خاموشی کو قطع کرتی جاروں طرف پھیل گئی۔ معلوم ہوا کہ جہاز ایتھین انگلستان اور فرانس کے جھنڈوں کو دیکھ کر اپنی توپوں کی سلامی اتار رہا ہے۔

آخر جب آواز سنائی دینی بند ہو گئی تو وارازو نے مجھ سے کہا "اب معلوم ہو جائیگا کہ کیا ان جہازوں کے دلوں میں ہمارے برخلاف کسی طرح کا شبہ ہے یا نہیں اگر ان کو شک ہوا تو ہماری سلامی کا جواب دینے سے پہلے وہ اپنی کشتیاں یہ معلوم کرنے کے لئے بھیجیں گے کہ ہمارا جہاز کس ملک کی بحری فوج سے تعلق رکھتا ہے یعنی وہ ہم سے زیادہ واقفیت پیدا کرنے کا ہرگز نہ کریں گے لیکن اگر ان کے دلوں میں کسی طرح کا شک نہ ہوا ... اور معلوم ہوتا ہے وہ ہمارے بارہ میں ہر طرح مطمئن ہیں!"

جس وقت یہ الفاظ ڈاکو سردار کے منہ سے نکلے تو انگلستان کے جنگی جہاز کے پہلو سے دھواں اٹھتا نظر آیا اور توپوں کی باڑھ سر ہوئی اس کے ساتھ ہی فرانسیسی جہاز نے بھی سلامی اتارنی شروع کی جس سے وارازو کے چہرہ پر گہرے اطمینان کے آثار پیدا ہو گئے۔

توپوں کا چلنا موقوف ہوا تو مسٹر لینوور ایک سر بمہر لفافہ ہاتھ میں لئے صحن جہاز پر آیا۔

اس کو دیکھ کر کپتان وارازو نے مجھ کو مخاطب کر کے کہا "مسٹر ولمٹ آپ کا بہشتہ

ٹھنڈا ہوا جاتا ہوگا۔ میرے خیال میں اس سے فارغ ہو لیجئے"

میں اس کا اشارہ سمجھ کر صحن جہاز سے اترا اور اپنی کیبن میں چلا گیا۔ وہیں اس نے تھوڑی دیر بعد نوکر کھانا لاکر دے گیا۔ میرے لئے یہ سمجھنا بہت مشکل نہ تھا۔ کہ اس خط میں لکھا ہوا ہوگا جو مسٹر لینوور کے ہاتھ میں تھا۔ یقینی طور پر اس میں وہ ہدایات درج تھیں جو وہ اپنے شریک سازش ڈوراجیٹر کو دینا چاہتا تھا اس کا مضمون ان خفیہ لفظوں میں درج ہوگا جو سوٹیادکشیا کے قہوہ خانہ میں کبرٹے اور ڈوراجیٹر کے درمیان طے ہوئے تھے۔ اب میں نے جانا کہ معاملات انتہائی صورت اختیار کرنے لگے ہیں اور دراز و کو عنقریب اس بات کا فیصلہ کرنا پڑے گا۔ کہ کیا اُسے لینوور کی مدد کرنی چاہیئے یا نہیں؟ ممکن ہے اس نے کوئی خاص ترکیب اس کی سازش کو ناکام رکھنے کی سوچ رکھی ہو۔ ہر چند میں بے حد فکر مند تھا۔ تاہم میرا خیال تھا کہ آج رات ہونے تک کوئی نہ کوئی بات میرے حق میں یا برخلاف ضرور عمل میں آجائیگی۔

میں جب ناشتہ سے فارغ ہو کر صحن جہاز پر گیا تو دراز و اور لینوور اسمگ موجود نہ تھے۔ سوچنے لگا۔ کیا ڈاکو سردار لینوور کا خط لے کر ساحل پر چلا گیا یا وہ میری امداد کے خیال سے اسے روکے رکھنا چاہتا ہے؟ جتنا زیادہ میں نے اس معاملہ پر غور کیا اتنی ہی یہ بات واضح ہوتی گئی کہ اگر دراز و میری مدد کرنا چاہتا تو بڑی آسانی سے اس خط کو روک کر لینوور کی سازش میں رکاوٹ پیدا کر سکتا تھا۔ اور وہ بھی اس طریقہ پر کہ لینوور کو اس کے ارادوں کا بالکل علم نہ ہو۔ انہی فکروں میں کھڑا تھا کہ کپتان دراز و صحن جہاز پر آگیا۔ اس سے میں نے جانا۔ کہ وہ خشکی پر نہیں گیا مجھ سے کسی طرح کی گفتگو کئے بغیر اس نے آتے ہی جہاز کی دیکھ بھال شروع کر دی۔

میں سوچنے لگا۔ کہ ان ساری باتوں کا انجام کیا ہوگا؟ کبھی میرے اندر امید کا عنصر غالب ہوتا اور کبھی مایوسی اشر دکھانے لگتی۔ اسی طرح ایک گھنٹہ اور گذرا

تھے کہ گیارہ بج گئے۔ اس وقت درازو بھی میرے پاس آپہنچا۔ بڑی دیر تک ہم میں گفتگو ہوتی رہی لیکن بے تعلق معاملات پر یہاں تک کہ مجھ کو اندیشہ ہونے لگا۔ کہ جوانمرد میں نے اپنی باتوں سے کل رات درازو کے دلپر پیدا کیا تھا وہ زائل ہو گیا۔ اور وہ لینوور کے ساتھ اپنے معاہدہ کی شرطیں پورا کرنے کے لئے بہر طور آمادہ ہے معلوم ہوتا ہے اس کو میرے خیالات کا علم ہو گیا کیونکہ چلتے چلتے ٹھیر کر اس نے لیگ ہارن کی طرف دیکھا اور اس کے ساتھ ہی انگلی سے ادھر اشارہ بھی کیا گویا خصوصیت سے میری توجہ اس طرف دلانا چاہتا تھا۔

"مسٹر ولمٹ" اس نے کہا "وہ گفتگو مجھے یاد ہے جو کل رات ہم میں ہوئی تھی۔ لیکن میری مشکلات کا اندازہ آپ پوری طرح نہیں کر سکے لینوور نے جو ہدایات اپنے آدمی کو بھیجی تھیں وہ اس نے تحریر کر کے مجھے دیدیں۔ اور میں اس خط کے بھیجنے پر مجبور ہو گیا۔ آپ خود ہی سمجھ سکتے ہیں کہ میں اس خط کی روانگی سے انکار نہ کر سکتا تھا۔ اب ہمیں تفاقات پر بھروسہ کرنا چاہیئے ایمان کی پوچھیئے تو مجھے اب بھی یقین ہے کہ لینوور کی سازش ناکام رہے گی بڑی مشکل یہ ہے کہ اگر میں اس معاہدہ کی کھلم کھلا خلاف ورزی کروں تو میرے آدمیوں کو جو گہرا اعتماد مجھ پر ہے اس میں خلل آجائیگا۔ اور وہ سوچنے لگیں گے کہ اگر ہمارا افسر آج اس معاہدہ کی خلاف ورزی کر سکتا ہے تو نہ معلوم کل ہم سے کیا سلوک کریگا"

"آپ کی عنایت کا میں ہر حال میں شکر گذار ہوں" میں نے کسی طرح کا جوش ظاہر کئے بغیر کہا "اور جو ہلکی سی امید آپ کے لفظوں میں پائی جاتی ہے اس کا بھی تامل سے شکریہ ادا کرتا ہوں"

"تاہم ایک احتیاط ضروری ہے" درازو نے پر خیال انداز سے کہا "لینوور بڑا عیار ہے وہ ہمیں اکٹھا دیکھ کر ضرور اپنے دل میں شک کرنے لگے گا۔ بلکہ میری

اپنی رائے میں تو وہ ابھی سے شک کرنے لگا ہوگا"

میں اشارہ پاکر جہاز کے ایک اور حصہ کی طرف چلا گیا اور دمازدو بھی ایک گھنٹہ کے لئے پیچھے رہ گیا۔ دو پہر کے قریب ایک کشتی جسے ساحل پر بھیجا گیا تھا جہاز کی طرف واپس آئی اور میں نے دیکھا کہ میٹ جو اس پر سوار تھا بالکل سادہ کپڑوں میں ملبوس ہے اس سے میں نے اندازہ کیا۔ کہ غالباً وہی لیفٹیننٹ کا خط مسٹر ڈوریسٹر کو دینے گیا ہوگا جس وقت میری نگاہ ساحل کی طرف اس مقام پر گئی جہاں لیگ ہاران واقع تھا۔۔ مجھے نظر رہے کہ جہاز ایتھین کا فاصلہ گھاٹ سے بقدر ایک میل لیکن شہر کی عمارت سے دو میل کے قریب تھا۔۔ تو میں نے آپ سے یہ کہے بغیر نہ رہ سکا کہ کتنا کم فاصلہ میرے اور عزیز از جان اینیل کے درمیان حائل ہے کیا عجیب وہ اس وقت سمندر کیطرف دیکھ رہی ہوں اور اس کی نگاہ اسی جہاز پر لگی ہوئی ہو۔ آہ اس کو کیا معلوم کہ میں اس جہاز پر فی الحال زیر حراست ہوں مگر اس حالت قید میں بھی اس کی سلامتی کے لئے کوشش کر رہا ہوں ممکن ہے انہی عمارتوں میں جو سامنے نظر آتی ہیں ایک اس ہوٹل کی ہو جس میں وہ اپنے رشتہ داروں کے ساتھ ٹھیری ہوئی ہے۔

پھر ایک بار یہ خیال میرے جی کو پریشان کرنے لگا کہ ان سارے واقعات کا انجام کیا ہوگا ناگاہ کیا دیکھتا ہوں ایک کشتی انگلستان کے جنگی جہاز کی طرف سے جہاز ایتھین کی طرف چلی آتی ہے وہ قریب آگئی تو معلوم ہوا کہ ایک افسر جو اپنی وردی سے لفٹننٹ معلوم ہوتا تھا اس کشتی پر سوار ہے کشتی کو دیکھ کر جہاز ایتھین کا نائب لفٹننٹ اس واقعہ کی اطلاع دینے کپتان دمازدو کے پاس گیا اور فوراً ہی ڈاکو سردار صحن جہاز پر آگیا۔ اس نے عمدہ قسم کی خوشنما وردی پہن رکھی تھی جیسی، ملک یونان کے کسی سرکاری جہاز کے کپتان کی ہو سکتی ہے دمازدو نے اشارہ سے مجھ کو اپنے پاس بلایا۔ اور اپنے نائب کی موجودگی میں سرد رسمی لہجہ میں کہنے لگا "مسٹر ولمٹ

انگریزی جہاز کا ایک افسر غالباً اپنے کمانڈار کی طرف سے دوستانہ ملاقات کیلئے آرہا ہے۔ اگر آپ اس بات کا وعدہ کریں کہ اس ملاقات کے دوران میں بالکل خاموش اور کافی دور رہیں گے تو میرے لئے کافی ہے لیکن اگر آپ اس طرح کا وعدہ نہ کر سکیں تو پھر مجبوری مجھے آپ کو کیبن میں زیر حراست رکھ کر باہر ایک پہرہ دار مقرر کرنا پڑے گا۔"

میرے لئے یہ سمجھنا بہت مشکل نہ تھا کہ اس نے اس طرح کا سرد اور رسمی لہجہ محض دکھاوے کے لئے اختیار کیا ہے تاکہ لفٹنٹ کو ہمارے تعلقات پر کسی طرح کا شبہ پیدا نہ ہو۔ کیونکہ یہ کہتے ہوئے کپتان دراز نے مجھ کو اشارہ سے سمجھایا کہ میں فقط آپکا وعدہ کافی سمجھتا ہوں اور مجھ کو یقین ہے کہ آپ کو ایسا کرنے سے انکار نہ ہوگا۔

میں نے بھی دکھاوے کے لئے اس نقل کو پورا کرنا ضروری سمجھا اور ویسے ہی سرد لہجہ میں انداز نخوت سے جواب دیا۔ "صاحب ہر چند میرا اعتقاد تی میلان یہ ہے کہ حصول مدعا کے لئے جو موقعہ مل سکے اس سے فائدہ حاصل کروں تاہم آپ کی پیش کردہ شرطوں کو مدنظر رکھ کر میں کیبن کی تنگ فضا کے مقابلہ میں صحن جہاز کی کھلی ہوا کو ترجیح دیتا ہوں اس لئے آپ کی شرطیں مجھ کو منظور ہیں۔"

اس کے بعد میں وہاں سے رخصت ہو کر جہاز کے دور افتادہ حصہ کی طرف چلا گیا کوئی پانچ منٹ کے عرصہ میں وہ کشتی ہمارے جہاز کے پہلو میں آلگی انگریز لفٹنٹ صحن جہاز پر چڑھ آیا اور کپتان دراز و اپنے افسروں کو ساتھ لئے خیر مقدم کے لئے آگے بڑھا انگریز لفٹنٹ کا طرز عمل اخلاق آمیز تھا جس سے میں نے یہ نتیجہ نکالا کہ اس جہاز کے متعلق جس پر ہم سوار تھے کوئی شبہ اس کے دل میں پیدا نہیں ہوا۔ پھر یہ بھی میں نے معلوم کیا کہ وہ کوئی ایسی زبان بول سکتا ہے۔ جس کو سمجھنا دراز کے لئے مشکل نہیں کیونکہ ان میں بے تکلفانہ گفتگو شروع ہو گئی انگریز افسر نے

صحن جہاز پر نظر ڈالی پھر مستول اور بادبانوں کی طرف دیکھا اور میں نے اس کے انداز سے معلوم کیا کہ وہ دراز دو کو اس کے جہاز کی خوشنمائی پر مبارک باد دے رہا ہے۔

بعد ازاں یہ جماعت اسی طرح گفتگو کرتے ہوئے اس مقام کی طرف آئی جہاں میں کھڑا تھا اور اب مجھ کو معلوم ہوا کہ وہ لوگ فرانسیسی زبان میں باتیں کر رہے ہیں۔

"مگر کپتان کنارس" انگریز لفٹنٹ ڈاکو سردار سے کہہ رہا تھا "آپ نے ابھی تک اس دعوت کا جواب نہیں دیا جو میں اپنے کمانڈر یعنی جہاز اپالو کے کپتان ہربرٹ کی طرف سے لایا ہوں انہوں نے درخواست کی ہے کہ آپ بذات خود ان افسروں کو ساتھ لے کر جائیں آپ ساتھ لانا چاہتے ہوں آج یا کل پانچ بجے شریک طعام ہوں۔۔۔"

"میں کل حاضر ہو جاؤں گا" دراز دو نے جس نے بطاہر اپنا نام یہاں بھی کنارس رکھ لیا تھا کہا "آج مجھے چند ایک ضروری کام درپیش ہیں۔۔۔"

"اچھا تو کل آجایئے گا" جہاز اپالو کے لفٹنٹ نے کہا "میں امید کرتا ہوں آپ ان کو بھی اپنے ساتھ لیتے آئیں گے" اس نے جہاز ایتھین کے نائب لفٹنٹ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا "مجھ کو افسوس ہے کہ آپ کا لفٹنٹ اول حادثہ کی وجہ سے شریک دعوت نہیں ہو سکتا ورنہ کپتان ہربرٹ اور ان کے افسر آپ کے سب افسروں سے مل کر بہت خوش ہوتے۔"

دراز دو نے موزوں الفاظ میں کچھ جواب دیا۔ اس کے بعد کہنے لگا "میں چاہتا ہوں رخصت ہونے سے پہلے آپ میری کیبن میں تشریف لے چلکر حضرت تناول فرمائیں"

اس کے تھوڑی دیر بعد یہ لوگ سیڑھیوں کی راہ سے نیچے اتر گئے دراز دو کو اپنی اور اس سے ملحق کوٹھڑیوں کی آرائش اور نفاست لفٹنٹ مذکور کی نظروں سے چھپانے کی کوئی حاجت نہ تھی کیونکہ اب اس کا جہاز ملک یونان کی بحری فوج کا ایک جہاز تھا اور اس کی حالت اس وقت سے مختلف تھی۔ جب سوٹیا وکٹیا میں اس نے اپنے

آپکو تجارتی جہاز کا افسر ظاہر کیا تھا قریباً آدھ گھنٹہ یہ لوگ نیچے رہے اس کے بعد پھر صحن جہاز پر آ گئے مصافحہ کے بعد انگریز افسر اپنی کشتی پر اتر گیا اور بظاہر اُسے کوئی شبہ اس بارہ میں پیدا نہ ہو سکا کہ یہ جہاز درحقیقت ڈاکوؤں کا جہاز ہے۔

اس کے بعد تھوڑی دیر گذری تھی کہ ایک اور نیا واقعہ ظہور میں آنے لگا۔ چنانچہ اب جو میں نے دیکھا تو ایک چھوٹی سی کشتی جس کو جہاز رانی کی اصطلاح میں کٹر کہتے ہیں بادبان پھیلائے ساحل کی طرف سے چلی آتی تھی جس وقت وہ جہاز ایتھین اور اپالو کے بیچ سے گذرنے لگی جن کا درمیانی فاصلہ تین سو گز کے قریب تھا تو اس کشتی پر سے کسی نے انگریز لفٹنٹ کو بلایا آخر الذکر نے گہرے اخلاق سے ٹوپی اُٹھا کر سلام کیا اور چند منٹ تک دونو میں سرسری باتیں ہوتی رہیں پھر کشتی نے اپنا رُخ بدل لیا اور براہ راست سمندر کی طرف جانے کی بجائے جہاز ایتھین کی طرف آنے لگی۔

میں جہاز ایتھین پر کھڑا یہ سارے واقعات دیکھ رہا تھا دروازہ اور اُس کا نائب افسر بھی اس طرف متوجہ تھے سردست یہ معلوم کرنا مشکل تھا کہ اس کشتی پر کون کون آدمی سوار ہیں، صرف اتنا معلوم ہوا کہ ایک مرد شریف سیاہ لباس پہنے اور اس کے پہلو میں ایک خاتون سپید رنگ کی پوشاک میں پاس ہی پاس بیٹھے ہیں۔ اتنے میں کشتی قریب تر آ گئی اور میں اس کو اچھی طرح دیکھنے کے لئے ایک طرف کو ہٹ گیا چونکہ دروازہ بھی اس مقام کے پاس ہی کھڑا تھا اس لئے وہ میرے قریب آیا اور کہنے لگا "کچھ لوگ ملاقات کے لئے آ رہے ہیں اور یہ تو آپ نے معلوم کر ہی لیا ہوگا کہ انگلستان کے جنگی جہاز کے کپتان نے مجھے اور میرے افسروں کو کل کے لئے دعوت دی ہے ..."

فقرہ ناتمام ہی تھا کہ میرے مُنہ سے حیرت اور خوشی کی تیز آواز نکل جسے

میں نے ضبط کرنے کی بہت کوشش کی لیکن نہ کر سکا۔ کیونکہ اس بادبانی کشتی میں جو اب جہاز ایتھین کے بالکل پاس آ گئی تھی جو آدمی بیٹھا تھا میں نے اُس کو پہچان لیا کہ میرا عزیز دوست کونٹ آف لودر نو ہے!

"آہ" دراز دنے میرے کلمہ حیرت کو سن کر چونکتے ہوئے کہا "معلوم ہوتا ہے آپ اس آدمی سے واقف ہیں"

"جی ہاں" میں نے فوراً جواب دیا "یہ ٹسکنی کے گرینڈ ڈیوک کا بھتیجا کونٹ آف لودر نو ہے اور وہ خاتون جو اس کے ساتھ ہے غالباً اس کی بی بی آلیو یا ہوگی"

"مسٹر ولمٹ" دراز دنے دبے لفظوں میں مجھ سے کہا "اگر یہ لوگ ہمارے جہاز پر آئے ..."

"کاش میں ایک لحظہ کے لئے آپ سے تنہائی میں گفتگو کر سکوں" میں نے ایک نئے اور فوری خیال کے زیر اثر کپتان دراز دسے کہا۔

"بہت اچھا" اس نے جلدی سے جواب دیا پھر آتی ہوئی کشتی کی طرف دیکھ کر اس نے اسقدر اونچی آواز میں جسے اس کے نائب بخوبی سن سکتے تھے رسمی سرد لہجہ میں دکھاوے کے لئے کہا "مسٹر ولمٹ آپ مہربانی سے فی الحال اپنی کیبن میں چلے جائیں مجھے آپ کے اس وعدہ پر بھروسہ ہے۔ کہ آپ بلا اجازت باہر نہ آئیں گے اسی بھروسہ پر میں آپ کی نگرانی کے لئے پہرہ دار مقرر نہیں کرتا"

میں سلام کے بعد رخصت ہوا مگر میرا دل بڑے زور سے دھک دھک کر رہا تھا۔ کیونکہ اب مجھے پورا یقین اس بات کا ہو گیا تھا کہ دراز دمجھ سے دوستانہ سلوک کرنا چاہتا ہے۔ میری کیبن اس سمت سے بالمقابل واقع تھی جس سے بادبانی کشتی آ رہی تھی۔ اس لئے میں کیبن کے سوراخ سے باہر کے حالات دیکھ

سکتا تھا دس منٹ اسی حالت میں گذرے اس کے بعد کانسٹنٹائن دراز دہیں آ گیا۔

"مسٹر ولمٹ" اس نے جلدی سے کہا "جو کچھ آپکو کہنا ہو مختصر لفظوں میں کہہ جائیے اور دبی آواز سے کہیئے کیونکہ لینوور برابر والی کیبن میں موجود ہے"

"کیا کونٹ آف لوورنو آپ کے جہاز پر آ گئے؟" میں نے پرشوق لہجہ میں پوچھا

"ہاں" دمادو نے جواب دیا۔ وہ انگریز لفٹننٹ جو تھوڑی دیر پہلے آیا تھا۔ وہ ہز لارڈ شپ سے واقف ہے اس نے ان کو بتایا کہ یونانی جہاز دیکھنے کے قابل ہے پس کونٹ نے اپنی کشتی کا رُخ بدلا اور جہاز کے پاس آ کر کہنے لگا کہ اجازت ہو تو میں ایک نظر آپ کے خوشنما جہاز کو دیکھنا چاہتا ہوں یہ درخواست کسی حال میں نامنظور نہ کی جا سکتی تھی چنانچہ اب میرا نائب کونٹ آف لوورنو اور ان کی حسین بیگم کو جہاز کے مختلف حصے دکھا رہا ہے"

"اچھا تو سنئے" میں نے بدحواسی سے کہا "کونٹ آف لوورنو میرے دوست ہیں اُن کو سر میتھیو ہیسلٹین اور ان کے خاندان کا حال بھی معلوم ہے پھر یہ بھی وہ اچھی طرح جانتے ہیں کہ میں اُن کے معاملات سے کتنی گہری دلچسپی رکھتا ہوں پس وہ میرا کہا ماننے سے انکار نہ کریں گے۔۔"

"مگر آپ کیا خدمت اُن سے لینا چاہتے ہیں؟" دمادو نے پوچھا "یا دیکھئے ہمارے جہاز کا راز کسی حال میں۔۔"

"اطمینان فرمایئے آپ کے جہاز کا حال ہرگز ظاہر نہ ہوگا" میں نے جلدی سے فقرہ پورا کرتے ہوئے کہا "میں اپنے کسی بیان سے کونٹ آف لوورنو کے دل میں کوئی شبہ پیدا نہ ہونے دوں گا"

"تاہم وہ کیا خدمت ہے جو آپ کونٹ آف لوورنو سے لینا چاہتے ہیں؟"

ڈاکو سردار نے دوبارہ پوچھا۔

"محض یہ کہ وہ سر میتھیو ہیلیٹین کو اس ناہنجار ڈوریچسٹر کی سوچی ہوئی عیاری سے خبردار کر دیں تاکہ وہ اس کے دام فریب میں نہ آسکے"

کپتان دراز و تھوڑی دیر چپ چاپ سوچتا رہا اس کے بعد بولا "بہت اچھا جس طرح آپ کی مرضی ... اس کے علاوہ اور کوئی صورت بھی مجھ کو نظر نہیں آتی"

میں نے دروازہ کا ہاتھ بڑے جوش سے دبایا اور شکر گذاری کے آنسو میرے رخساروں پر بہنے لگے۔

"لیکن اگر ڈوریچسٹر کو بے نقاب کر دیا گیا تو یقیناً پکڑا جائیگا" میرے نوجوان یونانی دوست نے یکایک پر خیال انداز سے کہا "خیر اس کا مضائقہ نہیں آپ کونٹ آف لوورنو سے یہ بات طے کرلیں کہ وہ آپ کو فیچہ سے واقف کریں تاکہ نہیں اس کی اطلاع وقت پر ملجائے اور چونکہ مجھے احتمال ہے کہ ڈوریچسٹر اپنی گرفتاری کے بعد ہمارا راز فاش کر دیگا اس لئے میں چاہتا ہوں کہ ہم وقت پر خبردار ہو کر یہاں سے بآسانی رخصت ہو سکیں"

"دیکھئے جو کچھ مجھے کرنا ہے آپ کے روبرو ہی کرتا ہوں" میں نے کہا۔ اور یہ کہکے میں نے قلم دوات لے کر یہ خط لکھنا شروع کیا۔

جہاز آلوپہ۔

مائی ڈیر کونٹ آف لوورنو

آپ اس خط پر میرا نام پڑھ کر ضرور متعجب ہوں گے۔ لیکن معاملہ چونکہ اشد ضروری اور فوری توجہ کا محتاج ہے اس لئے میں تفصیلات میں داخل نہیں ہوتا ہاں ایک درخواست آپ سے کرتا ہوں اور مجھ کو یقین ہے۔ کہ پرانے دوستانہ کی خاطر آپ ضرور اس کو قبول کریں گے۔ سر میتھیو ہیلیٹین ان کی دختر اور نواسی

لیگ ہارن کے کسی ہوٹل میں مقیم ہیں ایک بھاری خطرہ نامعلوم ذریعہ سے ان کو درپیش ہے اور ایک انگریز جو اسی ہوٹل میں ٹھیرا ہوا ہے۔ دوستی کے پردہ میں اُن سے بے وفائی کر رہا ہے ہر چند اس انگریز نے بھیس بدلا ہوا ہوگا۔ تاہم مجھ کو یقین ہے کہ آپ اس کو بآسانی پہچان لیں گے کیونکہ یہ وہی ناہنجار ڈوروتھیسٹر ہے۔

ایک بات خاص طور پر میں اس سلسلہ میں عرض کرنا چاہتا ہوں اور وہ یہ ہے کہ جو کارروائی آپ کریں اُس میں نہ میرا نام زیر بحث آئے اور نہ جہاز آٹو کا۔ فی الحقیقت اس رقعہ کا حال بھی کسی کو معلوم نہ ہونا چاہیئے جو میں لکھ رہا ہوں اس کے ساتھ ہی میں درخواست کرنا چاہتا ہوں کہ جو نتیجہ آپ کی کارروائی کا نکلے اس کی اطلاع فی الفور مجھے دیجائے میں آپ کو تکلیف دیتا ہوا ہچکچاتا ہوں۔ تاہم مجھ کو اُمید ہے کہ آپ میری خاطر یہ زحمت قبول کرنے سے انکار نہ کریں گے آخر میں میری استدعا ہے کہ جس وقت ڈوروتھیسٹر پکڑا جائے اور سر میتھیو کو اصل حقیقت معلوم ہو چکے تو آپ پھل پھول یا ایسی ہی کوئی اور چیز ایلور تحفہ جہاز آٹو کے کپتان کنارس کو بھیجدیں اس کی اطلاع مجھ کو مل جائیگی اور میں سمجھ لوں گا کہ آپ کی کوشش بارور ہوئی۔

آپ کی اور بیگم صاحب کی صحت و عمر درازی کی بہترین دعاؤں کے ساتھ۔

میں ہوں آپ کا صادق

جوزف وملٹ

یہ خط میں نے اس خیال سے فرانسیسی زبان میں لکھا کہ کپتان وداز و اس کا مضمون پڑھ سکے اور اس کو معلوم ہو جائے کہ میں نے کوئی بات ایسی نہیں لکھی جو اس کے جہاز یا اس کی ذات یا اس کے افسروں کے متعلق شکوک پیدا کرنیوالی ہو۔

[illegible] میرا اطمینان ہو گیا۔ کپتان وداز و نے خط کا مضمون پڑھنے کے بعد

کہا۔ مگر میں اس کا حامل بننا منظور نہیں کر سکتا"

یہ کہہ کر اس نے گھنٹی بجائی اور وہی خوش پوش خادم نمودار ہوا کپتان دراز و نے یونانی زبان میں چند الفاظ اس سے کہے اس عرصہ میں میں نے خط کو بند کر کے اس پر مہر لگا دی تھی چنانچہ نوکر نے وہ خط میرے ہاتھ سے لے لیا اور چپ چاپ رخصت ہوا

"میرے خیال میں آپ یہیں ٹھیریں" دراز و نے مجھ سے کہا "فی الحال آپ کو کونٹ آف لودر نو سے پرے ہی رہنا چاہیئے"

"دراز و میرے عزیز دوست" میں نے جوش سے تھرائی ہوئی آواز میں کہا "اسوقت وہ احسان آپ نے مجھ پر کیا ہے۔ جس کو میں تا زیست نہ بھولوں گا"

"ولمٹ میں سچ مچ تمہارا دوست ہوں" نوجوان یونانی نے اسی طرح پر جوش لہجہ میں کہا اور اس کے بعد وہ بھی رخصت ہو گیا۔

میں اب اپنی کیبن میں تنہا تھا مگر اوہ میری ذہنی حالت پیشتر کی نسبت کتنی بدلی ہوئی تھی! معلوم ہوتا تھا میری کوششیں نیک انجام تک پہنچنے لگی ہیں۔ جو کام مجھے کرنا تھا پورا ہو گیا اور اب سر مینتیو ہیلٹین انیبل اور اس کی ماں کا لینوور کے دام فریب سے بچ جانا یقینی تھا۔ اس خیال کے آتے ہی اتنی خوشی میرے دل کو ہوئی جسے ضبط کرنا محال تھا معلوم ہوتا تھا خدا نے اپنی قدرت کاملہ سے غیر ممکن کو ممکن بنا دیا۔ یوم گذشتہ کو قریباً اسی وقت جہاز ٹائی رول کی شکست اور غرقابی کے بعد میں کس قدر ملول و دل گرفتہ تھا حالانکہ آج صورت حال بالکل ہی بدلی ہوئی تھی میں دراز و کے دوستانہ رویہ پر ہر طرح خورسند و مسرور تھا۔ مگر میں اپنی اس وقت کی ذہنی حالت کے بیان سے اس داستان کو بلا ضرورت لمبا کرنا نہیں چاہتا۔ مختصر یہ کہ مجھ کو یہ سوچکر ناقابل بیان خوشی ہوئی کہ اب انیبل اور اس کے رشتہ داروں

کو خطرہ عظیم سے یقینی طور پر بچا لیا جا سکے گا۔

قریباً ایک گھنٹہ گذر گیا اس کے بعد وہی خوش پوش نوکر دبے پاؤں میرے کمرہ میں آیا اور چہرہ پر اس طرح کے آثار مسرت لئے ہوئے۔ گویا کام کی نوعیت سے جانتے ہوئے بھی اس کو معلوم تھا۔ کہ جو کچھ اس نے کیا ہے وہ میرے حق میں فائدہ مند ہوگا کہنے لگا "مسٹر ولمٹ آپ کا کام ہو گیا میں نے وہ خط کونٹ آف اوورنو کے ہاتھ میں دیدیا۔ اور اس کے ساتھ ہی ان سے کہہ دیا۔ کہ آپ اس خط کو پاکر نہ چونکیں اور نہ تعجب ظاہر کریں بلکہ جس وقت آپ اپنی کشتی پر چلے جائیں تو وہاں اس کو کھول کر پڑھیں کونٹ نے اشارہ سے ان ہدایات کی تعمیل کا وعدہ کیا ہے اور اس طرح میں جانتا ہوں کہ آپ کا کام خوش اسلوبی سے پورا ہو جائے گا اب وہ اور ان کی بیگم رخصت ہو گئے ان کی بادبانی کشتی کافی دور چلی گئی اس لئے کپتان ورازو نے میری معرفت آپ سے کہلایا ہے کہ جب آپ کا جی چاہے دوبارہ صحن جہاز پر آسکتے ہیں"

میں نے اس اطلاع کے لئے ذکر کا شکریہ ادا کیا اور صحن جہاز کی طرف چلا کپتان ورازو جنگلے کے پاس کھڑا اس مقام کی طرف دیکھ رہا تھا۔ جہاں سے شتی ہلکی ہلکی لہروں سے کھیلتی ساحل کی طرف جا رہی تھی مگر اس نے میری طرف بالکل توجہ نہ دی میں نے جب پیچھے مڑ کر دیکھا تو لیئونور کا خوفناک چہرہ سیڑھیوں سے اوپر اٹھا ہوا تھا۔ لیکن اب مجھے اس ہتیا کے چہرہ سے کسی طرح کی دہشت نہ ہوئی کیونکہ مجھ کو یقین تھا۔ کہ خدا کی اپنی مہربانی سے اس مردنا ہنجار کی سوچی ہوئی سازشیں بالکل خاک میں مل گئیں۔

# باب ۱۳۲

## حادثات

میں صحن جہاز پر کھڑا اس کشتی کی طرف دیکھ رہا تھا جو کونٹ آف لودر نوادر اس کی بیگم کو لیگ ہارن کی طرف لئے جاتی تھی۔ کہ ناگاہ میری نظر ایک اور چھوٹی سی کشتی کی طرف گئی جو بندرگاہ کی سمت سے کھلے سمندر کی طرف آ رہی تھی اس کے سپید بادبان ہوا سے پھولے ہوئے اس کی سرعت رفتار کی دلیل تھے۔ چند لمحوں کے عرصہ میں دونو کشتیاں ایک دوسرے کے پاس پہنچ گئیں تھے کہ ان میں صرف دو سو گز کا فاصلہ رہ گیا اور میں نے اندازہ سے معلوم کیا کہ وہ دوسری کشتی جہاز ایتھین یا آٹو کی طرف ... کیونکہ ہمارے جہاز کا موجودہ نام یہی تھا... آ رہی ہے۔ پیچھے مڑ کر دیکھا تو معلوم ہوا کہ لیفنو دوربین لگائے ان دو کشتیوں کی طرف ہی دیکھ رہا ہے۔ اور اب مجھ کو معلوم ہوا کہ اس کے خوفناک چہرہ پر فتحمندی اور مسرت کے آثار نمایاں ہیں میں نے یہ ظاہر کئے بغیر کہ میں اس کی طرف دیکھتا ہوں چھپی نظروں سے اس کے چہرہ کا مشاہدہ کیا تو پورا یقین ہو گیا۔ کہ میرا اندازہ صحیح تھا یعنی واقعی وہ کسی نامعلوم وجہ سے مسرور تھا اتنے میں خوشی کی ہلکی دبی ہوئی چیخ اس کے منہ سے نکلی اور وہ تیز چلکر اس مقام کی طرف گیا جہاں کپتان دراز و کھڑا تھا۔ اور اس سے اس نے چند الفاظ جلد جلد کہے۔

اُس وقت پہلی مرتبہ اصل حقیقت کا شبہ میرے دل میں پیدا ہوا ضرور اس کشتی میں جو ساحل سے آ رہی تھی۔ سر میتھیو ہیلیٹین سنر لیفنو اور انبیل سوار تھے اور انہی کے پہلو میں بدکردار ڈوریسپٹر بھی بیٹھا تھا۔ جہاز کا ایک ملازم میرے قریب دوربین ہاتھ میں لئے کھڑا تھا میں نے وہ دوربین اس سے لے لی اور

کسی طرح کا جوش ظاہر کئے بغیر اس آدمی کی طرح جو سمندر کا سرسری نظارہ کر رہا ہو کشتی کی طرف دیکھا۔ اب صاف نظر آ گیا کہ دو مرد اور دو عورتیں اس پر سوار ہیں۔ تھوڑی دیر غور کرنے سے یہ بھی معلوم ہوا کہ اُن میں ایک سر میتھیو ہیلیٹین اور دوسری اینیل کی پیاری صورت ہے اس موقعہ پر میں اگر انتہائی ضبط سے کام نہ لیتا تو یقیناً اضطراب و پریشانی کی چیخ میرے منہ سے نکلجاتی کیونکہ اس کا مطلب صاف لفظوں میں یہ تھا کہ جن کو میں اپنے زعم میں محفوظ سمجھے ہوئے تھا وہ حالت لاعلمی میں دہن شیر کی طرف کھچے چلے آتے تھے اور وہ اگر ایک بار اس جہاز پر آ گئے تو پھر کوئی طاقت متنے کو کپتان درازدل کی اپنی طاقت بھی ان کو بچا نہ سکتی تھی۔

میرے ہاتھ بے اختیار کانپنے لگے کاش کونٹ آف لودر نے میرے خط کا مضمون پڑھ لیا ہو اور وہ انہیں وقت پر پہچان لے اس کی مجھے بہت کم امید تھی کہ وہ ان کو پہچان سکے گا۔ کیونکہ جب وہ مارکو اوبرٹی کے برج میں قید ہوئے تھے تو گو کونٹ نے ہی اپنی مدد سے ان کو بچایا تھا تاہم جہاں تک مجھ کو معلوم تھا اسے ان کی صورت دیکھنے کا موقعہ نہ ملا تھا اس مایوسی کے مقابلہ میں یہ امید بھی میرے دل میں پیدا ہوئی کہ کونٹ ڈوجیپٹر کو ضرور پہچانتا ہوگا۔ کیونکہ اس سے وہ اچھی طرح واقف اور صورت آشنا تھا لیکن پھر خیال آیا کہ ممکن ہے اُس ناہنجار نے اسقدر عیاری سے بھیس بدلا ہو کہ اس کی صورت پہچانی نہ جا سکے کبھی یہ سوچکر جی گھبرانے لگتا۔ کہ ممکن ہے وہ کشتی کونٹ آف لودر نوکی اپنی کشتی کے پاس سے گذر کر جہاز کی طرف آ جائے اور کبھی یہ خیال امید افزا بنتا۔ کہ کیا تعجب کونٹ نے میرے خط کا مضمون پڑھ لیا ہو اور جب وہ اس کشتی کو جہاز کی طرف آتے دیکھے تو سمجھ لے کہ یہی وہ خطرہ ہے جس کا ذکر اشارتاً میرے خط میں درج تھا گو ایسا بھی ہو سکتا تھا کہ وہ اس خطرہ کی نوعیت سے واقف نہ ہو سکے کیونکہ میرے خط کا مضمون بالکل غیر واضح اور مبہم تھا۔

غرض کئی طرح کے متضاد خیالات میرے دل کو پریشان کر رہے تھے اور گو ان سب باتوں کی تحریر میں کافی عرصہ لگا ہے۔ تاہم حقیقت میں وہ سب چند ثانیوں کے عرصہ میں ظہور پذیر ہوئیں اس اثنا میں میری آنکھیں بدستور اُن دونو کشتیوں کی طرف لگی ہوئی تھیں اور اوہ میں بیان نہیں کر سکتا کس طرح خوشی کی لہر میرے دل میں پیدا ہوئی جب میں نے کونٹ کی کشتی کو سیدھا رستہ چھوڑ کر اس کشتی کی طرف جاتے دیکھا جس پر مرمیتیو اور اس کے اعزا سوار تھے۔ دوسری کشتی نے بھی کونٹ کی کشتی کو اپنی طرف آتا دیکھ کر ذرا سا رُخ بدلا پھر چلتے چلتے ٹھیر گئی چند منٹ کے عرصہ میں دونو کشتیاں بالکل ایک دوسرے کے قریب پہنچ گئیں اس وقت میرے منہ سے ضبط کی انتہائی کوشش کے باوجود بے ساختہ میں یہ الفاظ نکلے "خدا کا شکر کہ وہ بچ گئے!"

عین اس وقت مسٹر لینوور کی کرخت آواز یہ کہتے سنائی دی "اگر وہ لوگ واپس چلے گئے تو کیا ہوگا؟" مڑ کر دیکھا تو وہ کپتان مدازو کے پاس کھڑا یہ سوال اس سے پوچھ رہا تھا۔

چونکہ میری طرف اس کی پیٹھ تھی اس لئے وہ معلوم نہ کر سکا کہ میں پاس ہی کھڑا اس کی گفتگو سن رہا ہوں۔

"آپ ہی کہیئے کہ اس صورت میں میں کیا کر سکتا ہوں؟" مدازو نے سرد لہجہ میں کہا۔ مگر اس کی آواز کافی بلند تھی جس سے میں یہ سمجھے بغیر نہ رہ سکا کہ وہ یہ الفاظ مجھ کو سُنا کر کہہ رہا ہے۔ "غالباً آپ مجھ سے اس بات کی توقع نہیں رکھتے کہ میں اپنے آدمی بھیجکر اس کشتی کو زبردستی جہاز تک لے آؤں کیونکہ جتنے جنگی جہاز بندرگاہ میں کھڑے ہیں اس واقعہ کو دیکھ لیں گے۔ اور اس کے بعد ہمارے جہاز کا اُن سے بچ نکلنا محال ہوگا یہ صحیح ہے کہ ہم نے جہاز ٹائی رول کا مقابلہ کر کے اس کو شکست فاش دی تھی تاہم میں اتنا سادہ لوح نہیں ہوں کہ دو تین جنگی جہازوں کی موجودگی

میں کوئی اس طرح کی حرکت کردی، جو میری میرے ملاحوں اور میرے جہاز کی تباہی کا موجب ہو"

"تو پھر اب کیا کیا جائے؟" لینوور نے پریشان ہو کر پوچھا۔

"اس کا جواب میں کیا دوں؟" ڈاکو سردار نے کہا "میں نے اپنے معاہدہ کی شرطیں پوری کر دیں اور اپنے جہاز کو اسنگگم تک لے آیا اب یہ فرض آپ کا یا آپ کے کارکن کا ہے۔ کہ ان لوگوں کو دھوکے یا فریب سے جس طرح ممکن ہو۔ میرے جہاز پر لے آئیں۔ اگر یہ غیر ملکی جنگی جہاز موجود نہ ہوتے تو اس کشتی کو جس میں وہ لوگ سوار تھے زبردستی کھینچ لانا بھی ممکن تھا۔ مگر ان جہازوں کے ہوتے یہ کسی طرح ممکن نہیں ہے کہ میں اس خطرہ عظیم کو مول لوں جس کے لئے کوئی فاتر العقل دیوانہ ہی آمادہ ہو سکتا ہے"

یہ کورا جواب پاکر لینوور ایک طرف کو ہٹ گیا۔ اس کے ساتھ ہی میں نے بھی منہ پھیر کر دوربین کی راہ سے دیکھنا شروع کیا معلوم ہوا کہ دونو کشتیاں پاس ہی پاس کھڑی ہیں اور جو لوگ ان پر سوار ہیں ان میں کچھ باتیں ہو رہی ہیں۔ اب میرے دل سے رہا سہا اندیشہ بھی نکل گیا۔ اور مجھے پورا یقین ہو گیا کہ سر بیتھیو اور خاتونیں اب محفوظ ہیں میں نے جب چھپی نظروں سے لینوور کی طرف دیکھا۔ تو معلوم ہوا کہ فکر و تشویش کے آثار اس کے چہرہ پر نمودار تھے میں آسانی سمجھ سکتا تھا کہ اس کے دل میں کیا خیالات گذر رہے ہیں وہ سوچ رہا تھا کہ کیا دوسری کشتی جہاز ایتھین کی طرف آئیگی یا لیگ ہارن کو واپس چلی جائے گی؟"

دفعتاً وہ پھر کپتان درازو کی طرف مڑا اور کہنے لگا "بالفرض وہ صحن جہاز پر آ گئے تو اس صورت میں تو آپ ان کو زیر حراست رکھنے کا وعدہ کرتے ہیں؟"

"یقینی طور پر" ڈاکو سردار نے جواب دیا۔ "اس کے چند منٹ بعد ہم بادبان

پھیلا کے یہاں سے رخصت ہو جائیں گے۔ کیونکہ ہوا موافق ہے اور وہ ہمارے سفر میں روک پیدا نہ کریگی شروع میں وہ جنگی جہاز جو ساحل کے پاس کھڑے ہیں یہ سمجھیں گے کہ ہم صرف ادھر ادھر گشت لگا رہے ہیں۔ لیکن جب آخر کار ہم کافی دور پہنچ جائیں گے تو پھر ان کو اختیار ہے جو جی چاہے سمجھیں اب مسٹر لینوور غالباً اس بارہ میں آپ کا اطمینان ہو گیا ہوگا۔ کہ میں جو امداد ممکن ہے آپ کو دینے کے لئے تیار ہوں لیکن ناممکنات پر میرا کوئی اختیار نہیں"

"بے شک یہ صحیح ہے" لینوور نے مری ہوئی آواز تسلیم کیا اور اس کے بعد وہ بھی اُن کشتیوں کی طرف دیکھنے لگا۔

اسوقت میری نگاہ بھی اس مقام کی طرف گئی تو دیکھا اب دونو کشتیاں ساحل کی طرف چلنے لگی ہیں اس کا مطلب یہ تھا کہ کونٹ آف لوورنو نے اپنا فرض عین وقت پر ادا کر دیا۔ اور انیبل اور اس کے عزیز رشتہ دار سب کے سب اس مصیبت سے جس میں وہ اپنی لاعلمی کی وجہ سے مبتلا ہونے لگے تھے بچ گئے!

اب مجھ میں اتنا حوصلہ نہ ہوا کہ لینوور کی طرف دیکھتا کیونکہ مجھے یقین تھا۔ کہ اس صورت میں وہ میرے چہرہ پر آثار مسرت دیکھ کر ضرور شک کرنے لگے گا۔ کہ جو کچھ عمل میں آیا وہ میری ہی تحریک پر ہوا ہے اور جب تھوڑی دیر پیشتر کونٹ آف لوورنو اس جہاز پر آیا تھا۔ تو ضرور میں نے کوئی بات اس کو سمجھا دی تھی۔

"آہ وہ بچ گئے!... وہ ہمارے قابو آتے آتے نکل گئے!" یہ الفاظ تھے۔ جو عالم اضطراب میں لینوور کے منہ سے نکلے اور جب میں نے پیچھے مڑکر دیکھا تو معلوم ہوا کہ وہ دراز قد کے پاس کھڑا اخبار پڑھ رہا ہے اور اس کے بعد اس نے بڑبڑاتے ہوئے کچھ کہا۔

"جی نہیں یہ غیر ممکن تھا" ڈاکو سردار کی آواز کہتے سنائی دی" میں نے خود

اسکو سارا عرصہ اس کی کیبن میں بند رکھا تھا۔"

اس جواب کو سُن کر میرے لئے یہ سمجھنا بہت مشکل نہ تھا۔ کہ لینوور نے میری نسبت دراز دوسے کوئی سوال پوچھا ہے۔ اور یہ اس کا جواب ہے۔

"ممکن ہے"۔ کبڑے نے ڈاکو سردار سے گفتگو کرتے ہوئے کہا۔ "کونٹ اور کونٹس آف لوور نو نے سر میتھیو اور خاتونوں کو پہچان لیا ہو اور وہ اس خیال سے لیگ ہارن واپس گئے ہوں کہ وہاں ایک دوسرے سے ملاقات کریں میرا خیال ہے کل ڈوور چیسٹر کو ضرور کامیابی ہوگی لیکن آہ اگر ڈوور چیسٹر بجائے خود پہچانا گیا!"

"کیا ایسا بھی ہو سکتا ہے؟" دراندو نے جلدی سے پوچھا کیونکہ اگر ایسا ہو تو پھر ہمیں اپنے جہاز اور جان و مال کی حفاظت کی فکر کرنی چاہیئے۔ مسٹر ڈوور چیسٹر کی گرفتاری کی صورت میں خدا معلوم حالات کیا صورت اختیار کریں اور وہ ہمارے برخلاف کیا کچھ کہیں؟"

"نہیں! نہیں! یہ غیر ممکن ہے" لینوور نے جواب دیا "ڈوور چیسٹر کسی حال میں آپ کا راز ظاہر نہ کرے گا۔ اس کے علاوہ اسے بالکل معلوم نہیں کہ آپ کا جہاز درحقیقت کس قسم کا ہے۔ میں نے اپنے خط میں محض اتنا ہی اس کو لکھا تھا۔ کہ وہ ان لوگوں کو کشتی پر سوار کر کے اُس خوشنما جہاز کی طرف لے آئے جس پہ یونانی جھنڈا لہرا رہا ہوگا۔"

"خیر ہمیں حالات کے مطابق عمل کرنا چاہیئے" دراندو نے کہا "ہم کل تک اور انتظار کر لیں گے بلکہ اس کے بعد بھی اگر کوئی خاص واقعہ ایسا پیش نہ آیا۔ جس کی وجہ سے ہمیں فوری رخصت پر مجبور ہونا پڑے۔"

"آہ کیا آپ کئی دن تک انتظار کر سکتے ہیں؟" کبڑے نے خوش ہو کر پوچھا "اگر ایسا ہو تو پھر امید باقی ہے اس صورت میں مجھے اس بات کا بھی یقین ہو

جائیگا۔ کہ آپ اپنا فرض ایمانداری سے ادا کرنا چاہتے ہیں"

حالت جوش میں وہ اس حقیقت کو بھی بھول گیا۔ کہ میں ان کے بالکل پاس کھڑا ہوں۔ اور ان کی ساری باتیں سن سکتا ہوں ممکن ہے اس نے یہ سوچا ہو کہ اسے چونکہ صحیح حالات کا علم نہیں نہ اس نے میری سازش کو روکنے کی کوئی کوشش کی ہے۔ اس لئے خواہ وہ میری باتیں کیسے یا نہ سُنے معمولی بات ہے اس کا خیال تھا۔ کہ میں جہاز اتحادیین پر قیدی ہوں اور اس کی سوچی ہوئی سازش میں رخنہ انداز نہیں کر سکتا۔

خیر میری نظروں [illegible] دونو کشتیاں ایگر، بارون کو واپس چلی گئیں اور جلدی ہی بندرگاہ کی اندرونی حد میں نظروں سے غائب ہو گئیں میرا دل خوشی سے معمور تھا۔ پس میں اپنی مسرت کے مزے لینے کیبن میں چلا گیا۔ مگر میں کپتان درازو کی شرافت نیک طبعی اور فیاضی کا کچھ کم احسان مند نہ تھا جس نے میری اتنی بڑی مدد کی اور میری خاطر اپنے اصولوں کو توڑنا تک منظور کیا اس کے بعد قریباً دو گھنٹے گذر گئے اور رات کی تاریکی چاروں طرف پھیلنے لگی اس عرصہ میں میں پھر صحن جہاز پر نہیں گیا کیونکہ میں نہ چاہتا تھا۔ کہ میرے چہرہ کے اندر سے کسی طرح کا شبہ لیونور کے دل میں پیدا ہو اور وہ سمجھنے لگے کہ ڈاکو سردار نے اپنے معاہدہ کی شرطیں پوری نہیں کیں دو گھنٹے کے بعد وہی خوش پوش خادم میری کیبن میں آیا اس کے ہاتھ میں چاندی کا بہت بڑا تھال تھا جس پر کئی طشتریاں میں انگور رنگترے اور متفرق مٹھایاں رکھی تھیں۔

"کپتان درازو نے یہ تحفہ آپ کے لئے بھیجا ہے"۔ اس نے اندر آکر کہا۔ "

سی دیر گذری کونٹ آف لوورنو نے کپتان درازو کے اس حسن سلوک سے متا ہو کر جو اُن کی آمد پر اس جگہ کیا گیا تھا بہت سے ٹوکرے پھلوں مٹھایوں ا

شراب کی بوتلوں کے بھیجے تھے؟"

اس کے بعد لوکو تو رخصت ہو گیا۔ مگر ان پھلوں کا مطلب میں نے پوری طرح سمجھ لیا کونٹ آف لوورنو کی ریاضی کا اس سے بہتر ثبوت کیا ہو گا۔ کہ اس نے میری درخواست پر حرف بحرف عمل کیا اس سخنہ کا مطلب صاف لفظوں میں یہ تھا کہ ڈورچسٹر پکڑا گیا اور سر مینتھیو اور اس کے رسالہ دار اب ہر طرح محفوظ ہیں!

ایک گھنٹہ اور گذر گیا اس کے بعد دراز دمیرے کمرہ میں داخل ہوا میں نے اس کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے کر گرمجوشی سے ہلایا اور پر جوش لفظوں میں اس کی عنایت کا شکریہ ادا کیا۔

"میں نے لیبورد سے کہا تھا کہ آپ ساحل پر ہوں آئیں" ڈاکو سردار نے مجھ سے کہا "تاکہ ڈورچسٹر سے ملنے کا کوئی ذریعہ ہو تو آپ اس سے مل سکیں میں نے یہ بھی اس کو سمجھا دیا تھا کہ اگر ضرورت ہو تو اس سے کام لیا جائے۔ تو لیگ۔ ہارن میں آپ کی موجودگی کا حال سر مینتھیو ہیسلٹین اور خاتونوں سے پوشیدہ رہے گا۔ خیر اس نے میری صلاح مان لی اور چلا گیا۔ عنقریب اس کو معلوم ہو جائے گا۔ کہ اس کی سوچی ہوئی ترکیبیں سب کی سب ناکام رہیں اور ڈورچسٹر پکڑا گیا۔ کیونکہ کونٹ نے جو پھل پھول اور میوے ہمیں بھیجے ہیں ان کا مطلب یہی ہے"

"کیا آپ کی رائے میں لیبورد دوبارہ اس جہاز پر واپس آئے گا؟" میں نے پوچھا۔

"اس بارہ میں افسوس ہے کوئی خاص رائے ظاہر نہیں کر سکتا" دراز دست نے جواب دیا۔ "گو سچ پوچھیے تو اس کی واپسی بے کار ہے کیونکہ جو تجویزیں اس نے سوچی تھیں وہ ناکام رہیں البتہ وہ اس خیال سے واپس آ سکتا ہے کہ ہمارے جہاز پر سوار ہو کر جسقدر جلد ممکن ہو سرزمین لٹکنی سے رخصت ہو جائے!!

"خیر ایک گھنٹہ کے عرصہ میں سب حال واضح ہو جائے گا۔ کیونکہ تب تک کشتی واپس آجائیگی اور میں اس وقت آپ کو نتیجہ سے خبردار کر سکوں گا"

اتنا کہہ کر دراز و اس طرح تیز چلتا رخصت ہو گیا۔ گویا وہ مجھے اپنے احسانات کا شکریہ ادا کرنے کا موقع بھی نہ دینا چاہتا تھا اس کے تھوڑی دیر بعد نوکر کھانا لیکر آگیا جسے کئی دن کے بعد پہلی مرتبہ میں نے سچی اشتہا کے ساتھ کھایا۔ کوئی ایک گھنٹہ کے عرصہ میں دراز و پھر میرے پاس آیا اور کہنے لگا "لیفٹیننٹ پکڑا گیا۔ مگر اس نے یا ڈوچسٹر نے یا ممکن ہے اُن دونوں نے ہمارے جہاز کی اصل حقیقت ظاہر کر دی اب حکام کو معلوم ہو گیا ہے کہ یہی جہاز ایتھین ہے جو ڈاکے ڈالا کرتا ہے۔ اب ہم جلد از جلد رخصت ہو جانا چاہتے ہیں افسوس آپ کو خشکی پر اُتارنے کی مہلت بھی نہ مل سکی"

اتنا کہکر کاپٹن جلدی سے رخصت ہو گیا۔ اور اس کے فوراً بعد صحن جہاز پر ہنگامہ کی آوازیں سنائی دینے لگیں اور وہ تیاریاں شروع ہو گئیں جو کسی جہاز کی روانگی کے وقت ضروری ہوا کرتی ہیں لنگر اُٹھا لیا گیا۔ اور دراز و نے مختلف احکام صادر کرنے شروع کئے دفعتاً شام کی بڑھتی ہوئی تاریکی میں بندرگاہ کی طرف سے ایک شعلہ چمکا اس کے ساتھ ہی توپ چلنے کی پُر شور آواز سنائی دی۔

میں جب صحن جہاز پر گیا تو جہاز ایتھین کے بادبان پھیلائے جا چکے تھے اور ان میں ہوا بھر چکی تھی فوراً ہی جہاز نے حرکت کرنی شروع کی اس وقت ایک اور توپ فائر کی گئی یہ انگلستان کے جنگی جہاز نے چلائی تھی اور اس کا گولہ ہمارے جہاز سے بمشکل چھ گز کے فاصلہ پر پانی میں گرا۔ مگر یہ عالم دراز و کے گہرے سکون کا تھا کہ اس خطرہ کی حالت میں بھی وہ بالکل نہ گھبرایا بلکہ پورے اطمینان کے ساتھ

احکام صادر کرنے میں مشغول رہا۔ جن کی تعمیل اس کے ماتحتوں کی طرف سے حیرت انگیز عجلت کے ساتھ ہوتی تھی اس اثنا میں جنگی جہاز پے در پے گولے چلاتا رہا۔ بلکہ میں نے دیکھا کہ وہ بھی بادبان پھیلا کر پیچھا کرنے کی تیاریاں کرنے لگا تھا ادھر فرانسیسی جہاز بھی تیار ہوتا دیکھا گیا میں دراز سے کسیقدر فاصلہ پر کھڑا تھا۔ کیونکہ اپنی بڑھتی ہوئی مصروفیت کی وجہ سے وہ فی الحال گفتگو نہ کر سکتا تھا۔ بدقسمت اس نے مقابلہ کرنے کی کوشش فضول سمجھی اس لئے جنگی جہاز کے گولوں کا کوئی جواب نہ دیا اور چونکہ اب جہاز خاصی تیز رفتار سے چلنے لگا تھا۔ اس لئے انگریزی یا فرانسیسی جہازوں کے گولے اس پر کوئی اثر پیدا نہ کر سکے اتنے میں گہری تاریکی چاروں طرف چھا گئی باد تند چلنے لگی اور آسمان کی عام حالت سے یہ معلوم ہونے لگا کہ طوفان کی آمد آمد ہے۔

جہاز ایتھین کے بادبان پوری طرح پھیلے ہوئے تھے اور تیز ہوا اس کو اڑائے لئے جاتی تھی رات کو دیکھنے کے شیشہ سے نظر ڈالی تو معلوم ہوا کہ فرانسیسی جہاز پیچھے پیچھے چلا آتا ہے لیکن انگریزی جہاز کا کہیں پتہ نہیں اتنے میں جہاز ایتھین کو لنگر اٹھائے ایک گھنٹہ کا عرصہ گذر چکا تھا ہر طرح مطمئن ہونے کے بعد دراز نے جہاز کی نگہداشت اپنے نائب کے سپرد کی اور خود کھانا کھانے کے لئے نیچے اترا ایسا کرتے ہوئے وہ اس مقام کے پاس سے گذرا جہاں میں کھڑا تھا اور بے لفظوں میں اس نے مجھ سے کہا "پانچ منٹ کے بعد نیچے آجایئے"۔

اس عرصہ کے بعد میں جب اپنی کیبن میں پہنچا تو وہی خوش پوش خادم یہ پیغام لے کر آیا کہ کپتان دراز نے آپ کو یاد فرمایا ہے میں جب اس کی کیبن میں گیا۔ تو نوجوان ڈاکو سردار نے مجھے بیٹھ جانے کے لئے کہا۔

"اسوقت تک مجھے گفتگو کی مہلت نہ مل سکی تھی"۔ اس نے مجھ سے کہا "مگر میں

خوب جانتا ہوں آپ ان حالات سے واقف ہونے کے لئے بے تاب ہوں گے جو لیگ ہارن میں پیش آئے تھے میں نے لینوور کو اپنی کشتی پر سوار کر کے بھیجا تھا۔ اور اس کے ساتھ ایک میٹ سادہ کپڑوں میں روانہ کیا تھا تاکہ وہ پیچھے پیچھے رہ کر حالات کا مشاہدہ کر سکے رستہ میں پولیس کی ایک جماعت نے لینوور کو گرفتار کر لیا لیکن ہمارا آدمی پھر بھی اس کے پیچھے پیچھے چلتا گیا اور عدالت میں پہنچکر یہ معلوم کرنے کا منتظر ہوا کہ کیا کارروائی کی جاتی ہے آخر کار جب اسکو پورا یقین ہو گیا۔ کہ اب لینوور کے بچاؤ کی کوئی صورت نہیں تو وہ پیچھے مڑا اس کی غلطی تھی۔ کہ ناحق اتنا وقت ضائع کیا۔ مگر اس کا خمیازہ اس کو جلدی ہی بھگتنا پڑا پولیس کے آدمی وہیں آ گئے۔ اور فریقین میں مقابلہ شروع ہو گیا آخر کار پولیس کو پسپا ہونا پڑا۔ اور میرے آدمی جنھیں کوئی گزند نہ پہنچا تھا۔ جسقدر تیزی رفتار سے ہو سکا ایتھین کی طرف آئے بس یہی سارے حالات ہیں" پھر اپنے چہرہ پر حقارت کے آثار پیدا کر کے اس نے کہا" جہاں تک اس شخص لینوور کی گرفتاری کا تعلق ہے مجھے اس کا ذرا بھی افسوس نہیں گو فی الحال یہ جاننا مشکل ہے کہ اس پر کیا الزام عائد کیا جائیگا"

"میرے عزیز دوست اطمینان فرمایئے" میں نے اس پر کہا۔ کہ یہ گرفتاری ضرور اس سزایابی کا پیش خیمہ ہو گی جس کا وہ ہر لحاظ سے مستوجب ہے۔ لیکن میں نہیں جانتا کن لفظوں میں آپ کا..."

"نہ بس میرا شکریہ ادا کرنے کی حاجت نہیں" نوجوان یونانی نے قطع کلام کرتے ہوئے کہا۔ اسی قدر کافی ہے کہ ہم ایک دوسرے کے گہرے دوست ہیں"

"یہ صحیح ہے لیکن میں اسے کافی نہیں سمجھتا" میں نے کہا میں اپنی فکر گذاری

کا ثبوت بھی پیش کرنا چاہتا ہوں۔ آپ نے وہ احسان مجھ پر کیا ہے جسے میں تا زیست فراموش نہیں کر سکتا اور جس کا حق ادا کرنا بھی میرے اختیار میں نہیں ہے۔ مگر آپ کو میرے وعدہ پر اعتبار ہے اور میں سچے دل سے کہتا ہوں کہ کبھی کوئی ایسا لفظ میرے منہ سے نہ نکلے گا، جو آپ کی ضرر رسانی کا موجب ہو میں ناشکرا نہیں ہوں اور یقین کیجئے کہ ہمیشہ آپ کی راحت و خوشحالی کے لئے دست بدعا رہوں گا۔"

کانسٹنٹائن نے میرا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے کر زور سے دبایا مگر کوئی لفظ اس کے منہ سے نہ نکل سکا معلوم ہوتا تھا اس کا دل جذبات سے پُر ہے تاہم اس کی خوشی اس کی آنکھوں کی چمک سے ظاہر تھی آخر کار محض اسقدر اس نے کہا "ہم زندگی بھر ایک دوسرے کے دوست بنے رہیں گے۔"

"ہاں" میں نے جواب دیا۔

"اور کوئی وقت آئیگا" اس نے جوش سے تھرائی ہوئی آواز سے کہا "جب آپ میرا ڈاکو ہونا بھی بھولجائیں گے یا کم از کم اس واقعہ کی یاد فراموش کرنے کی کوشش کریں گے لیکن خیر ہمیں اس مضمون پر زیادہ گفتگو نہ کرنی چاہیئے دونو جہاز بڑے زور سے ہمارا پیچھا کر رہے ہیں ایک سے تو خیر ہم بچکر نکلجاتے لیکن دوسرا چونکہ تیز رفتار ہے اس لئے اس سے بچنا سہل نہ ہوگا تو بھی ہمکو نوے فیصدی امید ہے اور اگر بصورت انتہا دشمن کا جہاز بالکل ہی قریب آپہنچا تو پھر اس سے وہی سابک کرنا پڑیگا جو پیشتر ہم نے ٹائی رول سے کیا تھا۔ بہرحال اس کا میں آپ کو پورا یقین دلاتا ہوں کہ جونہی موقعہ ملا آپ کو خشکی پر اتار دیا جائے گا اور میں ایک سچے اور بہی خواہ دوست کی حیثیت میں آپ کی خوشی اور خوشحالی کے لئے دعاگو رہوں گا فی الحال میں صحن جہاز پر

جاکر دیکھتا ہوں کہ سب کام ٹھیک ہو رہا ہے یا نہیں اور اگر آپ بھی وہیں آنا چاہیں تو میری طرف سے کھلی اجازت ہے اس کے باوجود مصلحت کا تقاضا یہ ہے کہ ہم ایک دوسرے سے بہت زیادہ بے تکلفی نہ برتیں تاکہ ملاحوں کے دلوں میں یہ شبہ پیدا نہ ہو جائے کہ لیپوور کی ناکامی ہماری مشترک کوششوں کا نتیجہ تھی۔"

اس کے تھوڑی دیر بعد میں جب صحن جہاز پر پہنچا تو ہوا خاصی تیز ہو گئی تھی اور لہروں پر جھاگ نظر آتے تھے مگر بہادر جہاز ایتھین بادبان پھیلائے بدستور جوش عناصر کا مقابلہ کرتا چلا جاتا تھا ایک دو بار ہم نے رات کو دیکھنے کے آئینہ کی راہ سے دیکھا تو معلوم ہوا کہ فرانسیسی جہاز بدستور چلا آتا ہے کیونکہ اس نے بھی سارے بادبان پھیلا رکھے تھے رات اندھیری تھی اور سیاہ بادلوں کے دل آسمان پر چھائے ہوئے تھے ہم کو پورا یقین تھا کہ عنقریب تیز آندھی چلنے لگے گی جو ممکن ہے بحری طوفان کی صورت اختیار کر لے چنانچہ اسی طرح ہوا تقریباً آدھ گھنٹہ کے عرصہ میں ہوا اس زور سے چلنے لگی کہ دارا دونے کچھ بادبان لپیٹ لینے کا حکم دیا لیکن اب بھی جہاز ایتھین غیر معمولی سرعت سے چلتا رہا کوئی ایک گھنٹہ کے عرصہ میں ہوا کی تندی اتنی بڑھی کہ جہاز کی سلامتی کے لالے پڑ گئے مجھ کو ایسا معلوم ہونے لگا کہ آندھی کا کوئی پر زور جھونکا جہاز کے مستولوں کو توڑ پھوڑ کر اُسے یقینی طور پر الٹ دیگا لیکن جہاز ایتھین ہر طرح کے خطروں کے مقابلہ میں بڑی بے تکلفی سے چلتا گیا گوڈاکو سردار کے حکم سے اس کے کچھ اور بادبان لپیٹ لینے پڑے۔

آخر جب ایک گھنٹہ اور گذرا تو فرانسیسی جہاز دکھائی دینا بند ہو گیا لیکن اب طوفان پوری شدت اختیار کر چکا تھا اور سطح بحر پر اونچی اونچی لہریں

اٹھنے لگیں تھیں ان کے ٹکرانے سے پانی اُڑ اُڑ کر صحن جہاز پر بھی گرتا تھا جس سے میرے کپڑے جلدی ہی شرابور ہو گئے یہ حالت دیکھ کر دراز دنے مجھے نیچے کیبن میں اتر جانے کا حکم دیا مگر ان خطرات کو دیکھتے ہوئے جو ہمارے جہاز کو درپیش تھے میں نیچے جاتا ہوا گھبراتا تھا۔ کیونکہ میرا خیال تھا کہ اگر بدترین حالات پیش آئے تو میرے لئے کیبین کی تنگ چار دیواری کے بدلے کھلے صحن جہاز پر سلامتی کا زیادہ امکان ہوگا پس میں نے اپنے دوست سے یہی کہا کہ مجھے صحن جہاز پر کسی طرح کی تکلیف نہیں۔

کیا آپ نہیں دیکھتے کہ شدید طوفان آرہا ہے؟" دراز دنے مجھ سے کہا "آندھی اس زور سے چلنے لگی ہے۔ کہ ہم ایک بھی بادبان پھیلا ہوا نہیں رکھ سکتے۔ تاہم جہاز ایتھین نے اس سے بدتر حالات کا مقابلہ کیا ہے اور مجھے انجام کے بارہ میں کوئی اندیشہ نہیں"

"تو بھی اس طرح کے حالات میں خطرہ کا امکان ہر وقت موجود ہے" میں نے کہا۔

"آہ میرے عزیز دوست" دراز دنے جواب دیا "خطرہ تو ہر جگہ موجود ہے وہ جس طرح خشکی پر پیش آسکتا ہے اسی طرح پانی پر بھی۔ تاہم جب یہ دیکھا جائے کہ ہمارا جہاز ہر طرح کے موسمی حالات کا مقابلہ کر چکا ہے اور ملاح بھی سب کے سب تجربہ کار ہیں..."

"اور کپتان بھی اپنے فن کا ماہر کامل" میں نے فقرہ ختم کرتے ہوئے کہا "ان حالات میں خطرہ کا امکان بہت گھٹ جاتا ہے۔ غالباً یہی آپ کے کہنے کا مطلب ہے؟"

خیر جیسا دراز دنے کہا تھا اس کے بعد جلدی ہی سارے بادبان لپیٹ لئے

گئے لیکن جہاز پھر بھی تیزی رفتار سے چلتا رہا۔ لہریں اب پہاڑ کے برابر اونچی اٹھنے لگی تھیں اور ان کی چوٹیاں برف سے ڈھکے ہوئے پہاڑوں کی مانند سفید جھاگ سے چمکیلی نظر آتی تھیں موجوں کی کثرت بالکل یہ نظارہ پیش کرتی تھیں گویا ہمارے چاروں طرف ایک متحرک قبرستان ہے اور اس کی قبریں کبھی اونچی اٹھتی اور کبھی نیچے جھک کر نظروں سے غائب ہو جاتی ہیں جوش میں آیا ہوا سمندر اپنی لامحدود طاقت کے عجیب و حیرت انگیز کرشمے دکھا رہا تھا دراز دو سے پھر ایک بار ملنے کا اتفاق ہوا تو اس نے بتایا کہ ہم جزیرہ البا اور کارسیکا کے بیچوں بیچ گذر رہے ہیں کیونکہ یہ راستہ البا اور اٹلی کے درمیانی راستہ کے مقابلہ میں قابل ترجیح ہے۔

اس اثنا میں جہاز کے پمپوں کی پوری طرح دیکھ بھال کی جا چکی تھی تاکہ وقت ضرورت ان سے کام لیا جا سکے آخر کار آدھی رات کے عمل پر جہاز کے دوسرے لفٹنٹ نے دراز دو سے آکر کچھ کہا اس اطلاع کو پاکر ڈاکو سردار خود اس مقام کی طرف گیا جہاں پمپ لگے ہوئے تھے میں بھی یہ سوچکر کہ جہاز کو کوئی خطرہ درپیش ہے اس مقام کی طرف ہو لیا اور اس وقت معلوم ہوا کہ جہاز میں پانی داخل ہونے لگا ہے چونکہ شگاف غیر معمولی طور پر بڑا تھا اسلئے پمپوں سے بزور کام لینا پڑا تھوڑی دیر کے بعد کپتان دراز دو اپنی کیبن میں جاکر بحری نقشہ کا معائنہ کرنے لگا۔ کیونکہ جیسا بعد ازاں معلوم ہوا جہاز ایتھین کے لئے بحیرہ روم کے اس حصہ کی سیاحت کا یہ پہلا ہی موقعہ تھا باقی ملاحوں کو پمپوں پر کام کرتے دیکھ کر میں بھی ان کا ہاتھ بٹانے کے لئے تیار ہو گیا اور گو کپتان دراز دو نے بڑے اصرار کے ساتھ کہا کہ میرے پاس کام کرنے کو کافی آدمی موجود ہیں تاہم میں نے اُن کی مدد کرنا اپنا اخلاقی فرض سمجھا اس کے بعد

جس تن دہی سے میں نے کام کیا اس سے درازو اور اس کے ملاحوں کی نظروں میں میری عزت دوبالا ہو گئی۔

صحیح وقت تو یاد نہیں مگر اندازہ سے کہتا ہوں کہ رات کا ایک بجا تھا کہ جہاز ایتھین بڑے زور سے کسی چیز کے ساتھ ٹکرایا ٹکر اس زور کی تھی کہ اس کے ہر حصہ میں تیز تھرتھری پیدا ہو گئی اور کئی ملاح جو بے خبری میں کھڑے کام کر رہے تھے تختہ جہاز پر گر پڑے ایک لحظہ کے لئے ہمارا جہاز کسی چوٹ کھائے ہوئے آدمی کی طرح سناٹے میں آ گیا۔ لیکن اس کے بعد پھر آگے کو چلنے لگا البتہ اتنا معلوم ہوا کہ کوئی چھپی ہوئی چٹان یا خشکی کا قطعہ ضرور اس کے نیچے آ گیا ہے وہ آدمی جو پھیہ کے پاس کھڑا تھا اسے اتنی سخت چوٹ آئی کہ ایک لحظہ کے لئے وہ بالکل بے ہوش ہو گیا اور اتنے میں یہ بھی معلوم ہوا کہ جہاز کی پتوار ٹوٹ گئی ہے اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ جہاز نے بے مدعا ادھر ادھر حرکت کرنا شروع کر دیا۔ اور درازو جو اپنے کمرہ میں بحری نقشے کا معائنہ کر رہا تھا دوڑا دوڑا اوپر آیا یہاں پر میں ایک بات اور بھی لکھ دینا چاہتا ہوں جس کا علم مجھے اس واقعہ کے بہت عرصہ بعد ہوا تھا یعنی یہ کہ وہ چھپی ہوئی چٹان نقشہ میں کہیں درج نہ تھا اس لئے جو کچھ ہوا وہ کپتان درازو یا اس کے ملاحوں کی لاپروائی کی وجہ سے نہ تھا۔

لیکن گو اب ہمارے لئے سخت خطرہ کا سامنا تھا تاہم کانسٹنٹائن نے جیسا اس کی عادت اوسان نہ ہارے وہ ہر طرح کے احکام گہرے سکون و استقلال کے ساتھ جلد جلد صادر کرتا رہا کسی طرح کی پریشانی یا سراسیمگی اس کے انداز میں نہ پائی جاتی تھی۔ جہاز کو ہموار رکھنے کے لئے ایک بادبان پھیلا دیا گیا اور پتوار کی جگہ پُر کرنے کی بھی کوشش کی گئی۔ لیکن اس حادثہ کو پیش آئے چھ سات ہی منٹ گذرے تھے

کہ آدمی کی چیختی ہوئی آوازوں کے ساتھ ملی ہوئی ایک آدمی کی آواز جو جہاز کے اگلے حصہ میں کھڑا تھا دراز دو سے کچھ کہتے سنائی دی اس اطلاع کو پاکر دراز دو نے مجھ کو بتایا۔ کہ اب جہاز کی سلامتی کا خدا حافظ ہے کیونکہ تھوڑے فاصلہ پر لہریں خشکی سے ٹکراتی دکھائی دے رہی ہیں اور ہمارا جہاز بے بسی کی حالت میں اُسی طرف کو کھچا جا رہا ہے۔

الفاظ کپتان دراز دو کے مُنہ سے نکلے ہی تھے۔ کہ لہروں کی پرشور آواز سنائی دینے لگی جس سے خطرہ کی پوری تصدیق ہوگئی میں نے جسوقت جہاز کے پہلو کی طرف نظر ڈالی تو جھاگ ہی جھاگ نظر آئی اتنے میں جہاز اس طرح کی چیختی ہوئی آواز کے ساتھ گویا اس کی ٹکر سمندر کی تہ سے اُٹھی ہوئی کسی بہت اونچی دیوار سے ہوئی ہو چلتا چلتا ٹھیر گیا۔ لہریں صحن جہاز کے اوپر سے گذرنے لگیں میں نے ایک رسی کو پکڑنے کی کوشش کی مگر وہ ہاتھ میں آتے آتے رہ گئی اور اس کے ایک لمحہ بعد دم گھٹنے کا وہ احساس جو غرقابی کا لازمہ ہے ہونے لگا۔ جوش میں آیا ہوا پانی مجھ کو صحن جہاز سے بہا کر بہت دُور کھلے سمندر میں لے گیا۔ اور میں ایک بے حقیقت تنکے کی طرح کھیلتی ہوئی لہروں کے بے رحم تھپیڑے کھانے لگا۔

اس میں شک نہیں اسی طرح کا واقعہ ایک دفعہ پیشتر کنٹ کے ساحل پر اس وقت پیش آیا تھا۔ جب ناہنجار لینیور نے مجھ کو تارکان وطن کے جہاز پر سوار کر کے کسی نامعلوم مقام کو بھیجنے کی کوشش کی تھی تاہم میری اسوقت کی حالت اُس پہلی حالت کے مقابلہ میں زیادہ خراب تھی جب میں نے جس طرح ممکن تھا تیرنے کی کوشش شروع کی اس کے ساتھ ہی یہ معلوم کرنے کی کوشش کرنے لگا۔ کہ جہاز کہاں ہے مگر وہ کہیں نظر نہ آسکا فاصلہ پر ایک روشنی جھلملاتی دکھائی دی اور میں نے یہ سمجھ کر کہ وہ جہاز کے لمپ کی روشنی ہے۔ اُسی

طرف تیرنا شروع کیا۔ گو سچ پوچھئے تو وہ تیرنا کیا سمندر کے بے رحم تھپیڑوں سے ادھر ادھر دھکیلا جانا تھا کیونکہ کبھی کوئی پہاڑ جیسی لہر مجھ کو ہوا کی رفتار سے کسی ایک مقام کی طرف لے جاتی اور کبھی ایسا معلوم ہوتا کہ کوئی نامعلوم طاقت مجھے نیچے ہی نیچے کھینچے لئے جاتی ہے۔ عین اس وقت جب میں اپنی سلامتی سے بالکل مایوس ہونے لگا تھا۔ میرے پاؤں خشکی کے ساتھ لگ گئے میں نے جلدی سے سنبھلنے کی کوشش کی ایک بہت بڑی لہر سمندر سے میری طرف کو چلی آرہی تھی۔ مگر میں اس کے آگے آگے دوڑ نکلا میرے آگے سمندر کا پانی کھولتے ہوئے پانی کی طرح جھاگ دار اور سپید تھا۔ مگر میں نتیجہ سے لاپروا آگے ہی آگے دوڑتا گیا لہر مجھ سے تھوڑی دور پیچھے آکر رہ گئی اور میں اس یقین کے ساتھ کہ آخر کار خشکی پر پہنچنے کے قابل ہو گیا ہوں تھوڑی دیر اور آگے دوڑ کر اس مقام کے پاس پہنچا جہاں پانی آکر رہ جاتا تھا۔ ضعف سے نیم جان خشکی پر گرا اور بے ہوش ہو گیا۔

جب مجھے ہوش آیا تو کوئی آدمی میرے اوپر جھکا ہوا کھڑا تھا اور کسی کی آواز عنایت آمیز لہجہ میں مجھ کو مخاطب کر رہی تھی گو میں اس آواز کو فوراً ہی نہ پہچان سکا آخر کار جب رفتہ رفتہ میرے دماغی قوا بحال ہوئے تو میں نے جانا کہ یہ ورازو کی آواز ہے۔ اس کے فوراً بعد میں نے یہ بھی معلوم کیا کہ ایک اور آدمی اس کے پہلو میں میرے اوپر جھکا ہوا کھڑا ہے۔ بعد ازاں معلوم ہوا وہ جہاز ایتھین کا نوجوان خوش پوش خادم تھا لیکن باقی ماندہ ملاح اور افسر وہ کدھر گئے؟ اور خوشنما بہادر جہاز ایتھین کا کیا ہوا؟ بڑے افسوس کے ساتھ کانسٹانٹائن ورازو نے میرے سوالوں کے جواب میں بتایا کہ جہاں تک میرا خیال ہے ہم تین آدمی ہی اس بدنصیب جہاز سے بچے ہیں جو ٹکڑے ٹکڑے

ہو کر سمندر کی لہروں پر ادھر ادھر بہتا پھر رہا تھا اور جس کے کچھ تختے ٹکڑے سمند
کی طرف بہ گئے تھے اور کچھ ساحل کے پاس آکر جمع ہو گئے تھے اس وقت معلوم
ہوا کہ ہم جزیرہ کارسیکا کے ساحل پر پہنچ گئے ہیں۔

میں اُٹھ کر دوزانو ہو گیا اور اس غیبی مدد کے لئے بارگاہ ایزدی میں شکرا
ادا کیا دراز دار اور نوکر نے بھی میری تقلید کی آخر جب ہم دعا سے فارغ چکے تو
اس روشنی کی طرف چلے جو مجھ کو سمندر سے نظر آئی تھی اور جو قریباً پاؤ میل کے فا
پر جھلملا رہی تھی اُس طرف جاتے ہوئے مجھ کو معلوم ہوا کہ نوکر کی جان کانسٹانٹ
نے بچائی تھی چنانچہ جن پر جوش لفظوں میں یونانی خادم نے اپنے مہربان آقا کا
شکریہ ادا کیا میں تا زیست ان کو نہ بھولوں گا مگر دراز دخاموش افسردہ اور غمگین
تھا اُسے اپنے ملاحوں کی موت کا رنج تھا۔ جن سے اس کو دلی محبت تھی اسے اپنے
جہاز کی غرقابی کا بھی کچھ کم افسوس نہ تھا۔ کیونکہ اس پر وہ ہمیشہ فخر و ناز کیا کرتا تھا
پھر اس کے علاوہ میں بآسانی سمجھ سکتا تھا۔ کہ جہاز کی بربادی سے کپتان دراز دل کی
امیدوں کو بھاری صدمہ پہنچا ہے کیونکہ وہ اس جو عرصہ قلیل میں آیندہ گذارہ
کے لئے بہت سی دولت جمع کرنے کی اس کو تھی اب بالکل خاک میں مل گئی!

چلتے چلتے ہم ایک چھوٹی سی جھونپڑی کے پاس پہنچ گئے۔ اس سے وہ روشنی
خارج ہوتی تھی جسے دیکھ کر ہم یہاں تک آئے تھے ایک سن رسیدہ مرد اسکی
بی بی تین لڑکے اور دو لڑکیاں اس میں رہتی تھیں دروازہ کھٹکھٹانے پر اسے
فوراً کھولدیا گیا اور جب اس گھر کے رہنے والوں نے ہماری حالت زار دیکھی یعنی
جب ان کی نگاہ ہمارے نچڑتے ہوئے کپڑوں برہنہ سروں اور بھیگے ہوئے بالوں
کی طرف گئی تو وہ فوراً سمجھ گئے کہ ہم کسی تباہ شدہ جہاز سے بچ کر آئے ہیں اسکی
مزید تصدیق ہمارے بیانات سے ہو گئی اور گھر کے لوگوں نے جہاں تک ان کی

طاقت میں تھا ہماری امداد کی ہمارے لئے صاف ستھرے کپڑے مہیا کئے گئے کاشتکار کے تینوں لڑکوں نے اپنا ایک ایک سوٹ ہمیں پہننے کے لئے دیا اور لڑکیاں کھانے کا سامان تیار کرنے میں مشغول ہوئیں۔ اسے کھا کر اور تھوڑی سی گھر کی بنی ہوئی شراب پینے کے بعد ہمارے مردہ تنوں میں جان آئی تو دراز دو نے کاشتکار کو بتایا کہ ہم یونان کے رہنے والے ہیں اور ہمارا جہاز سامان تجارت لئے جا رہا تھا اس نے اس کا نام بھی کچھ بتایا جو مجھے اسوقت یاد نہیں رہا لیکن وہ بہرحال ایتھین یا آٹو سے مختلف تھا۔ بعد ازاں ہمیں سونے کے لئے چارپائیاں مہیا کی گئیں اور ہم نے رات کے باقی ماندہ چند گھنٹے بے خبری کی نیند سو کر گذارے۔

دن نکلا تو ناشتہ سے فارغ ہو کر ہم تینوں اس ساحل کی طرف گئے جہاں ہمارا جہاز ٹوٹا تھا دیکھا تو اس کے لاتعداد ٹکڑے کچھ سطح آب پر تیرتے اور کچھ خشکی پر بکھرے ہوئے پڑے تھے عجیب حسن اتفاق سے جہاز کا وہ ٹکڑا جس پر اس کا نام آٹو درج تھا انہی لکڑیوں میں مل گیا دراز دو نے ایک گڑھا کھود کر اس کو اس میں دفن کیا۔ کیونکہ پانی میں پھینک دینے کی صورت میں اس کے پھر کسی مقام پر خشکی پر پہنچ جانا یقینی تھا۔ جہاز کی ٹوٹی ہوئی لکڑیوں کے علاوہ ہم نے پانچ لاشیں بھی پانی میں تیرتی ہوئی دیکھیں جن کے خط و خال بگڑے اور پیٹ پھولے ہوئے تھے۔ انہی میں ایک نوٹرس کی لاش تھی مگر کوئی قیمتی چیز یعنی کوئی صندوق یا کپڑوں کا بکس یا کوئی اور ایسی ہی چیز خشکی پر پڑی ہوئی نہ پائی گئی اور جس مقام پر جہاز ایتھین زیر آب چٹان کے ساتھ ٹکرایا تھا وہاں تو اس کی کوئی ایک نشانی بھی نظر نہ آئی دو نوں بازو لپیٹے کانسٹنٹائن دراز و غمگین و افسردہ چپ چاپ کھڑا تھا سختی کے آثار اس کے

چہرہ پر نمودار تھے۔ مگر یہ عالم اس کے ضبط کا تھا۔ کہ آنسو کا ایک قطرہ بھی اسکی آنکھوں سے نہ گرا۔

خیر ہم نے لاشوں کو یکجا کیا اور ایک بادبان کا ٹکڑا جو ٹوٹے ہوئے مستول کے ساتھ بہ کر ساحل پر آ گیا تھا لے کر اس سے ان کو ڈھک دیا۔ وہاں سے کاشتکار کی جھونپڑی کو واپس جاتے ہوئے دراز نے ہلکی غمزدہ آواز سے کہا "ہمیں اس جگہ ٹھیر کر ان بدنصیبوں کے آخری مراسم ادا کر دینے چاہئیں اس کے بعد۔۔۔"

وہ کہتا کہتا رُک گیا گویا نہیں جانتا تھا کہ اس کے بعد اُسے کیا کرنا ہوگا اس پر میں نے نازک پیرایہ میں اشارتاً کہا کہ فلارنس کے ایک ساہوکار کے پاس میرا بہت سا روپیہ جمع ہے آپ اس سے حسب ضرورت کام لے سکتے ہیں۔

"میرے عزیز دوست" اس نے جوش سے تھرائی ہوئی آواز میں جواب دیا "اس عنایت کے لئے میں تہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں لیکن فی الحال مجھے روپیہ کی فوری ضرورت درپیش نہیں خوش قسمتی سے حادثہ کے وقت میری جیب میں بہت سا روپیہ موجود تھا اور وہ میری فوری ضرورتوں کے لئے کافی ہوگا۔ لیکن سب سے بڑا خیال مجھے مستقبل کا ہے۔۔۔ جس کے متعلق تم میرے خیالات کو بہترین سمجھ سکتے ہو" یہ کہتے ہوئے اس نے میرا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے لیا اور میں جان گیا کہ اس کا دل لیونورا کی طرف سے بے حد فکرمند ہے

"خیر آپ کو مایوس نہ ہونا چاہیئے" میں نے حوصلہ افزائی کرتے ہوئے کہا "آپ کا کہنا صحیح ہے" اس نے جلدی سے کہا "یاس کو دل میں جگہ دینا بزدلوں کا شیوہ ہے اور میں بزدل نہیں ہوں مستقبل کے بارہ میں جسطرح

ممکن ہوگا میں کوئی صورت پیدا کرنے کی کوشش کروں گا۔"

اسجگہ میں چند منٹ کے لئے اپنی داستان روک کر یہ بیان کر دینا ضروری سمجھتا ہوں کہ جزیرہ کا وہ حصہ جس پر ہم پہنچے بنجر اور صحرائی تھا۔ صرف اس جھونپڑی کے نواحات میں چند سو ایکڑ اراضی زیر کاشت تھی اور میرے خیال میں موسمی حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے یہ قطعہ اراضی کافی زرخیز تھا قریباً ایک میل آگے ایک چھوٹا سا گاؤں آباد نظر آتا تھا۔ جس میں مشکل سے دس بارہ جھونپڑیاں اور درختوں کی چوٹیوں سے اوپر اُٹھا ہوا ایک گرجا کا کلس دکھائی دیتا تھا سمت مقابل میں قریباً پون میل کے فاصلہ پر کھنڈرات کا ایک ڈھیر تھا جس کے بارہ میں معلوم ہوا کہ یہاں کسی زمانہ میں ایک خانقاہ واقع تھی گرد و نواح میں بہت کم درخت دکھائی دیتے تھے اور جسقدر تھے وہ اس زیر کاشت اراضی میں ہی اُگے ہوئے تھے جس کا ذکر اوپر کیا گیا ہے۔

ہم جب جھونپڑی میں پہنچے تو ناشتہ تیار تھا اس سے فارغ ہو کر رازد نے ان لاشوں کے تدفین کے بارہ میں جسے ہم ساحل بحر پر چھوڑ آئے تھے کاشتکار سے مشورہ کیا وہ نیکدل آدمی اسی وقت گاؤں کے پادری کی صلاح لینے چلا گیا اور اس کے تھوڑی دیر بعد پادری اُن بدنصیبوں کی لاشوں پر فاتحہ پڑھنے کے لئے آپہنچا لاشوں کے لئے نہ تابوت مہیا ہو سکتے تھے نہ اُن کو حاصل کرنے کی کوشش کی گئی رازد نے صلاح دی کہ ان کو وہیں ساحلی ریت میں دفن کر دینا چاہیئے۔ چنانچہ ہم سب نے مل کر اُن لاشوں کو وہیں گڑھے کھود کر اُن میں دبا دیا۔

# باب - ۱۳۳

## سینٹ بارتھولومیو کی خانقاہ

گہری شام ہو گئی تھی اور ہم سب کاشتکار کی جھونپڑی میں آگ کے پاس بیٹھے تھے کہ گفتگو کا رُخ اُن کھنڈرات کی طرف پلٹا جن کا ذکر اشارتاً اوپر کیا گیا ہے۔

کاشتکار کہنے لگا "کسی زمانہ میں یہاں ایک بہت بڑی خانقاہ آباد تھی اور واقعہ یہ ہے کہ سینٹ بارتھولومیو کی خانقاہ نہ صرف جزیرہ کارسیکا بلکہ سرزمین یورپ میں مشہور تھی لاتعداد اوقاف اس کی ملکیت تھے اور جو راہب اس میں رہتے تھے ان کی طرف سے ہر آئندہ روند کا جو اس خانقاہ میں شب باش ہو بڑا پُرتپاک خیر مقدم ہوتا تھا اتنی وسیع یہ خانقاہ تھی کہ اگر آپ اُن کھنڈرات کے وسط میں کھڑے ہو کر چاروں طرف دیکھیں تو جہاں تک نظر جائے گی وہ سب اس خانقاہ کی ہی املاک ہوں گی اس جگہ کا بڑا پادری جسے لارڈ ابیٹ کہتے تھے نہ صرف کلیسائی حلقوں میں خاص اہمیت رکھتا تھا بلکہ اس کا دنیاوی مرتبہ بھی امرا کی طرح بلند تھا اور چونکہ اس زمانہ میں اٹلی فرانس تھے کہ ملک ہسپانیہ کے لوگ بارہا اس جزیرہ پر حملہ آور ہوتے تھے اس لئے لارڈ ابیٹ نے خانقاہ اور اس کے متعلق اراضی کی حفاظت کے لئے بہت سی فوج رکھی ہوئی تھی روائت ہے کہ بارہا اس خانقاہ کے پادریوں نے دشمن کا مقابلہ کرنے کے لئے عصا ہاتھ سے رکھ کر تلوار اُٹھائی اور سروں پر کلیسائی ٹوپ کے بدلے جنگی خود اور ڈھے معارکات صلیبیہ کے زمانہ میں اس

خانقاہ کی طرف سے دو سو آدمیوں کی جماعت سرزمین مقدس میں عیسائی فوجوں کی کمک کے طور پر بھیجی گئی تھی اور یہ سلسلہ اُس وقت تک جاری رہا ہے حتیٰ کہ رچرڈ شیر دل شاہ انگلستان نے سلطان صلاح الدین سے صلح کر لی۔"

"بے شک میں نے بھی اس خانقاہ کا حال کتابوں میں پڑھا ہے۔" میں نے اسپر کہا "بڑی مشہور جگہ تھی مگر میری سمجھ میں نہیں آتا کہ اتنے وسیع اوقاف کی موجودگی میں وہ تباہ کیونکر ہو گئی؟"

"اس کی داستان لمبی اور دردناک ہے۔" کاشتکار نے کہا "لیکن اگر آپ اس کو سلسلے سننے اکتا نہ جائیں تو میں اس کے سارے حالات جو میرے سننے میں آئے تھے آپ کے روبرو بیان کر سکتا ہوں۔"

اس پر میں نے کہا "اکتانے کا تو ذکر کیا ہم اس داستان کو دلچسپی سے سُنیں گے آپ شوق سے بیان کریں۔"

اس کے بعد کچھ اور لکڑیاں جلتی آگ میں جھونک دی گئیں شراب کی ایک نئی بوتل مہیا کی گئی اور ہمارے مہمان نواز میزبان نے وہ داستان اس طرح بیان کرنی شروع کی

"یوں تو کارسیکا پر بہت سی قومیں حکومت کرتی رہی ہیں تاہم ان سب میں زیادہ جبر و تعدی اہل جنیوا کی طرف سے ہوا تھا جو کسی زمانہ میں اس جزیرہ کے حاکم تھے آپ نے تو سب حال تاریخوں میں پڑھا ہو گا اس لئے یہ بیان کرنے کی حاجت نہیں کہ کسی زمانہ میں جنیوا کی جمہوریت بحیرہ روم کی سب سے مشہور بحری طاقت تھی جس نے بارہا ترکی بیڑوں کو بھی نیچا دکھایا کئی سو سال تک جنیوا والے کارسیکا پر حکمران رہے جس کی خاص وجہ یہ تھی کہ وہ نہ صرف فوجی طاقت خوب رکھتے تھے بلکہ اس جزیرہ کے امیروں کو روپے کا لالچ دے کر اپنے ساتھ ملائے رکھتے

تھے یہاں سے قریباً پانچ میل کے فاصلہ پر ایک بہت بڑے قلعہ کے کھنڈات اب تک موجود ہیں وہ قلعہ کسی زمانہ میں سینٹ بارتھولومیو کی خانقاہ سے عین ملحق تھا۔ اس قلعہ پر کارسیکا کے ایک معزز خاندان مانٹی ڈورو کا قبضہ تھا مانٹی ڈورو کے نواب بڑے طاقت ور تھے اور انہوں نے صلیبی جنگوں میں نیز اس سے پیشتر کارسیکا کی جنگوں میں کارہائے نمایاں سرانجام دیئے تھے اب میں آپ کی توجہ سترہویں صدی کے آخری حصہ کی طرف دلاتا ہوں جس زمانہ میں اس قلعہ کا مالک کونٹ آف مانٹی ڈورو نامی ایک بڑا عیاش اور بدقماش شخص تھا یہ بات عام طور پر مشہور تھی۔ کہ جنیوا والے اس کو مالی مدد دے کر اس کے ذریعہ سے اس جزیرہ پر اقتدار قائم رکھے جاتے ہیں۔ مگر اتنی فضول خرچی خدا نے مانٹی ڈورو کی فطرت میں داخل کی تھی کہ اگر خزانہ قارون بھی اس کو حاصل ہوتا تو اس کا پیٹ نہ بھرتا ہر وقت اس کو روپیہ کی مانگ لگی رہتی تھی اور اس کا معمول تھا کہ راتوں کو اپنے سیاہ کار آدمیوں کی مختصر جماعت لے کر ہمسایوں کی اراضی پر حملہ کرتا اور مال و اسباب کی قسم سے جو چیز ہاتھ آتی حتیٰ کہ بھیڑ بکریاں تک بھی اڑا لے جاتا ہمسائے چونکہ ناتواں اور کمزور تھے۔ اس لئے کچھ نہ کر سکتے تھے فقط لارڈ ایبٹ جو سینٹ بارتھولومیو کی خانقاہ کا منتظم تھا اس کو ترکی بہ ترکی جواب دیتا چنانچہ جب کبھی کونٹ اپنے آدمیوں کو لے کر خانقاہ پر چڑھائی کرتا تو لارڈ ایبٹ کے آدمی اس کا بزور مقابلہ کرتے یہی وجہ تھی کہ کونٹ آف مونٹی ڈورو کو لارڈ ایبٹ سے سخت نفرت ہوگئی تھی اور چونکہ وہ اتنا ہی کینہ توز اور جوشیلا آدمی تھا مبتنا عیاش اور اوباش تھا اس لئے اس نے اپنے جی میں عہد کر لیا کہ جس طرح بن آئیگی خانقاہ کے لاٹ پادری کو نیچا دکھا کے چھوڑوں گا۔"

"آپ کے بیان سے پایا جاتا ہے کہ یہ شخص مونٹی ڈورو بڑا ہی موذی اور

پاک تھا میں نے اس پر کہا۔

"دیکھیئے۔ داناؤں کا قول ہے" کاشتکار نے جواب دیا کہ ابلیس لعین بھی اتنا بدسیرت نہیں جتنا اس کو ظاہر کیا جاتا ہے مگر کونٹ آف مونٹی ڈورو کی جتنی برائی کی جائے کم ہے محض اس کی اپنی شرمناک حرکتوں کی وجہ اس کی نوجوان اور حسین بی بی قبل از وقت مری اور اس کا اکلوتا بیٹا انیس سال کی عمر میں باپ کی بداعمالیوں سے اتنا برگشتہ خاطر ہوا اور اس نے اس کے جور و جفا کو یہاں تک ناقابل برداشت پایا کہ ایک رات چپ چاپ قلعہ سے رخصت ہو گیا۔ اور پھر معلوم نہ ہو سکا کہ وہ کہاں جا کدھر گیا۔ مگر اس کے متعلق میں تفصیلات آگے چلکر بیان کروں گا فی الحال مجھ کو سلسلہ داستان جاری رکھنا چاہیئے"

اسقدر حال بیان کرنے کے بعد ہمارے میزبان نے تھوڑی سی شراب پی کر اپنا حافظہ تیز کیا اور اس کے بعد سلسلہ داستان جاری رکھ کر کہنے لگا۔

"میں پیشتر بیان کر چکا ہوں کہ کونٹ آف مونٹی ڈورو کو سینٹ بارتھولومیو کی خانقاہ کے لاٹ پادری اور اس کی جمعیت سے سخت نفرت تھی اس نام میں حکام تنگ دست تھے کیونکہ جنیوا کی جمہوریت کا چراغ ٹمٹمانے لگا تھا اور وہ لوگ اپنی سلب ہوتی ہوئی طاقت برقرار رکھنے کے لئے جزیرہ کے امرا کو گاہ بگاہ روپیہ کی معقول رقمیں پیش کرتے رہنا ضروری سمجھے تھے تاکہ اس ذریعہ سے وہ ان کی حامی و مددگار بنے رہیں اس زمانہ تک جس کا میں ذکر کر رہا ہوں یعنی ۱۶۹۷ء تک عبادت گاہوں پر کوئی ٹیکس نہ تھا جنیوا والے ڈرتے تھے کہ اگر ہم نے جزیرہ کے مذہبی معاملات میں دخل اندازی کی تو لوگ جو پہلے ہی ان کے مظالم سے نالاں و بیزار تھے زیادہ بگڑ جائیں گے دوسری بات یہ بھی تھی کہ خود اہل جنیوا رومن کیتھولک مذہب کے پیرو تھے

اس لئے باقی ہر چیز پر ٹیکس لگاتے ہوئے وہ ان خانقاہوں پر جو ان کے اپنے مذہب کی یادگار تھیں، محصول لگانے کی جرات نہ کر سکتے تھے غرض یہ صورت معاملات کی تھی کہ کونٹ آف مونٹی ڈورو نے ایک نئی تجویز سوچی جس سے سرکاری خزانہ بھی پُر ہو سکتا تھا اور وہ ہر لہ بھی جو وہ عرصہ دراز سے سینٹ بارتھولومیو کے ساکنوں سے لینا چاہتا تھا بسہولت لیا جا سکتا تھا چنانچہ اس نے جینوی حکام کو نہ صرف جزیرہ کی عبادت گاہوں پر ٹیکس لگانے بلکہ ان ٹیکسوں کی نوعیت متفرق اور وسیع کرنے کا بھی مشورہ دیا اس نے کہا کہ جس خانقاہ میں جتنے زیادہ آدمی رہتے ہوں اس پر اُتنا ہی زیادہ ٹیکس لگایا جائے ایسا کرتے ہوئے اس کی جائداد کا حساب بھی مدنظر رکھا جائے اور جو زر نقد یا سامان چاندی یا سونے کا اس جگہ موجود ہو اسکو بھی قابل محصول تصور کیا جائے کونٹ آف مونٹی ڈورو جو کینہ توزی اور عیاری میں اپنا ثانی نہ رکھتا تھا بخوبی جانتا تھا۔ کہ اس ذریعہ سے سینٹ بارتھولومیو کی خانقاہ پر سب سے زیادہ بوجھ پڑے گا اور اس طرح میری عداوت پوری ہو جائے گی جینوی حکام نے جزیرہ کے اکابر و اعیان سے مشورہ لیا تو سب نے رضامندی ظاہر کی خصوصاً اس لئے کہ انہی لوگوں کو ان کے جداگانہ حلقوں کے محصولات کا اسیسر اور معتمد مقرر کیا گیا تھا اب کونٹ آف مونٹی ڈورو کی دلی امید بر آئی وہ خوشی سے پھولا نہ سماتا تھا۔ جینیو سے جو اس جزیرہ کا صدر مقام ہے اپنے قلعہ میں واپس آیا تو اس کا دماغ عرش بریں پر پہنچا ہوا تھا۔ اتنے میں نئے محصولات کی اطلاع خانقاہ والوں کو بھی پہنچ چکی تھی۔ چنانچہ لاٹ پادری اور دوسرے معتبر ایک مشورتی کونسل کی صورت میں جمع ہو کر سوچنے لگے کہ اب

کیا کرنا چاہیئے مخفی نہ رہے کہ خانقاہ والوں کے پاس زر نقد کے علاوہ بے شمار سونے اور چاندی کے قیمتی برتن موجود تھے کیونکہ عام روایت تھی۔ کہ شاہان یورپ میں کسی کے پاس نہ اتنی دولت ہے اور نہ ایسے قیمتی برتن جو اس خانقاہ میں موجود ہیں۔ اوقاف کی آمدنی وسیع تھی اراضی زرخیز اور کاشتکار خوشحال تھے لاٹ پادری اور اس کے نائب مہنتوں کو یہ سوچ کر سخت صدمہ پہنچا کہ اتنا بھاری محصول جو صحیح معنوں میں لوٹ تھی ان پر عائد ہونے والا ہے۔ ان کو جائز ٹیکس ادا کرنے سے کسی حال میں انکار نہ تھا۔ مگر وہ اچھی طرح جانتے تھے کہ یہ محصولات سراسر ناجائز اور رعایا پر بار ہیں اور اور ان کا بڑا حصہ گورنمنٹ کے نام پر حاصل کرنے کے بعد ہمارے مسلمہ دشمن کونٹ آف مونٹی ڈورو کے پاس جائیگا۔۔۔"

"پھر آخر کار ان لوگوں نے کیا فیصلہ کیا؟" میں نے اس حکایت سے دلچسپی لیتے ہوئے پوچھا۔

"جب انہوں نے دیکھا کہ بچاؤ کی کوئی صورت ممکن نہیں اور نہ مقابلہ کا امکان باقی ہے تو انہوں نے ایک خاص ترکیب سوچی اس میں شک نہیں ان کے پاس کونٹ آف مونٹی ڈورو کی زبردستی کا مقابلہ کرنے کے لئے کافی سپاہ موجود تھی مگر اس کے ساتھ ہی وہ خوب جانتے تھے کہ اگر اس موقعہ پر ہماری طرف سے مقابلہ کی کوشش کی گئی تو کونٹ اپنی امداد کو جنیوی فوجیں بلالے گا اور اتنی بڑی جمعیت کا مقابلہ بہرحال غیر ممکن ہوگا پس آخری فیصلہ جو کیا گیا یہ تھا۔ کہ محصول کی ادائیگی تو کی جائے مگر ایک حد خاص تک۔"

معاف کیجیے مگر میں آپ کا مطلب نہیں سمجھا" میں نے اس نئے فقرہ سے متعجب ہو کر کہا۔

"دیکھئے میں سب حال عرض کرتا ہوتا ہوں" کاشتکار نے جواب دیا "انھوں نے فیصلہ کر لیا کہ ٹیکس جہاں تک ممکن ہوگا کم مقدار میں ادا کیا کریں گے اس مطلب کے لئے انہوں نے اپنے خاص خاص مزارعین کو جمع کیا اور ان سب کے لگان گھٹا دیئے اس طرح ان کی اپنی آمدنی بھی گھٹ گئی پھر جو زائد مکانات تھے وہ سب گرا دیئے اس طرح ان کی عمارت کا رقبہ محدود ہو گیا تیسری بات انہوں نے یہ کی کہ وہ سونے چاندی کے برتن جو ان کے پاس صدیوں سے چلے آتے تھے سب کو گلوا کر دھات کی اینٹیں بنا لیں اور صرف ایک چیز باقی رہنے دی یعنی وہ مقدس برتن جو اصطباغ کے لئے گرجا میں رکھا رہتا ہے یہ سب کچھ کرنے کے بعد وہ اطمینان کے ساتھ کونٹ ڈی مونٹی ڈورو کی آمد کا انتظار کرنے لگے آخر کار ایک دن وہ بھی آ پہنچا اس نے اپنے ہمراہیوں کے ساتھ خانقاہ کا دروازہ کھٹکھٹایا۔ جسے فوراً کھولدیا گیا اور محنتوں نے سرد مہری سے اس کا خیر مقدم کیا کونٹ اپنے ساتھ کے ایک محاسب لیتا آیا تھا جس نے عمارت کا موجودہ حدود اربعہ بیان کیا اور بتایا کہ اس کے خاص خاص حصے حال میں گرا دیئے گئے ہیں۔ اس سے کونٹ کو بھاری صدمہ ہوا اخیر اس نے لگان کا کاغذ مانگا اس کو دیکھنے سے معلوم ہوا کہ جائداد کی آمدنی پہلے سے نصف رہ گئی ہے اس سے وہ اور زیادہ جھلا گیا مگر جب اس کو معلوم ہوا کہ سیم وزر کے جتنے برتن خانقاہ میں موجود تھے وہ سوائے چند ایک کے جو عبادت گاہ میں رکھے رہتے تھے غائب کر دیئے گئے ہیں تو اس کی جھنجھلاہٹ کی کوئی انتہا باقی نہ رہی جوش میں

بھر کر اٹھا اور پر شور آواز سے کہنے لگا "یہ صریح دھوکا دہی اور جعل سازی ہے میں اس خانقاہ کا ہر ایک حصہ کھوند واکر وہ برتن تلاش کراؤں گا اور اگر ان کو گلوایا گیا ہے تو سونے چاندی کی ڈلیوں پر محصول لے کر جاؤں گا" لیکن جب کونٹ کے آدمی تلاشی کرنے چلے تو نہ برتن مل سکے اور نہ سونے چاندی کی اینٹیں۔ کونٹ کے غصہ کا کیا ٹھکانا تھا اس نے حالت جوش میں قابل احترام اسقف کے منہ پر تھپڑ مارا اور اُسے تخت سے کھینچکر نیچے گرا دیا لارڈ ایبٹ لہولہان فرش زمین سے اُٹھا اور بد دعا دے کر کونٹ کو ذات باہر کر دیا اس کے بعد ایک بڑا ہیبت ناک نظارہ دیکھنے میں آیا کونٹ نے پرتلہ سے تلوار سونت لی اور اسقف اعظم کے سر پر مار کر اُسے فوراً ہلاک کر دیا سارے مہنت اکٹھے ہو گئے سب کے چہروں پر سراسیمگی اور پریشانی برستی تھی اور ہر شخص مونٹی ڈورو کو بد دعائیں دیتا تھا لیکن کونٹ کی حالت یہ تھی کہ اپنے کئے ہوئے فعل پر متاسف ہونے کی بجائے اس نے اس بنا پر کہ ادائے محصول سے انکار اور وصول کنندوں کا مقابلہ کیا گیا ہے لوٹ کی کھلی اجازت دیدی مہنتوں کو عمارت سے نکال دیا گیا۔ جو قیمتی سامان تھا ضبط ہوا اور خانقاہ کی عمارت میں آگ لگا دی گئی مگر اس سینہ زوری کے باوجود نہ وہ سونے چاندی کے برتن دستیاب ہوئے نہ اُن کی بنی ہوئی اینٹیں۔ جسوقت خانقاہ کی عمارت سے شعلے اُٹھنے شروع ہوئے تو کل مزارع اور کاشتکار جمع ہو گئے اور انھوں نے ہتھیاروں سے مسلح ہو کر کونٹ آف مونٹی ڈورو اور اس کی جمعیت کا مقابلہ کیا۔ لیکن شکست فاش کھائی اور بے شمار آدمی ہلاک ہوئے اس کے بعد کونٹ کے آدمیوں نے اس زرخیز زمین کو تاراج کیا گھروں کے گھر جلا دیئے اور جن مکانات سے تھوڑی دیر پہلے خوشی کے قہقہے بلند ہوتے تھے وہاں آن کی آن میں الو

بولنے لگا بہت سے بدنصیب موسم سرما کی شدت کو ناقابل برداشت پاکر مرگئے کچھ نامعلوم اطراف کو فرار ہوئے ان کے ریوڑ اور گلّے ضبط کرلئے گئے اور سینٹ بارتھولومیو کی خانقاہ سے ملحق جسقدر اراضی تھی سب ویران کردی گئی کچھ لوگ جوان مصیبتوں سے زندہ بچ رہے وہ جزیرہ کے اور اور حصوں میں جا بسے غریب بہشتوں نے دوسری عبادت گاہوں میں پناہ لی اور ان میں سے بعض ملک چھوڑنے پر مجبور ہوئے یہ اراضی جو اب میرے پاس ہے اس زمانہ میں میرے ایک بزرگ کے پاس تھی وہ چونکہ سن رسیدہ آدمی تھا اور لڑائی جھگڑوں سے ہمیشہ الگ رہتا تھا اس لئے وہ تو کسی نہ کسی طرح بچ گیا تاہم کونٹ کے لشکر نے اس کی زمین بھی تاراج کردی وہ لوگ اس کے مویشی ہنکا کرلے گئے اور وہ بدنصیب اسی غم کی بیماری سے مرگیا بعد ازاں اس کے بیٹے نے محنت شاقہ سے اس گھر کی تباہ شدہ جائداد کی اصلاح کی اس کے چند سال بعد کونٹ آف مونٹی ڈورو بھی ہلاک ہوا ایک روز اُس کا گھوڑا بے قابو ہوکر بھاگ نکلا اور سوار سمیت بلندی سے گہرائی میں گرا جس سے دونو ہلاک ہو گئے اُن کی کچلی ہوئی لاشیں بعد ازاں ساحل بحر کے پاس پائی گئیں کونٹ کا بیٹا پہلے ہی کسی طرف کو رخصت ہوگیا تھا وہ باپ کے مرنے پر بھی واپس نہ آیا قلعہ اور زمین کا وارث کون بنتا؟ ہوتے ہوتے کونٹ کا خطاب بالکل مٹ گیا قلعہ کی دیواریں گرنی شروع ہوگئیں حتےٰ کہ اب کونٹ آف مونٹی ڈورو کی وسیع اراضی متفرق آدمیوں کے قبضہ میں آچکی ہے روایت مشہور ہے گو اُس کی حقیقت کسی کو معلوم نہیں کہ اس کے کچھ عرصہ بعد نوجوان کونٹ یعنی مونٹی ڈورو کا بیٹا جو عدم پتہ ہوا تھا ان اطراف میں پھرتے دیکھا گیا مگر کوئی تحقیق نہ کرسکا کہ آیا وہ درحقیقت کونٹ کا بیٹا تھا یا کوئی اور آدمی؟ اُس نے

کچھ حالات بھی ادھر ادھر پھر کے دریافت کئے اور اس کے بعد اُس آدمی کی طرح جو اپنے باپ کے گناہوں کی بھیانک فہرست کو دیکھ کر دہشت زدہ ہو۔ دوبارہ کسی غیر ملک کو چلا گیا بظاہر وہ اس خطاب کو قبول کرنے سے ہچکچاتا تھا جس میں خونی جھلک آمیز تھی ایک ایسے نالائق آدمی کا بیٹا کہلانے کے مقابلہ میں اُس کو غربت و افلاس کی زندگی قابل ترجیح معلوم ہوئی اور وہ جدھر سے آیا تھا ادھر ہی کو واپس چلا گیا۔"

"مگر ان سونے چاندی کی اینٹوں کا کیا حشر ہوا جو برتنوں کو گلا کر تیار کیگئی تھیں؟" میں نے پوچھا

"ان کا حال" پھر کسی کے سننے میں نہیں آیا کاشتکار نے جواب دیا۔ "روایتیں بہت سی مشہور ہیں مگر ان کی اصل حقیقت کسی کو معلوم نہیں بعض لوگوں کا خیال ہے کہ خانقاہ کے لاٹ پادری نے وہ اینٹیں کسی خفیہ مقام پر روپوش کی تھیں جس کا راز اس کے ساتھ ہی ضایع ہو گیا کچھ اور لوگ کہتے تھے کہ سارا سونا چاندی اور خانقاہ کی باقی قیمتی چیزیں ایک جہاز پر لدوا کر اٹلی بھیج دیگئیں اور رہبنوں کا اپنا ارادہ وہاں جا کر ایک اور عبادت گاہ قائم کرنے اور اس طرح جنوبی حکام اور کونٹ آف مونٹی ڈورو کے دوسرے مظالم سے محفوظ رہنے کا تھا فی الحقیقت خیال کیا جاتا ہے کہ رہبنوں میں سے بعض جن کا عہدہ شباب تھا روانہ بھی ہو گئے اور جو خزانہ اس ملک میں بھیجا جا چکا تھا اسپر قبضہ کر کے وہاں ایک نیا معبد قائم کر لیا اور جو لوگ سن رسیدہ تھے وہ کارسیکا کی دوسری عبادت گاہوں میں پناہ گزین ہو گئے۔ مگر یہ کہنا سخت مشکل ہے کہ ان میں سے کونسی روایت صحیح ہے اور کونسی غلط ہاں اتنا معلوم ہے کہ اس سانحہ کے بعد مختلف اوقات میں بہت سے لوگ سینٹ

بارتھولومیو کے کھنڈروں کو اس خیال سے کھودنے کے لئے آئے کہ وہ دفینہ جو موجود تھا شاید مل سکے خدا معلوم ان کوششوں میں کسی خوش نصیب کو کامیابی ہوئی یا نہیں لیکن اگر ہوئی تو اس کا حال کسی پر ظاہر نہ ہو سکا۔"

"میری اپنی رائے یہ ہے" میں نے اس موقع پر کہا کہ مہنتوں نے خانقاہ کی ساری دولت کسی غیر ملک کو روانہ کر دی اور یہ صحیح خیال ہوگا۔ کہ اس روپیہ کی مدد سے کم عمر مہنتوں نے نئی خانقاہ آباد کی مگر یہ تو فرمایئے کونٹ آف مونٹی ڈورو کے جانشین کا حال اس کے بعد بھی معلوم ہو سکا یا نہیں؟"

"نہ بالکل نہیں!"

"گویا وہ جائداد جو اس خطاب سے ملحق تھی تب سے لاوارث چلی آتی ہے" میں نے کہا۔ "میرے خیال میں یہی وجہ ہوگی کہ جزیرہ کا یہ حصہ غیر آباد اور ویران ہے اور آبادی کا نشان صرف آپ کی جھونپڑی اور اس گاؤں کی صورت میں نظر آتا ہے جو یہاں سے تھوڑے فاصلہ پر واقع ہے۔"

"آپ کا فرمانا صحیح ہے" کاشتکار نے تسلیم کیا کونٹ کی اراضی اتنی مدت بلا کاشت رہی کہ اب اس کو آباد کرنا بھی کارے دارد۔ ممکن تھا زمانہ گذرنے پر کچھ لوگ اس کے مختلف حصوں پر قبضہ کرنے کی کوشش کرتے لیکن محض اس خیال سے کہ شاید آگے چلکر کوئی دعوے دار پیدا ہو جائے کسی کو اپنا روپیہ خطرہ میں ڈالنے کی ہمت نہ ہو سکی اگر آپ اور آپ کے ساتھی کچھ روز یہاں قیام کریں تو میں بڑی خوشی سے آپ کو خانقاہ اور قلعہ کے کھنڈرات دکھانے ساتھ لے جا سکتا ہوں۔"

"میں اس کے لئے تیار ہوں بشرطیکہ میرے دوست" اور یہ کہتے ہوئے میں نے دراز دو کی طرف دیکھا۔

"میرا ارادہ کل صبح رخصت ہو جانے کا تھا" کانسٹنٹائن ورازدو نے کہا "تاہم میں اپنے عزیز دوست کی خاطر ٹھیر جاؤں گا۔ کل ہم ان کھنڈرات کی سیر کرنے چلیں گے اور اس کے بعد پرسوں رخصت ہو جائیں گے"

یہاں پر یہ گفتگو ختم ہو گئی مگر میں اپنے کمرہ میں جا کر سونے سے پہلے بڑی دیر تک ان ساری تفصیلات پر غور کرتا رہا۔

دوسرے دن صبح کو ناشتہ سے فارغ ہو کر میں نے ورازدو اور نوکر کو ساتھ لیا اور ہم تینوں کھنڈرات دیکھنے چلے کاشتکار نے ہمارے ساتھ چلنے کا وعدہ تو کیا تھا مگر اُسے کوئی خاص کام ہو گیا اس لئے اس نے کہا کہ میں اپنی جگہ اپنے بیٹے کو بھیجنے کے لئے تیار ہوں ہم نے اس خیال سے انکار کر دیا کہ لڑکوں کو مختلف کام کرنے ہوں گے اور ہم ان کے کاموں میں حارج نہ ہونا چاہتے تھے۔ اس کے علاوہ وہ کھنڈرات کا فاصلہ بہت زیادہ نہ تھا نہ ہمیں کسی رہبر کی ضرورت تھی پس ہم تینوں ہی اس طرف کو چل دیئے۔

دس منٹ کے عرصہ میں ہم ان کھنڈرات کے پاس جا پہنچے قریباً نصف ایکڑ اراضی پر جا بجا اینٹ پتھروں کے ڈھیر تھے جن پر امتداد زمانہ سے لمبی گھاس اور خودرو پودے اُگنے لگے تھے کہیں کہیں شکستہ دیواریں اب تک کھڑی تھیں گرجا کا مشرقی حصہ خاصی اچھی حالت میں محفوظ تھا اور ہم نے اس کے آثار سے معلوم کیا کہ یہ عمارت کسی زمانہ میں صنعت کا بے نظیر نمونہ ہو گی مجھ کو ہمیشہ سے پرانے کھنڈرات سے بہت دلچسپی رہی ہے مگر میں نے دیکھا ہے کہ جو تعریف کھنڈرات کی پہلے سننے میں آتی ہے وہ حقیقت میں دیکھی نہیں جاتی۔ جس سے دیکھنے والوں کو ضرور مایوس ہونا پڑتا ہے موقعہ پر جا کر دیکھا جاتا ہے۔ کہ یا تو

کہنے والے نے یا کتاب کے مصنف نے اپنے بیان میں ضرورت سے زیادہ مبالغہ آرائی کی تھی۔ چنانچہ ایسی ہی مایوسی مجھے ان کے کھنڈروں کو دیکھ کر ہوئی قریباً ایک گھنٹہ لمبی گھاس میں ادھر ادھر پھرنے کے بعد ہم مشکل سے دو تین ایسے مقامات کا اندازہ کر سکے جہاں کسی زمانہ میں اس مشہور و معروف خانقاہ کے کمرے واقع تھے۔

اس کے باوجود میری اپنی حالت میں تخیل اس شکستہ عمارت کی بگڑی ہوئی حالت کا نقشہ پیش کرنے میں کافی مدد دیتا رہا میں نے عالم رویا میں دیکھا کہ ایک بہت وسیع گرجا کے اندر کھڑا ہوں اونچے اونچے ستون جس کی چھت کو سہارا دیئے ہوئے ہیں اور جا بجا رنگدار شیشہ کی کھڑکیاں لگی ہیں۔ مجھ کو وہ معبد بھی نظر آیا جس پر چڑھنے کے لئے سنگ مرمر کی خوشنما سیڑھیاں بنی تھیں اور میں نے دیکھا کہ اس خانقاہ کے پجاری لمبی عبائیں پہنے عبادت میں مشغول ہیں ایک اور مقام پر جہاں شکستہ دیواریں کھڑی تھیں مجھ کو اس مقام کا نقشہ دکھائی دیا جہاں اس خانقاہ کے رہنے والے بیٹھ کر کھانا کھاتے تھے ایک ٹوٹی ہوئی کوٹھڑی بھی مجھ کو دکھائی دی جس میں ایک پادری اپنے جسم کو گناہوں کی آلائش سے صاف کرنے کے لئے سینہ کوبی اور تازیانہ زنی کر رہا تھا کسی قدر فاصلہ پر مجھے ایک حجرہ کے آثار دکھائی دیئے جو قبرستان سے ملحق تھا۔ عالم خیال میں میں نے دیکھا کہ اس کے ایک طرف اونچی دیوار ہے اور دوسری جانب متعدد ستون چھت کو سہارا دینے کے لئے کھڑے ہیں فرش پتھروں کا بنا ہوا ہے اور اس حالت میں دو تین سیاہ پوش صورتیں بھی نظر آئیں (جو درحقیقت میرے واہمہ کی پیدا کردہ تھیں) جن کے چہرے کپڑوں میں کسی قدر ڈھکے

ہوئے تھے اور لوگ اس حجرہ کے ایک گوشہ میں بیٹھے تسبیح پھیرنے میں مشغول تھے ان کھنڈروں کے ایک حصہ میں ٹوٹے ہوئے اصطبل کے آثار نظر آئے جہاں کسی زمانہ میں پختہ فرش ہوتا تھا۔ لیکن اب اس پر خودرو جھاڑیاں اس کثرت سے اُگی ہوئی تھیں کہ فرش کی صحیح حالت پہچاننا غیر ممکن تھا۔ میرے جوش میں آئے ہوئے تخیل نے دیکھا کہ کچھ لوگ اس خانقاہ کے لاٹ پادری کو سہارا دے کر اس کی علیم حجرہ پر سوار کرنے میں مشغول ہیں اور ایک وردی پوش نوکر ادب سے گردن جھکائے چاندی کے تھال پر پیالے میں کوئی چیز لئے کھڑا ہے تاکہ پادری صاحب باہر جانے سے پیشتر تھوڑی سی شراب چکھ کر فرحت حاصل کر سکیں مختصر یہ کہ وہ سب نظارے جو کسی زمانہ میں جب یہ خانقاہ آباد تھی دیکھے جاتے ہوں گے مجھ کو ان کھنڈرات میں کھڑے ہو کر محض اپنے تخیل کی مدد سے دکھائی دیئے۔

اس جگہ میں یہ بیان کرنا ضروری سمجھتا ہوں کہ دراز دگو میرے ساتھ یہاں تک چلا آیا تھا تاہم اس کی طبیعت بدستور افسردہ و غمگین تھی بیشک ایک روز پہلے اس نے بڑے زور سے یہ بات کہی تھی کہ میں افسردگی کو طبع میں جگہ نہ دوں گا تاہم جو سانحہ اس کو پیش آیا وہ ایسا نہ تھا کہ اس کی طبیعت پر اثر انداز ہوئے بغیر رہتا میری طرح اس نے بھی کاشتکار کی کہانی گو سنی تھی تاہم بغیر کسی دلچسپی کے کیونکہ نہ اس نے کوئی سوال کا اس حکایت کے بارہ میں پوچھا تھا اور نہ واقعات پر کسی طرح کی رائے زنی کی تھی چنانچہ اب میرے ساتھ اپنے وفادار خادم کو لئے وہ سینٹ بارتھولومیو کی خانقاہ کے کھنڈروں سے گذرتا ہوا بدستور افسردہ و غمگین تھا یقیناً اس کے خیالات کی رو بہت دُور پہنچی ہوئی تھی جب کبھی میں کسی چیز کی طرف اس کی توجہ

دلاتا تھا وہ اس طرح چونکتا گویا حالت خواب سے یکایک بیدار ہوا ہے اور گو وہ میری باتوں سے دلچسپی ظاہر کرتا تھا تاہم میرے لئے یہ سمجھنا دشوار نہ تھا کہ واقعہ میں اس کو ان باتوں سے کوئی حقیقی دلچسپی نہیں ہے غرض میں اپنے جی میں یہ سوچے بغیر نہ رہ سکا کہ ایک رات رات کے عرصہ میں اس کی حالت میں عظیم تغیر واقع ہو گیا ہے اس کا جہاز غرقاب ہوا ملاح سب کے سب مارے گئے اور آمدنی کا کوئی وسیلہ باقی نہ رہا جسکے کہ اب وہ دلیر جری اور اولوالعزم سردار جو کسی رکاوٹ کو ناقابل مغلوب تصور نہ کرتا تھا حزن و یاس کی تصویر بنا ایک اجنبی کی حیثیت میں اس جزیرہ میں پھرتا تھا۔ نہ کوئی تجویز مستقبل کے بارہ میں اس کے ذہن میں آتی تھی نہ یہی اس کو معلوم تھا کہ وہ پھر کب اور کیونکر اپنی پیاری لیونورا سے مل سکے گا۔ خود میں نے بھی اس سے کسی طرح کے سوالات پوچھنا غیر مناسب سمجھا کیونکہ اس طرح کی باتوں سے اس کے جی کو رنج ہی پہنچ سکتا تھا بہرحال اس کی حالت قابل رحم تھی اور میں تہ دل سے اس کے ساتھ ہمدردی کرتا تھا اس کا نوکر بھی مالک کی حالت دیکھ کر افسردہ و غمگین تھا مگر اس کی حالت میں یہ اختلاف ضرور دیکھا گیا کہ وہ ان کھنڈرات کی ہر ایک چیز سے گہری دلچسپی لے رہا تھا

خیر جیسا میں نے بیان کیا ہے قریباً ایک گھنٹہ اس شاندار عمارت کے شکستہ آثار کی دیکھ بھال کرنے کے بعد ہم اس طرف کو جا رہے تھے۔ جدھر میں نے اندازہ سے معلوم کیا تھا کہ کسی زمانہ میں اس خانقاہ کا قبرستان واقع ہوگا ہم تینوں تھوڑے تھوڑے فاصلہ سے چپ چاپ چلے جاتے تھے کہ ناگاہ میرے پاؤں کے عین نیچے زمین نرم کو دھس گئی میں ایک گڑھے میں گر پڑا اور تھوڑی دیر کے لئے اپنے ساتھیوں کی نظروں سے پوشیدہ

ہوگیا۔ مبادا اس کا مطلب یہ سمجھا جائے کہ میں کسی گہرے گڑھے میں گرا تھا۔ یہ بات واضح کر دینا ضروری معلوم ہوتا ہے کہ وہ گہرائی جس میں میں گرا واقعہ میں بہت زیادہ نہ تھی۔ تاہم اس کے چاروں طرف اونچی اونچی گھاس جو قریباً ہماری کمر تک پہنچتی تھی اگی ہوئی تھی۔ یہی باعث تھا کہ صرف ایک گز کی گہرائی تک گرنے سے میری صورت دونوں ساتھیوں کی نظروں سے پوشیدہ ہوگئی۔ مجھے غائب پاکر وہ دونو حالت اضطراب میں دوڑے دوڑے اس مقام کی طرف آئے مگر یہ دیکھ کر ان کا اطمینان ہوگیا کہ کوئی شدید حادثہ پیش نہیں آیا میری ٹانگیں کسی قدر چھل گئی تھیں اور بدن کو صدمہ بھی پہنچا تھا۔ مگر ان دو باتوں کے علاوہ کوئی غیر معمولی چوٹ مجھ کو نہ آئی تھی۔

"میرے خیال میں اس جگہ کسی کی قبر ہوگی" میں نے گڑھے سے نکلتے ہوئے کہا "کیونکہ اگر میرا اندازہ بالکل ہی غلط نہیں تو یہ مقام مجھ کو اس خانقاہ کے مہنتوں کا قبرستان معلوم ہوتا ہے"

یہ کہتے ہوئے میں نے ٹھوس زمین پر کھڑے ہوکر دوبارہ اس گڑھے کی طرف دیکھا اور اسوقت معلوم ہوا کہ اس کے اندر چند ٹوٹی ہوئی سیڑھیاں بنی ہیں زیادہ غور سے دیکھنے پر معلوم ہوا کہ وہ شگاف جو میرے گرنے سے پیدا ہوا قریباً ڈھائی فٹ مربع اور چوکور تھا اس سے مجھ کو بڑی حیرت ہوئی اور میں یہ سوچے بغیر نہ رہ سکا کہ شاید لکڑی یا پتھر کا بنا ہوا کوئی چور دروازہ اس جگہ چھپا ہوا تھا جو میرا بوجھ پڑنے سے کھل گیا اور یہی باعث میرے گرنے کا ہوا۔ سیڑھیوں کے متعلق جو اندازہ میں نے قائم کیا اس کی بھی مابعد کے معائنہ سے پوری تصدیق ہوگئی۔

میں نے اس کا ذکر دمازدا اور اس کے نوکر سے بھی کیا اور بعد ازاں نیچے

جھک کر گڑھے کے اندر ہاتھ ڈالا لکڑی اور پتھر کے چند ٹکڑے میرے ہاتھ آئے اور اس دفعہ انہوں نے دیکھا کہ لکڑی کے ٹکڑے کے ساتھ لوہے کے پھٹے ہوئے ہیں جنھیں امتداد زمانہ نے زنگ لگا کے بالکل کمزور بنا دیا تھا۔

"معلوم ہوتا ہے یہ کسی طاق کا چور دروازہ تھا جس کو چھپانے کے لئے قصداً مٹی بچھا دی گئی تھی" میں نے کہا۔ "لیکن سوال یہ ہے کہ یہ دروازہ کس مقام کی طرف لے جاتا ہے یقیناً اس کے اندر کسی کی قبر نہیں ہو سکتی کیونکہ کوئی چھوٹے سے چھوٹا تابوت بھی اس کی راہ سے گذر نہیں سکتا میرے عزیز دوست" میں نے مسکراتے ہوئے کہا "کیا تعجب ہے کہ تقدیر ہمیں اس مقام پر لے آئی ہو جہاں اس تاریخی خانقاہ کا کھویا ہوا خزانہ دفن تھا!"

"معاف کیجئے میرا یہ خیال نہیں" دراز نے خشک لہجہ میں جواب دیا۔ "جس تقدیر نے میرے عالیشان جہاز اجنتن کو غرق کیا اور میرے بہادر ملاحوں کو موت کا شکار بنایا وہ کیا اب اتنی رحمدل ہو گئی ہوگی کہ ہمیں اس خزانہ کے پاس لے آئے؟"

"خیر صاحب اس گڑھے کے اندر خانقاہ کا دفینہ ہو یا نہ ہو" میں نے فیصلہ کن لہجہ میں کہا "اس میں شک نہیں کہ دریافت عجیب ہے اور چونکہ فی الحال اور کوئی کام ہم کو درپیش نہیں اس لئے کیا یہ بہتر نہ ہوگا کہ ہم ایک آدھ گھنٹہ ان اسرار کی دیکھ بھال میں صرف کریں؟"

یہ کہتے ہوئے میں پھر اس گڑھے میں اترا جہاں تک ممکن تھا دونوں ہاتھوں کی مدد سے گری ہوئی مٹی نکالنے لگا۔ جیسا میں نے بیان کیا ہے گڑھے کے

نیچے کچھ سیڑھیاں دکھائی دیتی تھیں مگر اُن پر اس قدر مٹی گری ہوئی تھی کہ ان کا بالائی حصہ بمشکل نظر آتا تھا۔ دس منٹ سے زیادہ عرصہ تک میں اس کوشش میں مشغول رہا لیکن بہت کم مٹی صاف ہو سکی اور اس کے بعد یکایک کسی چیز کے تہ خانے کے اندر گرنے کے باعث بہت سی مٹی نیچے گری اور میرے چاروں طرف گرد و غبار کا بادل سا چھا گیا پتھروں اور مٹی کے ڈھیلوں کے سیڑھیوں سے لگ کر کسی زیریں مقام کی طرف گرنے کی آواز سنائی دی اور جب آخر کار گرد و غبار دور ہوا تو میں نے دیکھا کہ واقعی جس مقام پر میں بیٹھا ہوں اس کے نیچے کسی تہ خانہ میں اترنے کا رستہ موجود ہے!

نوجوان خادم تو پہلے ہی اس کارروائی کو گہری دلچسپی سے دیکھتا رہا تھا مگر اب دربان نے بھی اس سے دلچسپی لینی شروع کی اس کو مخاطب کر کے میں نے کہا۔

"اس مقام کے نیچے کوئی تہ خانہ ضرور ہے گو میں نہیں جانتا کہ اس کے اندر کیا ہے کیا خانقاہ کا خزانہ اس میں دفن ہے یا کسی کی لاش"؟

شگاف کو اور زیادہ غور سے دیکھنے پر معلوم ہوا کہ اس کا دہانہ کچھ اور بھی چوڑا کیا جا سکتا ہے چنانچہ لکڑی کے چند ٹوکرا ٹکڑوں کی مدد سے جو میرے ہاتھ آ گئے تھے میں نے اس شگاف کو چوڑا کرنا شروع کیا حتےٰ کہ وہ اتنا فراخ ہو گیا کہ ہم میں سے کوئی ایک آدمی بڑی آسانی سے اس کے اندر اتر سکتا تھا۔ لیکن تہ خانہ کے اندر گہری تاریکی چھائی ہوئی تھی اس لئے میں اس ڈر سے اندر جانا ہچکچاتا تھا کہ ممکن ہے اس کے اندر کوئی اندھا کنواں یا باولی ہو اور بے تحاشا اندر جانے سے کوئی حادثہ

پیش آئے روشنی حاصل کرنے کا کوئی ذریعہ نہ تھا اس لئے کچھ عرصہ ہم لوگ شش و پنج میں رہے کہ اب کیا کرنا چاہیئے۔ مگر اس کے بعد دفعتاً یہ نیا خیال میرے دل میں پیدا ہوا کہ آدمی کی آنکھ میں قدرت نے یہ عجیب تاثیر رکھی ہے کہ روشنی اور اندھیرے دونوں کو دیکھنے کی خوگر ہو سکتی ہے۔ اور چونکہ میں نے ہی اس تہ خانہ کی دیکھ بھال کی تحریک کی تھی پس میں پیچھے ہٹ کر بزدل کہلانا پسند نہ کرتا تھا یہی وجہ تھی کہ گو دراز دنے آگے آگے اترنے کی خواہش ظاہر کی تاہم میں نے اسے روکا اور سب سے پہلے خود تہ خانہ میں اترنے پر آمادہ ہوا۔

میں نے ایک لمبی سی کھانچ ہاتھ میں لی اور اس کو اندھوں کی طرح ٹیکتا چلنے لگا تاکہ ایک تو اس کا سہارا حاصل رہے دوسرے یہ بھی معلوم ہو جائے کہ سیڑھیاں کس جگہ پہنچ کر ختم ہوتی ہیں اور اُن کے خاتمہ کے آگے خشکی ہے یا پانی۔ اس طرح ساری احتیاطیں عمل میں لانے کے بعد میں نے سیڑھیاں گن گن کر اترنا شروع کیا کوئی بارہ سیڑھیاں اُترنے کے بعد میں دو یا تین منٹ کے لئے اس خیال سے ٹھیر گیا کہ نظر اندھیرے میں دیکھنے کے لائق ہو جائے اس وقت معلوم ہوا کہ ایک کافی چوڑا زمین دوز کمرہ ہے قریباً سولہ فٹ مربع اور اس کے ایک جانب ایک کالی سی چیز پختہ قبر سے ملتی جلتی بنی ہوئی ہے لاٹھی جو میرے ہاتھ میں تھی اس کے ذریعہ سے معلوم ہو گیا کہ نیچے خشک زمین ہے چنانچہ میں آخری سیڑھی سے اتر کر اس مقام کی طرف چلا جہاں وہ کالی سی چیز نظر آتی تھی معلوم ہوا کالے سنگ مرمر کی ایک چھوٹی سی قبر ہے جس کی لمبائی چھ فٹ اور اونچائی تین فٹ کے قریب تھی۔

یہ معلوم کرنے کے بعد میں پیچھے مڑا اور اپنے ساتھیوں کو ان حالات سے مطلع کیا اس پر دراز دستی نیچے اترا مگر اس نے نوکر کو اس خیال سے تہ خانہ کے باہر ہی کھڑے رہنے دیا کہ مبادا کوئی آدمی اوپر نکلے۔ دراز دست کے آنے تک میری آنکھیں اندھیرے میں دیکھنے لگی۔ اچھی طرح خوگر ہو گئی تھیں اور گو نظر کم معلوم ہوتا تھا کہ وہ قبو یا کسی معمولی قبر کا ہے جس میں اس خانقاہ کے رہنے والے کسی بزرگ کا مدفن ہے تاہم تھوڑی دیر کے بعد یہ خیال بے اختیار میرے دل میں پیدا ہوتا کہ ممکن ہے اس کے نیچے کوئی اور ہی چیز پوشیدہ ہو۔

"دیکھئے یہ ایک قبر ہے" میں نے دراز دست کی رائے معلوم کرنے کی نیت سے کہا۔

"میرے خیال میں سینٹ بارتھولومیو کی خانقاہ کے کسی مہنت کی لاش اس میں دفن ہوگی" اس نے جواب دیا "اور اگر واقعی ایسا ہے تو پھر سمجھنا چاہئے کہ ہماری ساری محنت اکارت گئی اور کوئی خاص چیز دستیاب نہ ہو سکی"

"خیر میں نے تو شروع میں ہی آپ سے کہہ دیا تھا" میں نے ہنستے ہوئے کہا کہ میں کسی دفینہ کی امید پر اس جگہ نہیں آیا اس کے باوجود میں نے گہری سنجیدگی سے کہا "یہ بھی امر واقعہ ہے کہ میں اس تربت کو کسی لاش کا مدفن نہیں سمجھتا"

"کیا واقعی" دراز دست نے چونکتے ہوئے پوچھا اور میں نے انداز سے معلوم کیا کہ امید اور جوش کی تھرتھری اس کے لہجہ میں پائی جاتی تھی۔

"کیا آپ کی رائے میں...؟"

"میں نے فی الحال کوئی خاص رائے اس معاملہ کی نسبت قائم نہیں

کی "میں نے قطع کلام کرتے ہوئے کہا" تاہم میرا اندازہ یہ کہتا ہے کہ اس قبر کی تیاری کا اصلی مطلب کسی لاش کا مدفن بنانا نہیں تھا۔ اس لئے کہ اول تو اس تہ خانہ کا دہانہ اتنا تنگ ہے جس کی راہ سے کسی لاش کا اتارا جانا دشوار ہے دوسرے اس خانقاہ کے متعلق بعض خاص مقامات ضرور ایسے ہوں گے جن میں اس کے اکابر کی لاشیں دفن کی جاتی ہوں پس قبرستان کے اندر ایک تہ خانہ بنانے اور اس پر چور دروازہ لگانے کا کیا مطلب؟ علاوہ بریں یہ بھی صاف ظاہر ہے کہ یہ تہ خانہ مدت دراز سے اسی طرح بند کا بند پڑا تھا۔ کبھی کوئی آدمی اس کے اندر نہیں اترا اور آج بھی محض حسن اتفاق سے ہمیں اس کا حال معلوم ہو گیا... نہیں میرے دوست اگر اس خانقاہ کے کسی بزرگ کا مزار ہوتا تو اسے ہرگز اس احتیاط کے ساتھ چھپایا نہ جاتا"

"آپ کا خیال صحیح معلوم ہوتا ہے" درازو نے آخر کار کہا "کیا تعجب کہ حکایت جو کاشتکار نے کل رات ہم سے بیان کی تھی صحیح ہو اور یہ مقام..."

"مجھے اس حکایت کی درستی پر کبھی شک نہ ہوا تھا" میں نے کہا "لیکن ساتھ ہی میرا خیال تھا کہ جو مہنت اس خانقاہ میں رہا کرتے تھے وہ روانہ ہوتے وقت سارا قیمتی سامان اپنے ساتھ لے گئے لیکن مقابلہ میں یہ بھی ممکن ہے کہ اس دفینہ کا حال چونکہ صرف اسی جگہ کے لاٹ پادری کو معلوم تھا اور اس کی موت اچانک واقع ہوئی تھی اس لئے وہ راز اس کے ساتھ ہی قبر میں دفن ہو گیا ہو"

"کیا آپ کے کہنے کا یہ مطلب ہے؟" درازو نے اب جوش سے تھرائی ہوئی آواز میں پوچھا "کہ ممکن ہے یہ جگہ...؟"

"میرے عزیز دوست" میں نے جواب دیا "جوش میں آنے کا موقعہ نہیں اور نہ یہ ایسا وقت ہے کہ میں اس معاملہ کی نسبت کوئی اس قسم کی رائے ظاہر کروں جسکی ممکن ہے بعد ازاں تردید ہو جائے مناسب یہ ہے کہ ہم اس مرمری قبر کا بغور معائنہ کریں اور اگر کوئی اس قسم کا ذریعہ نظر آئے..."

اس سے پہلے کہ میں فقرہ ختم کر سکتا دراز دو اس بہت بڑے پتھر کے ایک سرے کے پاس کھڑا ہو گیا۔ جو اس قبر نما تعویذ پر لگا ہوا تھا۔ اور میں نے اس کے دوسری جانب جگہ لی مل کر ہم دونوں نے اس پتھر کو ہلانے یا ادھر ادھر ہٹانے کی بے حد کوشش کی مگر کامیابی حاصل نہ کر سکے۔

"کاش ہمارے پاس روشنی ہوتی" دراز دو نے آہ بھر کر کہا کیا یہ مناسب نہ ہوگا کہ ہم کسی بہانہ سے...؟"

"واپس جا کر روشنی لانے کا انتظام کریں۔ یہ آپ کا مطلب ہے؟" میں نے دراز دو کا فقرہ مکمل کرتے ہوئے کہا۔ اور پھر خود ہی اس کا جواب دے کر "نہیں فی الحال یہ ایک غیر ممکن سی بات ہے... لیکن آہ! یہ کیا چیز ہے! لوہے کا بنا ہوا ایک لٹو جس کے نیچے شاید کوئی خفیہ کمانی چھپی ہو"

جس چیز کو دیکھ کر کلمہ حیرت میرے منہ سے نکلا وہ درحقیقت آہنی لٹو کی قسم سے کوئی چیز تھی پتھر کی سطح سے اونچی اٹھی ہوئی نہیں۔ بلکہ ایک کھلے مقام کے اندر گھسی ہوئی۔ میں نے جس وقت پتھر کو ناقابل جنبش پا کر اپنا ہاتھ پیچھے ہٹایا تو وہ اتفاقاً اس لٹو کے ساتھ جا لگا اب میں نے اسے اندر کی طرف دبانے کی کوشش کی مگر بے سود پھر اسے باہر کی طرف کھینچا اور ادھر ادھر گھمایا مگر اس سے بھی کوئی نتیجہ نہ نکلا اس کے باوجود میرے لئے اس یقین کو دل سے خارج کرنا غیر ممکن تھا کہ یہ لٹو کی شکل کی چیز بغیر کسی مطلب کے نہیں لگائی

گئی اور عنقریب ہم اس ذریعے سے کوئی بالکل ہی نئی اور عجیب بات دریافت کر سکیں گے۔

اتنے میں وہ لڑکا بھی میرے پاس آ کر کھڑا ہو گیا۔ اس نے اندھیرے میں ٹٹول کر اس لٹو کو چھوا اور کئی کئی طریقوں پر اسے حرکت دینے کی کوشش کی جبکہ وہ اس کام میں مشغول تھا میں نے اندھیرے میں آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر جہاں تک ممکن تھا اس مقام کی بناوٹ دیکھنے کی کوشش کی اس وقت معلوم ہوا کہ اسی طرح کا ایک اور لٹو دوسری جانب بھی لگا ہے جب میں نے اس جگہ کے باقی حصوں کو زیادہ غور کے ساتھ دیکھا تو اس طرح کے دو لٹو اور بھی مجھ کو دکھائی دیئے گویا چاروں طرف چار لٹو لگے ہوئے تھے۔ ان کا حال دراز دکر بیان کرتے ہوئے میں نے کہا "جہاں تک میرا خیال ہے ان لٹوؤں کو زیادہ تعداد میں صرف اس لئے لگایا گیا ہے کہ دیکھنے والا سمجھے وہ محض آرائش کے لئے لگے ہیں حالانکہ میرا اپنا جی یہ کہتا ہے کہ انہی چاروں لٹوؤں میں سے کسی ایک میں اس تربت کے کھولنے کا راز پوشیدہ ہے۔ آؤ دیکھئے میرا خیال صحیح نکلا"

الفاظ میرے منہ سے نکلے ہی تھے کہ لٹوؤں میں سے ایک پر ہاتھ لگانے سے ڈھیلا معلوم ہوا میں نے اسے اندر کی طرف دھکیلا پھر باہر کی طرف کھینچا۔ مگر جب اس سے کوئی فائدہ نہ ہوا تو پھر اسے ایک طرف کو گھمایا اس آخری کوشش میں مجھے کامیابی حاصل ہوئی یعنی وہ لٹو ایک طرف کو گھومنے لگا گو اس چیز کی طرح جو زنگ آلود ہو اس کو گھمانے میں بہت سی محنت صرف کرنی پڑی خیر جوں جوں میں نے اس کو گھمایا اس کا پیچ ڈھیلا ہوتا گیا تھا کہ آخر کار وہ لٹو بالکل میرے ہاتھ میں آ گیا اور اس وقت میں نے معلوم کیا کہ قریباً ایک انچ لمبی لوہے کی کیل

پتھر کے اندر لگی ہے جس کے اوپر یہ لٹو جا ہوا تھا اب میں نے اس کیل کو ادھر ادھر ہلانے یا اندر کی طرف دبانے کی کوشش کی مگر اس میں مجھے بالکل کامیابی حاصل نہ ہوئی وہ کیل اپنی جگہ بالکل بے حرکت رہی۔

میں نے جب دراز و سے اس کا ذکر کیا تو وہ کہنے لگا "میری اپنی رائے میں یہ لٹو محض سجاوٹ کے لئے لگے ہیں باقی رنگ کی وجہ سے ہلائے نہیں جا سکتے۔ ایک کو آپ نے حسن اتفاق سے گھما کر نکال لیا ہے مگر اس سے عملی طور پر کوئی فائدہ حاصل ہوتا نظر نہیں آتا"

"شاید آپ ہی کا خیال صحیح ہو" میں نے جواب دیا "لیکن میرا اس بارہ میں آپ سے اختلاف رائے ہے"

اس جگہ سے ہٹ کر میں بالمقابل اس سنگ لحد کے دوسری جانب لگے ہوئے لٹو کی طرف گیا اور کئی منٹ تک اس کے ہلانے کی کوشش کرتا رہا۔ آخری مرتبہ میں اپنی کوششوں کو بے سود پا کر اس لٹو کو اپنی طرف زور سے کھینچ رہا تھا کہ ناگاہ وہ چھوٹ کر میرے ہاتھ میں آ گیا اور میں اپنے ہی زور سے پیچھے کی طرف گر پڑا اسکے ساتھ ہی کسی آہنی سلاخ کے پتھر سے ٹکرانے کی آواز سنائی دی آخر کار جب میں اٹھ کر اس معمے کو سمجھنے کی کوشش کرنے لگا تو معلوم ہوا کہ ایک لمبی سی سلاخ اس لٹو کے ساتھ سنگی تربت سے باہر نکل آئی ہے!

"اوہ کیا آپ کو چوٹ تو نہیں آئی؟" دراز و نے جلدی سے پاس آکر پوچھا

"نہیں میں ہر طرح اچھا ہوں" میں نے جواب دیا "لیکن میرا دل یہ کہتا ہے کہ وہ راز جس کی ہم کو تلاش تھی اب عنقریب حل ہوا چاہتا ہے"

اس کے بعد رفتہ رفتہ میں نے سب حال دراز دو کو سمجھایا اور اصل یہ لمبی سلاخ اس سنگی تودے کے آر پار لگی تھی۔ اس کے ایک جانب وہ لٹو تھا جس کے ذریعہ سے میں اسے کھینچنے میں کامیاب ہوا اور دوسرے سرے پر وہ دوسرا لٹو جسے میں نے پیشتر ڈھیلا کر کے اتارا تھا اپنی پہلی کوشش میں میں صرف اس لئے اس سلاخ کو اپنی طرف کھینچنے میں ناکام رہا تھا کہ لٹو جو دوسری طرف لگا ہوا تھا اسے ہلنے نہ دیتا تھا اور نہ حقیقت میں کام کا لٹو یہی تھا اور باقی تین جو مختلف اطراف میں لگے ہوئے تھے محض زیبائش کے خیال سے ہی اسلئے لگائے گئے تھے کہ دیکھنے والا مغالطہ میں پڑ جائے۔

غیر اس منزل پر پہنچکر ہم نے یہ معلوم کرنے کی کوشش شروع کی کہ سلاخ کے باہر نکل آنے سے عملی فائدہ کیا ہوگا؟ سب سے پہلے ہم نے اس چپٹے پتھر کو جو قبر کے اوپر لگا تھا جنبش دینے کی کوشش کی۔ مگر اس کو ہلانے میں اب بھی کامیابی حاصل نہ کر سکے۔

"اچھا اب یہ دیکھنا چاہیئے۔ کہ کیا اس قبر کا وہ حصہ جس میں یہ لٹو لگا تھا ہل سکتا ہے یا نہیں" میں نے کہا "میرا اپنا خیال یہ ہے کہ اس لٹو دار سلاخ کو لگانے کا صحیح مطلب یہی تھا کہ اس قبر کا وہ ٹکڑا اپنی جگہ سے نہ ہلے"

میری درخواست پر دراز دو نے مدد دینی شروع کی چنانچہ ہماری مشترک کوششوں سے پتھر کا وہ ٹکڑا جس کے بیچ میں یہ سلاخ لگی ہوئی تھی باہر نکل کر بھاری آواز کے ساتھ تہ خانہ کے گیلے فرش پر آرہا دراز دو کے منہ سے خوشی کی دبی ہوئی چیخ نکلی مگر میری اپنی حالت عجیب تھی یہ یقین میرے دل میں جاگزین ہو چکا تھا کہ کوئی غیر معمولی اہمیت کی دریافت عنقریب عمل میں آیا چاہتی ہے اس خیال سے مجھے اپنے دماغ میں چکر آتا معلوم ہوا دراز دو کے منہ سے نکلی ہوئی یہ ہی چیخ اس بات کی علامت تھی۔ کہ وہ خود بھی مسرت و امید محسوس کرنے لگا ہے۔

"خیر اب دیکھئے کہ اس کے اندر کیا ہے" دفعتاً اُس نے کہا۔ "کچھ عرصہ پیشتر میں اپنی جمعیت کا سردار تھا مگر اس مہم کی سرکردگی کا فخر چونکہ آپ کو حاصل ہے اس لئے آپ ہی اس سوراخ میں ہاتھ ڈالنے کی ابتدا کریں"

میں نے تعمیل کی اور اس چوڑے سوراخ میں جو پتھر کے گر جانے سے پیدا ہوا تھا ہاتھ ڈالا اس وقت جو چیز مجھے اپنے ہاتھ سے لگتی محسوس ہوئی اس نے ناقابل بیان مسرت کی تیز لہر میرے بدن میں پیدا کر دی کیونکہ اس چیز کی بناوٹ اور اس کی ساخت اور اس کا بوجھ ساری باتیں اس کی دلیل تھیں کہ جو اندازہ میں نے قائم کیا تھا آخر کار صحیح نکلا اس وقت اتنی عظیم خوشی سے میرے دل کو ہوئی کہ تھوڑی دیر کے لئے میں ایک لفظ تک منہ سے نہ کہہ سکا۔

"مبارک ہو میرے دوست" آخر کار میں نے اپنی جگہ سے اٹھ کر کھڑا ہوتے ہوئے کہا "جوش میں آنے کا مقام نہیں لیکن اس دریافت کے بعد میں کہہ سکتا ہوں کہ آدمیوں کی جانوں کے نقصان سے قطع نظر آپ کے جہاز کے نقصان کی پوری تلافی ہو گئی میرے دوست اب تم اس سے دسہزار گنا زیادہ دولت مند بن سکو گے۔ جتنا تم خواب میں کبھی بن سکتے تھے"

"ولٹ میرے عزیز" مبارز نے جوش سے تھرائی ہوئی آواز میں کہا "مجھ کو اگر اس دریافت سے کوئی خوشی ہے تو محض اپنی لیونورا کی خاطر ہے ..."

اتنا کہہ کر وہ برادرانہ محبت کے ساتھ مجھ سے لپٹ گیا۔ اور میرے شانہ پر سر رکھ کر زار زار رونے لگا۔

# باب ۱۳۴

## کونٹ آف مونٹی ڈورو

سلسلہ داستان جاری رکھنے سے پیشتر میں اس قبر کی تفصیل بیان کر دینا ضروری سمجھتا ہوں جو آخر کار دفینہ سے پُر ثابت ہوئی یہ بات تو پہلے ہی واضح کی جا چکی ہے۔ کہ وہ لٹو دار سلاخ جسے میں آخر کار باہر کھینچ لانے میں کامیاب ہوا لمبائی میں اس کے ایک سے دوسرے سرے تک جاتی تھی پھر قبر کا وہ حصہ جس میں سے لوہے کی سلاخ گذرتی تھی۔ سنگ مرمر کے ایک بڑے ٹکڑے کا بنا ہوا تھا جو سلاخ نکل آنے کے بعد ڈھیلا ہو کر خود بخود نیچے کی طرف کھل گیا بعد کے حالات سے معلوم ہوا۔ کہ بڑا پتھر جو اس قبر کے اوپر رکھا ہوا تھا۔ اس کی اندرونی سطح پر لوہے کے تین مضبوط کنڈے لگے تھے اور انہی کے بیچ میں ہو کر وہ لوہے کی سلاخ گذرتی تھی چنانچہ جس وقت یہ پتھر اپنی جگہ پر رکھ دیا جائے اور وہ سلاخ اندر کی طرف لگے ہوئے آہنی حلقوں سے گذرے نیز جب اس کے سرے پر لگا ہوا دوسرا لٹو کس دیا جائے تو پھر اس پتھر کو ہلانا۔ یا سلاخ کو باہر نکالنا کسی ناواقف حال آدمی کے لئے عملی طور پر ناممکن تھا میرے خیال میں یہ بیان کرنے کی حاجت نہیں کہ قبر کے اطراف میں جو دو دو لٹو اور دونو جانب موجود تھے وہ محض زیبائش کے خیال سے یا اس آدمی کے لئے جو اسے کھولنے کی کوشش کرے مغالطہ پیدا کرنے کو لگائے گئے تھے اس سے یہ ظاہر کرنا مطلوب تھا کہ ان لٹوؤں میں سے کوئی اس راز سے تعلق نہیں رکھتا جس سے واقف ہونا اسجگہ کو کھولنے میں مدد دیتا تھا۔

قبر کو کھولکر دیکھنے پر معلوم ہوا کہ اس کے اندر بہت سی چاندی کی سلاخیں

اور تھوڑی سی مقدار سونے کی اینٹوں کی دفن تھی ان کے علاوہ بڑے بڑے پتھر کے بنے ہوئے برتن سونے چاندی کے سکوں سے بھرے ہوئے موجود تھے ایک پانچواں برتن مقابلتاً چھوٹا اور بھی تھا جس میں بیش قیمت جواہرات محفوظ تھے مثلاً سونے کی بنی ہوئی زنجیریں ہیروں سے جڑی ہوئی انگوٹھیاں اور ایسی ہی کئی چیزیں جن کی قیمت کا صحیح اندازہ اوقات فرصت ہی میں بہتر ہو سکتا تھا۔ ہمارا تیسرا ساتھی یعنی وہ نوکر جو درازو کا ہم جماعت تھا اب تک تہ خانہ کے باہر کھڑا پہرہ دے رہا تھا۔ اب اس کو بھی اس قیمتی راز کی دریافت سے آگاہ کیا گیا یہ بیان کرنا لاحاصل ہے کہ اس اطلاع کو پاکر اُسے بھی بے حد خوشی ہوئی لیکن مبادا یہ سمجھا جائے کہ وہ خود اس دولت میں حصہ لینے کے خیال سے خوش تھا میں یہ بات واضح کر دینا چاہتا ہوں کہ اسکی خوشی سب سے زیادہ اپنے آقا کپتان درازو اور اس سے دوسرے درجہ پر میری وجہ سے تھی یعنی وہ اس خیال سے خوش تھا کہ اتنی بڑی دولت ہم دونوں کو مل گئی اپنے فائدہ کا خیال اُسے قطعاً نہ تھا۔ اس بیچارہ کو لیونورا کی ذات یا اُس عشق کا حال تو بالکل معلوم نہ تھا جو درازو کو اس خاتون سے تھا نہ وہ اُن کی شادی کے واقعہ سے ہی خبردار تھا۔ پس اسکو جس بات سے خوشی حاصل ہوئی یہ تھی۔ کہ اس کے آقا کو جہاز ایجیئن کی غرقابی سے جو بھاری نقصان پہنچا تھا۔ اس کی اس ذریعہ سے بوجہ احسن تلافی ہو جائے گی میری وجہ سے یوں اس کو مسرت تھی کہ رفتہ رفتہ جہاز پر رہتے ہوئے اس کو مجھ سے ایک طرح کا اُنس ہو گیا تھا۔ مختصر یہ کہ جتنی خوشی اس دریافت سے میرے یا کانسٹانٹن درازو کے دل کو ہوئی اتنی ہی یا اُس سے بھی زیادہ اس اطلاع کو پاکر نوکر کے دل کو ہوئی میں بجائے خود بہت مسرور تھا لیکن سچ پوچھئے تو میری خوشی اپنی ذات کے لئے نہیں بلکہ درازو اور

اس کے نوکر کے لئے تھی کیونکہ میں نے شروع میں ہی اس بات کا فیصلہ کر لیا تھا کہ اس دولت کی تقسیم کس طریقہ پر ہوگی۔ ہیئے فی الحال یہ جاننا سخت مشکل تھا کہ اس دفینہ کی صحیح قیمت کیا ہوگی تاہم میرا اندازہ تھا کہ وہ پچاس ساٹھ ہزار پونڈ سے کم کا نہ ہوگا اور بہت ممکن ہے کہ اس سے بھی زیادہ کا ہو۔ بڑی دیر تک ہم اس دریافت کی خوشی میں کسی معاملہ پر سنجیدگی سے غور نہ کر سکے آخر بڑی دیر کے بعد جب ایک دوسرے کو مبارکباد دینے کا جوش کم ہوا تو میں نے کانسٹنٹائن درازو کو مخاطب کر کے کہا۔

"میرے خیال میں اب آپ بخوبی سمجھ گئے ہوں گے کہ کس لئے میں نے اس بات پر زور دیا تھا کہ اس معاملہ کی نسبت کسی قسم کی اطلاع ہمیں اپنے میزبان کاشتکار کو نہ دینی چاہیئے اس کا مطلب یہ نہیں کہ مجھے اس شخص سے کوئی بدگمانی ہے بلکہ امر واقعہ یہ ہے کہ کوئی راز تبھی تک محفوظ رہ سکتا ہے۔ جب تک وہ ایک حلقہ محدود کے اندر بند ہو اگر اس کا علم کاشتکار کو ہو گیا ہوتا تو نہ معلوم یہ خبر کہاں سے کہاں پہنچتی پھر یا تو حکام اس دولت پر قبضہ کرنے کی فکر کرتے یا سینٹ بارتھولومیو کی خانقاہ کے مجاوروں کے نام لیوا جو دوسرے ملکوں میں بستے ہیں اور جن کا درحقیقت اس دولت پر کوئی حق نہیں دعوے دار بن کر کھڑے ہو جاتے اور اب جو کچھ میں کہنا چاہتا ہوں اس کو غور کے ساتھ سنیئے بڑی ضرورت اس خزانہ کو انتہائی احتیاط کے ساتھ یہاں سے نکال کر لے جانے کی ہے اور میں خوشی سے آپ لوگوں کو اس کام میں مدد دوں گا گو میرا اپنا اس پر ذرا بھی حق نہیں ہے میں یہ دولت آپ دونوں کی ملک سمجھتا ہوں اور اگر میرا اس میں کوئی حصہ تھا بھی تو وہ میں نے خوشی سے آپ لوگوں کو دیدیا ہے"

"نہیں یہ غیر ممکن ہے!" درازو نے پرجوش لہجہ میں کہا "ہم کیا اتنے ہی خود غرض ہیں کہ آپ کی فیاضی سے ناجائز فائدہ حاصل کرنے کی کوشش کریں؟ اگر آپ

اس دولت میں حصہ لینا منظور نہیں کرتے تو بلا سے ہر ایک چیز کو یہیں پڑا رہنے دیا جائے۔۔"

"خیر اس کے متعلق ہم عنقریب فیصلہ کریں گے" میں نے اپنے دوست کا قطع کلام کرتے ہوئے کہا "اس اثنا میں ہمیں اس خزانہ کو بحفاظت چھپانے کی فکر کرنی چاہیئے کیونکہ اس کو یہاں سے نکالکر لے جانے کا عمل تو وقت لے گا"

درازدست نے اس مشورہ کی اہمیت کو تسلیم کیا اور تھوڑی دیر صلاح مشورہ کرنے کے بعد فیصلہ کیا گیا کہ سامان کو فی الحال وہیں رہنے دیا جائے البتہ جاتے وقت ہم اس تہ خانہ کا منہ اس طریقہ پر بند کردیں کہ اگر کوئی آدمی اس طرف سے گذرے تو اس کے دل میں کسی طرح کا شبہ پیدا نہ ہو چنانچہ ایسا ہی کیا گیا ایک بہت بڑا پتھر اٹھاکر ہم نے اوپر کا دہانہ بند کردیا پھر کچھ مٹی اس پر ڈال کر پیروں سے دبادی اور ٹوٹے ہوئے پتھر ادھر ادھر سے اٹھاکے اس طرح اسپر جمع کردیئے کہ کسی کو اس جگہ کے کھودے جانے کے متعلق شبہ پیدا نہ ہوسکتا تھا۔

اس سے فارغ ہوکر ہم اس مقام سے رخصت ہوئے مگر اتنی خوشی ہمارے دلوں کو تھی کہ پاؤں کہیں رکھے کہیں پڑتے تھے اور کانسٹنٹائن درازدست اور نوکر کی آنکھوں میں تو کچھ ایسی چمک پیدا ہورہی تھی کہ بمجبوری مجھے کہنا پڑا آپ لوگ ضبط سے کام لیں ورنہ مجھے ڈر ہے کہ اس راز کو جسے چھپانے کی اتنی کوشش کی گئی ہے آپ کی نگاہیں ظاہر کردیں گی۔

"میری رائے میں بہتر ہوگا کہ ہم لوگ سیر کرتے ہوئے مونٹی ڈورو کے منہدم قلعہ تک ہوآئیں" درازدست نے صلاح دی "جب ہم آج صبح جھونپڑی سے چلنے لگے تو ہم نے اپنے میزبان سے بیان کیا تھا کہ ہم قلعہ کے کھنڈر

دیکھنے جائیں گے۔ پس اگر ہم یہیں سے واپس لوٹ گئے۔ تو کاشتکار کے دل کو شک ہوگا اس کے علاوہ تھوڑی دیر ادھر ادھر پھرنے سے ہمیں تبادلہ خیالات کا موقعہ بھی مل جائیگا اور دلوں کا جوش بھی جو چھروں سے ظاہر ہوتا ہے۔ ٹھنڈا پڑ جائے گا"

"تو آیئے اس طرف کو چلیں" میں نے کہا "وہ مقام یہاں سے قریباً پانچ میل کے فاصلہ پر ہے لیکن ہمارے لئے یہ فاصلہ کچھ بہت زیادہ نہیں"

مونٹی ڈورو کے تباہ شدہ قلعہ کی طرف جاتے ہوئے میں نے پھر اسی مضمون کو تازہ کیا جس کا اثر ہم سب کے دلوں پر حاوی تھا۔

"میرے عزیز دوست" میں نے دراز دو سے مخاطب ہو کر کہا "میں نے اس بات کا مصمم ارادہ کر لیا ہے کہ اس دولت میں قطعاً حصہ نہ لونگا... ٹھیریئے آپ میرا قطع کلام نہ کیجئے بلکہ جو کچھ میں کہتا ہوں اس کو غور کے ساتھ سنئے میرے پاس فوری ضرورتوں کے لئے کافی روپیہ موجود ہے۔ اور اس سے چند ماہ کا گذارہ بخوبی چل جائیگا۔ اس کے بعد آٹھویں نومبر میں میری قسمت کا آخری فیصلہ ہوتا ہے اُس وقت یا تو مجھے وہ خوشی حاصل ہوگی جس کے سامنے دولت کی مسرت کوئی چیز نہیں یا مجھے اس غمگینی کا شکار بننا پڑے گا جسے دولت کم نہیں کر سکتی۔ اس کے باوجود دونوں حالتیں پیش نظر رکھتے ہوئے میں عرض کر دینا چاہتا ہوں کہ مجھے ہر لحاظ سے کامیابی کی امید ہے اور ناکامی کا اندیشہ بالکل نہیں لیکن دونوں حالتوں میں مجھ کو روپیہ کی حاجت نہیں ہے۔ کیونکہ میں آپ کے اصرار پر اس دولت کا کچھ حصہ لے بھی لوں تو سر منٹیو ہیسلٹین کو جب اس کا علم ہوگا۔ تو وہ مجھے اس کو پاس نہ رکھنے دیگا۔ بلکہ میرا اپنا خیال یہ ہے کہ اس دولت کے ہوتے ہوئے مجھے اپنی کامیابی کی اتنی امید نہ ہوگی جتنی اس کے بغیر اب ہے"

"گویا آپ کی رائے میں" دراز دو نے پُر خیال انداز سے کہا۔ "اس دولت پر قبضہ

کو یا خلاف اخلاق فعل ہے"

"ٹھہریئے میں اپنی رائے کو پوری طرح واضح کر دینا چاہتا ہوں" میں نے جواب دیا اس میں شک نہیں صحیح معنوں میں یہ فعل خلاف اخلاق ہے۔ کیونکہ دنیا کے سب ملکوں کا دستور ہے کہ دفینہ پانے والے کو نہیں ملتا وہ یا تو اصلی وارثوں کے پاس جاتا ہے یا بحق سرکار ضبط کر لیا جاتا ہے۔ مگر سوال پیدا ہوتا ہے کیا حالات پیش آمدہ میں ہمیں اس پر قبضہ کرنا چاہیئے یا نہیں؟ اپنے بارہ میں میں کہہ سکتا ہوں کہ نہ فی الحال مجھے اس دولت کی حاجت ہے اور نہ خواہش اس لئے میں اس فعل کو خلاف اخلاق جانتا ہوا اس میں حصہ لینا نہیں چاہتا لیکن مقابلہ میں آپ کی حالت جدا ہے ایمان کی پوچھئے تو میں کوئی زبردست پابند اخلاق یا اصول خاص پر چلنے والا آدمی نہیں ہوں پس میں اگر آپ کو بیش بہا دولت سے دست بردار ہونے کا مشورہ دوں تو میری طرف سے یہ کوری بناوٹ میں داخل ہوگا جائز اور اصولی طور پر یہ دولت اسی کی ہونی چاہیئے۔ جو اسے پائے مگر قانون اس حقیقت کو نہیں مانتا اسلئے اس دولت کا مالک قانوناً کوئی اور ہی آدمی سمجھا جائے گا تاہم ساری باتوں کو مدنظر رکھتے ہوئے مجھ کو یہ بیان کرنے میں تامل نہیں ہے۔ کہ اگر آپ کی جگہ میں ہوتا تو ضرور اس پر قبضہ کر لیتا یعنی اس فعل کو ناجائز سمجھتے ہوئے بھی مجھے اس پر قبضہ کرنے سے تامل نہ ہوتا"

"رازو میرے اس بیان کو گہری توجہ سے سنا کیا اس کے بعد تھوڑی دیر ہم چپ چاپ آگے کو چلتے گئے بظاہر وہ کسی گہری سوچ میں پڑا ہوا تھا آخر کار اس نے کہا۔ "میرے عزیز دوست دولت زیادہ نہیں تو آپ کو اپنے حصہ کی دولت ضرور لے لینی چاہیئے ادنے سے ادنے اندازہ کے مطابق اس دفینہ کی مالیت ساٹھ ہزار پونڈ سے کم نہ ہوگی۔ کیا آپ بغیر سوچے سمجھے اس سے دست بردار ہونا چاہتے

ہیں؟ رہ گیا یہ سوال کہ سر متھیو ہیلیٹین اس کے بارہ میں کیا خیال کریں گے تو اسکی حاجت ہی کیا ہے کہ ان کو واقف حال ہونے کا موقعہ دیا جائے؟ آپ اپنے حصہ کی چیزوں کو فروخت کرکے زر نقد حاصل کر سکتے ہیں اور آپ کو اختیار ہے کہ وہ روپیہ خواہ کسی غیر ملک میں جمع کرادیں یا اس ملک میں جمع رہنے دیں اور بوقت ضرورت اس سے کام لیں"۔

مونٹی ڈورو کے قلعہ کی طرف جاتے ہوئے ہم اس سوال پر بڑی دیر تک بحث کرتے رہے مگر میں نہیں چاہتا کہ ان سب دلیلوں کو جو دراز و کی طرف سے پیش ہوئیں یا جن کو میں نے خود اپنی طرف سے پیش کیا تفصیل کے ساتھ بیان کروں کیونکہ اس سے ناظرین کی دلچسپی میں فرق آنے کا احتمال ہے مختصر یہ کہ قلعہ کے کھنڈروں تک پہنچنے کے وقت تک ہم اس بارہ میں کوئی فیصلہ کن رائے قائم نہ کر سکے ایک طرف میں اس بات پر زور دے رہا تھا کہ اپنے حصہ کی دولت نہ لوں گا۔ مقابلہ میں دراز و کو اصرار تھا۔ کہ آپ ضرور ایسا کریں۔ کیونکہ وہ آپ کا حق ہے۔

"خیر فی الحال ہمیں اس بحث کو ترک کر دینا چاہیئے"۔ میں نے کھنڈروں کے پاس پہنچ کر آخر کار کہا "سر دست ہمیں عہد گذشتہ کی اس مشہور یادگار کی عظمت کے نشانات دیکھنے ہیں۔ اس کے بعد جیسا ہوگا دیکھا جائے گا"۔

سینٹ بارتھولومیو کی خانقاہ کی مانند قلعہ مونٹی ڈورو کے کھنڈرات بھی دور تک پھیلے ہوئے تھے البتہ دونوں میں یہ فرق ضرور تھا کہ سابقہ کھنڈر تو بالکل منہدم ہو چکے تھے مگر قلعہ کے آثار مقابلتہً بہتر حالت میں تھے گرگجے اور دیواریں بڑی حد تک صحیح سالم تھیں اور ایک برج تو اس قدر اچھی حالت میں تھا کہ اس کی ایک اینٹ بھی اکھڑی ہوئی نظر نہ آتی تھی اس کے باوجود امتداد زمانہ سے فرش منہدم

ہو گیا تھا۔ چھت گر پڑی تھی اور سیڑھیاں بھی کہیں نظر نہ آتی تھیں۔ یہی وجہ تھی کہ برج کے اندر کھڑے ہو کر اوپر کو دیکھا جائے تو نیلگوں آسمان صاف دکھائی دیتا تھا۔

وہ خندق جو کسی زمانہ میں قلعہ کے گرد بنی ہوئی ہو گی اب تک باقی تھی اور اُس میں پچھلی بارشوں کا گندا اور بدبودار پانی جمع تھا۔ صحن میں خودرو پودے اور جھاڑیاں بکثرت اگی ہوئی تھیں البتہ شکستہ دیواروں کی حالت سے یہ معلوم کرنا بہت دشوار نہ تھا کہ کسی زمانہ میں قلعہ کی وسعت کتنی تھی بڑے پھاٹک کے دونو طرف دو گول برج تھے جن میں سے ایک تو وہی تھا جس کا ذکر اوپر کیا جا چکا ہے لیکن دوسرا منہدم ہو چکا تھا اس مقام پر خندق کو پاٹنے کے لئے لکڑی کا پل بنا ہوا تھا قلعہ کی ساخت مستطیل تھی اور اندرون عمارت کا وہ حصہ ٹوٹی ہوئی دیواروں اور شکستہ دروازہ کی صورت میں اب تک موجود تھا جس سے کسی زمانہ میں قید خانہ کا کام لیا جاتا ہو گا۔ یہیں ایک تہ خانہ بنا ہوا تھا جس کا دہانہ اب پتھروں اور اینٹوں کے گرنے سے بند ہو چکا تھا۔ اور اس میں بھی جا بجا جنگلی گھاس اگی ہوئی تھی۔

جس طرح سینٹ بارتھولومیو کی خانقاہ میں ہوا تھا اسی طرح یہاں بھی میرے تخیل نے پرواز شروع کی اور مجھے گذرے ہوئے زمانہ کی خیالی تصویریں دکھائی دینے لگیں ایسا معلوم ہوا قلعہ پھر اپنی اصلی حالت پر بنا ہوا ہے فصیلوں پر جا بجا جنگجو سپاہی زرہ بکتر پہنے کھڑے ہیں اور اُن کے ہتھیاروں کی جھنکار تھوڑی تھوڑی دیر کے بعد کانوں میں آتی ہے اتنے میں ایک پرشکوہ صورت خاندان مونٹی ڈورو کے کسی نام لیوا کی۔ شکاری لباس پہنے قلعہ کے ایک حصہ سے باہر آتی دکھائی دی۔ نوکروں نے کسا کسایا گھوڑا حاضر کیا اور وہ اس پر سوار ہو کر

شکار کھیلنے چلا گیا پھر ایسا معلوم ہوا کہ قلعہ کے صحن میں نائیٹ اور لیڈیاں لاتعداد نوکروں کے ساتھ مجمع ہیں ایک جانب بے شمار گھوڑے کھڑے ہیں جن کے پختہ فرش پر بے صبری سے سم مارنے اور ہنہنانے سے شور سا پیدا ہو رہا ہے کونٹ آف مونٹی ڈورو اپنے کمتوں میں گھرا ہوا شکار کھیلنے چلا ہے ساتھ ساتھ کچھ اہلکار ہاتھوں پر باز لئے جا رہے ہیں اور ان کے پیچھے خوش پوش مسن نوکروں کا ہجوم ہے۔ پھر یہ نظارہ بدل گیا۔ اور ایسا معلوم ہوا کہ دشمن سے جنگ جاری ہے پرشور نعرے آسمان کی طرف اٹھ رہے ہیں باہر محاصرین کی فوج اس طرح جمی کھڑی ہے جیسے شہد کی مکھیاں چھتے پر اور محصورین فصیلوں پر چڑھ کر ان پر وار کرتے اور انہیں ہلاک کر کے خندقوں میں گراتے یا ہزیمت دے کر پسپا ہونے پر مجبور کر رہے ہیں...

مگر میں اس بیان کو طول دینا نہیں چاہتا مبادا ناظرین یہ سمجھیں کہ میں بلاضرورت اپنی داستان کو لمبا کر رہا ہوں مختصر یہ کہ ایک گھنٹہ سے زائد عرصہ تک دراز دوار میں نوکر کو ساتھ لئے کھنڈروں کا گشت کرتے رہے اور آخر کار تھک ہار کر ایک مقام پر بیٹھ گئے اتنے میں دو کا عمل ہو گیا تھا۔ صبح کے بعد ہمیں کھانا بھی نصیب نہ ہوا تھا اور اس محنت کے بعد جو ہمیں خانقاہ کے کھنڈروں میں کرنی پڑی تھی ہم بھوک اور پیاس محسوس کرنے لگے تھے۔ کوئی آبادی آس پاس نظر نہ آتی تھی۔ چنانچہ میں نے درازدو سے کہا کہ پانی تو تھوڑی دور اس ندی میں جو نصف میل کے فاصلہ پر بہتی ہے مل جائیگا مگر کھانے کی کوئی چیز نظر نہیں آتی اس کے لئے ہمیں اس وقت تک انتظار کرنا ہوگا جتنے کہ کاشتکار کی جھونپڑی میں واپس پہنچ جائیں۔

جبکہ ہم میں یہ باتیں ہو رہی تھیں ایک آدمی ٹوٹی ہوئی دیوار کے پیچھے سے ہماری طرف آتا دکھائی دیا اس کی شکل و صورت بارعب تھی قد لمبا یعنی کم از کم

چھ فٹ اونچا بدن تاڑ کی طرح سیدھا جسمانی ساخت مضبوط لیکن اعضا ہلکے پھلکے اور موزوں عمر اس کی چالیس سال کے قریب تھی رنگت سیاہی مائل زیتونی آنکھیں کالی مگر بے حد تیز اور بھویں ابھری ہوئی اور نمایاں تھیں آدمی ہر چند شکیل و وجیہہ تھا تاہم اس کے چہرہ کے آثار سے تھکن پریشانی اور اضمحلال ظاہر ہوتا تھا۔ جس کی وجہ ممکن ہے کسی قسم کی بد اعتدالی یا تفکرات کی کثرت یا ان دونوں باتوں کا اشتراک ہو لباس عمدہ اور گلے میں مخملی گریبان کا ڈھیلا کوٹ تھا جس کو باندھنے کے لئے سیاہ ریشم کی پھندنے دار ڈوری لگی ہوئی تھی۔ انداز و اطوار سے وہ کسی امیر گھرانے کی یادگار معلوم ہوتا تھا اور وہ ہم سے بڑے اخلاق و اخلاص کے ساتھ ملا۔

دروازہ سے میری گفتگو فرانسیسی زبان میں ہو رہی تھی اب اس شخص نے بھی اسی زبان میں ہمکو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔

"صاحبو جو باتیں آپ میں ہو رہی تھیں وہ بغیر کسی نیت یا ارادہ کے میرے کانوں میں پہنچ گئی ہیں۔ اور میں یہ عرض کرنے کو حاضر ہوا ہوں۔ کہ اگر آپ منظور کر سکیں تو میں ان کھنڈرات کو دیکھنے کے لئے اس طرف آتے ہوئے جو کھانا اپنے ساتھ لایا تھا۔ اس میں آپ بھی شریک ہو سکتے ہیں"

یہ کہتے ہوئے اس نے ہماری اجازت کا انتظار نہ کرتے ہوئے اپنے لبادہ کے نیچے سے ایک چھوٹا سا ساوستی باسکٹ نکالا اور ایک چوڑے پتھر سے میز کا کام لیتے ہوئے اس پر اپنے سپید رومال کا دسترخوان بچھا دیا ایک چھوٹی سی ڈبل روٹی کے علاوہ سرد گوشت کا سنبوسہ اور پینے کے لئے ایک شیشی شراب کی اس کے پاس تھی ان سب چیزوں کو حاضر کرتے ہوئے اس نے مسکرا کر کہا چونکہ مجھے ان ویران کھنڈرات میں آپ کا شرف نیاز حاصل کرنے کی امید

نہ تھی اس لئے میں اپنے ساتھ ایک ہی گلاس لایا تھا۔ اور اب مجھ کو اسی پر کفایت کرنی پڑیگی" قدرتی طور پر میں نے اور دراز دستی نے اس کی عنایت کا دل سے شکریہ ادا کیا۔ اور چونکہ اس شخص کے انداز بے تکلفانہ تھے اس لئے کسی طرح کی جھجک ہمکو اس کی دعوت قبول کرنے میں نہ ہوئی معلوم ہوتا تھا وہ نیکدل اور نیک طینت ہونے کے علاوہ اعلےٰ سوسائٹی سے میل جول رکھنے کا عادی ہے۔ چنانچہ یہ بات کھانا کھاتے ہوئے اس کے انداز تکلم اور اس کے الفاظ سے جلد ہی واضح ہو گئی۔

"میری رائے میں آپ لوگوں سے یہ پوچھنا لاحاصل ہوگا" اس نے مسکراتے ہوئے کہا۔ کہ آپ اس جزیرہ کے رہنے والے نہیں بلکہ کسی دوسرے ملک کے باشندے ہیں" اور پھر خاص طور پر میری طرف متوجہ ہو کر کہنے لگا "آپ غالباً جرمن یا انگریز ہیں"

"جی میں انگلستان کا رہنے والا ہوں" میں نے جواب دیا۔

"میں آپ کے ملک سے خوب واقف ہوں" اجنبی نے اب مجھ سے بزبان انگریزی گفتگو کرتے ہوئے کہا۔ "مجھے ایک سے زیادہ موقعوں پر وہاں جانے کا اتفاق ہوا ہے اور میں کئی سال تک لندن میں بھی رہا ہوں آپ کے ساتھی غالباً یونانی ہیں؟"

میں نے اس کے آخری سوال کا جواب بصورت اثبات دیا۔ لیکن مجھے یہ دیکھ کر بڑی حیرت ہوئی کہ اب اس نے دراز دست اور اس کے نوکر سے ان کی اپنی زبان یونانی میں گفتگو شروع کر دی مگر اس کے بعد فوراً ہی اس نے پھر فرانسیسی زبان استعمال کرنی شروع کی تاکہ میں بھی اس گفتگو میں حصہ لے سکوں ایک شستہ خیال اور مہذب شریف آدمی کی مانند کسی طرح کا بے جا تکبر ظاہر کئے بغیر وہ ہم

میں سے ہر ایک کے ساتھ مساوی سلوک کرتا رہا اس نے یہ بھی نہیں پوچھا کہ آپ لوگ کس سلسلہ میں یہاں آئے ہیں البتہ اپنی طرف سے اُس نے بیان کیا کہ میں شوقیہ سیر و سیاحت کر رہا ہوں اور محض رفع استعجاب کے لئے ان کھنڈروں کو دیکھنے چلا آیا تھا جن سے ایک خوفناک روائت کی یاد وابستہ ہے دوران گفتگو میں معلوم ہوا کہ تورانو اس کا نام اور وہ اس جزیرہ کا باشندہ ہے۔ گو اس کی عمر کا بیشتر حصہ ممالک غیر میں بسر ہوا ہے کیونکہ کافی گذارہ رکھنے کے باعث اس کو سیر و سیاحت کا شوق پورا کرنے میں کوئی دقت پیش نہ آسکتی تھی میں نے بر سبیل تذکرہ اس سے پوچھا "کیا آپ نے سینٹ بارتھولومیو کی خانقاہ کے کھنڈرات بھی دیکھے ہیں"؟ جس کا جواب اس نے بصورت اثبات دیا بلکہ یہاں تک بیان کیا کہ "میں نے پچھلے ہفتہ وہاں رہ کر اُن کھنڈرات کا نقشہ تیار کیا تھا چنانچہ وہ نقشہ اس نے ہمکو دکھایا بھی معلوم ہوا اپنی دوسری قابلیتوں کے علاوہ اس کو فن نقشہ کشی میں بھی کافی مہارت ہے۔

اپنے بارہ میں ہم نے اس کو بتایا کہ ہمارا جہاز اس جزیرہ کے ساحل کے قریب خشکی پر چڑھ کر پاش پاش ہو گیا تھا اور ہم اب پاس ہی ایک کاشتکار کے مکان پر ٹھیرے ہوئے ہیں اس نے کہا کہ میں نے بھی اس جہاز کی تباہی کا حال سنا اور ہمارے معجزانہ بچاؤ پر مبارکباد دی معلوم ہوا وہ اسی روز رخصت ہو جانا چاہتا تھا۔ تاہم اس نے اُمید ظاہر کی کہ ہم شاید پھر بھی ایک دوسرے سے ملیں اس کے کچھ عرصہ بعد جب ہم ایک دوسرے سے جدا ہوئے تو ہم میں سے ہر شخص اس اجنبی کے حسن سلوک اور اس کے دوستانہ برتاؤ سے خورم و مسرور تھا جس نے اس بے تکلفی سے ہمیں اپنے کھانے کا حصہ دار بنایا۔

جھونپڑی کی طرف جاتے ہوئے ہم میں پھر وہی بحث چھڑ گئی جو مونٹی ڈورو کے

قلعہ کے کھنڈرات میں اجنبی کے آنے سے عارضی طور پر رک گئی تھی کانسٹانٹن نے مجھ سے درخواست کی کہ آپ دفینہ کے متعلق اپنے فیصلہ پر نظر ثانی کریں مگر میں نے اپنی بات پر اڑنے کی کوشش کرتے ہوئے ہر بار یہی کہا کہ میں اس میں قطعی حصہ نہ لوں گا۔ اس لئے آپ اس بحث کو تازہ نہ کریں اس کے باوجود دراز و نئی نئی دلیلیں اپنی طرف سے پیش کرتا رہا اس کی فیاضانہ طبیعت کو اس خیال سے بہت صدمہ ہوتا تھا کہ میں اس دولت میں برابر کا حصہ دار بننا نہیں چاہتا یہاں تک اس نے کہا کہ شاید آپ اس دولت کا حصہ لینا کسر شان تصور کرتے ہیں اور جو بات دوسروں کو کرنے کے لئے کہتے ہیں اس پر خود عمل کرنا نہیں چاہتے۔ میں نے دوبارہ اس کو سمجھایا کہ میری اور آپ کی حالتوں میں فرق ہے میں نے کئی کئی طریقوں پر کوشش کی کہ اس گفتگو کو ختم کیا جا سکے مگر وہ کسی نہ کسی ذریعہ سے پھر اس کو تازہ کر لیتا تھا حتےٰ کہ جھونپڑی کے پاس جا کر ہمیں مجبوری اس ذکر کو ترک کر دینا پڑا۔

ہم جس وقت کاشتکار کی جھونپڑی کے پاس پہنچے تو گہری شام ہو گئی تھی اندر گئے تو دیکھا کہ ایک اور شخص وہاں بیٹھا ہے عمر اس کی لگ بھگ میری عمر کے برابر تھی مگر اس نے بڑا شاندار لباس پہنا ہوا تھا ہر چند اسکو شکیل و وجیہہ نہیں کہہ سکتے تاہم اس کے چہرہ کے انداز میں کوئی مخصوص شان پائی جاتی تھی۔ اور اس کے انداز و اطوار دل خوش کن تھے رنگت سپید بال سنہرے جس سے میں نے فوراً اندازہ کر لیا کہ وہ اگر میرے ملک کا رہنے والا نہیں تو کم از کم کسی سرد ملک کا باشندہ ضرور ہوگا۔ لیکن جیسا کہ بعد ازاں معلوم ہوا جزیرہ کارسیکا کے باشندوں کا خون اس کی رگوں میں بہتا تھا اور لیون اس کا نام تھا یہ بھی معلوم ہوا کہ وہ اپنے نوکر کے ہمراہ گھوڑے پر سوار ہو کر یہاں آیا ہے اور بعض وجوہات سے جو عنقریب

بیان کی جائیگی۔ اس نے اس جزیرہ میں قیام کیا ہے۔

اس داستان کو جو پہلے ہی کافی لمبی ہو چکی ہے اور زیادہ طویل کرنے کے خیال سے میں اس نوجوان کی آمد کے حالات جو درحقیقت دوران گفتگو میں معلوم ہوئے تھے اپنے لفظوں میں اختصار کے ساتھ بیان کر دینا ہی کافی سمجھتا ہوں مگر ایسا کرنے سے پیشتر تمہید کے طور پر بعض ایسے حالات کی تفصیل ضروری ہے جو اس زمانہ سے تعلق رکھتے ہیں جب سینٹ بارتھولومیو کی خانقاہ نہ صرف قائم اور برقرار بلکہ عروج پر تھی۔ میں بیان کر چکا ہوں کہ اس جگہ کا منتظم لارڈ ابیٹ کہلاتا تھا اور قدیم سے یہ دستور چلا آتا تھا کہ وہی اس خانقاہ کا دینی اور دنیوی سرگروہ سمجھا جاتا تھا زیادہ صاف لفظوں میں وہ نہ صرف اس خانقاہ کا لاٹ پادری ہوتا تھا۔ بلکہ اُسکی عمارت متعلقہ جائداد اور اراضی کا نواب بھی۔ گویا جو شخص اس خانقاہ کا لاٹ پادری منتخب ہوتا اس کو دینی اور دنیوی دونوطرح کے اختیارات حاصل ہوتے تھے۔ جیسا کہ ناظرین کو معلوم ہے آخری لاٹ پادری کی موت کونٹ آف مونٹی ڈورو کے ہاتھوں واقع ہوئی تھی اس کے بعد چونکہ خانقاہ کی عمارت جلا کر خاک سیاہ کر دی گئی اور مہنت سب تتر بتر ہو گئے اس لئے کوئی اُس کا جانشین منتخب نہ ہو سکا دوسرے لفظوں میں ازروئے قانون جو آدمی مراد ہی سینٹ بارتھولومیو کا مالک اور امین تھا اس کا ایک چھوٹا بھائی کمزور اور فاتر العقل اور زمانہ کی نرم رفتار کے مطابق چلنے والا اور بھی تھا مگر اس میں نہ اتنی دلیری تھی نہ حوصلہ کہ وہ لارڈ ابیٹ کی موت کا انتقام لیتا یا اس کے قاتل کونٹ آف مونٹی ڈورو کو سزا دیتا یہ شخص اس جزیرہ کے شہر اجیشیو میں رہتا اور لیون نام رکھتا تھا اور اس کی عمر کا بیشتر حصہ مالی اور تجارتی مشاغل میں بسر ہوا تھا۔ وہ اشاوی شدہ اور کنبہ دار تھا۔ لیکن جب اپنی غلامانہ عادات کے باوجود وہ جنوی حکام

کی سختیوں کا نشانہ بنا اور مصالحت کی انتھائی کوشش کرکے بھی حکام کو نرمی پر مائل نہ کر سکا تو اس نے اپنے وطن سے بھاگ کر ملک فرانس میں پناہ لی۔ یہ اس کے بھائی کے قتل اور خانقاہ کی تباہی کے کچھ عرصہ بعد کا واقعہ ہے رفتہ رفتہ اس کا خاندان فرانس سے چلکر انگلستان پہنچا وہیں ان لوگوں کے رشتے ناطے ہوئے اور اس طرح اہل کارسیکا کا خون انگریزی خون سے آمیز ہو گیا جس نوجوان کو میں نے اب کاشتکار کی جھونپڑی میں بیٹھے دیکھا وہ اسی خاندان کا آخری نام لیوا تھا اور اس طرح بالواسطہ مقتول ایبٹ کا وارث بھی وہی تھا اس سانحہ کے بعد حالات میں عظیم تبدیلیاں واقع ہو چکی تھیں تاہم اس سرزمین میں اس شخص کی موجودگی دلچسپی سے خالی نہ تھی۔

میرے خیال میں بیان کرنے کی حاجت نہیں کہ جزیرہ کارسیکا پر اہل جنیوا کی حکومت کا خاتمہ مدتوں پیشتر ہو چکا تھا اور اب یہ جگہ فرانس کے قبضہ میں تھی لیکن جو انقلابات اس سرزمین کو دیکھنے نصیب ہوئے جو پریشانیاں اس کے باشندوں کو اٹھانی پڑیں جو فیصلے مختلف حاکموں نے یکے بعد دیگرے کبھی کسی باشندہ کے حق میں اور کبھی کسی کے برخلاف صادر کئے اس نے معاملات اندرونی میں عجیب گڑبڑ پیدا کر دی جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ مختلف آدمی مختلف جائدادوں کے حقدار بن کر اپنے اپنے دعوے پیش کرنے لگے ان آپس کے جھگڑوں کا یہ نتیجہ ہوا کہ خاندانی عناد بڑھ گئے دشمنیاں پھیلیں جوش انتقام نے نمایاں صورت اختیار کی اور حالت آخر کار نہایت ابتر ہونے لگی تھی کہ مجبوراً پارلیمنٹ فرانس کو ایک نیا قانون پاس کرکے جزیرہ کارسیکا میں نافذ کرنا پڑا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ اجیشیو میں ایک خاص کمیشن بیٹھا جس کا فرض محض یہ تھا کہ تقسیم اراضی کی جانچ کرکے بے لاگ فیصلے صادر کرے اس کمیشن کے تقرر سے جزیرہ کارسیکا

میں بڑا جوش پھیلا جو لوگ صاحب جائداد تھے انہیں فکر دامنگیر ہوئی اور جن کے پاس کچھ نہ تھا وہ اس امید سے خوش ہونے لگے کہ ممکن ہے ان کے دعوے کا فیصلہ ان کے حق میں ثابت ہو چونکہ فرانس نے اس کمیشن کے ساتھ ہی ایک معقول فوجی جمعیت ہر قسم کے فتنہ و فساد کو دبانے کے لئے مقرر کر دی تھی اس لئے دلوں میں جوش رکھتے ہوئے اہل جزیرہ خاموش تھے اور ممبران کمیشن اپنے کام کو اطمینان کے ساتھ کر سکتے تھے چونکہ اس سند کے سائے ارا کین انصاف پسند اور قابل تھے اس لئے وہ انصاف کا ہر حال میں خاص خیال رکھتے تھے اور جس زمانہ کا یہ ذکر ہے اس کمیشن کو اس جزیرہ میں آئے قریباً ایک سال کا عرصہ گذر چکا تھا۔

جیسا کہ سمجھا جا سکتا ہے اس کمیشن کی کارکردگی کی بدولت جزیرہ کارسیکا کی تقسیم اراضی میں بہت سی تبدیلیاں واقع ہوئیں جو لوگ اس اصول پر زمینوں پر قبضہ کئے بیٹھے تھے کہ قابض آدمی نوے فیصدی کا حقدار ہوتا ہے۔ انہیں اپنی اراضی جائز وارثوں کو دینے پر مجبور ہونا پڑا جو مدت سے مایوس ہوئے بیٹھے تھے نئے سر سے مالک بن گئے غریب امیر ہوئے اور امیروں کو مفلسی کا منہ دیکھنا پڑا گویا ایک بھاری انقلاب جائز اور پرامن جزیرہ کی حدود میں رونما ہونے لگا در اصل لیون کا بھی اسی سلسلہ میں اس جگہ آنا ہوا تھا اور اس کا دعوے یہ تھا کہ وہ اراضی جو ڈیڑھ سو سال پیشتر بمقتول ایبٹ کے قبضہ میں تھی جائز وارث کی حیثیت میں اب اسکو ملنی چاہیئے۔

معلوم ہوا لیون کے والدین کچھ عرصہ پیشتر انتقال کر چکے تھے اس کا باپ خاندان لیون کا جانشین اسی جزیرہ کا رہنے والا تھا۔ لیکن ماں انگلستان کی رہنے والی تھی فی الحال اس نوجوان کو معقول گذارہ حاصل تھا۔ لیکن

دولت کی چاہ کسے نہیں ہوتی ؟ سینٹ بارتھولومیو کی خانقاہ سے متعلق اراضی پر قبضہ کرنے کی کوشش اس کو یہاں لے آئی جس زمانہ کا یہ ذکر ہے اس سے کچھ عرصہ پہلے لیون انگلستان میں رہا کرتا تھا مگر جب بالغ ہونے کے بعد اُس نے اس کمیشن کے تقرر کا حال معلوم ہوا تو وہ اپنا دعوے پیش کرنے اس ملک میں چلا آیا۔ جن وکیلوں سے اس نے مشورہ لیا ان کا خیال تھا کہ معاملہ انتہا درجے پیچیدہ ہے تو بھی پرانے رجسٹروں اور دقیانوسی فائلوں کی دیکھ بھال کرنے کے بعد آخرکار یہ بات معلوم ہوئی کہ بہت سے لوگ جو خانقاہ کی اراضی پر فی الحال قابض ہیں دراصل اس پر کوئی حق نہیں رکھتے۔ لیکن سب سے بڑی مشکل یہ تھی کہ عام طور پر خیال کیا جاتا تھا خانقاہ کی بربادی کے بعد یہ اراضی جینوی حکام کیطرف سے مونٹی ڈورو کے حوالہ کر دیگئی تھی۔ جس کے ہاتھوں وہ سانحہ پیش آیا تھا۔ گو اس کی تصدیق میں کوئی دستاویز اب تک دستیاب نہ ہوئی تھی تاہم ممکن یا اغلب سمجھا جاتا تھا۔ کہ کوئی ایسی ترکیب نکل آئے جس صورت میں یہ ثابت کرنے کا بار لیون کے ذمے ہوگا۔ کہ مونٹی ڈورو کا خاندان تلف ہو چکا۔ اور اب کوئی اس کا جائز وارث نہیں ہے۔ اب گویا نوجوان لیون کی راہ میں سب سے بڑی روک یہی حائل تھی۔ کیونکہ اس کو پورا یقین تھا۔۔۔ اور ایک اس پر کیا منحصر ہے سبھی لوگ اس حقیقت سے آشنا تھے کہ مونٹی ڈورو کا خاندان نابود ہو چکا اور اب کوئی اس کا نام لیوا باقی نہیں ہے تاہم عملی طور پر اس کا ثبوت فراہم پہنچانا مشکل اور دشوار تھا۔ اس کی طرف سے چند وکیل مقام اسپیشیو میں اس کے مقدمہ کی تیاری میں مشغول تھے اور اس مہلت سے فائدہ اٹھا کر وہ خود بارتھولومیو کی اس جائداد کو دیکھنے چلا آیا تھا جس پر وہ قبضہ کرنا چاہتا تھا اس کی آمد نہ صرف اس خیال سے تھی کہ ایک نظر اس جائداد کو دیکھ لے بلکہ اس لئے بھی کہ

ممکن ہے مقامی طور پر کوئی ایسی اطلاع مہیا ہو سکے جو مقدمہ کی تیاری میں فائدہ مند ثابت ہو۔ یہی وجہ اس کے اسجگہ آنے اور کاشتکار کی جھونپڑی میں قیام کرنے کی تھی۔ نیک دل کاشتکار نے اس کی اچھی مہمان نوازی کی اور اُسے بڑے تپاک سے اپنے ہاں رکھا۔

یہ حالات تھے جو ہم کو جھونپڑی میں واپس آنے بعد معلوم ہوئے اور چونکہ ان کا میری داستان سے گہرا تعلق ہے اس لئے میں نے یہاں پر ان کو درج کرنا ضروری سمجھا ہے۔ یوان بڑا خلیق اور ملنسار آدمی تھا اور اُس سے جلدی ہی ہمارا دوستانہ ہو گیا ہم نے اُس کو بتایا۔ کہ ہم قلعہ اور خانقاہ کے کھنڈرات دیکھنے گئے تھے اور وہیں تورانونام کے ایک شخص سے ملاقات ہوئی جو ہماری طرح کھنڈر دیکھنے گیا تھا تاہم جیسا کہ سمجھا جا سکتا ہے ہم نے اس خزانہ کا حال بالکل نہ کہا جو ہمیں سینٹ بارتھولومیو کے تہ خانہ میں ملا تھا اس طرح بڑی رات گئے تک باتیں ہوتی رہیں پھر جب ہم اپنے اپنے کمروں میں آرام کرنے کے لئے گئے تو میں بڑی دیر تک سارے حالات پر غور کرتا رہا۔

---

# باب ۱۳۵

## حبشیو کا سفر

اگر کوئی تامل اب تک اس بارہ میں میرے دل میں باقی تھا کہ مجھے اپنے حصہ کی دولت کے بارہ میں کیا طریق عمل اختیار کرنا چاہیئے تو وہ اس شخص کی آمد سے زائل ہو گیا جو صحیح معنوں میں اس سارے مال و دولت کا اصلی وعویدار تھا اب

اگر میں اس دفینہ میں حصہ لینا چاہتا بھی تو اپنے ضمیر کی آواز دبانا غیر ممکن ہو گیا۔ ہاں مرادو کی حالت جدا تھی وہ اگر اپنے حصہ کی چیز لینا چاہتا تھا۔ تو میں اس کا مزاحم ہونا پسند نہ کرتا تھا اور سچ پوچھئے تو لیون کا دعوے اگر صورت کامیابی حاصل کرلے تو محض ایک قانونی نکتہ کی وجہ سے اس کو اس دولت کا حقدار بنا سکتا تھا ورنہ کوئی حق قدرتی یا اخلاقی اسے سینٹ بارتھولومیو کی اراضی یا جائداد کا حاصل نہ تھا کیونکہ اس خانقاہ کی جائداد اور آمدنی گدی نشین پادریوں کے لئے وقف تھی نہ کہ خاندان لیون کے افراد کے لئے پس میری رائے میں لیون کا دعوے اس دفینہ کے متعلق اتنا زبردست نہ تھا کہ اُسے اس سے آگاہ کرنا میرا اخلاقی فرض ہوتا میرے لئے اتنا ہی کافی تھا کہ اُس جائداد میں اپنے حصہ سے دست کشی کرلوں اور چونکہ دراز و بار بار مجھے اپنا حصہ لینے پر اکساتا تھا۔ اس لئے میں نے جو آخری طریق عمل سوچا یہ تھا کہ کل سویرے ناشتہ کرنے کے بعد یہاں سے کسی طرف کو رخصت ہو جاؤں۔

لیکن بڑا سوال یہ پیدا ہوا کہ کہاں جاؤں؟ میرے ہیلیٹین ہال میں واپس جانے کی تاریخ ابھی کئی مہینے دور تھی سوچ سوچ کر خیال آیا کہ اٹلی کو واپس چلنا چاہیئے اوّل تو اس لئے کہ میں یہ تحقیق کرنا چاہتا تھا کہ لیگ ہارن میں لینوور اور ٹوڈ چیسٹر کا کیا حشر ہوا دوم اس لئے کہ میں کونٹ آف لوورنو کا اُس عنایت و احسان کے لئے شکریہ ادا کرنا چاہتا تھا جو اُس نے میری تحریر پڑھ کر کے ڈور چیسٹر کو پکڑوانے اور میرے عزیزوں کو بچانے کے ذریعہ سے مجھ پر کیا تیسری وجہ میرے اٹلی جانے کی یہ بھی تھی۔ کہ میں چاہتا تھا کونٹ آف ایولینو اور انیٹونیا ڈی ٹوولی کی رسم شادی میں حصہ لوں یہ سارے خیالات مجھے سفر اٹلی پر مائل کرتے تھے لیکن مقابلہ میں ایک خیال اور بھی تھا یعنی اب جبکہ میں ایک بار کا سکا

میں آچکا تھا۔ تو مجھے اس کا صدر مقام اجیشیو بھی دیکھتے جانا چاہیئے جس کا فاصلہ اس جھونپڑی سے پچاس ایک میل تھا خیر آخری فیصلہ جو میں نے کیا یہ کہ پہلے اجیشیو کی سیر کر کے پھر اٹلی کا سفر کروں گا۔

غرض اس سے اگلی صبح کو جب سارے آدمی ناشتہ کر رہے تھے تو میں نے کاشتکار اس کے کنبہ لیسون۔ اور اپنے یونانی دوستوں کی موجودگی میں بیان کیا کہ میرا ارادہ آج ہی اجیشیو جانے کا ہے کیونکہ مجھے انگلستان میں اپنے بعض دوستوں کے نام خط روانہ کرنے ہیں اس اطلاع کو پا کر دراز دراز اور اس کے نوکر نے بڑی حیرت ظاہر کی مگر میں نے ان کو سمجھایا کہ آپ لوگ فی الحال یہیں ٹھیریں آپ کو میری وجہ سے جلدی کرنے کی کیا حاجت ہے میں ادھر سے فارغ ہو کر پھر آپ سے آملوں گا۔

اس گفتگو کے بعد میں نے کاشتکار سے پوچھا کہ اجیشیو جانے کا بہترین رستہ کونسا ہے؟ اس نے کہا کہ میرے لڑکوں میں سے ایک آپ کو چھکڑے پر سوار کر کے قریب ترین قصبہ میں چھوڑ آئے گا جس کا یہاں سے سات میل کے لگ بھگ ہے وہاں سے آپ گاڑی کرایہ کر کے اجیشیو پہنچ سکتے ہیں میں نے اس مشورہ کے لئے شکریہ ادا کیا۔ اور کہا کہ جس وقت چھکڑا تیار ہو جائے میں چلنے کے لئے تیار ہوں۔

ناشتہ کی میز سے اٹھا تو دراز میرے ساتھ ساتھ جھونپڑی سے باہر آ گیا۔ اور مجھے ایک علیحدہ مقام پر لے جا کر ملامت آمیز لہجہ میں کہنے لگا "میرے عزیز دوست آخر کیوں آپ اتنی جلدی رخصت ہو جانا چاہتے ہیں؟"

"دیکھئے میں سب حال صاف صاف عرض کرتا ہوں" میں نے جواب دیا "چونکہ آپ ازراہ فیاضی بار بار اسی ایک مضمون کو دوہراتے ہیں۔ اس لئے

بس میدان چھوڑ کر رخصت ہو جانا چاہتا ہوں آپ جیسے محتاط اور تجربہ کار آدمی کو یہ سمجھانے کی حاجت نہیں کہ اس دفینہ کو نکلوانے کے متعلق انتہائی احتیاط سے کام لینے کی ضرورت ہے تاہم آپ کی اجازت سے..."

"آپ شوق سے مشورہ دیجئے" درازو نے کہا "میں ضرور اس پر عمل کرونگا"

"جو بات میں عرض کرنا چاہتا ہوں یہ ہے کہ آپ کل صبح قریباً اسی وقت رخصت ہو جائیں اور جاتے ہوئے یہ کہیں کہ میں بستیا جا رہا ہوں یہ اس لئے کہ اگر آپ نے اجیشیو کا نام لیا تو یہ لوگ سوچیں گے کیوں دونو ساتھ ساتھ رخصت نہ ہو گئے کاشتکار کی گاڑی اسی طرح آپ کو کسی قریبی مقام پر چھوڑ آئے گی وہاں آپ دن بھر رہیں اور جب شام کا دھندلکا چھانے لگے تو کھنڈرات کی طرف ہو لیں مخفی نہ رہے کہ میں یہ سب باتیں اشارتاً آپ سے کہتا ہوں ورنہ آپ کو اختیار ہے کہ جو طریقہ بہتر نظر آئے اس پر عمل کریں"

"نہیں میں آپ ہی کے کہنے پر عمل کروں گا" درازو نے کہا "مگر میرے عزیز میں پھر ایک بار آپ سے گذارش کرنا چاہتا ہوں..."

"دیکھئے میں بمنت عرض کرتا ہوں کہ اس ذکر کو تازہ نہ کیجئے" میں نے اپنے دوست سے کہا "اور اب چونکہ ہم ایک دوسرے سے جدا ہونے لگے ہیں اور معلوم نہیں حالات پھر کب ہمیں ایک دوسرے سے ملائیں اس لئے میں سچے دل سے دعا کرتا ہوں کہ خدا آپ کو راحت اور خوشی دے سدا آپ کو خوش حالی نصیب رہے اور اپنی لیونورا کے ساتھ رہ کر آپ اپنی بقیہ زندگی نیکی انصاف اور ایمانداری کے ساتھ گذاریں شاید پھر کبھی ہمارا ایک دوسرے سے میل ہو جائے لیکن بفرض محال ایسا نہ ہو تو اس حالت میں بھی یقین فرمائیے کہ مجھے آپ کا خط پا کر بے حد خوشی ہو گی اس وقت سے لے کر آئندہ ماہ فروری تک

میں نہیں جانتا برعظم یورپ میں کہاں کہاں پھرنا ہوا اس لئے میں کوئی خاص پتہ آپ سے عرض نہیں کر سکتا البتہ ماہ نومبر کے بعد اگر آپ میرے نام لندن کے بڑے ڈاک خانہ کی معرفت خط روانہ کریں تو وہ ضرور مجھ کو مل جائیگا اور اب میرے دوست الوداع!"

"خدا حافظ میرے عزیز دوست ولمٹ" دراز دنے مجھ سے بغلگیر ہوتے ہوئے کہا۔ "آپ کے احسانات کو میں جب تک زندہ ہوں نہ بھولوں گا اور یقین کیجئے کہ میری آیندہ زندگی پچھلی خطاؤں کی اصلاح اور درستی میں بسر ہوگی خدا آپ کو برکت دے اور ہمیشہ خوش رکھے"

اس خصوصی نظارہ نے ہم دونوں کو بے حد متاثر کر دیا تھا۔ مگر چونکہ اتنے میں کاشتکار کا چھکڑا تیار ہو کر آ گیا تھا اس لئے مجھے اس پر سوار ہونا پڑا رخصت ہونے سے پیشتر میں نے دراز دو کے نوکر کو بھی دوستانہ الوداع کہی نیکدل کاشتکار اور اس کے کنبہ کی مہمان نوازی کا شکریہ ادا کیا اور سینیر لیون سے رخصت کی اجازت چاہی کاشتکار کا سب سے بڑا بیٹا مجھے قریبی قصبہ تک چھوڑنے ساتھ گیا جہاں کم و بیش ایک گھنٹہ کے عرصہ میں ہم پہنچ گئے جدا ہونے سے پہلے میں نے اس نوجوان کو کچھ معاوضہ دینے کی کوشش کی مگر وہ ادب و استقلال کے ساتھ انکار کرتا رہا۔ ناچار مجھے یہ فیصلہ کرنا پڑا کہ اجیشیو پہنچ کر کوئی چیز بطور تحفہ ان لوگوں کو بھجوا دوں گا۔ وہاں سے میں نے گاڑی کرایہ کی اور سہ پہر ہونے تک کارسیکا کے صدر مقام اجیشیو میں پہنچ گیا۔

میں نے اس شہر کے ایک بڑے ہوٹل میں قیام کیا اور چونکہ میرا سارا سامان جہاز ایمپتین کے ساتھ غرق ہو چکا تھا۔ اس لئے سب سے پہلے ضرورت کی چیزیں خریدیں خوش قسمتی سے وہ کشتی چھٹی جس کے ذریعہ سے میں مختلف

مقامات پر روپیہ حاصل کر سکتا تھا۔ میری پاکٹ بک میں محفوظ تھی۔ اور گو وہ پانی سے بھیگ گئی تھی تاہم اس کے حروف ثابت اور قائم تھے پس میں نے اس کی مدد سے اجیشیہ کے ایک ساہوکار سے حسب ضرورت روپیہ حاصل کیا اور اسکے ذریعہ سے جو چیزیں درکار تھیں خریدیں میں نے چند ایک اور چیزیں کاشتکار اور اس کے کنبہ کے لئے بھی خریدکیں اور اُن کو اگلی گاڑی میں اس کے پتہ پر بھجوا دیا

اس رات ہوٹل کے قہوہ خانہ میں کھانا کھاتے ہوئے میری ایک کارسیکن مرد شریف سے ملاقات ہوئی جس سے باتوں باتوں میں کمیشن اراضی کے معاملات کا ذکر آ گیا میں نے اس کو بتایا کہ حال میں میری ملاقات سینیر لیون سے ہوئی تھی جو سینٹ بارتھولومیو کی اراضی کے دعوے دار ہیں مگر یہ بات میں نے قصداً پوشیدہ رکھی کہ یہ ملاقات کہاں ہوئی تھی معلوم ہوا کہ شخص مذکور اس مقدمہ کے حالات سے پوری طرح واقف ہے۔

کہنے لگا "یہ امر غائیت درجہ مشکوک ہے کہ سینیر لیون کو اپنے دعوے میں کامیابی حاصل ہو سکے امر واقعہ یہ ہے کہ اراکین کمیشن اپنا فیصلہ قانونی شہادت کی بنا پر صادر کریں گے باقی معاملات سے انہیں کوئی سروکار نہ ہوگا پس اگر خاندان مونٹی ڈورو کی طرف سے کسی شخص نے دعوے پیش کیا۔ کہ جنوی حکام نے سینٹ بارتھولومیو کی اراضی اُن کے اسلاف کو دی تھی تو یہ ہر کمیشن اسی کے حق میں فیصلہ کریں گے اور اس طرح سینیر لیون کو ناکامی ہوگی ہاں اس کے مقابلہ اگر مونٹی ڈورو والے اپنا حق ثابت نہ کر سکے اور وہ ہار گئے تو پھر فیصلہ سینیر لیون کے حق میں صادر ہوگا"

"مگر میرے سننے میں یہ بات آئی تھی" میں نے اس پر کہا "کہ مونٹی ڈورو کا خاندان مدت گذری فنا ہو چکا اور اب کوئی اس کا نام لیوا باقی نہیں ہے..."

"اس کے برعکس" میرے نئے دوست نے قطع کلام کرتے ہوئے کہا۔ "یہ یقین کرنے کی معقول وجوہ موجود ہیں کہ اس خاندان کے افراد اب تک باقی ہیں"

"اوہ کیا واقعی؟" میں نے حیرت سے پوچھا۔ "ابھی کل شام کا ذکر ہے کہ سینیر لیون نے اس کے برخلاف رائے ظاہر کی تھی۔۔۔"

"مگر میں جو بات آپ سے کہتا ہوں وہ آج صبح کی ہے"۔ مرد شریف نے جواب دیا۔ "میں ٹھیک نہیں کہہ سکتا وہ کیا حالات ہیں جو ممبران کمیشن کی نظروں میں لائے گئے ہیں۔ البتہ سینیر لیون کے ایک وکیل نے جس سے میں واقف ہوں آج سہ پہر مجھ کو بتایا تھا کہ یہ باتیں اس کے سننے میں آئی ہیں جیسا کہ آپ سمجھ سکتے ہیں اس کمیشن کی وجہ سے ابیسینیو کے اکثر وکیلوں کے لئے روزگار کا دروازہ کھل گیا ہے بہت سے لوگ پرانے نسب نامے تلاش کرنے میں مشغول ہیں اور بعض نے جو زیادہ اولوالعزم ہیں یہاں تک کیا ہے کہ اپنے ایجنٹ غیر ملکوں میں بھیجکر ان لوگوں کو بلوایا ہے۔ جو اس اراضی کے دعوے دار ہو سکتے تھے اس سلسلہ میں میں آپ کو بتانا چاہتا ہوں کہ اسجگہ ابیسینیو میں کیلی نام کا ایک بڑا ہوشیار آدمی ہے اس نے ان پرانے خاندانوں کا پتہ لگایا ہے جن کی زمینیں مدتوں پیشتر زبردستی ان سے چھین لی گئی تھیں غیر ممکن تھا۔ کہ ایسا آدمی مونٹی ڈورو یا سینٹ بارتھولومیو کی اراضی کے متعلق غافل رہتا کسی نہ کسی طریقہ پر اس نے کونٹ آف مونٹی ڈورو کے جانشینوں کا کھوج لگا لیا۔ اور اب وہ اس کوشش میں ہے۔ کہ ان کو اراضی دلا کر خود اس ذریعہ سے نفع حاصل کرے چنانچہ اس مطلب کے لئے اس نے اپنے ایک معتمد ایجنٹ کو دور

دراز ملکوں میں بھیجا تھا۔ وہ آدمی کل رات جہاز پر واپس آ گیا ہے اور آج ہی صبح سینیر کیبلی نے اس آدمی کی حاصل کردہ معلومات کی بنا پر بعض باتیں کمیشن کے روبرو بیان کی ہیں۔ لیکن وہ کیا باتیں ہیں؟ اس کا حال مجھ کو معلوم نہیں کیونکہ یہاں پر میری معلومات کا خاتمہ ہے البتہ افواہ سنا گیا ہے کہ کیبلی کے ایجنٹ نے کونٹ آف مونٹی ڈورو خاندان کا ایک آدمی تلاش کرنے میں کامیابی حاصل کر لی ہے اور اس کو عنقریب ہی عدالت کے روبرو پیش کیا جائیگا۔"

"آہ اگر ایسا ہے تو سینیر لیون کے حق میں بہت بُرا ہوا" میں نے اس پر کہا "تاہم وہ ایک مالدار آدمی ہے... گو اس سے یہ لازم نہیں آتا" میں نے جلدی سے اپنے سابقہ فقرہ کو روکتے ہوئے کہا "کہ مونٹی ڈورو خاندان کا وہ آدمی جس کا آپ ذکر کرتے ہیں سینٹ بارتھولومیو کی جائداد پر بھل قبضہ حاصل کر سکیگا۔"

"آپ کا فرمانا درست ہے" میرے نئے دوست نے کہا "مگر کیبلی نے تحقیقات کے ذریعہ سے یہ بات معلوم کی ہے کہ سینٹ بارتھولومیو کی اراضی اس زمانہ کے جنوبی حکام نے کونٹ آف مونٹی ڈورو کے حوالہ کر دی تھی..."

"تاہم اتنا تو آپ کو بھی معلوم ہوگا" میں نے جلدی سے قطع کلام کرتے ہوئے کہا "کہ کوئی روایت اس قسم کی سننے میں نہیں آتی جس سے پایا جائے کہ کونٹ آف مونٹی ڈورو نے اس اراضی پر حقیقتاً قبضہ کیا اگر ایسا ہوتا تو پھر یہ اراضی اس طرح تباہ و برباد کیوں ہوتی...؟"

"جو کچھ آپ کہتے ہیں واجب اور درست ہے" شخص مذکور نے تسلیم کیا "مگر سینیر کیبلی نے اس اعتراض کو نظر انداز نہیں کیا بلکہ اس کے متعلق تسلی بخش جواب سوچ رکھا ہے اس کا بیان یہ ہے کہ خانقاہ کے لاٹ پادری کی ہلاکت کے واقعہ پر اتنا جوش اس زمانہ میں ملک کے اندر پھیلا ہوا تھا اور لوگ خانقاہ

کی تباہی اور مصنوں کی بربادی پر اس قدر بپھرے ہوئے تھے کہ کونٹ آف مونٹی ڈورو تند خو اور جوشیلا ہونے کے باوجود کلیسا کی اراضی کو فوراً اپنی اراضی میں شامل کرنے کی جرات نہ کر سکا۔ پس وہ اس وقت کا منتظر ہوا کہ زمانہ کی رفتار اس واقعہ کی یاد لوگوں کے دلوں سے محو کر دے بعد ازاں وہ اپنی نو یافتہ اراضی پر قبضہ جمانا ہی چاہتا تھا کہ ناگاہ ایک ٹیلے سے گر کر اس کی موت واقع ہو گئی۔"

"یہ سب باتیں ظاہر کرتی ہیں کہ سینیر کسیلی بڑا دور اندیش اور نکتہ رس آدمی ہے" میں نے اس پر کہا "اور جہاں تک دلائل کا تعلق ہے اس بیان کو تسلی بخش بھی سمجھا جا سکتا ہے لیکن بڑا سوال یہ ہے کہ کیا ممبران کمیشن اس سے مطمئن ہوں گے ان کے روبرو استدلال کی کوئی حقیقت نہیں وہ تو ثبوت طلب کرتے ہیں..."

"بے شک" باشندہ کارسیکا نے تسلیم کیا "ان کو ایسی دستاویز درکار ہوں گی جن سے پایا جائے کہ جنوی حکام نے واقعی خانقاہ کی اراضی کو کونٹ آف مونٹی ڈورو کے حوالہ کی تھی اگر اس قسم کا ثبوت مہیا ہو گیا۔ تو پھر سینیر کسیلی کی فتح ہے۔"

"لیکن آپ کو یاد ہو گا .. کہ یہ واقعہ قریباً ڈیڑھ سو سال پہلے ظہور میں آیا تھا پس سینیر کسیلی کے پاس اس کے متعلق تحریری ثبوت کی موجودگی کیونکر ممکن ہو سکتی ہے؟"

"اس طرح کہ سینیر کسیلی جس دفتر کا مالک ہے وہ مدت مدید سے قائم چلا آتا ہے چنانچہ اس کے پیش رو اور اسلاف مدتوں مونٹی ڈورو خاندان کے مختلف نوابوں کے وکیل مقرر رہے ہیں۔"

"آہ تب تو حالات جدا ہے" میں نے کہا "خیر اگر مونٹی ڈورو خاندان کا کوئی آدمی دعوے دار بن کر نکلا تو مقدمہ دلچسپ ضرور ہو گا۔"

"یہی سب کا خیال ہے"۔ شخص مذکور نے جواب دیا "ذاتی طور پر مجھے بھی اس معاملہ سے آپ کی طرح کوئی خاص دلچسپی نہیں محض ایک مادہ استعجاب ہے جو دل میں کشمش پیدا کرتا ہے"۔

اس کے تھوڑی دیر بعد یہ گفتگو ختم ہوئی اور میں اس سے رخصت ہوا اس سے اگلا دن شہر اجینیو کے نظارے دیکھنے میں بسر ہوا مگر کوئی خاص قابل ذکر واقعہ پیش نہ آیا رات کا کھانا میں نے کافی روم میں تنہا کھایا کیونکہ وہ مرد شریف جس کی گفتگو اوپر درج ہوئی ہے کسی کام پر گیا ہوا تھا۔

اس سے اگلے روز میں ناشتہ سے فارغ ہو کر تین چار گھنٹے بازاروں کا گشت کرتا رہا ایک بار خیال آیا۔ کہ کیا دراز دا اور اس کے فادم نے میرے مشورہ پر عمل کر کے شب گذشتہ کو دفینہ نکال لیا ہوگا مجھے اس خیال سے افسوس بھی ہوا کہ کیوں میں نے کانسٹائن سے یہ بات نہ کہہ دی کہ اس بارہ میں جو کارروائی تم کرو گے اس کا حال مجھ کو بھی لکھتے رہنا۔ خیر مجھے اس کی کامیابی میں کوئی شک روکاوٹ نظر نہ آتی تھی اسلئے میں نے یہی سمجھا۔ کہ وہ اس خزانہ پر قبضہ کرنے میں ضرور کامیاب ہو گیا ہوگا۔ قریباً دو بجے میں لنچ کھانے ہوٹل میں واپس گیا مگر جیسے ہی کافی روم میں داخل ہوا وہی مرد شریف جو میز کے پاس بیٹھا تھا۔ اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ اور بے تابانہ کہنے لگا "کہئے کیا نئی خبر آپ نے سن لی؟"

"کونسی خبر؟" میں نے متعجبانہ پوچھا "کیا کوئی خاص واقعہ پیش آیا ہے؟"

"سینیر لیون یعنی وہ بدنصیب نوجوان جس کا ذکر ہم میں ہوا تھا اس نے رکتے رکتے کہا اس بیچارہ کو قتل کر دیا گیا"!

"کیا سینیر لیون کو کسی نے مار ڈالا"! میں نے حیرت سے چونکتے ہوئے پوچھا "اس نیکدل نوجوان کو جس کی شکل و صورت ظاہر کرتی تھی کہ وہ کسی کو ایذا

پہنچانے کے ناقابل ہے!"

"جی ہاں اسی کو قتل کر دیا گیا" کارسیکن مرد شریف نے افسوس سے سر ہلاتے ہوئے کہا۔ "کل رات اس کی لاش سینٹ بارتھولومیو کے کھنڈروں میں پائی گئی"

"میرے خدا! کھنڈروں میں؟"

"جی ہاں لیکن شکر ہے کہ قاتل گرفتار ہو گئے" میرے نئے دوست نے جلدی سے کہا "وہ دونو یونانی ہیں..."

"دو آدمی!... یونانی! یونانی" یہ الفاظ مری ہوئی آواز میں میرے منہ سے نکلے اور ضعف جانی سے یہ حالت میری ہو گئی کہ اگر کوئی چاہتا مجھے تنکے سے چھو کر گرا سکتا تھا۔

"خیال فرمایئے کتنا دہشت ناک واقعہ ہے" باتونی کارسیکن نے سلسلۂ تقریر جاری رکھکر کہا "وہ جس کو آپ نے ایک دو روز پہلے بھلا چنگا دیکھا تھا۔ آج کنج لحد سے ہم آغوش ہے"

"مگر... کیا آپ کو پورا یقین ہے" میں نے حیرت سے اپنے دوست کے منہ کو تکتے ہوئے پوچھا "کہ اس کو قتل کرنے والے دو یونانی ہیں"؟

"صاحب اس میں کسی شک و شبہ کی گنجایش نہیں" کارسیکن نے جواب دیا "معلوم ہوا کہ اُن کا جہاز جزیرہ کے ساحل پر پاش پاش ہوا تھا اور وہ اس جھونپڑی میں ٹھیرے ہوئے تھے جس میں سفیر لیون نے قیام کیا تھا"

"راحم خدا! کیا یہ ممکن ہے؟" بے اختیاری میں میرے منہ سے نکلا اور عین ممکن تھا کہ بے خبری میں یہ الفاظ بھی کہہ دیتا۔ کہ میں خود اس جہاز پر سوار تھا اور ان دونو آدمیوں سے خوب واقف ہوں۔ لیکن یہ سوچکر رک گیا کہ یہ نوجان بوجھ کر مبتلائے مصیبت ہونے کا سامان ہے۔ پس میں

نے زبان پر آئے ہوئے الفاظ روک کر گفتگو کو دوسرے پہلو پر ڈالتے ہوئے کہا: "میں ان نواحات میں ایک اور مقام پر ٹھیرا ہوا تھا۔ وہیں میری مسیئر لیون اور اُن دو یونانیوں سے ملاقات ہوئی تھی۔ جن کا ذکر آپ کرتے ہیں۔ لیکن میری اپنی رائے میں... یہ غیر ممکن سی بات ہے... کہ..."

میں کہتا کہتا رک گیا۔ الفاظ منہ سے ادا کرنے دشوار ہو گئے۔ خیال آیا ممکن ہے جس وقت دراز وادر اس کا نوکر وفینہ نکال رہے تھے۔ لیون بھی اس جگہ پہنچ گیا ہو اس نے ان کو حراست یا انکشاف کی دھمکی دی ہو اور دراز و نے حالت جوش میں اُسے جان سے مار ڈالا ہو۔ افسوس حالات صریحاً اُن کے برخلاف تھے مگر میں اس خیال کو جی میں لاکر یہ سوچتے ہوئے افسوس کئے بغیر نہ رہ سکا۔ کہ اب بدنصیب لیونورا کا کیا حال ہوگا۔

"کیا آپ کو ان حالات کا علم ہے جن میں یہ سانحہ پیش آیا تھا" میں نے دفعتاً اس آدمی سے پوچھا۔

"بس اسی قدر حالات مجھ کو معلوم ہیں جو میں نے آپ سے بیان کر دیئے" کارسیکن نے جواب دیا "آج ہی ایک آدمی یہ اطلاع لے کر لیون کے وکیل کے پاس آیا تھا لیکن دونو قیدیوں کو چونکہ پابزنجیر کر کے اجیشیو لایا جائے گا اس لئے پورے حالات جلدی ہی واضح ہو جائیں گے"

"تاہم عقل باور نہیں کرتی کہ ایسا ہوا ہو" میں نے پرخیال انداز سے کہا "ان دو یونانیوں میں سے ایک تو کمسن لڑکا تھا... یہ بات قرین قیاس نظر نہیں آتی کہ اس نے یہ سنگین جرم کیا ہو"

"خیر صاحب ہاتھ کنگن کو آرسی کیا آپ عنقریب دیکھ ہی لیں گے" کارسیکن نے کہا "رہ گیا اس صدمہ کا سوال جو آپ کے دل کو ہوا ہے تو ایسا کون ہے۔

جس کو یہ سوچکر رنج و غم نہ ہوگا۔ کہ اُن تین آدمیوں میں سے جن سے چند روز پیشتر ملنے کا اتفاق ہوا تھا دو قاتل ہیں اور ایک مقتول"۔

مگر الفاظ میں طاقت نہیں کہ میری اس وقت کی ذہنی حالت کو واضح کرسکیں اپنے جی کو سکون دینے کے لئے مجھے سب سے زیادہ خلوت و تنہائی کی ضرورت تھی۔ اس لئے جلدی ہی اُٹھکر اپنے کمرہ میں چلا گیا اور جو حالات سُنے تھے اُنپر غور کرنے لگا۔ دراز دو ایک قاتل!... مادہ بحری قزاقوں کا سردار تھا اور اس نے کھلی جنگ میں بہتوں کو موت کا نشانہ بنایا تھا۔ مگر اس طرح کا قتل اس کے ہاتھوں سرزد ہو! فہم اس بات کو ماننے سے انکاری تھا۔ لیکن مقابلہ میں کوئی وجہ نہ تھی کہ اس آدمی کے بیان پر شک کیا جائے۔

"افسوس! افسوس!" میں نے اپنے جی میں کہا "میرے عزیز دوست دراز دو اگر سچ مچ تم نے دولت کے لالچ میں اپنی روح کو شیطان کے حوالہ کرنا منظور کیا اور تمہارا وہ خادم جو اتنا پاکباز اور معصوم نظر آتا تھا اس جرم میں تمہارا مددگار بنا ہے تو... میں نہیں جانتا اس دُنیا میں کوئی کس کی صورت پر اعتبار کرے!"

## تیئسویں جلد ختم ہوئی

## سرسید مرحوم

خطبات احمدیہ سے ۔ مکمل مجموعہ لیکچر ۔ نغمہ ۔ اسباب بغاوت ہند ۸ر
مقالات سرسید ۔ ... خطوط سرسید ۔ ۔

## مرزا حیرت دہلوی

سیرۃ الرسول ۶ حصے سے ۔ قصہ حاجی بابا اصفہانی ۔ سوانح عمری عمر وعیار ۔
... روز المبر ٹیڈ کلاں ۔ ...

## مولانا ابوالکلام آزاد

مجموعہ مضامین ۲ حصے ۔ حزب اللہ ۔ دعوت حق ۔
دعوت عمل ۔ ذکریٰ ۔ صدائے حق ۔

## مرزا رسوا بی۔ اے

امراؤ جان ادا ۔ ذات شریف ۔ اختری بیگم ۔
خونی عاشق ۔ خونی شہزادہ ۔ مثنوی امید بیم ۔

## مثنوی موہن لال فہم لکھنوی

بلاس کماری ۔ تاراوتی ۔ چاند سلطانہ ۔
فریب حسن ۔ زہد مستی کا خون ۔ کرشن کانتا ۔

## منشی محمد احسن وحشی نگرامی

اشک حسرت ۔ علم زہر ۔ نغمہ حرم ۔
... محبوب کشت ۔ ...

## مہاشہ شردھے پرکاش دیو

حضرت محمد صلعم ۔ مہاتما بدھ ۴ حصے ۔ مہاراجہ اشوک ۔
خدا اور روح ۔ مارٹن لوتھر ۔ پنچ چلی کی کہانیاں ۔

ہم سے طلب فرمائیے

# مشہور مصنفوں کی قابل دید کتابیں

## سید عاشق حسین صاحب عاشق لکھنوی

نشیب و فراز عہ | سلطان و نازک ادا ۱۰ر | مشتاق و زہرہ عہ
شادی و غم عہ | مظفر و رامائی عہ

## آغا شاعر قزلباش دہلوی

خمکدۂ خیام ۸ر | حور و جنت عہ | ہیرے کی کنی ۱۰ر

## جناب امیر مینائی مرحوم

صنمخانۂ عشق عہ | مراۃ الغیب عہ | مینائے سخن عہ
سکاتیب عہ | خاتم النبیین ۸ر | امیر اللغات مکمل ۵

## پنڈت برجموہن دتاتریہ کیفی

پریم ترنگنی ۶ر | راج دلاری ۱۰ر | مراری دادا ۴ر
نوورس قیصری ۴ر | سنوکت ہند ۲ر | خمخانۂ کیفی ۶ر

## لالہ لال چند فلک

کلام فلک عہ | پیام فلک عہ | جام فلک عہ
مسدس فلک ۲ر | آئینہ فلک ۲ر | مخمس فلک ۲ر

## منشی غلام عباس صاحب

زنجیر گوہر ۵ر | شریمتی منجری ۸ر | دیوی موہنی ۸ر
لیڈی لاجونتی ۸ر | پنجاب میل ۱۲ر

## مولوی نجم الغنی رامپوری

تاریخ اودھ ۵ جلد ۵ | مذاہب الاسلام للعہ

ہم سے طلب فرمائیں

# قواعد خریداری

۱۔ (بقیہ صفحہ ۲) بعض اصحاب کی حالت میں دیکھا گیا ہے کہ چار پانچ ماہ کے بعد دفعتاً اطلاع دیتے ہیں کہ ہمیں اس دوران میں ایک بھی پرچہ نہیں ملا۔ ایسی شکایتیں کسی حالت میں بھی قابل غور نہیں سمجھی جا سکتیں کیونکہ اتنی مدت کے بعد شکایت کی جانچ کسی طرح نہیں ہو سکتی اس لئے ہم شکایت کے موقعوں پر زیادہ سے زیادہ جو بات ہم کر سکتے ہیں یہ ہے کہ زیر شکایت پرچے اگر دفتر میں موجود ہوں تو عام رعائتی قیمت پر دوبارہ بھیجا کر دیئے جائیں۔ لیکن یہ ایک اختیاری رعائت ہے جو بغیر کوئی وجہ ظاہر کرنے کے واپس لی جا سکتی ہے۔

۲۔ کچھ اصحاب آغاز ماہ سے ہی خطوں کا تار باندھ دیتے ہیں جن کا فرداً فرداً جواب دینا سخت مشکل ہے اس لئے مکرر گذارش ہے کہ عدم رسی کے خط مہینہ کی ۱۰ تاریخ تک انتظار کر کے ہی لکھے جائیں۔ اس سے پہلے لکھے ہوئے خطوں کو قابل اعتنا نہ سمجھا جائے گا۔

۳۔ ماہوار ضخامت اس سائز کے ایک سو سے لیکر ڈیڑھ سو صفحوں تک مقرر ہے۔ اور بعض حالتوں میں اس سے بھی زیادہ ہو سکتی ہے۔ مگر اس کمی بیشی کا اختیار کلی اس دفتر کو حاصل ہے۔

۴۔ قابل ترجمہ کتابوں کے انتخاب کا حق رئیس التحریر منشی تیرتھ رام صاحب کو حاصل ہے خریداروں کے مشورے ہر وقت شکریہ کے ساتھ سنے جا سکتے ہیں۔ لیکن یہ دفتر ان پر عمل کرنے کے لئے پابند نہیں۔ اور نہ کوئی صاحب اس بنا پر اعتراض کر سکتے ہیں کہ فلاں کتاب کا ترجمہ کیوں شائع نہیں کیا گیا۔

۵۔ ان قواعد سے لاعلمی داخل عذر نہ سمجھی جائے گی۔

# جارج ڈبلیو۔ ایم رینالڈس کے ناول

ذیل میں رینالڈس کے ان ناولوں کی فہرست دی جاتی ہے جو اب تک اردو میں ترجمہ ہو کر شائع ہو چکے ہیں۔ طلب کرنے پر ہم

| کتاب کا نام | انگریزی نام | مترجم | صفحات | قیمت |
|---|---|---|---|---|
| فسانہ لندن (۵ حصے) | مسٹریز آف لندن (سلسلہ اول) | منشی تیرتھ رام صاحب فیروزپوری | ۳۲۰۰ | ۱۵ |
| " (۲۵ حصے) | " " (سلسلہ ثانی) | " | ۲۶۴۱ | ۱۲ |
| نظارہ پرستان (۵ حصے) | مسٹریز آف دی کورٹ آف لندن | " | ۲۲۱۸ | ۱۰ |
| خونی تلوار (۲ جلدیں) | میسکرآف گلنکو | | ۸۵۸ | ۴ |
| باپ کا قاتل (۹ حصے) | پیری سائڈ | منشی شمیم الدین صاحب بلیموری | ۵۳۶ | ۲ |
| شام جوانی (۲ جلدیں) | ینگ ڈچس | منشی لوبھ لتا صاحب لکھنوی | ۶۰۰ | ۳ |
| فریب حسن | فلرٹ | خواجہ اکبر حسین صاحب | ۵۵۰ | ۲ |
| شام غربت | پوپ جان | میر کرامت اللہ صاحب امروہی | ۴۳۹ | ۲ |
| سوزش عشق | سیمسٹرس | پنڈت بشنبھاتھ صاحب سپرو | ۵۲۰ | ۲ |
| عمر یا شا | عمر | منشی احمد الدین صاحب بی۔اے مرحوم | ۲۸۸ | ۱ |
| فسانہ الہ دین دہلی | لیلی یا سٹار آف سنگاپلیا | منشی محمد امیر حسن صاحب | ۶۲۰ | ۳ |
| مارگرٹ | مارگرٹ | منشی گرجا سہائے صاحب بی۔اے | ۱۴۸ | ۱ |
| لارنس ونڈ (۲ جلدیں) | رانی ہوس پلاٹ | منشی محمد امیر حسن صاحب | ۱۰۷۶ | ۵ |
| سپاہی کی دلہن | سولجرس وائف | ڈاکٹر لکشمیدت صاحب ایم۔اے | ۱۴۴ | ۱ |
| روز البرٹ (۲ حصے) | روز البرٹ | منشی جے نرائن صاحب ارشد لکھنوی | ۳۵۶ | ۱ |
| اسرار | نیکر دیسٹر | منشی صدیق احمد صاحب | ۴۶۴ | ۲ |
| دھوکا یا طلسمی فانوس | ماسٹر ٹو میتھیز بک کیس | منشی سجاد حسین صاحب مرحوم | ۵۲۴ | ۲ |
| شادکام | الفرڈ | منشی امجد حسین خاں صاحب | ۲۱۰ | ۱ |
| رینالڈس کی کہانیاں (۶ حصے) | متفرق | ... | ۲۸۵ | ۱ |
| اسرار حرم | لوز آف دی حرم | منشی احمد الدین صاحب بی۔اے مرحوم | ۲۱۰ | ۱ |
| دیگ و لنبڑا | پگز دی وہیز ولف | منشی محمد امیر حسن صاحب | ۶۳۴ | ۳ |
| قعر لندن کے اسرار (۲ حصے) | اولڈ لندن | ... | ۳۱۲ | ۱ |
| بھیل کی بھسم قہ | فشر من | لالہ دینا ناتھ صاحب | ۵۸ | ۰ |
| سرگذشت (۲ جلدیں) | میری پاپیز | سید فدا حسین علی صاحب | ۱۲۵۰ | ۶ |

مال برادرس ۔ پاپولر بکڈپو ۔ نولکھا لاہور